الدرر السنية في تطبيقات القواعد العروضية

المعروف بہ

قواعد العروض والقوافی

خصوصیات ومزایا

قواعد عروضیہ کی عملی تطبیق، تدریجی منہج، مصطلحات عروضیہ کی جامع تشریح، عملی انطباق، ہر سبق کیساتھ تمرینات، انشائی واستفہامی سوالات، منفرد انداز فوائد ضروریہ، نکات مہمہ، مدلل معلومات، لطائف علمیہ، تمارین غریبہ، فنی قواعد کا نادر مجموعہ، بے شمار قواعد عروضیہ، حل شدہ تدریجی انموذجی مثالیں

تالیف

مفتی ارشاد الرحمن المعتصم

دار الاعتصام

الدرر السنية في تطبيقات القواعد العروضية

المعروف بہ

قواعد العروض والقوافی

خصوصیات ومزایا

قواعد عروضیہ کی عملی تطبیق، تدریبی منہج، مصطلحات عروضیہ کی جامع تشریح، عملی انطباق، ہر سبق کیساتھ تمرینات، انشائی واستفہامی سوالات، منفرد انداز، فوائد ضروریہ، نکات مہمہ، مدلل معلومات، لطائف علمیہ، تمارین غریبہ، فنی قواعد کا نادر مجموعہ، بے شمار قواعد عروضیہ، حل شدہ تدریبی انموذجی مثالیں

تصنیف

مفتی ارشاد الرحمن المعتصم

نام کتاب۔۔ قواعد العروض والقوافی

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مفتی ارشاد الرحمن المعتصم

طبع اول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ

ناشر۔۔۔ مکتبہ پیر، باجوڑ

03144525099

فہرست

پیشِ لفظ

علم العروض عربی ادب کا ایک اہم جزء اور لازمی حصہ ہے، علم العروض کی تاسیس و تدوین کا بنیادی مقصد شعر کے موزون وزن کا انضباط ہے اور شعری فنی قواعد و ضوابط کی معرفت ہے، اب اگر کوئی یہ سوال کرے کہ علم العروض کی تدوین و تاسیس کی ضرورت کیا تھی؟ علم العروض کی تدوین و ترتیب سے پہلے وزن شعر کے غلط یا صحیح ہونے کا معیار کیا تھا؟ علم العروض کی تدوین سے پہلے بھی شعراء نے شعر کہے، زمانہ جاہلیت کے دوانین شعر یہ آج بھی علمی اور ادبی دنیا میں مشہور و متداول ہیں، حالانکہ ان کے سامنے معروف عروضی اوزان و بحور نہ تھے!!

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اہل عرب زمانہ جاہلیت اور ایک صدی ظہور اسلام کے بعد محض سلامت ذوق صحیح پر وزن شعر کا صحیح یا غلط ہونا قیاس کیا کرتے تھے، اس وقت تک عربی زبان میں عجمیت نے کچھ تصرف نہیں کیا تھا، اس لیے وہ اپنے طبعی مذاق پر شعر کہتے اور صحیح کہتے۔ جس پر شعراء جاہلیت کے اشعار شاہد ہیں۔

ہماری علمی تراث میں شعر سخنی اور اشعار گوئی کو اس لیے اہمیت حاصل ہے کہ جب ہمیں قرآنی الفاظ و لغات کی صحیح معنی و مفہوم سمجھنے کی ضرورت پڑتی ہے تو یہ مشکل اشعار عرب کی طرف مراجعت کیے بغیر حل نہیں ہو سکتا! اور چونکہ عروض شعر کا موقوف علیہ ہے، اس لیے اس علم کو بھی کتاب اللہ اور احادیث مبارکہ کے متعلقہ علوم آلیہ میں داخل سمجھا جاتا ہے۔

امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اشعار جاہلیت کے متعلق فرمایا کرتے تھے:

"الشِّعْرُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ هُوَ أَوَّلُ عِلْمِ الْعَرَبِ عَلَيْكُمْ بِشِعْرِ الْجَاهِلِيَّةِ."(۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کسی لفظ کے صحیح مفہوم کے تعیین کی ضرورت ہو تو اشعار جاہلیت کی طرف رجوع کرنا چاہیے، اسی دور میں ایسے اصحاب عربیت بھی پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے اشعار عرب کی تدوین و ترتیب نہایت محنت و مشقت کیساتھ کی، جن سے نہ صرف تصحیح لغات کا کام لیا جاتا ہے بلکہ جاہلیت کے اکثر رسوم و رواج اور تاریخی واقعات کے علم کا ماخذ بھی یہی اشعار عرب ہیں، معلقات سبعہ اور دیوانِ حماسہ وغیرہ اس کی مثالیں ہیں(۲)۔

کوئی شخص عربی، فارسی اور اُردو زبان کا ادیب نہیں کہلا سکتا جب تک ان زبانوں کے حصہ منظومات کا وسیع

---

(۱) السنن الکبیر للبیہقی، رقم:۲۰۹۴۲، کنز العمال، رقم:۸۹۶۱، جامع الاحادیث، رقم:۳۸۹۰۵۔

(۲) فارسی شاعری کا کم و بیش پتہ قبل از اسلام بھی ملتا ہے مگر خلفائے عباسیہ کے زمانہ میں جب عرب اور عجم کا اختلاط بڑھتا چلا گیا اور صوبوں کے عمال دیار عجم میں حکمرانی کرنے لگے تو فارسی شاعری نے بھی زور پکڑا، سلاطین آل سامان، سلاجقہ، دیالمہ اور غزنویہ کے زمانہ حکومت میں تو فارسی شاعری کا آفتاب کمال نصف النہار تک پہنچ چکا تھا اس لیے فارسی شعراء نے بھی بہ استثناءِ چند بحور جو اہل عرب سے مخصوص ہیں، اہل عرب کے بحور کا تتبع کیا اور چند بحریں نئی بھی اختراع کیں جو صرف فارسی زبان سے مخصوص اور قلیل الاستعمال ہیں۔ دیکھئے: العروض والقوافی، خاکسار:۲۹۔

مطالعہ نہ کرے۔اس صورت میں اس کا علم عروض سے باخبر ہونا ایک اہم امر ہے اور کوئی شخص اس کی ضرورت سے انکار نہیں کر سکتا، اگر کسی شخص کا یہ خیال ہو کہ ذوق صحیح اور استقامت طبع حاصل ہونے کی صورت میں اس علم کے حاصل کرنے کی ضرورت نہیں اور اپنے خیال کی تائید میں فرزدق کے اس قول کو پیش کرے۔

تَنَاهَضَ النَّاسُ لِلْمَعَالِي لَمَّا رَأَوْا نَحْوَهَا نُهُوضِي
تَكَلَّفُوا الْمَكْرُمَاتِ كَدّاً تَكَلُّفَ الشِّعْرِ بِالعَرُوضِ[1]

ترجمہ:لوگوں نے جب دیکھا کہ میں بلندی اور رُتبہ کی طرف اٹھا ہوں تو وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے، بزرگوں کے حاصل کرنے کے لیے وہ بناوٹ سے کام لینے لگے یہاں تک وہ بھی متصنع ہو کر شعر کہنے کے لیے عروض سیکھنے لگے۔

یا اسی طرح ابن حجاج بغدادی کے اس قول کو اپنی تائید میں پیش کرے۔

مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ فَعُوْلُ هَذَا لَعَمْرِیْ هُوَ الْفُضُوْلُ
قَدْكَانَ شِعْرُالْوَرَى صَحِيْحاً مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّخْلَقَ الْخَلِيْلُ

ترجمہ: مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ فَعُوْلُ بخدا! یہ سب فضول ہیں، کیونکہ خلیل بن احمد کے پیدا ہونے سے پہلے بھی لوگ شعر صحیح کہا کرتے تھے[2]۔

ممکن ہے کہ یہ خیالات کچھ صحیح بھی ہوں، لیکن عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ شعر کی تصحیح وزن کے لیے علم العروض کا جاننا ضروری ہے۔صرف ذوق طبعی اس کے لیے کافی نہیں بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ ان بحروں کے ارکان

---

(۱) زہر الآداب وثمر الالباب:۳/ ۶۹۴، التمثیل والمحاضرۃ:۱۸۹۔

(۲) یا اسی طرح اپنی تائید میں یہ شعر پیش کرے۔

إِذَا كُنْتَ ذَا فِكْرٍسَلِيْمٍ فَلَا تُمِلْ لِعِلْمِ عَرُوْضٍ يُوْقِعُ الْقَلْبَ فِیْ كَرَبِ
فَكُلَّ أُمْرَءٍ عَانَى الْعَرُوْضَ فَإِنَّمَا تَعْرِضُ لِلتَّقْطِيْعِ وَالنَّسَاقِ لِلضَّرَبِ

ترجمہ:جب تجھے طبیعت سلیم حاصل ہے تو علم عروض کی طرف متوجہ نہ جو طبیعت کو پریشان کر دیتا ہے، کیونکہ جو شخص عروض کے لیے تکلیف اٹھاتا ہے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہونے اور زدوکوب کا متحمل ہوتا ہے۔

یا اپنی تائید میں عبد اللہ بن الیاس خطیب کا یہ شعر پیش کرے۔

إِنَّ الْعَرُوْضَ لَبَحْرٌ تَغُوْصُ فِيْهِ الْخَوَاطِرُ
وَكُلَّ مَنْ عَامَ فِيْهِ دَارَتْ عَلَيْهِ الدَّوَائِرُ

ترجمہ:علم عروض ایک سمندر ہے جس میں لوگوں کی طبعتیں غوطہ لگاتی ہیں جو شخص اس میں تیرتا ہے اس پر حوادث اپنا دورہ کرتے ہیں۔

یہاں دوائر سے دوائر خمسہ مراد ہیں۔

یا اسی طرح فارسی بزرگ کا یہ شعر پیش کرے۔

من ندانم فاعلاتن فاعلات شعر می گویم بہ از آبِ حیات

میں جو باہم ملتے جلتے ہوں اور کچھ متشابہ اور متماثل واقع ہوئے ہوں امتیاز نہیں کر سکتے اور انہیں عروض اور ضرب میں تغیرات رکن کے جواز و عدم جواز کا پتہ نہیں ہوتا۔ اس امر پر مشاہدہ شاہد ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں کو ذوق طبعی حاصل نہیں ہوتا وہ فن عروض کی مزاولت سے صحت وعدم صحت وزن کا اندازہ لگانے کا ملکہ کسی حد تک حاصل کر لیتے ہیں۔

اس صورت میں اس فن کا حاصل کرنا خالی از فائدہ متصور نہیں ہوگا، بالخصوص اہل عجم کے لیے اس فن کا حاصل کرنا اوزان شعر جاننے کے لیے نہایت ضروری ہے جس طرح صرف و نحو حاصل کیے بغیر کوئی شخص کسی زبان کی صحیح واقفیت حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی طرح علم العروض حاصل کیے بغیر کسی زبان کے منظوم کلام کے صحیح الوزن ہونے کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ ہم ذوق سلیم اور استقامت طبع کے قائل ہیں اور در حقیقت شعر گوئی کی بناء انہیں دو باتوں پر مبنی ہے۔ شعرائے عرب کے ہاں صرف یہی دو چیزیں صحت وزن کا معیار تھیں، لیکن اگر یہ خیال صحیح ہے کہ عجمی لوگ صرف و نحو حاصل کیے بغیر زبان عربی کے ماہر ہو سکتے ہیں تو یہ خیال بھی صحیح رہے گا کہ کوئی شخص عروض حاصل کیے بغیر شعر کے صحیح الوزن ہونے سے آگاہ ہو سکتا ہے، لیکن یہ خیال صریح البطلان ہے، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر لوگ طبیعت موزون تو رکھتے ہیں، مگر بسا اوقات وہ وزن شعر میں قاصر رہتے ہیں۔

باقی رہا مذکورہ بالا بزرگوں کا خیال سو وہ ناقابل قبول ہے، کیونکہ وہ انہوں علی سبیل الملاحت کہا ہے، شاید ان کا مقصود ظرافتِ طبعی ہو۔

بہر حال اس فن کی ضرورت اول تو اس لیے ہے کہ ذوق طبعی سے کبھی کوئی شخص نہ تو اوزان مختلفہ نہ ان کی تعداد اور نہ ان میں تصرفات مناسب و نامناسب کی حقیقت سے آگاہ ہو سکتا ہے اور نہ بجز اس فن کے سیکھنے ان کا احاطہ کر سکتا ہے، اس کی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے ہم کسی چیز کی شرینی کا ذوق تو اپنی قوت ذائقہ سے جان سکتے ہیں، لیکن شیرینی کے اقسام اور ان کے بنانے کی ترکیب اور اس کے مختلف اقسام کے صلاح و فساد کی حقیقت جاننے کے لیے قوتِ ذائقہ کچھ کام نہیں دے سکتی۔ نیز ایسے اشعار جو غیر متداولہ اوزان پر کہے جاتے ہیں اور بظاہر موزونیت سے خارج نظر آتے ہیں ان کے صحیح وزن کے ادراک کے لیے ذوق طبعی کافی نہیں بھلا! ان کی صحت سقم کا جاننا کیسے ممکن ہوگا، مگر واقف فن فی الفور پتہ لگا سکتا ہے، بلکہ یہ بالکل صحیح ہے کہ جو شخص فن عروض سے آگاہ نہیں وہ بسا اوقات نثر و نظم میں امتیاز کرنے سے بھی عاجز ہوتا ہے، لیکن اس فن کی مزاولت سے وہ اس مشکل سے محفوظ رہ سکتا ہے اور یہ بات ہر ایک شخص کے ذاتی تجربہ پر موقوف ہے[1]۔

---

[1] دیکھیے: العرافی والقوافی، خاکسار: ۷-۲-۳۲۔

علم العروض پر متقدمین اور متاخرین اہل علم نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں، جن کی ایک طویل فہرست ہے، چند مشہور کتابیں یہ ہیں:

کتاب العروض، از امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ (م ۱۷۰ھ)
کتاب العروض، از ابو الحسن سعید بن مسعدہ اخفشؒ (م ۲۱۵ھ)
کتاب العروض، از ابو الفتح عثمان بن جنی موصلیؒ (۳۹۲ھ)
القسطاس فی علم العروض، از ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر وز مخشریؒ (م ۵۳۸ھ)
الکافی فی العروض والقوافی، از ابوزکریا یحیی بن علی بن محمد، خطیب تبریزیؒ (م ۵۰۲ھ)
نہایۃ الراغب فی شرح عروض بن الحاجب، از جمال الدین عبد الرحیم اسنویؒ (م ۷۷۲ھ)
العیون الغامزۃ علی خبایا الرامزۃ، از بدر الدین محمد بن ابی بکر دمامینیؒ (م ۸۲۷ھ)
الوجہ الجمیل فی علم الخلیل، از ابو سعید شعبان بن محمد قرشیؒ (م ۷۹۲ھ)
الکافی فی علمی العروض والقوافی، از ابو العباس احمد بن عباد بن شعیب القنائیؒ (م ۸۵۸ھ)

مذکورہ کتابوں میں ہر ایک مصنف کا اپنا ذوق اور منہج ہے، لیکن ان میں اکثر کتابیں علمی اور فنی اسلوب کی ہیں، جن سے استفادہ معاصر طلبہ کے لیے قدرے مشکل ہے، چونکہ عصر حاضر میں علمی انحطاط کی وجہ سے طلبہ کی استعداد بہت کمزور ہیں، یہی وجہ ہے کہ عموماً طلبہ ہماری علمی تراث سے روز بروز ناآشنا ہوتے جا رہے ہیں اور اسلاف کی علمی تحقیقات سے رشتہ دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے تو ان حالات میں ایک معلم پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ طلبہ میں علمی رسوخ واتقان پیدا ہونے کی ہر ممکنہ کوشش کرے اور اس کے لیے تعلیم و تدریس کے مختلف مناہج اختیار کرے تاکہ طلبہ کسی بھی اصطلاح اور تعبیر کو صحیح طرح سے سمجھ سکیں اور اس کی تدریب و تطبیق کر سکیں، تاہم مفید مناہج اور اسالیب کی تخلیق و تدوین میں دو باتوں کا ہونا ناگزیر ہے:

پہلی بات یہ ہے کہ وہ طرز و منہج تطبیقی اور تدریبی ہو اور اس میں اجراء و تطبیق اولین ترجیح ہو۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ تطبیق و تدریب کیساتھ اس منہج و طرز میں یہ نمایاں خوبی ہو کہ وہ ایک طالب علم کو اپنے اسلاف کی علمی تراث سے مربوط و منسلک رکھے تاکہ اجراء و تطبیق کیساتھ اس تعلق میں انقطاع کے بجائے ارتباط واعتناق پیدا ہو۔

اس فکر و نظریے کی بنیاد پر آج سے چند سال قبل ہم نے ''إحیاء العلوم و تطبیقات الفنون'' کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا، جس میں ہمارا منہج یہ رہا کہ ہم نے سب سے پہلے ایک اصطلاح کی تعریف کی، پھر اس کی عام فہم توضیح و تشریح کی، پھر اس کی متنوع مثالیں ذکر کیں، جس میں ہماری یہ کوشش رہی کہ روایتی مثالوں سے ہٹ کر قرآن وحدیث کی مثالیں دیں تاکہ فنی مصطلحات کی زیادہ سے زیادہ عملی تطبیق ہو سکے اور اس کیساتھ ساتھ ہم نے قواعد

وفوائد کے عنوان سے متنوع فنی قواعد وضوابط ذکر کی ہیں جو اجراء وتطبیق میں معاون وممد ہوتے ہیں، بعض قواعد وضوابط متعلقہ سبق کے فہم میں معاون ومفید ہوتے ہیں اور بعض قواعد اجراء وتطبیق میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

سلسلہ احیاء العلوم وتطبیقات الفنون کے بحمد اللہ پانچ حصے منظر عام پر آچکے ہیں، جن میں قواعد النحو، قواعد المنطق، قواعد البلاغہ، قواعد اصول الفقہ اور قواعد المواریث وغیرہ شامل ہیں۔ زیرِ نظر کتاب "قواعد العروض والقوافی" اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں عروضی مصطلحات کی تشریح وتفہیم کیساتھ ساتھ اس عملی تطبیق وتدریب پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اوراس کیساتھ فنی قواعد وضوابط کا اضافہ کیا گیا ہے۔

قواعد العروض والقوافی میں جن اہل علم کے کتابوں سے ہم نے استفادہ کیا ہے حواشی میں ان کے حوالہ جات کا التزام کیا گیا ہے، جن میں متن الکافی، محیط الدائرۃ،الکافی فی العروض والقوافی، المرشد الوافی فی العروض والقوافی، المعجم المفصل فی العروض، أھدی السبیل الی علمی الخلیل ، القطوف الدانیة فی العروض والقافیة، میزان الذھب فی صناعة شعر العرب اوردراسات فی العروض والقافیة وغیرہ طور پر قابل ذکر ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ استفادہ ہم نے استاذ محترم امام العَروضیین علامہ فیض الرحمن عثمانیؒ کی مایہ ناز کتاب "مذکرات فی العروض" سے کیا ہے، جو علم العروض پر ایک جامع موسوعہ کی حیثیت رکھتی ہے اور جو فنی انضباط اور حسن ترتیب وتنسیق میں اپنی مثال آپ ہے، شائقین علم العروض کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

آخر میں احقر اپنے اُن تمام دوستوں کا تہہ دل سے شکر گذار ہے، جنہوں نے اس سلسلے میں قیمتی تجاویز اور مفید مشورے دیے، بالخصوص مولوی ذاکر محمود اور مولوی امجد خان آفریدی جنہوں نے کتاب کی تصحیح میں معاونت کی، اللہ تعالی کے حضور دست بدعا ہوں کہ اس ادنی کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے، اوراس کو شجرہ طیبہ "تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا" اور "وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ" کا مصداق بنائے اوراس کو مفید عام وخاص بنادے۔

اللهم إنك تعلم ما نخفي وما نعلن، وما يخفى عليك شيء في الأرض ولا في السماء، ربّ اجعلني ممن يستمعون القول فيتّبعون أحسنه، ربّ اغفر لي ولوالدي وللمؤمنين يوم يقوم الحساب، ربّ تقبل مني واقبلني، وتجاوز عني، إنك أنت البرّ الرءوف الرحيم!!

ابوحسان ارشاد الرحمن المعتصم

حالا مقیم اٹک شہر

۱۰ جمادی الثانیہ ۱۴۴۳ھ

باب اول :

مبادیات و مصطلحات

یہ باب درج ذیل دس فصلوں پر مشتمل ہے :
فصلِ اول : مبادیاتِ فن * فصلِ دوم : شعر کی تعریف واقسام * فصلِ سوم : اجزاءِ تفاعیل/اجزاءِ تفعیلات * فصلِ چہارم : شعر کے ارکان واجزاء * فصلِ پنجم : تقطیع عروضی * فصل ششم : عروضی اصطلاحات * فصل ہفتم : القاب الابیات * فصلِ ہشتم : بحور کا بیان * فصل نہم : مفاتیح البحور * فصلِ دہم : دوائرۃ البحور

فصلِ اول: مبادیاتِ فن

۱۔ علم عروض کی تعریف:

''هُوَعِلْمٌ بِأُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا صَحَيْحُ أَوْزَانِ الشَّعرِوَفَاسِدِهَا وَمَايُعْتَبَرُبِهَا مِن الزِّحَافَاتِ وَالْعِلَلِ.''

علم العروض ایسے قواعد وضوابط کا مجموعہ ہے جن کے ذریعہ شعر کے صحیح اور غیر صحیح اوزان کی پہچان کی جا سکے اوراس میں ہونے والے زحافات وعلل کی معرفت حاصل کی جاسکے۔

۲۔ علم العَروض کا موضوع:

''الشِّعْرُمِنْ حَيْثُ هُوَمَوْزُوْنٌ بِأَوْزَانٍ مَّخْصُوْصَةٍ.''

علم العروض کا موضوع اشعار ہیں اس حیثیت سے کہ ان کو مخصوص اوزان کیساتھ موزوں کیا جائے۔ یعنی علم العروض کا موضوع شعر ہے اس حیثیت سے کہ وہ مستقیم الوزن ہے یا غیر مستقیم الوزن۔

۳۔ علم العَروض کی غرض وغایت:

''تَمِيْزُالشِّعْرِعَنْ غَيْرِه.''

اس علم کی غرض وغایت شعر اور غیر شعر میں فرق کرنا ہے[۱]۔

۴۔ علم العروض کی وجہ تسمیہ:

علم العروض کو ''عروض'' کیوں کہتے ہیں؟ اہل علم نے ان کی متعدد وجوہات بیان کیں ہیں[۲]، چند یہ ہیں:

۱۔ اس علم کے بانی امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ ہیں اس فن کو انہوں نے مکہ معظمہ (زادہا اللہ تعظیما) میں وضع کیا اور چونکہ عروض بھی مکہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، اس لیے انہوں نے اس علم کا نام تبرکاً علم العروض رکھ دیا۔

---

[۱] المرشد الوافی:۶، مذکرات فی العروض:۹۔

[۲] اس اختلاف کی وجہ مشہور عراقی مؤرخ ڈاکٹر جواد علی (م ۱۴۰۸ھ) یہ بیان فرماتے ہیں۔

'' میرے خیال میں عروض نام رکھے جانے کے سلسلے میں علماء کا یہ شدید اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ یہ لفظ اسلام سے پہلے بھی مستعمل رہا، اور خلیل کا رکھا ہوا نام نہیں، بلکہ جاہلی دور کا ایک قدیم لفظ ہے جس سے مراد شعر کو دیکھنا، پرکھنا اور اس کے مختلف اسالیب و طرق اور اجزاء پر غور کرنا ہے۔ اگر یہ لفظ اسلامی دور میں خلیل کا وضع کیا ہوا ہوتا تو اس کی توجیہ میں اتنا اختلاف نہ ہوتا، اور خلیل عروض کا نام رکھنے کا سبب یوں نظر انداز نہ کرتا۔ نیز یقینی طور پر علماء خلیل سے عروض کی وجہِ تسمیہ ضرور دریافت کرتے۔ اس سلسلے میں واضح رہے کہ علماء کی یہ روش معروف ہے کہ اگر زمانہ ما قبلِ اسلام کی کوئی ایسی بات ان کے سامنے آتی ہے جس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتے، تو وہ اسباب و علل کے سلسلے میں مختلف و متبائن آراء اور توجیہات بیان کرتے ہیں۔ اگر عروض اسلامی دور میں وضع کیے گئے علوم اور اصطلاحات میں سے ہوتا تو وہ اس کی تعبیر و توجیہ میں اس قدر اختلاف نہ کرتے۔ عروض کی تعریف میں ان کا یہ شدید اختلاف اس کی قدامت کی دلیل ہے۔ یہ کہنے میں ہمارا قیاس اسی بات پر ہے کہ علماء قدیم اصطلاحات اور ناموں کی سلسلے میں اختلافی آراء و توجیہات ہی بیان کرتے ہیں۔'' (المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام:۱۷/۱۹۳)۔

۲۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس کو علم العروض اس لیے کہتے ہیں کہ عروض بمعنی معروض "مایعرض الشیء" ہے، چونکہ یہ علم شعر کا معروض علیہ ہے، اس پر اشعار کو پیش کیا جاتا ہے جو اس کے موافق ہو وہ صحیح ہے اور جو مخالف ہو وہ غیر صحیح ہے۔ اس لیے اس کو عروض کہتے ہیں[1]۔

۳۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ "عَرَضَ" بمعنی "ظَهَرَ"، یعنی "ظاہر ہونا"، چونکہ اس علم میں مستقیم الوزن شعر غیر مستقیم الوزن شعر کے مقابلہ میں ظاہر ہوتا ہے، اس کو علم العروض اس لیے کہتے ہیں۔

۴۔ بعض کہتے ہیں کہ عروض کا ایک معنی ہے: "گوشہ، کنارہ، جانب" چونکہ اس علم کی حیثیت علوم میں ایک کنارہ میں ہوتی ہے اس لیے اس کو علم العروض کہتے ہیں۔

۵۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ عروض کا ایک معنی ہے: "مشکل، دشوار"، اس علم کی پیچیدگیوں اور دشواریوں کی وجہ سے بھی اسے علم العروض کہتے ہیں۔

۶۔ بعض علماء نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ عروض کا ایک معنی ہے: "بادل" چونکہ یہ علم بھی بادل کی طرح نفع رساں ہوتا ہے، اس لیے اسے علم العروض کہتے ہیں۔

۷۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ شعر کے دوسرے مصرع کے آخر کو عروض کہتے ہیں اور اس علم میں اس کا بار بار تذکرہ کیا جاتا ہے اس لیے اس کو علم العروض کہتے ہیں[2]۔

۸۔ یہ بھی کہا گیا کہ عروض شعر کے اسالیب وطرق اور اس کے عمود کا نام ہے، جیسے بحرِ طویل۔ [یعنی قصیدے کی ہیئت عمود یا ستون کے مانند ہوتی ہے]۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ فلاں قصیدہ ایک عروض میں ہے۔

۹۔ ایک توجیہ یہ بھی کی جاتی ہے کہ (اس علم کو) عروض اس لیے کہا گیا کہ اگر شعر کا نصفِ اول معلوم ہو تو شعر کی تقطیع آسان ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عروض نام اس وجہ سے پڑا کہ دامنِ کوہ میں راستے کو بھی عَروض کہا جاتا ہے۔ مراد یہ کہ عروض وہ راستہ ہے جس پر عرب، شعر کہنے میں چلے۔

۱۱۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب "بیت الشِّعر" (شعر کے دو مصرعوں) کو "بیت الشَّعر" (اونٹ وغیرہ کے بالوں سے بنے موٹے ترپال نما کپڑے سے بنائے گھر، یعنی بادیہ نشینوں کی جائے رہائش خیمہ) سے تشبیہ دی گئی، تو (شعر کے علم (عَروض کو جو اس کا وزن برقرار رکھتا ہے، (خیمے کا وزن برقرار رکھنے والے (عَروض کے مشابہ قرار دیا گیا، جو (خیمے کے درمیان کھڑے) لکڑی کے مستول کو کہا جاتا ہے۔ اسی طرح شعر کے اسباب کو خیمے کی اسباب (رسیوں)

---

[1] المرشد الوافی: ۶، الکامل: ۲۸، المعجم المفصل: ۷-۳۳۔

[2] بحر الفصاحت: ۱/۱۶۱، الریاض الناظرۃ ہامش المحیط الدائرۃ: ۲-۳، الدرس الکافی: ۹، مذکرات فی العروض: ۹۔

سے اور اوتاد کو خیمے کے اوتاد (میخوں یا کھونٹیوں) سے، نیز شعر کے فواصل کو خیمے کے فواصل (اجزاء) سے تشبیہ دی گئی [۱]۔

۵۔ علم العروض کا موجد:

جمہور مؤرخین کی رائے یہ ہے کہ علم العروض کے بانی ومؤسس امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ ہیں، آپ نام ونسب ابو عبد الرحمن خلیل بن احمد بن عمرو بن تمیم فراہیدی ازدی یحمدی ہے، آپ نحو ولغت کے امام اور علم العروض کے موجد ہیں، آپ امام سیبویہؒ کے استاذ تھے، بصرہ میں ۱۰۰ھ کو پیدا ہوئے، بڑی غربت اور مفلسی کی زندگی گزاری، نہایت سادہ مزاج اور درویش صفت انسان تھے، اپنے دور کے عبقری عالم اور نابغہ روزگار شخصیت تھے، ذہانت وذکاوت میں ضرب المثل تھے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد عربی زبان میں ان سے زیادہ ماہر کوئی پیدا نہیں ہوا۔ انتہائی متقی اور پرہیز گار تھے، ایک سال حج کرتے اور ایک سال میدانِ جہاد میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے لڑتے تھے۔

ایک مرتبہ عبد اللہ بن المقفع ان کے پاس آئے اور دونوں پوری رات علمی گفتگو کرتے رہے، صبح لوگوں نے آپ سے عبد اللہ بن مقفع کے متعلق پوچھا تو فرمایا: "ان کا علم ان کی عقل سے زیادہ ہے!"، پھر عبد اللہ بن مقفع سے امام خلیل کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: "ان کی عقل ان کے علم سے زیادہ ہے۔"[۲]

مشہور مؤرخ علامہ ابن خلکان اور دیگر اہل علم نے آپ کے بارے میں ایک بڑا دلچسپ واقعہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ امام خلیل بن احمدؒ علم العروض کے اوزان کے مطابق اشعار کی تقطیع کر رہے تھے کہ اچانک ان کے بیٹے گھر میں داخل ہوئے اور والد صاحب کی عجیب وغریب قسم کے الفاظ کا ورد کرتے دیکھا تو شور مچا یا دیا: "إِنَّ أَبِيْ قَدْ جَنَّ!"، "اباجی پاگل ہو گئے!"، لوگ دوڑے ہوئے ان کے گھر آئے، دیکھا کہ خلیل تو صحیح الحواس ہیں، لوگوں نے کہا کہ آپ کے بیٹے نے تو آپ کے پاگل ہونے کا اعلان کر دیا ہے، اس موقع پر خلیل بن احمدؒ نے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا[۳]:

لوْ كنْتَ تعْلَمُ مَا أَقُولُ عَذرْتَنِي   أَوْ كنتَ أجْهَلُ مَا تَقُولُ عَذَلْتُكا
لَكِنْ جَهِلْتَ مَقالَتِي فعَذَلْتَنِي   وَعَلِمْتُ أَنَّكَ جاهِلٌ فَعذَرْتُكا

ترجمہ: جو کچھ میں کہہ رہا تھا اگر آپ کو اس کا علم ہو تا مجھے معذور سمجھتے، یا اگر آپ اپنی بات خود سمجھتے تو میں

---

(۱) المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام، للدکتور جواد علی: ۱۷/ ۱۹۲۔
(۲) وفیات الاعیان: ۲/ ۲۴۶۔
(۳) وفیات الاعیان: ۲/ ۲۴۷۔

آپ کو ملامت کرتا، لیکن چونکہ آپ میری بات سے ناواقف ہیں اس لیے مجھے ملامت کررہے ہیں اور مجھے بھی معلوم ہے کہ آپ ناواقف ہیں، اس لیے میں آپ کو معذور سمجھتا ہوں!

آخری عمر میں ارادہ کیا ہے حساب کی کوئی ایسی نوع ایجاد کی جائے جس کے سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے، ہر وقت یہی فکر سوار تھی اور اس نوع کی ایجاد کی فکر میں لگے تو اس کی دُھن میں ایسے مگن ہوئے کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ تھی۔ اسی عالم انہماک میں مستغرق تھے کہ مسجد میں گئے اور ستون سے جا ٹکرائے اور اس چوٹ کی وجہ سے ۱۷۰ھ کو بصرہ ہی میں انتقال فرمایا[۱]۔

بعض مؤرخین نے اس بات سے اختلاف کیا ہے کہ علم العروض کے موجد اول امام خلیل بن احمدؒ ہیں، ان کا کہنا ہے کہ علم العروض ایک قدیم علم ہے، قبل از اسلام شعراء جاہلیت عروضی اوزان پر شعر تخلیق کرتے تھے، امام خلیلؒ نے بعد میں اس کی تجدید و تدوین کی ہے۔ اس پر انہوں کئی تاریخی روایات اور واقعات کو بطور دلیل پیش کیا ہے، مشہور عراقی مؤرخ ڈاکٹر جواد علی (م ۱۴۰۸ھ) نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام" میں اس پر تفصیلی گفتگو کی ہے جس کا حاصل یہ ہے:

"جہاں تک عروض کا تعلق ہے تو اس کے متعارف و معلوم ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اہلِ علم اس بات پر متفق ہیں کہ مشرکین نے جب قرآن سنا تو ان کا، یا ان میں سے بعض لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ شعر ہے۔ اس پر ولید بن مغیرہ نے اعتراض کیا اور کہا کہ محمد جو کچھ پڑھتے ہیں، مَیں نے اسے شعر کے اقراء[۲] پر پرکھا، ہزج، کیا، رجز کیا، مگر یہ ان میں کسی سے مشابہ دکھائی نہ دیا۔ کیا ولید یہ بات شعر کی بحور سے ناواقف رہ کر کہہ سکتا تھا؟ بعض لوگوں کا خیال ہے (عین ممکن ہے کہ ان کی یہ بات درست ہو) کہ گزشتہ زمانے اور پہلی صدیوں میں کچھ علوم موجود تھے، جو ناپید ہو گئے اور کچھ عرصہ پہلے ان کی تجدید یا تدوین ہوئی۔ جس میں علم العروض کی طرح علم النحو بھی شامل ہے، علم النحو بھی قبل از اسلام زمانہ جاہلیت میں غیر مضبط صورت میں موجود تھا جس پر جاہلیت کے شعراء اور اُدباء کے منظوم و منثور کلام اور قصائد وغیرہ دال ہیں، کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ قواعدِ انشاء کے جانے بغیر انہوں نے فصیح و بلیغ اور مربوط و منضبط قصائد اور اشعار کہے ہوں! نحوی قواعد و ضوابط موجود تھے، لیکن غیر منضبط تھے، تابعی جلیل امام ابو الاسود ظالم بن عمرو دؤلی کنانی (م ۶۹ھ) نے علم النحو کی تجدید و تدوین کی اور اسے منظم شکل میں مرتب کیا۔

ایک تاریخی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور ایک شخص کو دیکھا جو عربوں کے انساب، ان کی جنگوں، اشعار اور زبان کے بارے میں لوگوں کو بتا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "یہ علم ایسا ہے

---

[۱] وفیات الاعیان: ۲ / ۲۴۸، انباہ الرواۃ: ۱ / ۳۴۱، الاعلام للزرکلی: ۲ / ۳۱۴۔
[۲] شعر کے اقراء سے مراد اس کے طرق و اسالیب اور اقسام ہیں۔

جو ناواقف کو نقصان نہیں پہنچاتا، اور جاننے والے کو فائدہ نہیں دیتا۔ علم دراصل تین ہیں: محکم آیات کا علم، یا عدل پر مبنی فریضہ، یا سنتِ ثابتہ۔ ان علاوہ باقی علوم فاضل یا زائد ہیں"۔

مذکورہ امور وہ تھے جن کے بارے میں جاہلی دور کے اہلِ علم و فضل بات کیا کرتے تھے، اور شعر ان موضوعات میں پہلے درجہ پر تھا۔ اس سے مراد فقط شعر پڑھنا نہیں تھا، بلکہ وہ شعر پڑھتے ہوئے اس سے متعلق مناسبات و واقعات اور شعر کے محاسن و عیوب کا ذکر بھی کیا کرتے تھے۔ لہٰذا میرا انہیں خیال کہ اعراب سے بھی محض مفرد الفاظ مراد ہوتے ہوں، بلکہ وہ تمام امور زیرِ بحث آتے ہوں گے جو اعراب سے تعلق رکھتے ہیں، جن میں بول چال کی اغلاط، اور زبان کے استعمال میں عربوں کے اصول و قواعد سبھی باتیں شامل ہیں۔

مؤرخین کا کہنا کہ جس بات نے امام خلیل بن احمدؒ کو علمِ عروض وضع کرنے پر آمادہ کیا، وہ یہ تھی کہ امام خلیلؒ ٹھٹھیروں کے بازار یا دھوبیوں کے گھاٹ سے گزر رہا تھا۔ وہاں اس نے کوٹنے کی مختلف آوازیں سنیں، جو اسے اچھی معلوم ہوئیں۔ اس پر اس نے کہا: بخدا میں اس حوالے سے ایک دقیق علم وضع کروں گا۔ یوں اس نے شعر کی حدود کو مدِّنظر رکھتے ہوئے عروض ایجاد کیا، اور اس کی سولہ بحریں نکالیں۔

یہ واقعہ مؤرخین کا ایک خود ساختہ قصہ ہے، اس قسم کے قصے کہانیاں وہ اس وقت وضع کرتے ہیں جب ان سے ایسے امور کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جن کے بارے میں انھیں کچھ علم نہیں ہوتا۔ کیا یہ بات معقول ہو سکتی ہے کہ خلیل نے شعر کی بحور، ٹھٹھیروں کے ہتھوڑا کوٹنے کی ان ناگوار اور پریشان کن، سمع خراش آوازوں سے اخذ کیں ہوں جو سوچ فہم کو انسان کے ذہن سے دور بھگا دیتی ہیں اور دماغ میں جو کچھ علم موجود ہو، غائب ہو جاتا ہے؟ مذکورہ قصہ مؤرخین کی اپنی اختراع ہے، جسے انھوں نے اس علم کی ایجاد کے سبب کے طور پر وضع کیا، اور یوں ٹھٹھیروں کے ہتھوڑا کوٹنے اور شعر کی تقطیع کے درمیان (خواہ مخواہ کا ایک) ربط پیدا کر دیا۔

میری نظر میں یہ بات قطعاً معقولیت کی حامل نہیں ہے کہ امام خلیلؒ نے اوّلاً دورِ جاہلیت[1] میں پائے جانے والے نظمِ شعر کے اصولوں سے واقفیت بہم پہنچائے بغیر عروض کا علم وضع کر لیا ہو، کیوں کہ یہ ممکن نہیں کہ محض ذکاوتِ حس نے کسی سابقہ علم، قواعد اور معروف و مقرر اصولوں کو جانے بغیر علمِ عروض اختراع کیا ہو۔ یہ بات بھی معقول نہیں کہ امام خلیلؒ نے جاہلی شعراء کے ہاں موجود علم سے رجوع کیے بغیر (شعر و عروض سے متعلق) نام،

---

[1] ما قبلِ اسلام کے زمانے کو 'جاہلیت' کا زمانہ اس لیے کہا گیا کہ عربوں میں وہ کسی برتر اصول کو خاطر میں نہ لانے کا دور تھا۔ ورنہ وہ لوگ کچھ ایسے جاہل بھی نہ تھے۔ علوم ان کے ہاں بھی پائے جاتے تھے، اور ان کا خردمندانہ استعمال بھی وہ جانتے تھے۔ گو خاص انداز کی اور محدود پیمانے پر، مگر فضل و دانش کی محافل اس وقت بھی منعقد ہوا کرتی تھیں۔ شاعری، جو عربوں کے احوال و وقائع کی دستاویز بھی ہے، ایسی پختہ شکل میں ملتی ہے کہ جاہل لوگوں کے بس کی بات نہیں۔

اصطلاحات اور تعریفات خود سے وضع کر ڈالی ہوں، اور اس ضمن میں پہلے سے مقرر کی گئی اصطلاحات اور قواعد سے استفادہ نہ کیا ہو۔ مؤرخین کی روایات میں مذکور ہے کہ دورِ جاہلیت کے لوگ شعر کا علم رکھتے تھے۔

ایک تاریخی روایت یہ بھی ہے کہ عتبہ بن ربیعہ نے جب رسول اللہ ﷺ کی زبانی قرآن کی تلاوت سنی اور اس کی تعریف کی، تو قریش نے اس سے کہا: یہ شعر ہے۔ ربیعہ نے کہا: نہیں، میں اسے شعر کے اقراء[۱] پر پرکھ چکا ہوں، یہ شعر نہیں ہے[۲]۔

حُطَیئۃ[۳] سے زمانہ جاہلیت کے مشہور شاعر زُہَیر بن ابی سُلمٰی کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا: "میں نے قوافی کے سلسلے میں اس سے زیادہ باعلم کسی کو نہیں دیکھا۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق قوافی کو جیسے چاہے استعمال میں لاتا ہے"۔[۴]

یہ بات کوئی ایسا شخص نہیں کہہ سکتا جو شعر، اس کے اسالیب و طرق اور بحور و اقسام سے واقف نہ ہو۔ میری رائے میں جاہلی دور کے شعراء پہلے سے علمِ شعر (عروض) سے واقفیت رکھتے تھے جو اسلام سے قبل وضع کیا گیا، (جس کے تحت) انھیں اپنے قدیم اسلاف سے بحروں کے مطابق شعر نظم کرنے کے اصول و قواعد مہیا ہوئے۔ وہ بحروں کے بارے میں جانتے تھے، اور غالباً انھوں نے ان بحروں کے نام بھی رکھے ہوئے تھے، بعینہٖ جس طرح عامی زبان یا مقامی بولیوں کے شعراء آج کل کیا کرتے ہیں، جن میں اکثریت ایسے شعراء کی ہوتی ہے جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔ تاہم وہ اپنی زبان کے اسالیب و طرق سے واقف ہوتے ہیں، انھیں نام دیتے ہیں، ان کی تعریفیں متعین کرتے ہیں، اور ان کے لیے اوزان بھی وضع کرتے ہیں، کہ جن پر وہ شعر کو پرکھ سکیں۔ انھی اوزان کے مطابق وہ شعر کے بارے میں فیصلہ صادر کرتے ہیں، اور کسی کی شاعری پر تنقیدی نظر ڈال کر اس کے حسن و قبح کو جانچتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ اپنے متوارث و معروف علم کی میزان پر پرکھتے ہیں۔

امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ کا کام بھی اسی نوعیت کا ہے۔ اس نے شعراء کے ہاں بحروں، ان کے اسالیب و

---

(۱) اقراء الشعر سے مراد شعر کے طریقے اور اقسام ہیں۔

(۲) طبقات ابن سعد: ۱/۱۶۶۔

(۳) حُطَیئۃ مشہور مخضرمی شاعر ہیں، آپ کا نام جرول بن اوس بن مالک عبسی اور کنیت ابو ملکیہ ہے، اسلام اور جاہلیت دونوں زمانے پائے، آپ ہر کسی کی مذمت اور ہجو بیان کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ نے اپنی، اپنی اہل عیال، بیوی، والدین اور عزیز و اقارب کی بھی خوب ہجو و مذمت بیان کی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنی دور خلافت میں قید کیا تھا اور لوگوں کے مذمت بیان کرنے سے روکا، تو حطیئہ نے کہا: امیر المؤمنین! اس شعر و شاعری پر تو میں اپنے بیوی بچوں کی کفالت کرتا ہوں، اگر میں اسے چھوڑ دیا تو "إذاً تموت عيالي جوعا!" میرے بیوی بچے بھوک کے مارے مر جائیں گے! آپ عرب کے مشہور شاعر تھے، ۴۵ھ کو وفات پائی۔
(البدایۃ والنہایۃ: ۸/۹۷، الاعلام للزرکلی: ۲/۱۱۸)۔

(۴) الشعر والشعراء: ۱/۱۸۔

طرق اور اصول و قواعد کے بارے میں جو کچھ معروف تھا، اس کی جمع و تدوین کی، جسے اس نے ایک کتاب میں اکٹھا کر دیا۔ اسی وجہ سے وہ علمِ عروض کا مؤسس قرار دیا جاتا ہے۔ جب کہ (درحقیقت) وہ اس علم کے بکھرے ہوئے اجزاء کو اکٹھا اور شعر کے قواعد اور بحروں کو مدون کرنے والا ہے۔ ہمارے نزدیک وہ پہلا شخص ہے جس نے یہ کام انجام دیا، جو یقیناً داد اور شکریے کا مستحق ہے۔"(۱)

۲۔ علم العروض کی وجہ تدوین:

مؤرخین کی اس بات میں کئی آراء ہیں کہ امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ نے علم العروض کی تدوین کیسے کی؟ اس کی ایجاد کا واقعہ کیا تھا؟ وہ کونسی سوچ و فکر اور تحریک تھی جس نے آپ کو علم العروض کی تاسیس پر ابھارا؟

بعض حضرات کہتے ہیں کہ آپ ایک مرتبہ حج کے لیے مکہ مکرمہ گئے، دورانِ حج یہ دُعا کی کہ "اے اللہ! مجھے ایسا علم عطا فرما جو تونے مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہ کیا ہو!"۔ اس دُعا کے بعد اللہ تعالی نے آپ کو یہ علم الہام کیا(۲)۔

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ نے اپنے زمانہ کے بعض شعراء کو دیکھا کہ ان کے اشعار عربی اسلوب اور ذوق کے مطابق نہ تھے اور نہ ہی عربی نظم کے اصول و قواعد موافق تھے تو آپ نے سوچا کہ اس کے لیے کوئی مستقل اور منضبط علم ہونا چاہیے، دن رات سوچتے رہے، اسی سوچ میں انگلیوں کو کبھی ہلاتے اور کبھی روکتے۔ تو اس سے آپ کے ذہن میں عربی اشعار کے وزن کرنے کا طریقہ آیا اور یوں ہی آپ نے اس علم کو ایجاد کیا(۳)۔

بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ آپ نے موسیقی کے مختلف آوازوں کے اتار چڑاؤ کو سن کر اس علم کو ایجاد کیا، کیونکہ علم العروض اور علم موسیقی میں ایک گونا مناسبت ہے کہ اوزان شعر ضربات متواترہ اور ان سکونات متناسبہ سے پیدا ہوتے ہیں جو ان ضربات کے درمیان واقع ہوتے ہیں، جب ہم ان ضربات وسکونات کو تعبیر کرنا چاہتے ہیں تو ضربات کے مقابلہ میں حروف متحرک اور سکونات کے مقابلہ میں حروف ساکن لائے جاتے ہیں جیسا کہ کسی راگ کا سُر بھرتے وقت کسی ساز کی ضرب اور سکون کو گانے والا لفظ "تَن تَن" سے تعبیر کرتا ہے، لیکن وزن شعر میں حروف متحرکہ ضربات کے مقابلہ میں اور حروف ساکنہ سکونات کے مقابلہ میں لائے جاتے ہیں۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ آپ نے ایک دھوبی کو کپڑے دھوتے ہوئے دیکھا اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب دھوبی کپڑے دھوتا ہے تو اس سے ایک خاص قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے، اس آواز کے اتار چڑھاؤ سے امام خلیلؒ نے ایک فن ایجاد کیا جس کو علم العروض کہتے ہیں۔

---

(۱) دیکھئے: المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام: ۱۷/ ۱۹۴-۱۹۹۔

(۲) وفیات الاعیان: ۲/ ۳۴۳۔

(۳) میزان الذہب: ۳، المرشد الوافی: ۷۔

بعض حضرات کا خیال ہے کہ امام خلیل بن احمدؒ نے علم العروض کو کوبہ کاری اور تازیانے لگانے کے آواز سے استخراج کیا۔ آپ نے تازیانے کی مخصوص آواز کو سن کر مختلف بحریں ایجاد کیں۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ امام خلیل ٹھٹھیروں (تانبے وغیرہ کے برتن بنانے والے) کے بازار سے گزر رہا تھا۔ وہاں اس نے کوٹنے کی مختلف آوازیں سنیں، جو اسے اچھی معلوم ہوئیں۔ اس پر اس نے کہا: بخدا میں اس حوالے سے ایک دقیق علم وضع کروں گا!۔ یوں اس نے شعر کی حدود کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے عروض ایجاد کیا، اور اس کی سولہ بحریں نکالیں۔

بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ امام خلیل بن احمدؒ سے علم العروض کی وجہ تدوین کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں کہیں سے گزر رہا تھا ایک بوڑھا شخص ایک نوجوان کو یہ اشعار یاد کروا رہا تھا:

نَعَمْ لَا نَعَمْ لَاْ لَاْ نَعَمْ لَلَاْ * نَعَمْ لَا نَعَمْ لَاْ لَاْ نَعَمْ لَاْ نَعَمْ لَلَاَ

تو میں ان کے قریب گیا اوران سے پوچھا کہ اس نوجوان کو یہ کیا سیکھاتے ہو؟ اس نے کہا کہ یہ ہمارا موروثی فن ہے اور اسے ہم "تنعیم" کہتے ہیں، امام خلیلؒ نے اس ماجرے کو دیکھ کر علم العروض کی تدوین فرمائی[۱]۔

بہر حال تدوین کی وجہ جو بھی ہو بعید از قیاس نہیں، لیکن اتنی بات یقینی ہے کہ اس علم کا موجد و بانی عند الجمہور امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ ہیں، انہوں نے اس علم کی تدوین و تاسیس کی اور اس کے قواعد و ضوابط وضع کیے اور بحور کے اوزان و دائرے تخلیق کیے۔ بعد میں ان کے تلامذہ نے اس فن کی تشریح و توضیح اور ترویج میں بنیادی کردار ادا کیا۔

۷۔ علم العَروض کے فوائد:

علم العروض ایک آفاقی اور بے حد مفید علم ہے، اس کے بے شمار فوائد ہیں، چند یہ ہیں:

(الف)۔ صحیح اور غلط اشعار کی معرفت کا حاصل ہو جانا۔

(ب)۔ اشعار کے اوزان و بحور کا علم حاصل ہو جانا۔

(ج)۔ علم العروض کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس علم سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن و حدیث شعر نہیں، کیونکہ شعر اس کلام موزون کو کہتے ہیں جس میں وزن کا قصد کیا جاتا ہے، قرآن مجید اور احادیث میں اگرچہ بعض مقفی کلام موجود ہیں، لیکن اُن میں وزنِ شعری کا قصد نہیں کیا گیا ہے، جیسے:

"لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ." (ال عمران:۹۲)۔

یہ اگرچہ بحر رمل مجزوء کا وزن ہے، لیکن اس میں شعر کا قصد نہیں۔ اسی طرح یہ حدیث ہے:

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَا لَقِيْتِ![۲]

---

[۱] المرشد الوافی فی علم العروض والقوافی:۸۔

[۲] صحیح بخاری:۳/۱۰۳۱، رقم:۲۶۴۸، صحیح مسلم:۳/۱۴۲۱، رقم:۱۷۹۶، سنن الترمذی:۵/۴۴۲، رقم:۳۳۴۵، ابن حبان:۱۴/۵۳۸، رقم:۶۵۷۷۔

اس حدیث کا بظاہر وزن شعر کا ہے، لیکن یہ شعر نہیں، اسی طرح یہ حدیث ہے:

اللهُ مَوْلانَا وَلاَ مَوْلَى لَكُمْ[۱]

یہ حدیث بحر رجز مشطور[۲] کے وزن پر ہے، لیکن یہ شعر نہیں، کیونکہ اس میں شعر کا ارادہ و قصد نہیں، ارشاد باری ہے: "وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ." (یٰس:۶۹)[۳]۔

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوئی کہ شعر مطلق کلامِ موزون کو نہیں کہتے بلکہ کلام موزون میں جب شعر کا قصد وارادہ ہو تب وہ شعر ہو گا، اگر ایک متکلم کلام موزون مقفی کہتا ہے، لیکن اس کا ارادہ شعر گوئی کا نہیں تو وہ شعر نہیں ہو گا، جیسے: "أَغْلِقْ الْبَابَ وَأْتِنِيْ بِالشَّرابْ!" یہ بحر خفیف مجزوء کا وزن ہے، یا کوئی محمود سے کہے: "اُخْرُجْ فَوْرًا يَا مَحْمُوْدْ!" یہ بحر متدارک مجزوء کا وزن ہے۔ یا کوئی اپنے استاذ یا آقا سے کہے: "قُمْ سَيِّدي قُمْ سَيِّدي!" یہ بحر رجز کا وزن ہے۔ یا استاذ شاگرد سے کہے: "ذَاكِرْ دُرُوْسَكَ فِي الصَّبَاحِ!" یہ بحر کامل مجزوء مذیل کا وزن ہے۔

۸۔ تمرین:

(الف)۔ علم العروض کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت بیان کریں۔

(ب)۔ علم العروض کی وجہ تسمیہ میں اہل فن کے اقوال نقل کریں۔

(ج)۔ علم العروض کا موجد کون ہے؟

(د)۔ علم العروض کی وجہ تدوین بیان کریں۔

(ھ)۔ علم العروض کے فوائد بیان کریں۔

---

(۱) صحیح بخاری:۵/۹۴، رقم:۴۰۴۳، مسند احمد:۱/۳۸۔

(۲) مشطور وہ بیت ہے جس کا نصف حصہ مذکور ہو اور باقی نصف حصہ ساقط ہو چکا ہو، جو نصف حصہ مذکور ہو وہ پورا بیت ہو۔

(۳) المرشد الوافی فی علم العروض:۹۔

فصلِ دوم: شعر کی تعریف واقسام

ا۔ شعر کی تعریف:

لغت میں شعر کا معنیٰ ”دانستن“ (جاننا) ہے اور اصطلاح میں شعر کلام موزون و مقفیٰ کو کہتے ہیں، کلام ایسے کلماتِ مرکبہ سے عبارت ہے جو بحسب الوضع معنی دار ہو، اس لیے مہمل اور بے معنی الفاظ کو جو وزن و قافیہ پر مشتمل ہوں شعر نہیں کہیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ شعر کلام مخیل موزون کا نام ہے۔

تخییل نفس میں کلام کے مؤثر ہونے کو کہتے ہیں، تاثیر کسی قسم کی کیفیت نفسانی کا نام ہے، مثلاً: انبساط وانقباض، تعظیم وتحقیر، حیرت وتعجب، تخویف وتبشیر وغیرہ۔ یہ کیفیات کبھی تو صادق ہوتی ہیں اور کبھی کاذب۔ اور بسا اوقات تاثیر شعر کسی واقعہ کی تصدیق کرنے سے جس کا شعر میں ذکر ہو کہیں زیادہ ہوتی ہے، یہ کیفیات نفسانی سامعین کے نفوس میں اپنا تاثیر پیدا کرتی ہے۔ یعنی طبائع شعر کو سن کر اس شعر کے مضمون کے مطابق یا تو کسی چیز کے اقدام یا امتناع پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ یا نفس میں ایک ہیئت مثلاً: رضاو غضب یا لذت وشدت ونشاط وغیرہ کے پیدا ہونے کا مبدء ہو جاتی ہیں[۱]۔

وزن سے کلام کی وہ ہیئتِ کلام مراد ہے جو حرکات وسکنات کے نظام ترتیب اور تناسب عدد و مقدار سے حاصل ہو، جس کے ادراک سے نفس ایک خاص کیفیت لذت محسوس کرتا ہے جس کو ذوق کے نام سے تعبیر کرتے ہیں، یعنی وزن ہیئتِ ذوقی کا نام ہے جو ذہنِ مستقیم میں حاصل ہوتی ہے ترتیبِ ارکانِ موضوعہ سے۔ فطرتِ سلیمہ کو اس کیفیت کے ادراک میں دخل ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کیفیت کے ادراک میں تمام لوگ برابر نہیں۔ بلکہ اس میں تفاوت مراتب ہوتا ہے اور چونکہ اذواق کا معیار مختلف قوموں میں ایک ہی نہیں ہو سکتا، اس لیے اوزانِ شعر ونغماتِ موسیقی کی کیفیت تاثیر بھی یکساں نہیں ہو سکتی[۲]۔

قافیہ کسی شعر کے مقاطع یا حروف آخر میں تشابہ کا نام ہے، تشابہ کا مطلب یہ ہے کہ کلماتِ مقاطع کے حروف مختلف ہوں، لیکن کلمہ کا حرفِ آخر ایک ہو۔ قافیہ کا اعتبار مثنوی کے ہر ایک شعر میں کیا جا سکتا ہے، مگر قصیدہ یا قطعہ میں جب تک ایک شعر کیساتھ دوسرا شعر نہ ملایا جائے قافیہ کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فرد میں قافیہ کا اعتبار نہیں اور قافیہ تعریف شعر میں داخل نہیں، کیونکہ فرد شعر تو ہوتا ہے، لیکن مقفیٰ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اہل

---

[۱] یونانی تخییل کو ماہیتِ شعر کے اسباب میں شمار کرتے ہیں اور اہل عرب وعجم اسے جودتِ شعر کے اسباب میں داخل سمجھتے ہیں، اس لیے یونانیوں کے نزدیک تخییل تعریف شعر میں بمنزلہ فصل کے ہو گی اور اہل عرب کے نزدیک من جملہ عوارضِ شعر اور بمنزلہ غایت شعر خیال کی جائے گی۔ العروض والقوافی: ۱۷۔

[۲] ملخص العروض والقوافی: ۱۶-۱۷، بحر الفصاحت: ۱/ ۷۰-۱۷۔

یونان قافیہ کو شعر کے لیے ضروری نہیں سمجھتے۔اس بناء پر یہ کہنا صحیح ہے کہ قافیہ حد شعر میں داخل نہیں، بلکہ اعراض شعر میں شمار ہوتا ہے، البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ قصیدہ یا قطعہ کی صورت میں قافیہ حد شعر میں داخل ہے، اس لیے صحیح یہ ہے کہ شعر کی تعریف اس قدر کافی ہے کہ شعر کلام موزون کو کہتے ہیں اور جن لوگوں نے قافیہ کو تعریفِ شعر میں شمار کیا ہے انہوں نے قصیدہ یا قطعہ کی صورت کو ملحوظ رکھا ہے۔

۲۔ارکانِ شعر کی تعداد:

شعر کے زیادہ سے زیادہ اجزاءوارکان آٹھ ہوتے ہیں اور کم از کم دو ہوتے ہیں، جس شعر کے آٹھ ارکان ہوں اسے مثمن کہتے ہیں، جس کے چھے ارکان ہوں اسے مسدس کہتے ہیں، جس کے چار ارکان ہوں اسے مربع کہتے ہیں، شعرائے عجم میں صرف مثمن اور مسدس ہی کا دستور ہے، مربع، مثلث اور مثنیٰ صرف عربی اشعار کیساتھ خاص ہے[۱]۔

۳۔اجزاءِ شعر:

ہر شعر اور بیت کے دو حصے ہوتے ہیں، ہر حصہ کو مصرع کہتے ہیں، پہلے مصرع کو مصرعِ اولی یا مصرعِ اول اور دوسرے مصرعے کو مصرعِ اخری یا مصرعِ ثانی کہتے ہیں، مصرعِ اول کے پہلے رکن کو صدر اور آخری رکن کو عروض کہتے ہیں، دوسرے مصرعے کے پہلے رکن کو ابتداء اور آخر رکن کو ضرب کہتے ہیں اور دونوں مصرعوں کے درمیانی حصوں کے اجزاء یا ارکان کو حشو کہلاتے ہیں۔ حشو صرف مثمن اور مسدس ارکان میں ہوتا ہے، مربع ارکان میں حشو نہیں ہوتا۔

۴۔اقسامِ شعر:

شعر کی کئی اقسام وانواع ہیں، چند یہ ہیں:

(الف)۔قصیدہ (ب)۔غزل (ج)۔مثنوی (د)۔رُباعی (ھ)۔تخمیس (و)۔تشطیر

(الف)۔قصیدہ:

قصیدہ اشعار کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جس میں شاعر ایک خاص مضمون بیان کرتا ہے، شروع کے اشعار میں عورتوں کی تعریف اور محاسن وغیرہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ اشعار پڑھنے اور سننے میں رغبت پیدا ہو۔ عورتوں سے متعلق اشعار کو تشبیب کہتے ہیں، قصیدہ میں کم از کم آٹھ شعر کا ہونا ضروری ہیں[۲]۔

(ب)۔غزل:

---

(۱) العروض القوافی:۳۷۔
(۲) المعجم المفصل:۳۷۶۔

یہ اشعار کی ایک اہم قسم ہے، اس کے لغوی معنی "عورتوں سے بات کرنا" ہیں اور اصطلاح میں وہ اشعار جس میں محبوب، اس کا حلیہ، قد و قامت، شراب، پیالہ وغیرہ کا ذکر ہو۔ غزل میں کم از کم تین شعر ہونے چاہییں اور زیادہ سے زیادہ گیارہ شعر۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ پچیس ہونے چاہییں، غزل کا پہلا شعر مصرع ہونا چاہیے، یعنی عروض وضرب کا وزن برابر ہو۔ غزل کا پہلا شعر مطلع اور دوسرا حسن مطلع اور آخری شعر مقطع کہلاتا ہے[1]۔

قدیم عربی شاعری میں غزل مستقل کوئی قسم نہیں تھی، بلکہ قصیدہ کے تشبیب کے اشعار غزل کی نظیر ہیں، لیکن متاخرین عرب میں یہ ایک مستقل فن اختیار کر چکی ہے۔

(ج)۔ مثنوی:

یہ فارسیوں کی ایجاد ہے، یہ بھی قصیدہ کی طرح طویل ہوتی ہے اور کسی ایک موضوع کو بیان کرتی ہے، لیکن اس میں ہر شعر کا مستقل اعتبار ہوتا ہے اور ہر شعر کے دونوں مصرعوں کے آخری جزء میں قافیہ کا ہونا ضروری ہے، جب کہ قصیدہ میں یہ ضروری نہیں ہے[2]۔

(د)۔ رُباعی:

یہ فارسیوں کی ایجاد ہے، اس کو "دوبیت، ترانہ، چار مصراع" بھی کہتے ہیں، رباعی اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں چار مصرعے ہوتے ہیں، رباعی کا پہلا، دوسرا اور چوتھا مصرعہ کا قافیہ ایک ہونا چاہیے اور تیسرے مصرع میں اختیار ہے کہ اس میں بھی وہی قافیہ ہو، یا اس کا التزام نہ کیا جائے[3]۔

(ھ)۔ تخمیس:

کسی شعر کے پہلے مصرعہ کیساتھ تین مصرعہ کا اسی مصرعہ کے قافیہ کیساتھ اضافہ کیا جائے اور شعر کے دوسرے مصرعہ کو پانچواں مصرعہ بنایا جائے اس طرح پانچ مصرعہ حاصل ہوں گے، یہی تخمیس ہے[4]۔

(و)۔ تشطیر:

ایک شعر یا کئی اشعار کے ہر مصرعہ کیساتھ ایک ایک مصرعہ کا اضافہ کیا جائے اس کو تشطیر کہتے ہیں[5]۔

شعر کی مختلف اقسام میں سب سے آسان غزل ہے اور غزل سے مشکل رباعی ہے، رباعی سے مشکل مثنوی اور مثنوی سے مشکل قصیدہ ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ غزل میں اگرچہ قافیہ ایک ہی ہوتا ہے، لیکن اول تو اس میں ابیات کی تعداد عموماً پندرہ سے زائد نہیں ہوتی۔ دوم یہ کہ تمام ابیات میں ربطِ مضامین کی ضرورت نہیں، بلکہ متفرق مضامین

---

[1] شرح اردو متن الکافی: ۵۔
[2] العیون الناظرۃ: ۱۹۔
[3] المحیط الدائرہ: ۹۸.
[4] المحیط الدائرہ: ۱۰۰.
[5] المحیط الدائرہ: ۱۰۰.

کا ایک مجموعہ ہوتا ہے۔

رباعی میں یہ بات ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ ہر ایک مصرع اپنے سے پہلے مصرع کی نسبت زیادہ پُر زور ہو۔ اس میں بتدریج ترقی کرنا ہوتی ہے اور اگر دوسرے بیت میں پہلے بیت کی تمثیل لائی جائے تو ممثل اور ممثل لہ میں مطابقت کلی ہونا چاہیے اور یہ امر کسی حد تک دشوار ہے۔

ماہرین فن کے نزدیک مثنوی کو اس اعتبار سے کہ اس کے ہر ایک شعر میں قافیہ علیحدہ ہوتا ہے آسان خیال کیا گیا ہے، البتہ اس میں ایک بات مشکل ہے اور وہ یہ ہے کہ واقعات کو مسلسل بیان کرنے میں ربطِ مضامین کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے اور کسی واقعہ کی مناسب تمہید تجویز کرنا بھی آسان نہیں، واقعات سے نتائج کا اخذ کرنا بھی مثنوی نویس کا فرض ہے۔ رہا قصیدہ تو بہت مشکل ہے، اس کے لیے ہر ایک مناسب اور موقع و محل کے مطابق الفاظ کا چناؤ، مناسب تمہید باندھنا، قطع الکلام میں حسن رجوع کو ملحوظ رکھنا اور تلمیحات و تشبیہات اور استعارات لطیفہ کا استعمال کرنا، حسن طلب یا عرضِ مطلب کو خوبصورت پیرایہ میں ادا کرنا، حسن مطلع اور حسن مقطع میں ایک خاص خصوصیت پیدا کرنا آسان کام نہیں[۱]۔

۵۔ شعر کا آغاز کب ہوا؟

تاریخِ انسانی اس بات سے خاموش ہے کہ شعر کا آغاز پہلے کہاں سے ہوا اور کس طرح ہوا؟ کیونکہ دیکھتے ہیں کہ شعر کا وجود ہر ایک قوم اور ہر ایک زبان میں ہے، اس لیے اگر کسی روایت سے کسی خاص زبان میں شعر کی ابتداء کا ہمیں پتہ لگ بھی جائے تو باقی تمام زبانوں کے متعلق شعر کی ابتداء کا پتہ لگانا ایک امر ناممکن ہے اور یہ بات بعید از قیاس ہے کہ باقی دیگر زبانوں میں کسی خاص زبان کی اقتداء میں شعر کہا گیا ہو، اس لیے کہ ہر ایک قوم کی زبان دوسری قوم کی زبان سے مختلف ہے تو ہر ایک قوم کے شعر کی ابتداء بھی دوسری قوم کے شعر کے ابتداء سے علیحدہ ہونی چاہیے، فطرتِ انسانی ایک ہی ہے اس لیے جس فطرت نے ایک قوم کو شعر گوئی کی طرف توجہ دلائی اسی فطرت نے دوسری قوم کو بھی شعر گوئی کی طرف متوجہ کیا۔ کسی ایک شخص کو شعر کا موجد قرار دینا دعویٰ بلا دلیل ہے[۲]۔

۶۔ شعر اور بیت میں فرق:

اس میں اہل فن کی مختلف آراء ہیں، چند یہ ہیں:

(الف)۔ شعر کا اطلاق بہت سے ابیات اور لمبے قصیدے پر ہوتا ہے اور بیت کا اطلاق صرف ایک پر ہوتا ہے۔

(ب)۔ مصارع اور قوافی جو کہ مصرع اور قافیہ کی جمع ہیں، ان کی نسبت احکام متفرقہ میں شعر کی طرف ہوتی ہے نہ

---

[۱] ملخص العروض والقوافی: ۱۱۳-۱۱۴۔

[۲] تفصیل دیکھئے: العروض والقوافی: ۱۸-۲۴۔

کہ بیت کی طرف۔

(ج)۔ شعر کا اطلاق شعر کہنے پر ہوتا ہے اور اس سے ایک بیت بھی مراد لے سکتے ہیں اور کبھی اس سے شعری قوت اور شاعرانہ طبیعت بھی مراد لی جاتی ہے جبکہ بیت میں ایسی کوئی چیز نہیں۔

(د)۔ لفظ بیت میں اصل یہ ہے کہ وہ موقع محل کے اعتبار سے تثنیہ اور جمع ہوتا ہے بخلاف لفظ شعر کے کہ اس میں اصل واحد ہے، لیکن وہ کبھی کبھی تثنیہ ہو جاتا ہے۔

(ھ)۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ بیت اور شعر مفہوم کے اعتبار سے ایک ہیں، جو بھی بیت ہے اسے شعر کہہ سکتے ہیں ،ایک مصرعہ کو شعر نہیں کہہ سکتے،اسی طرح شعر کا ایک مفہوم کلی ہوتا ہے جب کہ بیت کا مفہوم فردی اور جزئی ہے[۱]۔

۷۔ صناعاتِ متعلقہ بہ شعر:

شعر و شاعری کے لیے مختلف علوم وفنون میں مہارت ضروری ہے، الفاظ کے صحیح مفہوم سمجھنے کے لیے علم لغت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے، مقتضٰی حال اور اعتبارِ مناسب کے مطابق گفتگو کرنے لیے علم معانی ضرورت پڑتی ہے، ایک معنی و مفہوم کو مختلف اسالیب میں ادا کرنے کے لیے علم بیان کا جاننا ضروری ہے، لفظی اور معنوی محسنات سے واقف ہونے کے لیے علم بدیع کی ضرورت پڑتی ہے، کلام کے معائب اور خلل کو سمجھنے کے لیے فنِ تنقید ضروری سمجھا گیا ہے، شعر کا حصہ تخییل فن منطق سے تعلق رکھتا ہے، وزن کی ماہیت اور نغموں میں اس کے طریق استعمال کی کیفیت علم موسیقی سے تعلق رکھتی ہے اور جب وزن کا استعمال اشعار میں ہوتا ہے تو اس کی صحت وعدم صحت کا موازنہ علم علم العروض سے کیا جاتا ہے اور قافیہ شعر کے جاننے کے لیے علم القوافی کا جاننا ناگزیر ہے۔

الغرض شاعر کے لیے ان تمام علوم سے واقفیت ضروری ہے، کیونکہ بہترین شعر وہ ہوتا ہے جو موزون و مقفٰی ہونے کیساتھ ساتھ فصاحت وبلاغت کا مرقع بھی ہو، تشبیہ، استعارہ، کنایہ، تمثیل اور تلمیح وغیرہ انواع بلاغت پر مشتمل ہو۔ جب تک شاعر ان تمام علوم وفنون سے واقف نہ ہو تو وہ بلند پا شاعر نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی صحیح ،مؤثر اور حقیقی شاعری کر سکتا ہے[۲]۔

۸۔ موسیقی، شعر اور علم العروض:

موسیقی، شعر اور علم العروض یہ تینوں فنون باہم لازم وملزوم ہیں، کیونکہ شعر بغیر عروض کے موزون ومتناسب نہیں ہو سکتا اور موسیقی کلام موزون پر مبنی ہے جو شعر ہی صورت میں متصور ہے۔

---

[۱] العیون الناظرۃ: ۱۰، الدرس الکافی: ۱۳-۱۴۔

[۲] العروض والقوافی: ۲۵۔

موسیقی ہر ایک زمانہ اور ہر ایک ملک میں اپنے اپنے اصول وضوابط کے مطابق رائج ہے اور یہ فن تمام فنون میں مشکل اور دقیق متصور کیا جاتا ہے، کتب سیر و تاریخ میں ہے کہ حکیم ابو نصر فارابی جس کو معلم ثانی بھی کہتے ہیں فن موسیقی کا بے نظیر ماہر تھا۔ اس نے اس فن میں کچھ کتب اور رسائل لکھے ہیں۔

موسیقی سریانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں: سُر یا راگ کا علم۔ اور یہ لفظ یونانی زبان میں لحن کے معنی میں مستعمل ہے، ممکن ہے کہ یہ اصل میں یونانی لفظ ہو، پھر سریانی کی طرف منتقل ہوا ہو۔

امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ اس علم کی ابتداء حکیم فیثاغورس سے ہوئی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں گذرا ہے اور بعض کا خیال ہے کہ ققنس مرغ کی آواز سے حکماء نے اس کا استخراج کیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ موسیقار ایک پرندہ ہے جس کی چونچ میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں جن سے مختلف قسم کی آوازیں نکلتی ہیں وہیں سے حکماء نے علم موسیقی کا استخراج کیا ہے، موسیقی کے کئی مقامات ہیں اور پھر ایک مقام میں علیحدہ علیحدہ شعبے ہیں، جس کی تفصیل ان کی کتب میں مذکور ہے۔

بہر حال جس طرح شعر گوئی یا شعر فہمی کے لیے ذوقِ طبعی کی ضرورت ہے اسی طرح سُر یا راگ سے بھی لوگ مختلف مدارج میں متاثر ہوتے ہیں حتیٰ کہ جانوروں میں بھی راگ کا اثر مشاہد کیا جاتا ہے جیسے سانپ بین کی آواز سے اور اونٹ حدی سے متاثر ہوتے ہیں جب شتربان رات کے وقت گاتا ہے تو اونٹ مستی میں آکر تیز رفتار ہو جاتا ہے۔ بعض کتب تاریخ میں ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام زبور کی تلاوت کرتے تھے تو آس پاس کے جانور متاثر ہو کر ان کے گرد جمع ہو جایا کرتے تھے[1]۔

۹۔ تمرین:

(الف)۔ شعر کی تعریف کریں، نیز شعر کی اقسام وانواع بیان کریں۔

(ب)۔ ارکانِ شعر کی تعداد کتنی ہے؟ نیز اجزاءِ شعر کتنے ہیں؟

(ج)۔ شعر کا آغاز کب ہوا؟ نیز شعر اور بیت میں کیا فرق ہے؟

(د)۔ صناعاتِ متعلقہ بہ شعر کیا ہیں؟ نیز موسیقی، شعر اور علم العروض میں کیا مناسبت ہے؟

---

[1] العروض والقوافی: ۲۶۔

فصلِ سوم: اجزاءِ تفاعیل / اجزاءِ تفعیلات

اجزاء تفاعیل سے مراد وہ اجزاء ہیں جن سے تفاعیل اور ارکانِ شعر کی ترکیب ہوتی ہے، انہیں اجزاء افاعیل اور اجزاءِ تفعیلات بھی کہتے ہیں اور وہ یہ تین ہیں:

۱۔ اسباب ۲۔ اوتاد ۳۔ فواصل

۱۔ اسباب کی تعریف:

اسباب "سبب" کی جمع ہے، سبب اس رسی کو کہتے ہیں جس سے خیمہ باندھا جائے اور اصطلاح میں سبب دو حرفی لفظ کو کہتے ہیں[۱]، پھر سبب کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ سببِ خفیف (ب)۔ سببِ ثقیل

(الف)۔ سببِ خفیف کی تعریف:

سببِ خفیف وہ دو حرفی کلمہ ہے جس کا پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو، جیسے: "لَمْ، عَنْ، قَدْ، بَلْ، کَمْ، هَلْ". اُردو میں اس کی مثالیں "دل، سر، اب، تب، ہم، تم، خود" وغیرہ ہیں۔ ان تمام کلمات میں حرفِ اول متحرک اور ثانی ساکن ہے۔

(ب)۔ سببِ ثقیل کی تعریف:

سببِ ثقیل وہ دو حرفی کلمہ ہے جس کے دونوں حرف متحرک ہوں، جیسے: "لِمَ، لَكَ، بِكَ". اُردو میں اس کی مثال نہیں، کیونکہ اردو میں ایسا کوئی لفظ نہیں جس کا آخر حرف متحرک ہو، بلکہ اُردو میں آخر حرف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے، البتہ ترکیب اضافی یا توصیفی میں اس کی مثالیں ہو سکتی ہیں، جیسے "گلِ تر، غمِ دل، دلِ من" وغیرہ۔ اور اسی طرح اس صورت میں بھی اس کا تلفظ ہوتا ہے کہ جب ایک کلمہ دو لفظوں کا مجموعہ ہو، جیسے "دَرُ دیوار" میں "دَرُ"، "گُلُ و بلبل" میں "گُلُ" اور "غُمُ والم" میں "غُمُ" وغیرہ ہیں[۲]۔

۲۔ اوتاد کی تعریف:

اوتاد "وتد" کی جمع ہے، وتد اس لکڑی کی کھونٹی کو کہتے ہیں جو زمین میں گاڑی جاتی ہے تاکہ اس میں رسی باندھی جائے اور خیمہ مضبوط رکھے اور اصطلاح میں وتد سہ حرفی لفظ کو کہتے ہیں، جس میں تین حروف ہوں، اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ وتدِ مجموع (ب)۔ وتدِ مفروق

---

[۱] المعجم المفصل فی العروض: ۵۳۔
[۲] المعجم المفصل فی العروض: ۵۳۔

(الف)۔ وتدِ مجموع کی تعریف:

وتدِ مجموع وہ تین حرفی کلمہ ہے جس کے پہلے دو حرف متحرک ہوں اور تیسرا ساکن ہو، جیسے: ''بِکُمْ، إِلیٰ، عَلَی، نَعَمْ''۔ اور اُردو میں اس کی مثالیں ''علم، قمر، نظر، قلم، صنم، وطن، چمن'' وغیرہ ہیں، ان تمام لفظوں میں پہلا اور دوسرا حرف متحرک ہے اور تیسرا ساکن ہے۔ اس کو وتد مقرون بھی کہتے ہیں۔

(ب)۔ وتدِ مفروق کی تعریف:

وتدِ مفروق وہ تین حرفی کلمہ ہے جس کا پہلا حرف متحرک دوسرا ساکن اور تیسرا متحرک ہو، جیسے: ''قَامَ، لَیْسَ، سَوْفَ، حَیْثُ، بَیْنَ''. اور اُردو میں سببِ ثقیل کی طرح ہمیں آزاد لفظ کی حیثیت سے وتدِ مفروق کی مثال نہیں ملتی، البتہ ترکیبی صورت میں اس کی مثالیں موجود ہیں، جیسے ''فصلِ گل'' میں ''فصلِ''، ''دردِ دل'' میں ''دردِ'' اور ''دُختِ زر'' میں ''دُختِ'' وغیرہ ہیں[1]۔

۳۔ فواصل کی تعریف:

فواصل ''فاصلہ'' کی جمع ہے، فاصلہ چار حرفی اور پنج حرفی لفظ کو کہتے ہیں، اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ فاصلہ صغری (ب)۔ فاصلہ کبری

(الف)۔ فاصلہ صغری کی تعریف:

فاصلہ صغری اس چار حرفی لفظ کو کہتے ہیں جس کے پہلے تین حروف متحرک ہوں اور چوتھا ساکن ہو، جیسے: ''فَعَلَتْ، ضَحِکَتْ''۔ اور اُردو میں اس کی مثال ''شعراء، علماء، صلحاء'' وغیرہ ہیں، تاہم اُردو میں اس کی مثالیں کم ہیں، زیادہ تر مثالیں ترکیبی صورت میں ملتی ہیں، جیسے: ''غمِ دل، دلِ من، گُلِ تر، شبِ غم'' وغیرہ۔[2]

(ب)۔ فاصلہ کبری کی تعریف:

فاصلہ کبری اس پانچ حرفی لفظ کو کہتے ہیں، جس کے پہلے چار حروف متحرک ہوں اور پانچواں ساکن ہو، جیسے: ''فَعَلَتُنْ، شَجَرَتُنْ، سَمَکَتُنْ، ثَمَرَتُنْ، بَرَکَتُنْ''[3]. اور اُردو میں اس کی مثالیں صرف ترکیبی صورت میں ملتی ہیں، جیسے: ''غمِ وفا، دلِ جفا، بکفِ غم، درِ قفس'' وغیرہ ہیں، ان لفظوں میں پہلے چار حروف متحرک اور پانچواں حرف ساکن ہے۔

مذکورہ مثالوں میں آپ نے دیکھ لیا کہ جس طرح فاصلہ صغری ایک سببِ ثقیل اور ایک سببِ خفیف سے

---

(۱) المحیط الدائرہ:۶، المعجم المفصل:۵۳۔

(۲) المحیط الدائرہ:۷، المعجم المفصل:۵۳۔

(۳) خط عروضی میں تنوین کو ''نون'' ساکن کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔

مرکب ہے تو اسی طرح فاصلہ کبریٰ ایک سببِ ثقیل اور ایک وتدِ مجموع سے مرکب ہے، اس لیے امام اخفشؒ اور بعض عروضیین کہتے ہیں کہ ارکانِ عروضی کی تشکیل سببِ خفیف، سببِ ثقیل، وتد مجموع اور وتد مفروق سے ہوتی ہے، لہٰذا فواصل (فاصلہ صغری اور فاصلہ کبری) کو ماننے کی ضرورت نہیں، تاہم جمہور عروضیین نے فواصل کو مستقل طور پر ایک اصطلاح تسلیم کیا ہے[1]۔

۴۔ اجزاءِ تفاعیل کا مجموعہ[2]:

عروضیین نے اجزاءِ تفاعیل کو منضبط اور یاد رکھنے کے لیے چند مجموعے بتلائے ہیں، جن کو یاد رکھنے سے یہ اجزاء (اسباب، اوتاد، فواصل) کے یاد کرنے میں سہولت رہتی ہے، وہ یہ ہیں:

اکثر عروضیین نے اجزاءِ تفاعیل (اسباب، اوتاد، فواصل) کو یاد رکھنے کے لیے یہ مجموعہ بتلایا ہے:

لَمْ	أَرَ	عَلَى	ظَهْرِ	جَبَلِنْ	سَمَكَتُنْ
سبب خفیف	سبب ثقیل	وتد مجموع	وتد مفروق	فاصلہ صغریٰ	فاصلہ کبریٰ

بعض عروضیین نے ان کا مجموعہ یہ ذکر کیا ہے:

لَمْ	أَرَ	عَلَى	غُصْنِ	شَجَرَتِنْ	ثَمَرَتِنْ[3]
سبب خفیف	سبب ثقیل	وتد مجموع	وتد مفروق	فاصلہ صغریٰ	فاصلہ کبریٰ

بعض عروضیین کہتے ہیں کہ اجزاء تفاعیل کا مجموعہ یہ ہے:

مَنْ	يفِ	بِہاْ	قَاْلَ	رُفِعَتْ	دَرَجَتُهُ[4]
سبب خفیف	سبب ثقیل	وتد مجموع	وتد مفروق	فاصلہ صغریٰ	فاصلہ کبریٰ

۵۔ قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: عروضیین نے شعر کو شَعر البیت سے تشبیہ دی ہے، کیونکہ عربی زبان میں بیت گھر کو کہتے ہیں، اہل عرب چونکہ خیموں میں بودوباش رکھتے ہیں اس لیے یہی خیمے ان کے گھر خیال کیے جاتے ہیں، ان گھروں کی ترکیب اسباب، اوتاد اور فواصل وغیرہ سے ہوتی ہے، سبب رسی کو کہتے ہیں اور وتد میخ یا کھونٹے کو کہتے ہیں، جس طرح خیمہ رسی اور کھونٹے سے مضبوط کیا جاتا ہے اسی طرح شعر یعنی بیت کے لیے اسباب اور اوتاد تجویز کیے گئے ہیں، فاصلہ یا توستون

(۱) ہامش مذکرات فی العروض: ۱۳۔
(۲) اس مجموعے کا مقصد صرف اجزاءِ تفاعیل کو یاد کرنا ہے۔
(۳) میزان الذہب فی صناعۃ الشعر عند العرب: ۱۵، الرسالۃ الشافیہ: ۱۳۔
(۴) المرشد الوافی فی علم العروض والقوافی: ۱۸۔

کو کہتے ہیں یا اس لمبی رسی کو جو خیمہ کی اگلی جانب سامنے کی طرف کھینچ کر باندھی جاتی ہے اور ایک اس کے پیچھے کی طرف اور یہ دونوں رسیاں خیمہ کو ہوا کی زد سے محفوظ رکھتی ہیں[۱]۔

قاعدہ نمبر ۲: عروضیین جس حرف پر حرکت (ضمہ، فتحہ، کسرہ) ہو اسے متحرک کہتے ہیں اور جس پر حرکت نہ ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۳: ایک سببِ ثقیل اور ایک سببِ خفیف مل کر فاصلہ صغری بنتا ہے اور فاصلہ کبری ایک سببِ ثقیل اور ایک وتد مجموع سے مل کر بنتا ہے، اسی وجہ سے امام اخفشؒ فواصل کو نہیں مانتا[۲]۔

قاعدہ نمبر ۴: سبب ثقیل اور فاصلہ صغری میں بھی عروضیین کا اختلاف ہے، بعض کے نزدیک سببِ ثقیل غیر ضروری ہے اور بعض کے نزدیک فاصلہ صغری غیر ضروری ہے، البتہ سببِ خفیف، وتد مجموع اور وتد مفروق سب عروضیوں کے نزدیک ارکانِ عروضی کی تشکیل میں شامل ہیں۔

قاعدہ نمبر ۵: سببِ خفیف، وتد مجموع اور وتد مفروق پر سب کا اتفاق ہے، لیکن اختلاف سبب ثقیل اور فاصلہ میں ہے۔

قاعدہ نمبر ۷: فاصلہ کبریٰ غیر ضروری ہے، کیونکہ ارکان عروضی کی تشکیل میں اس سے کوئی مدد نہیں لی جاتی۔

قاعدہ نمبر ۸: فاصلہ صغری صرف دو ارکان شعر "مُفَاعَلَتُنْ، مُتَفَاعِلُنْ" میں پایا جاتا ہے جو بحر وافر اور بحر کامل کے اوزان ہیں اور فاصلہ کبری مستقل طور پر کسی رکن میں نہیں پایا جاتا ہے، بلکہ یہ زحاف مزدوج کی صورت میں ہوتا ہے، جیسے: "مُسْتَفْعِلُنْ" میں ساکن ثانی اور ساکن رابع کو حذف کیا جائے تو "مُتَعِلُنْ" رہ جائے گا جو فاصلہ کبری کی مثال بن جاتی ہے[۳]۔

قاعدہ نمبر ۹: سببِ خفیف کو سببِ خفیف اس لیے کہتے ہیں کہ حرفِ ثانی کے سکون کی وجہ سے اس کے پڑھنے میں خفت اور آسانی ہوتی ہے اور سبب ثقیل میں چونکہ دو حرف متحرک جمع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے پڑھنے میں ثقل اور دشواری ہوتی ہے اس لیے اسے ثقیل کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۱۰: وتد کو وتد اس لیے کہتے ہیں کہ جس چیز پر میخ لگ جاتی ہے تو وہ مضبوط و مستحکم ہو جاتی ہے اور اپنی جگہ سے ہلتی نہیں تو اسی طرح وتد میں بھی لفظ مضبوط و مستحکم ہوتا ہے، پھر مجموع کو مجموع اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں دو متحرک جمع ہو جاتے ہیں اور مفروق میں ساکن دو متحرکوں کے درمیان فرق ڈال دیتا ہے اس لیے اسے مفروق کہتے ہیں۔

---

[۱] ہامش محیط الدائرہ: ۶۔
[۲] مذکرات فی العروض: ۱۳۔
[۳] علم العروض تطبیقی: ۲۰۔

۶۔ تمرین:

(الف)۔ اجزاءِ تفاعیل سے کیا مراد ہے؟ نیز اجزاء تفعیلات کتنی ہیں؟

(ب)۔ اسباب، اوتاد اور فواصل کی تعریفات بمع اقسام بیان کریں۔

(ج)۔ اجزاءِ افاعیل کا مجموعہ کیا ہے؟

(د)۔ درج ذیل کلمات کا وزنِ شعری کریں۔

سَاجِدٌ. كَرِيمٌ. مُسْتَطْلِعٌ. مُتَعَاظِمٌ. وَالِدَاتٌ. مَعَاهَدَةٌ، أَقْبِلْ عَلَى الْخَيْرِ. أَحْسِنْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ. اِسْتَغْفِرُوْارَبَّكُمْ. يَالَطِيْفاًبِالْعِبَادِ!

(ھ)۔ درج ذیل مثالوں میں اجزاءِ تفاعیل (اسباب، اوتاد، فواصل) کی نشاندہی کریں۔

حَاسِبُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوْا. ذَاكِرُوْا دُرُوْسَكُمْ. لَاتَظْلِمُوْا أَحداً، عِيْدُسَعِيْدٌ، سَمِعْنَا كَلَاماًحَسَناً، شَهِدْنَا بِمَاعَلِمْنَا.

فصلِ چہارم: شعر کے ارکان واجزاء

۱۔ارکانِ شعر:

شعر کے ارکان اس کے اوزان اور تفاعیل ہیں، جس سے شعر کا وزن کیا جاتا ہے، ان کو تفاعیل، اجزاء، ارکان اوراصولِ افاعیل بھی کہتے ہیں، جس طرح علم موسیقی میں اہل فن نے ان حروف "ت،ن،ا" کو تال درست کرتے وقت یا سُر بھرتے وقت تجویز کیا ہے، جیسا کہ کسی مطرب کو "تن، تنا، تن، تنا" کہتے سنا جاتا ہے، اسی طرح امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ نے مختلف اوزان کی تشکیل کے لیے جن حروف کو مقرر کیا ہے ان کو اصولِ افاعیل بھی کہتے ہیں اور یہ کل دس حروف ہیں:

لام، میم، عین، تاء، سین، یاء، واؤ، فاء، نون، الف۔

ان حروف کا مجموعہ یہ جملہ "لَمَعَتْ سُیُوْفُنَا" ہے جس میں یہ تمام حروف پائے جاتے ہیں[۱] اور یہ اجزاء :اسباب، اوتاد اور فواصل سے مرکب ہیں، جن کی تفصیل بیان ہو چکی ہے۔

۲۔ارکانِ شعر کی تعداد:

ارکان شعر اوراصول افاعیل درج ذیل آٹھ ہیں:

۱۔فَعُوْلُنْ ۲۔فَاْعِلُنْ ۳۔مَفَاْعِیْلُنْ ۴۔مُفَاْعَلَتُنْ ۵۔مُتَفَاْعِلُنْ ۶۔فَاْعِلَاتُنْ ۷۔مُسْتَفْعِلُنْ ۸۔مَفْعُوْلاتُ.

پھر تعدادِ حروف کے اعتبار سے ان کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔خماسی (پنج حرفی) (ب)۔سباعی (سات حرفی)

(الف)۔خماسی (پنج ارکان):

خماسی وہ ارکان ہیں جن میں حروف کی تعداد پانچ ہے اور یہ دو ارکان ہیں:

۱۔فَعُوْلُنْ ۲۔فَاْعِلُنْ

(ب)۔سباعی (سات حرفی):

سباعی وہ ارکان ہیں جن میں حروف کی تعداد سات ہے اور یہ چھے ارکان ہیں:

۱۔ مَفَاْعِیْلُنْ ۲۔مُفَاْعَلَتُنْ ۳۔مُتَفَاْعِلُنْ ۴۔فَاْعِلَاتُنْ ۵۔مُسْتَفْعِلُنْ ۶۔ مَفْعُوْلاتُ

ارکانِ شعر اصل میں آٹھ ہیں، لیکن حکم میں دس ہیں[۲]، کیونکہ اس میں "فَاْعِلَاتُنْ" اور "مُسْتَفْعِلُنْ" مکرر ہیں،

---

[۱] مذکرات فی العروض:۱۳۰۔

[۲] المحیط الدائرہ:۸۔

یعنی ایک بار ''فَاْعِلَاتُنْ'' اور ''مُسْتَفْعِلُنْ'' وتد مجموع کی ترکیب سے بنے ہیں، اس لیے انہیں مجموعی اور متصل کہتے ہیں اور دوسری بار ''فَاْعِ لَاتُنْ'' اور ''مُسْ تَفْعِ لُنْ'' وتد مفروق سے مرکب ہیں، اس لیے مفروقی یا منفصل کہلاتے ہیں، یعنی ''فَاْعِلَاتُنْ'' مجموعی متصل ہے اور ''فَاْعِ لَاتُنْ'' مفروقی منفصل ہے اور اسی طرح ''مُسْتَفْعِلُنْ'' مجموعی متصل ہے اور ''مُسْ تَفْعِ لُنْ'' مفروقی منفصل ہے۔ مجموعی اور مفروقی ارکان میں امتیاز کی غرض سے مفروقی کے اجزاء کو الگ الگ اسی طرح لکھا جاتا ہے تاکہ ان دونوں کے ارکان میں باہم کوئی ابہام پیدا نہ ہو۔

۳۔ ارکانِ شعر کی تشکیل:

ارکانِ شعر اور افاعیل کی تشکیل کچھ یوں ہے:

(الف)۔ خماسی ارکانِ شعر اور افاعیل میں سے دو ارکان ایسے ہیں جو ایک وتد مجموع اور ایک سببِ خفیف سے مرکب ہیں، جیسے:

۱۔ فَعُوْلُنْ (خماسی):

فَعُـــوْ	لُـــنْ
وتدِ مجموع	سببِ خفیف

۲۔ فَاْعِلُنْ (خماسی):

فَـــاْ	عِـــلُنْ
سببِ خفیف	وتدِ مجموع

(ب)۔ سباعی ارکانِ شعر اور افاعیل میں تین ارکان ایسے ہیں جو ایک وتد مجموع اور دو سببِ خفیف سے مرکب ہیں، جیسے:

۱۔ مَفَاْعِیْلُنْ: (سباعی):

مَفَـــاْ	عِـــیْ	لُـــنْ
وتد مجموع	سببِ خفیف	سببِ خفیف

۲۔ مُسْتَفْعِلُنْ: (سباعی):

مُسْـــ	تَفْـ	عِـــلُنْ
سببِ خفیف	سببِ خفیف	وتد مجموع

۳۔فَاْعِلاتُنْ:(سباعی):

فَــاْ	عِــلَا	تُــنْ
سببِ خفیف	وتد مجموع	سببِ خفیف

(ج)۔سباعی ارکانِ شعر اورافاعیل میں تین ارکان ایسے ہیں جو ایک وتد مفروق اوردو سببِ خفیف سے مرکب ہیں، جیسے:[1]

(الف)۔ فَاْعِ لَاتُنْ:(سباعی):

فَاْعِــ	لَا	تــُنْ
وتدِ مفروق	سببِ خفیف	سببِ خفیف

(ب)۔ مُسْتَفْعِ لُنْ:(سباعی):

مُسْــ	تَفْــعِ	لُــنْ
سببِ خفیف	وتدِ مفروق	سببِ خفیف

(ج)۔مَفْعُوْلَاتُ:(سباعی):

مَفْــ	عُــوْ	لَا تُ
سببِ خفیف	سببِ خفیف	وتدِ مفروق

(د)۔سباعی ارکانِ شعر اورافاعیل میں دوارکانِ ایسے ہیں جو ایک وتدِ مجموع اور فاصلہ صغریٰ یاایک وتد مجموع،ایک سببِ ثقیل اورایک سببِ خفیف سے مرکب ہیں، جیسے:

ا۔مُفَاْعَلَتُنْ:(سباعی)ایک وتدِ مجموع اورفاصلہ صغریٰ سے مرکب ہے، جیسے:

مُفَــاْ	عَــلَتُنْ
وتدِ مجموع	فاصلہ صغریٰ

ا۔مُفَاْعَلَتُنْ:(سباعی)یاایک وتد مجموع،ایک سببِ ثقیل اورایک سببِ خفیف سے مرکب ہے، جیسے:

مُفَــاْ	عَــلَ	تُــنْ
وتدِ مجموع	سببِ ثقیل	سببِ خفیف

[1] المحیط الدائرہ:۸۔

۲۔مُتَفَاْعِلُنْ:(سباعی)فاصلہ صغریٰ اور وتدِ مجموع سے مرکب ہے، جیسے:

مُتَفَاْ	عِلُنْ
فاصلہ صغریٰ	وتدِ مجموع

۲۔مُتَفَاْعِلُنْ:(سباعی)یا ایک سببِ ثقیل، ایک سببِ خفیف اور وتدِ مجموع سے مرکب ہے، جیسے:

مُتَـ	فَاْ	عِلُنْ
سببِ ثقیل	سببِ خفیف	وتدِ مجموع

۵۔ارکانِ شعر کی تقسیم:

ہر ایک رکن، تفعیلہ اور جزء میں وتد کا ہونا ضروری ہے، اس کیساتھ سبب یا فاصلہ ملے گا، جن اجزاء وتفاعیل کے شروع میں وتد ہو تو انہیں اصول کہتے ہیں اور جن کے شروع میں سبب ہو تو انہیں فروع کہتے ہیں، تو اس اعتبار سے ارکانِ شعر اور تفعیلات کی دو قسمیں ہوئیں[1]:

(الف)۔اصول (ب)۔فروع

(الف)۔اصول:

اصول ہر وہ رکن ہے جس کے شروع میں وتدِ مجموع یا وتدِ مفروق ہو اور چار ارکان ہیں:

۱۔فَعُوْلُنْ:(خماسی):

ایک وتدِ مجموع "فَعُوْ" اور ایک سببِ خفیف "لُنْ" سے مرکب ہے۔

۲۔مَفَاْعِيْلُنْ:(سباعی):

ایک وتد مجموع "مَفَاْ" اور دو سبب خفیف "عِيْ، لُنْ" سے مرکب ہے۔

۳۔مُفَاْعَلَتُنْ:(سباعی):

ایک وتد مجموع "مُفَاْ"، ایک سببِ ثقیل "عَلَ" اور ایک سببِ خفیف "تُنْ" سے مرکب ہے۔یا وتد مجموع "مُفَاْ" اور فاصلہ صغریٰ "عَلَتُنْ" سے مرکب ہے۔

۴۔ فَاْعِ لَاْتُنْ:(سباعی):

ایک وتد مفروق "فَاْعِ" دو سببِ خفیف "لَاْ، تُنْ" سے مرکب ہے۔

(ب)۔فروع:

---

[1] المرشد الوافی:۲۱۔

ہر وہ رکن ہے جس کے شروع میں سببِ ثقیل یا سببِ خفیف ہو اور یہ چھ ارکان ہیں:

۱۔ فَاْعِلُنْ: (خماسی):

ایک سببِ خفیف "فَاْ" اور ایک وتد مجموع "عِلُنْ" سے مرکب ہے۔

۲۔ مُسْتَفْعِلُنْ: (سباعی):

دو سبب خفیف "مُسْ، تَفْ" اور ایک وتد مجموع "عِلُنْ" سے مرکب ہے۔

۳۔ فَاْعِلاتُنْ: (سباعی):

سببِ خفیف "فَاْ"، وتد مجموع "عِلا" اور سبب خفیف "تُنْ" سے مرکب ہے۔

۴۔ مُتَفَاْعِلُنْ: (سباعی):

ایک سبب ثقیل "مُتَ"، ایک سبب خفیف "فَاْ" اور وتد مجموع "عِلُنْ" سے مرکب ہے۔ یا فاصلہ صغریٰ "مُتَفَاْ" اور وتد مجموع "عِلُنْ" سے مرکب ہے[1]۔

۵۔ مَفْعُوْلاتُ: (سباعی):

دو سبب خفیف "مَفْ، عُوْ" اور وتد مفروق "لَاْتُ" سے مرکب ہے۔

۶۔ مُسْتَفْعِ لُنْ: (سباعی):

سبب خفیف "مُسْ"، وتد مفروق "تَفْعِ" اور سبب خفیف "لُنْ" سے مرکب ہے[2]۔

۷۔ "فَاْعِلاتُنْ" اور "فَاْعِ لاتُنْ" میں فرق:

"فَاْعِلاتُنْ" اور "فَاْعِ لَاْتُنْ" میں کئی وجوہ سے فرق ہے:

(الف)۔ پہلا فرق یہ ہے کہ "فَاْعِلاتُنْ" کے اول وآخر میں سببِ خفیف اور درمیان میں وتد مجموع ہے جب کہ "فَاْعِ لَاْتُنْ" کے اول میں وتد مفروق اور اس کے بعد دو سبب خفیف ہیں۔

(ب)۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ "فَاْعِلاتُنْ" فرع ہے اور "فَاْعِ لَاْتُنْ" اصل ہے۔

(ج)۔ تیسرا فرق یہ ہے کہ "فَاْعِلاتُنْ" میں "فاء" کے بعد جو "الف" ہے یہ دوسرا ساکن حرف ہے، اس میں زحاف خبن ہوتا ہے اور یہ مخبون ہو کر "فَعِلَاتُنْ" بن جاتا ہے، جب کہ "فَاْعِ لَاْتُنْ" میں "فاء" کے بعد جو "الف" ہے یہ وتد ہے اس وجہ سے یہ مخبون نہیں ہوتا، کیونکہ خبن زحاف ہے اور زحاف ثوانی اسباب کیساتھ خاص ہے، اوتاد میں زحاف نہیں ہوتا۔

---

[1] متن الکافی: مذکرات فی العروض: ۱۴۔

[2] المرشد الوافی: ۲۱۔

(د)۔ چوتھا فرق یہ ہے کہ ''فَاْعِلَاتُنْ'' کاوزن بحر مدید، بحر رمل، بحر خفیف اور بحر مجتث میں ہوتا ہے اور ''فَاْعِ لَاتُنْ'' کاوزن صرف بحر مضارع میں ہوتا ہے[1]۔

۷۔ ''مُسْتَفْعِ لُنْ'' اور ''مُسْتَفْعِلُنْ'' میں فرق:

''مُسْتَفْعِ لُنْ'' اور ''مُسْتَفْعِلُنْ'' میں کئی فرق ہیں، چند یہ ہیں:

(الف)۔ پہلا فرق یہ ہے کہ ''مُسْتَفْعِ لُنْ'' کے اول اور آخر میں سبب خفیف ہے اور درمیان میں وتد مفروق ہے جب کہ ''مُسْتَفْعِلُنْ'' کے اول میں دو سبب خفیف اور اس کے بعد وتد مجموع ہے۔

(ب)۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ ''مُسْتَفْعِلُنْ'' میں ''فاء'' سبب کا دوسرا حرف ہے، اس میں زحاف طی ہوتا ہے اور یہ ''مُسْتَعِلُنْ'' بن جاتا ہے جب کہ ''مُسْتَفْعِ لُنْ'' میں ''فاء'' وتد کا دوسرا حرف ہے اس وجہ سے اس میں زحاف طی نہیں ہوتا، کیونکہ زحاف سبب کے دوسرے حرف کیساتھ خاص ہے، اوتاد میں زحاف نہیں متحقق ہوتا۔

(ج)۔ تیسرا فرق یہ ہے کہ ''مُسْتَفْعِلُنْ'' کاوزن بحر خفیف اور بحر مجتث میں پایا جاتا ہے اور ''مُسْتَفْعِ لُنْ'' کا وزن بحر بسیط، بحر رجز، بحر سریع، بحر منسرخ اور بحر مقتضب میں پایا جاتا ہے[2]۔

۸۔ قواعد عروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: ان ارکان عشرہ کو افعال، افاعیل، تفاعیل، مفاعیل، اجزاء، موازین اور اوزانِ عروضی بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۲: اگر کسی وزن کی شروع وتد سے ہو رہی ہو خواہ وہ وتد مجموع ہو یا وتد مفروق ہو تو اسے ''اصل'' کہتے ہیں، جیسے: ''فَعُوْلُنْ، مَفَاْعِیْلُنْ'' وغیرہ ہیں اور جن اوزان کی ابتداء سبب سے ہو رہی ہو، خواہ وہ سبب ثقیل ہو یا سبب خفیف ہو تو اسے ''فرع'' کہتے ہیں، جیسے: ''فَاْعِلُنْ، مُسْتَفْعِلُنْ'' وغیرہ ہیں۔

قاعدہ نمبر ۳: تفاعیل سے بحریں مرکب ہوتی ہیں، ان میں کبھی تغیرات ہوتے ہیں جن کو زحاف یا علل کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۴: فاصلہ کبری کی مثال ''مُتَعِلُنْ'' ہے جو اصل میں ''مُسْتَفْعِلُنْ'' تھا، پھر اس زحافِ خبل کی وجہ سے اس کا ''سین'' اور ''فاء'' حذف ہوا تو ''مُتَعِلُنْ'' ہوا[3]۔ اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

۹۔ تمرین:

(الف)۔ ارکانِ شعر سے کیا مراد ہے؟ نیز اصولِ افاعیل کونسے حروف ہیں؟

(ب)۔ اصول افاعیل کا مجموعہ کیا ہے؟ نیز کس سے مرکب ہیں؟

---

[1] القطوف الدانية: ۱۱، المرشد الوافی: ۲۲۔

[2] القطوف الدانية: ۱۲، المرشد الوافی: ۲۲۔

[3] ہامش مذکرات فی العروض: ۱۴۔

(ج)۔ ارکان شعر کی تعداد کتنی ہے؟ نیز تعداد حروف کے اعتبار سے ارکان کی کتنی قسمیں ہیں؟
(د)۔ ارکان شعر اصل میں آٹھ اور حکم میں دس کس طرح ہیں؟ وضاحت کریں۔
(ھ)۔ اصول اور فروع سے کیا مراد ہیں؟ نیز ان کی تعداد کتنی ہے؟
(و)۔ ''فَاْعِ لاتُنْ''اور''فَاْعِلاتُنْ''میں کیا فرق ہے؟
(ز)۔ ''مُسْتَفْعِ لُنْ''اور''مُسْتَفْعِلُنْ''میں کیا فرق ہے؟
(خ)۔ درج ذیل ارکان کی تشکیل عروضی کریں۔
مَفَاْعِیْلُنْ. مُفَاْعَلَتُنْ. مُتَفَاْعِلُنْ. فَاْعِلَاتُنْ. مُسْتَفْعِلُنْ. مَفْعُوْلاتُ. ''فَاْعِ لاتُنْ.

فصلِ پنجم: تقطیع عروضی

ا۔ تقطیع کی تعریف:

تقطیع کے لغوی معنی "ٹکڑے ٹکڑے کرنا"ہیں اور عروضیین کی اصطلاح میں جزء شعر کوارکانِ افاعیل سے ہم وزن کرنے کو تقطیع کہتے ہیں۔یعنی شعر کے ٹکڑوں کواجزاء بحر کے مقابل کرنااس طرح کہ متحرک کے مقابل متحرک ہواور ساکن کے مقابل ساکن ہو[۱]۔

ہم وزن کرنے کامطلب یہ ہے کہ شعر کا جزءِاول بحر کے رکنِ اول کیساتھ،جزءِثانی رکنِ ثانی کیساتھ علی ہذا القیاس برابر کیاجائے کہ جزءِبیت کے حروف متحرک اور ساکن اس بحر کے حروف متحرک اور ساکن کیساتھ برابر واقع ہوں اوراس عمل میں اختلافِ حرکات کالحاظ نہیں کیاجاتا،خواہ ضمہ کے مقابلہ کسرہ ہو،یافتحہ ہو،صرف حرکت کاحرکت کیساتھ اور سکون کاسکون کیساتھ مقابلہ کیاجاتاہے،خواہ کلمات کے الفاظ ثابت رہیں یادوسرے لفظ کے کل یاجزء کیساتھ مل کررُکن کے ہم وزن ہوں،حرکت کے ایک طرح کے ہونے کی ضرورت نہیں۔یہی وزنِ عروضی ہے۔ بخلاف وزنِ صرفی کے کہ اس میں ضمہ کے مقابلہ میں ضمہ،کسرہ کے مقابلہ میں کسرہ اور فتحہ کے مقابلہ میں فتحہ ہوتاہے، جیسے:"مَفْتُوْلَةٌ"کاوزنِ عروضی "مُسْتَفْعِلُنْ"ہےاور وزنِ صرفی "مَفْعُوْلَةٌ"ہےاوراُردومیں مثال،جیسے "بُلبل"کا وزنِ عروضی "فَعْلُنْ"ہےاوروزنِ صرفی "فُعْلُلْ" ہے، اسی طرح لفظ "الٰہی"کاوزنِ عروضی "فَعُوْلُنْ"ہےاور وزنِ صرفی "فِعَالِیْ"ہے۔

۲۔ قواعدِ تقطیعِ شعر:

قاعدہ نمبر ا: تقطیع میں صرف حرکت وسکون کامقابلہ ہوتاہے کہ حرکت کامقابل حرکت اور سکون کامقابل سکون ہو، ضمہ،فتحہ اورکسرہ کی موافقت ملحوظ نہیں ہوتی۔خواہ ضمہ کے مقابلہ کسرہ ہو،یافتحہ ہو،صرف حرکت کا حرکت کیساتھ اور سکون کاسکون کیساتھ مقابلہ کیاجاتاہے،خواہ کلمات کے الفاظ ثابت رہیں یادوسرے لفظ کے کل یاجزء کیساتھ مل کررُکن کے ہم وزن ہوں،حرکت کے ایک طرح کے ہونے کی ضرورت نہیں[۲]۔

قاعدہ نمبر ۲: تقطیع میں حروف ملفوظہ کااعتبار ہوتاہے نہ کہ حروف مکتوبہ۔یعنی تقطیع میں ان حروف کااعتبار ہوگا جو بولے جاتے ہیں،ان کااعتبار نہیں ہوتاجو لکھیں ہوں،لہذاجو حرف بولنے میں آتاہے وہ شمار ہوگا،اگرچہ لکھنے میں نہ آئے، جیسے تنوین۔اورجو بولنے میں نہیں آتاوہ شمار نہ ہوگا،اگرچہ لکھنے میں آئے،جیسے ہمزہ وصل۔جو لکھاجاتاہے،

---

[۱] القطوف الدانیۃ:۲۲،اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۲۳۔
[۲] اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۲۳۔

لیکن بولا نہیں جاتا(۱)۔ یعنی ہمیں تقطیع میں الفاظ کے املاء سے نہیں بلکہ ان کے تلفظ سے سروکار ہے۔ اس اصول کو عروضیین یوں تعبیر کرتے ہیں:

"مَایُنْطَقُ بِه یُکْتَبُ وَمَا لَایُنْطَقُ بِه لَایُکْتَبُ"(۲).

قاعدہ نمبر ۳: حرفِ مشدد میں دو حرف ہوتے ہیں، پہلا ساکن دوسرا متحرک، اس لیے تقطیع میں دو حرف شمار کیے جائیں گے، جیسے:

رَقَّ	هَزَّ	عَدَّ	ثُمَّ	حَتَّی	مَرَّ

کو املاءِ عروضی میں:

رَقْقَ	هَزْزَ	عَدْدَ	ثُمْمَ	حَتْتَا	مرْرَ

پڑھا جائے گا۔ اسی طرح فارسی اوراُردو میں حرفِ مشدد کو بمنزلہ دو حرف شمار کیا جائے گا، جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو گا۔(۳)۔

قاعدہ نمبر ۴: اگر کسی حرف پر تنوین ہے تو وہ لکھنے میں تو ایک حرف ہو گا، لیکن پڑھنے میں دو حروف ہوتے ہیں، پہلا متحرک سا اور دوسرا ساکن۔ اس لیے تنوین کو دو حرف شمار کیا جائے گا، جیسے:

قَلَمٌ	أَسَدٌ	جَبَلٌ	حَجَرٌ	شَجَرٌ

---

(۱) اُردو میں اس کی مثال یہ ہے: خوش، خوداور خواب جیسے الفاظ ہمیشہ خُش، خُد اور خاب کے برابر شمار ہوں گے، کیونکہ ان کے املاء اور تلفظ میں فرق ہے، اس لیے ایسے الفاظ کی تقطیع کے دوران ہمیشہ تلفظ کے مطابق ہی محسوب کیا جاتا ہے۔ اسی طرح الف ممدودہ جب کسی کلمہ کے شروع میں آئے تو بمنزلہ دو حرف کے سمجھا جائے گا اور چونکہ کسرہ ترکیبِ اضافی اور توصیفی میں جلی اور خفی دونوں طرح پڑھا جاتا ہے اس لیے جلی کی صورت میں بمنزلہ حرفِ یاء کے سمجھا جائے گا اور خفی میں صرف حرکت سمجھا جائے گا، جیسے فارسی کے اس شعر میں ہے:

اے متاعِ درد در بازارِ جاں انداختہ

اس میں لفظِ متاع پر کسرہ جلی ہے اور لفظ بازار پر کسرہ خفی ہے، اس لیے تقطیع کے وقت اس کو "اے متاعے" کی صورت میں لکھا جائے گا جس کا وزن "فاعلاتن" ہو گا اور تیسرا رکن "زارِ جا اَن" بروزنِ "فاعلاتن" ہو گا جس میں حرف "راء" کا کسرہ صرف حرکت کی آواز دیتا ہے۔

(۲) العروض الواضح للہاشمی: ۲۴۔

(۳) اسی طرح حرفِ ہمزہ کو جو کسی کلمہ کے شروع میں آئے کبھی تو ثابت ہو گا اور کبھی گرا دیا جاتا ہے، جیسے لفظ "از، ایں، آشنا، آمد" وغیرہ۔ نیز نون غنہ، دوچشمی ھ اور یائے مخلوط تقطیع کے دوران کبھی شمار نہیں کیے جاتے ہیں، کیونکہ یہ کسی آواز کی نمائندگی نہیں کرتے ہیں، جیسے: چاند، حسیں اور کہوں جیسے الفاظ کا وزن بالترتیب چاد، حسی اور کہو ہو گا۔ اور پھول، جھولا، ابھار، ڈھال، ہاتھ جیسے الفاظ کا وزن بالترتیب پول، جولا، بکرنا، ابار، ڈال، ہات کے برابر شمار کیا جائے گا۔ اسی طرح لفظ پیار، کیوں، کیا۔ جیسے الفاظ کو بالترتیب پار، کو، کا، کے برابر شمار کیا جائے گا۔ =

کو املاءِ عروضی میں:

قَلَمُنْ	أَسَدُنْ	جَبَلُنْ	حَجَرُنْ	شَجَرُنْ

پڑھا جائے گا۔ اور حالت نصب میں تنوین کو وقف کے وقت الف کی صورت میں لکھا جائے گا، جیسے: ''رَجُلاً، شَجَراً'' کو ''رَجُلاً، شَجَراً'' پڑھا جائے گا[1]۔

قاعدہ نمبر ۵: کھڑے زَبر سے جو الف اور کھڑی زِیر سے جو یاء اور الٹے پیش سے جو واؤ پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی مستقل حرف شمار کیا جائے گا اور وزن تقطیع میں ان کا اعتبار کیا جائے گا۔ جیسے: ''لَه، بِه'' کو املاء عروضی میں ''لَهُوْ، بِهِيْ'' پڑھا جائے گا[2]۔

قاعدہ نمبر ۶: تقطیع میں بعض اسماء میں مدہ کا اضافہ کیا جائے گا، جیسے:

هذَا	هذَه	ذَلِكَ	هؤلَاءِ	لٰكِنْ	الله	إِلٰه	داوُدْ	طَاوُسْ	نَاوُسْ

کو املاءِ عروضی میں:

هاذَا	هَاذِهِيْ	ذَالِكَ	هاءُلَاءِ	لَاكِنْ	الْلَاه	إِلَاه	داوُودُ	طَاوُوسُ	نَاوُوسُ

پڑھا جائے گا[3]۔

= اُردو میں تقطیع کے مزید قواعد یہ ہیں:

۱۔ جب دو لفظوں کے درمیان کسرہ اضافت ہو تو اسے دو طرح سے پڑھا جا سکتا ہے یعنی یہ بھی ممکن ہے کہ اس اضافت کو چھوٹا کر کے پڑھیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسے کھینچ دیں، جیسے ''گُلِ تر'' کو پہلی صورت میں ''گُ لِ تر'' پڑھ سکتے ہیں اور دوسری صورت میں ''گُلے تر'' پڑھا جا سکتا ہے، یہ دونوں درست ہیں۔

۲۔ اگر دو لفظوں کے درمیان واؤ عطف ہے تو اسے چھوٹا کر کے بھی پڑھا جا سکتا ہے اور طول دے کر بھی، جیسے ''دل وجاں'' کو پہلی صورت میں ''دلُ جاں'' پڑھ سکتے ہیں اور دوسری صورت میں ''دلو جاں'' پڑھا جا سکتا ہے، یہ دونوں درست ہیں۔

۳۔ ایسے الفاظ جن کے آخر میں کوئی لمبا مصوتہ ہو تو اسے حسبِ ضرورت چھوٹا کیا جا سکتا ہے، جیسے: ''ایسا'' کو ''اَے سَ''، ''کہاں'' کو ''کَ ہَ''، ''نہیں'' کو ''نَ ہِ''، ''میرے'' کو ''مے رِ''، ''میں'' کو ''م''، ''کہو'' کو ''کَ ہُ'' اور ''سہوں'' کو ''سَ ہُ'' پڑھا جا سکتا ہے۔

۴۔ ایسے الفاظ جن کے آخر میں ہائے مختفی صرف حرفِ ماقبل کی حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے آتی ہے، اس کو ہائے مختفی کا شمار نہ کرنا بہتر ہے، اگرچہ بعض شعراء نے اسے کبھی کبھی شمار کیا ہے، جیسے: ''کہ، نہ، یہ، پہ'' وغیرہ کو ''نَ، یِ، وُ، پَ'' کے وزن پر باندھنا بہتر ہے، لیکن ایک سبب خفیف کے برابر باندھنا بھی درست ہے۔

۵۔ الف سے شروع ہونے والے الفاظ کا ''الف'' کبھی کبھی اپنے ماقبل لفظ کے آخری ساکن کیساتھ ضم ہو کر اسے متحرک کر دیتا ہے، جیسے: ''کب آؤ گے'' کو ''کباؤ گے'' بھی بڑھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ''تم اے لوگو'' کو ''تُ مے لوگو'' بھی پڑھ سکتے ہیں۔ دیکھئے: بحر الفصاحت: ۱/ ۲۱۸، العروض والقوافی، جعفری: ۷، العروض والقوافی، خاکسار: ۳۸، معراج العروض: ۲۰۱۔

(۱) مذکرات فی العروض: ۱۰۔

(۲) مذکرات فی العروض: ۱۰، العروض الواضح للہاشمی: ۲۴۔

(۳) مذکرات فی العروض: ۱۰۔

قاعدہ نمبر ۷: جو حروف لکھنے کے باوجود پڑھنے میں نہیں آتے تقطیع میں ان حروف کا بالکل اعتبار نہیں ہوگا، جیسے: الف لام اور لام تعریف وغیرہ[1]۔

قاعدہ نمبر ۸: تقطیع میں ہمزہ وصل کو حذف کیا جاتا ہے، بشرطیکہ ان کا ماقبل متحرک ہو، خواہ اسماء میں ہو، جیسے:

باسْمِكَ	بابْن	بحَسْب امْرَءٍ	فَأمْرَأَةٌ	وَاثْنَتَانِ	وَاثْنَانِ

کو املاءِ عروضی میں:

بسْمِكَ	ببْنِنْ	بحَسْبمْرِئِنْ	فَمْرَئَتُنْ	وَثْنَتَانِ	وَثْنَانِ

پڑھا جائے گا۔ یا افعال میں ہو، جیسے:

هُوانْطَلَقَ انْطِلَاقًا	وَاسْتَغْفِر اسْتِغْفَاراً

کو املاءِ عروضی میں:

هُوَنْطَلَقَنْطِلَاقَنْ	وَسْتَغْفِرسْتِغْفَارَنْ

پڑھا جائے گا[2]۔

قاعدہ نمبر ۹: تقطیع میں حروف جارہ کے آخر سے یاء اور الف کو حذف کیا جاتا ہے، بشرطیکہ ان کا مابعد ساکن ہو، جیسے:

ذَهَبْتُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مَشْياً عَلَى الرَّصِيْفِ، فَقَابَلْتُه فِي الطَّرِيْق

کو املاءِ عروضی میں:

ذَهَبْتُ مِنَلْبَيْتِ إِلَلْمَدْرَسَةِ مَشْيَنْ عَلَرْ رَصِيْفِ، فَقَابَلْتُهُوْ فِطْطَرِيْق

پڑھا جائے گا۔

قاعدہ نمبر ۱۰: تقطیع میں یاء منقوص اور الف مقصورہ کو حذف کیا جاتا ہے، بشرطیکہ ان کا مابعد ساکن ہو، جیسے:

الْمحَامِي الْقَدِيْر	النَّادِي الْكَبِيْر	الْفَتَى الْغَرِيْب	الْقَاضِي النَّزِيْه	الْعَصَاالْغَالِيَةِ

کو املاءِ عروضی میں:

اَلْمُحَامَلْقَدِيْر	اَنْنَادِلْكَبِيْر	اَلْفَتَلْغَرِيْب	اَلْقَاضِنْنَزِيْه	اَلْعَصَلْغَاْلِيَهِ

پڑھا جائے گا[3]۔

---

(۱) العروض الواضح للہاشمی: ۲۴۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۱۱۔
(۳) مذکرات فی العروض: ۱۱۔

قاعدہ نمبر ۱۱: تقطیع میں واؤ زائدہ کو بعض کلمات میں حذف کیا جاتا ہے، جیسے:

أُوْلَئِكَ	أُوْلُوْ	أُوْلَاتِ

کو املاءِ عروضی میں:

أُلَائِكَ	أُلُوْ	أُلِيْ	أُلَاتِ

پڑھا جائے گا[۱]۔

قاعدہ نمبر ۱۲: املاءِ عروضی میں الف مدہ "آ" کو ہمزہ بمع الف کی صورت میں لکھا جائے گا، جیسے: "آمن" کو "أَاْمِنْ" اور "قرآن" کو "قُرْأَاْن" کی صورت میں لکھا جائے گا[۲]۔

قاعدہ نمبر ۱۳: املاء عروضی میں "عمرو" وغیرہ کا "واؤ" حذف کیا جاتا ہے[۳]۔

قاعدہ نمبر ۱۴: تقطیع میں لفظ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے، خواہ وہ مہمل ہو جائے تقطیع میں اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تقطیع میں لفظ کا اعتبار ہے خط کا اعتبار نہیں، کیونکہ لفظ کتابت میں مقدم ہے اور کتابت لفظ کی تصویر ہے اور تصویر کا وجود اصل کے بعد ہوتا ہے، عرب کا مشہور مقولہ ہے: "خطان لایُقاس علیھما: خط المصحف العثمانی وخط العروضیین"[۴]۔

۳۔ رموز المقاطع:

عروضیین تقطیع کرنے کے بعد متحرک اور ساکن حروف کو ظاہر کرنے کے لیے مخصوص قسم کے رموز اور علامات لگاتے ہیں، جنہیں رموز المقاطع اور رموز تقطیع کہتے ہیں۔ بعض عروضیین کا طریقہ یہ ہے کہ جس متحرک حرف کے بعد ساکن نہ ہو تو اسے "د" کے علامت سے اور جس متحرک کے بعد ساکن ہو تو اسے "-" کے علامت سے ظاہر کرتے ہیں اور ساکن کے لیے یہ "." رمز لگاتے ہیں۔

بعض عروضیین کا اسلوبِ مقاطعِ رموز یہ ہے کہ وہ ساکن حرف کے لیے اس قسم "ہ" کا دائرے بطور رمز وعلامت استعمال کرتے ہیں اور متحرک حرف کے لیے اس طرح "/" کا رمز استعمال کرتے ہیں۔

بعض عروضیین متحرک کے لیے "م" کا نشان اور ساکن کے لیے "سین" کا نشان لگاتے ہیں۔

بعض متحرک حرف کے لیے بطور رمز "۱" اور ساکن کے لیے بطور رمز "۲" لگاتے ہیں۔

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۱۱۔
(۲) المرشد الوافی: ۱۵۔
(۳) المرشد الوافی: ۱۵۔
(۴) مذکرات فی العروض: ۱۰۔

بعض عروضیین متحرک کے لیے "-" کا رمز اور ساکن کے لیے "." رمز لگاتے ہیں، تاہم یہ متحرک اور ساکن حرف کو ظاہر کرنے کے علامتی رموز ہیں، اس میں ہر ایک شخص کا اپنا اپنا ذوق اور اسلوب ہے، جس شخص کے لیے جو زمر اور علامت آسان ہو وہی لگائے۔ ہم یہاں متحرک حرف کو ظاہر کرنے کے لیے یہ رمز "/" لگائیں گے اور ساکن کو ظاہر کرنے کے لیے اس قسم کا "ہ" نشان لگائیں گے۔ ان سب کی مثال ملاحظہ ہو:

اَلْحَمْدُ للهِ الْعَلِيِّ الْأَجْلَلِ * اَلْوَاحِدِ الْفَرْدِ الْقَدِيْمِ الْأَوَّلِ

اَلْحَمْدُ لِلْ	لَاهِلْعَلِیْ	یِلْأَجْلَلِیْ	*	اَلْوَاحِدِلْ	فَرْدِلْقَدِیْ	مِلْأَوْوَلِیْ
--د-	--د-	--د-	*	--د-	--د-	--د-
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ
م س م س م	م س م س م م	م س م س م م	*	م س م س م م	م س م س م م	م س م س م
۲۱۱۲۱۲۱	۲۱۱۲۱۲۱	۲۱۱۲۱۲۱	*	۲۱۱۲۱۲۱	۲۱۱۲۱۲۱	۲۱۱۲۱۲۱
-.-.- -	-.-.- -.	-.-.- -.	*	-.-.- -.	-.-.- -.	-.-.- -.
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ

۴۔ تقطیع کی چند مثالیں:

فَلَوْ أَنَّ مَا أَسْعَى لِأَدْنَى مَعِيْشَةٍ * كَفَانِيْ وَلَمْ أَطْلُبْ قَلِيْلٌ مِنَ الْمَالِ

فَلَوْ أَنْ	نَمَاأَسْعَی	لِأَدْنَی	مَعِیْشَتِنْ	*	کَفَانِیْ	وَلَمْ أَطْلُبْ	قَلِیْلُنْ	مِنَلْ مَالِیْ
//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ//ہ	*	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ
فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ

وَلَكِنَّمَا أَسْعَى لِمَجْدٍ مُؤَثَّلٍ * وَقَدْ يُدْرِكُ الْمَجْدَ الْمُؤَثَّلَ أَمْثَالِيْ

وَلَاْکِنْ	نَمَا أَسْعَی	لِمَجْدِنْ	مُؤَثْثَلَنْ	*	وَقَدْ یُدْ	رَکُ الْمَجْدَلْ	مُؤَثْثَلْ	لَأَمْثَالِیْ
//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ//ہ	*	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ
فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ

سَتُبْدِيْ لَكَ الْأَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلاً * وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوَّدِ

سَتُبْدِیْ	لَکَالْأَیْیَا	مُمَا کُنْ	تَجَاْهِلُنْ	*	وَیَأْتِیْ	کَبِلْ أَخْبَا	رِ مَنْ لَمْ	تُزَوْوِدِیْ
//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ//ہ	*	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ
فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ

۵۔ تمرین:

(الف)۔ تقطیع کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

(ب)۔ وزنِ عروضی کا مطلب بیان کریں۔

(ج)۔ وزنِ عروضی اور وزنِ صرفی میں کیا فرق ہے؟

(د)۔ درج ذیل اشعار کی تقطیع کریں، نیز رموز المقاطع بھی لگائیں۔

- قِفا نَبْكِ مِنْ ذِكرَى حبيبٍ ومنزِلِ * بِسِقطِ اللِّوى، بينَ الدَّخُولِ، فحَوْمَلِ
- ولَيلٍ كَموجِ البَحْرِ أَرْخَى سُدولَهُ * عَــــليّ بــــأَنْواعِ الهُمُـــــومِ ليَبــــتَلي
- وإذَا صَــحَوْتُ فَــما أُقصِّرُ۔ عَــنْ نَــدًى * وَكَــما عَلِمْــتِ شَــمَائِلِيْ وَتَكرُّمِــيْ
- وظُلْـمُ ذَوي القُرْبَـى أَشَـدّ مَضاضَـةً * عـلى المَـرءِ مِـنْ وَقـعِ الحُسـامِ المُهَنَّـدِ
- وَإِذَا امْــرُؤٌ مَــدَحَ امْــرءًا لِنَوَالِــهِ * فَأَطَــالَ فِيْــهِ فَقَــدْ أَرَادَ هِجَــاءَهُ
- قَــــدْ هَــــاجَ قَلْبِــــيْ مَنْــــزِلٌ * مِــــنْ أُمِّ عَمْــــرٍو مُقْفِــــرُ
- يَــــا لَيْتَنِــــيْ فِيْهَــــا جَــــذَعْ * أَخُــــبُّ فِيْهَــــا وَأَضَــــعْ

فصل ششم: عروضی اصطلاحات

۱۔ تفعیلہ / جزء / رکن ۲۔ بیت / شعر ۳۔ مصراع / شطر / نصف ۴۔ صدر / نصفِ اول / شطر اول / مصراع اول ۵۔ عجُز / نصف ثانی / شطر ثانی / مصراع ثانی ۶۔ عروض ۷۔ ضرب ۸۔ حشو ۹۔ زحاف ۱۰۔ علت ۱۱۔ قافیہ ۱۲۔ بحر ۱۳۔ دائرہ.

مذکورہ اصطلاحات کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

۱۔ تفعیلہ / جزء / رکن:

تفعیلہ، جزء اور رکن یہ تمام الفاظِ مترادفہ ہیں، "تفعیلہ" کی جمع "تفعیلات" اور "تفاعیل" آتی ہے اور تفعیلہ سے مراد وہ آٹھ اوزان ہیں جو امام خلیل بن احمدؒ نے اشعار کو وزن کرنے کے لیے وضع کیے ہیں۔ (جن کی تفصیل ما قبل گذر چکی ہے)، اس کی مثال اس شعر میں ملاحظہ ہو۔

إِلَهِيْ لَئِنْ أَقْصَيْتَنِيْ أَوْ طَرَدْتَنِيْ * فَمَا حِيْلَتِيْ يَا رَبِّ أَمْ كَيْفَ أَصْنَعُ

إِلَاْهِيْ	لَئِنْ أَقْصِيْ	تَنِيْ أَوْ	طَرَدْتَنِيْ	*	فَمَا حِيْ	لَتِيْ يَا رَبْ	بِأَمْ كَيْ	فَأَصْنَعُوْ
//٥/٥	//٥/٥/٥	//٥/٥	//٥//٥	*	//٥/٥	//٥/٥/٥	//٥/٥	//٥//٥
فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ

مذکورہ مثال میں مصرعِ اول میں "فَعُوْلُنْ" جزء اول، رکنِ اول اور تفعیلہ اولی، " مَفَاْعِيْلُنْ" جزء ثانی، رکن ثانی اور تفعیلہ ثانیہ، "فَعُوْلُنْ" جزءِ ثالث، رکنِ ثالث اور تفعیلہ ثالثہ اور "مَفَاْعِلُنْ" جزءِ رابع، رکن رابع اور تفعیلہ رابعہ ہے، اسی طرح مصرعِ ثانی میں بھی ہے[۱]۔

۲۔ بیت / شعر:

بیت اس کلام موزون کو کہتے ہیں جس کے اجزاءوزن شعری کے مطابق ہوں اور یہ دو مساوی حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ کے نزدیک شعر اور بیت مترادف ہیں، اس کی تفصیل ما قبل بیان ہو چکی ہے[۲]۔

۳۔ مصراع / شطر / نصف:

بیت اور شعر کے دو مساوی حصوں میں سے ہر ایک کو مصراع، شطر اور نصف کہتے ہیں۔

۴۔ صدر / نصفِ اول / شطر اول / مصراع اول:

بیت کے پہلے حصے کو صدر، شطر اول اور مصراع اول کہتے ہیں۔

---

[۱] مذکرات فی العروض: ۱۸، المرشد الوافی فی العروض والقوافی: ۲۴۔

[۲] مذکرات فی العروض: ۱۸۔

۵۔ عجُز/ نصف ثانی/ شطر ثانی/ مصراع ثانی:

بیت کے دوسرے حصے کو عجُز، نصف ثانی، شطر ثانی اور مصراعِ ثانی کہتے ہیں۔

۶۔ عروض:

مصراعِ اول اور صدر کے آخری جزء رکن کو عروض کہتے ہیں اور کسی بھی بحر میں زیادہ سے زیادہ چار عروض ہو سکتی ہیں، جیسے بحر رجز میں چار عروض ہیں۔ کل بحریں سولہ ہیں جن میں چونتیس عروض مجموعی طور پر ہیں، اور یہ لفظ عربی میں مؤنث اور اُردو میں مذکر استعمال ہوتا ہے۔

۷۔ ضرب:

مصراعِ ثانی اور عجُز کے آخری جزء اور رکن کو ضرب کہتے ہیں، کسی بھی بحر میں زیادہ سے زیادہ نو ضربیں ہو سکتی ہیں، جیسے بحرِ کامل۔ یوں سولہ بحروں میں کل چونسٹھ ضربیں ہیں اور یہ لفظ عربی میں مذکر اور اُردو میں مؤنث استعمال ہوتا ہے۔

۸۔ حشو:

عروض اور ضرب کے علاوہ باقی اجزاء کو حشو کہتے ہیں[1]۔

مذکورہ اصطلاحات کی توضیح و تفہیم کے لیے یہ شعر ملاحظہ ہو:

إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ * وَجَاوِزْهُ إِلَى مَا تَسْتَطِيْعُ

إِذَا لَمْ تَسْ	تَطِعْ شَيْئَنْ	فَدَعْهُوْ	*	وَجَاوِزْهُوْ	إِلَامَا تَسْ	تَطِيْعُوْ
//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	*	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ
مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	*	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ
حشو	حشو	عروض	*	حشو	حشو	ضرب
صدر/ نصفِ اول/ شطر اول/ مصرع اول			*	عجز/ نصفِ ثانی/ شطر ثانی/ مصرع ثانی		

۹۔ بحر:

بحر اس خاص وزن کو کہتے ہیں جس پر عربی اشعار کو تولا جاتا ہے تاکہ صحیح اور غلط شعر معلوم ہو سکے اور اس کو بحر اس لیے کہتے ہیں کہ اس پر بے شمار اشعار کو تولا جاتا ہے، گویا کہ یہ لامتناہی سمندر کی مانند ہے، امام خلیلؒ کے نزدیک بحروں کی تعداد پندرہ ہے اور امام خلیلؒ کے شاگرد امام اخفشؒ نے اس پر ایک بحر کا اضافہ کیا تو کل بحریں سولہ ہیں۔ تفصیل آگے آرہی ہے، یہاں بحر کی ایک مثال ملاحظہ کیجئے:

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۱۸، المرشد الوافی فی العروض والقوافی: ۲۴۔

فَوَمَنْ أُحِبُّ لَأَعْصِيَنَّكَ فِي الْهَوَى * قَسَمًا بِهِ وَبِحُسْنِهِ وَبَهَائِهِ

فَوَمَنْ أُحِبْ	بُلَأَعْصِيَنْ	نَكَفِلْهَوَا	*	قَسَمَمْبِهِي	وَبِحُسْنِهِي	وَبَهَائِهِيْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ//ہ	*	///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ//ہ
مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	*	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ

دیکھئے مذکورہ شعر میں چھ بار "مُتَفَاعِلُنْ" آیا ہے جو اس شعر کا وزن ہے اور جس میزانِ عروضی پر شعر کا وزن کیا جاتا ہے اسے بحر کہتے ہیں اور بحر کی ترکیب تفاعیل اور ارکان سے ہوتی ہے[1]۔

۱۰۔ زحاف:

زحاف اس تبدیلی کو کہتے ہیں جو سبب کے دوسرے جزء میں کی جائے، مطلقاً، خواہ سبب ثقیل ہو یا سبب خفیف ہو، لیکن لازم نہ ہو۔ اگر شعرِ اول کے آخر میں زحاف ہوا ہو تو ضروری نہیں کہ شعرِ ثانی کے آخر میں بھی زحاف ہوگا، بخلاف علت کہ اگر ایک شعر میں علت ہو تو دوسرے شعر میں بھی علت کا ہونا ضروری ہے۔ اس کی تفصیل آرہی ہے۔

۱۱۔ علت:

علت وہ تبدیلی ہے جو عروض یا ضرب میں واقع ہو اور لازم ہو، لیکن بعض علتیں لازم نہیں ہوتیں، انہیں علل جاری مجری زحاف کہتے ہیں۔ جس عروض یا ضرب میں علت واقع ہو اسے معلول کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

۱۲۔ قافیہ:

امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ کے نزدیک شعر کے آخر میں دو ساکن سے پہلے جو متحرک ہو اس سے اخیر بیت تک قافیہ ہے، یعنی شعر کے آخر میں دو ساکنوں کے درمیان متحرک حروف اور وہ متحرک حرف جو پہلے ساکن سے پہلے ہے ان سب کے مجموعہ کا نام قافیہ ہے اور امام اخفشؒ کے نزدیک شعر کے آخری کلمہ کو قافیہ کہتے ہیں، جیسے:

مِكَـرٍّ مِفَـرٍّ مُقْبِـلٍ مُـدْبِـرٍ مَعًـا * كَجَلْمُوْدِ صَخْرٍ حَطَّهُ السَّيْلُ مِنْ عَلِ

اس شعر میں امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ کے نزدیک قافیہ "مِنْ عَلِ" ہے اور امام اخفشؒ کے نزدیک قافیہ "عَلِ" ہے، امام خلیلؒ کا مذہب اصوب اور امام اخفش کا ایسر ہے[2]۔ اس کی مزید تفصیل قافیہ کے مبحث میں ملاحظہ ہو۔

۱۳۔ دائرہ:

امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ نے پندرہ بحروں کی اوزان کو پانچ مجموعوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر ایک مجموعہ کو انہوں نے دائرہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان کی تفصیل ان شاء اللہ اپنے مقام پر آئی گئی۔

---

[1] مذکرات فی العروض: ۲۱۔

[2] القوافی للتنوخی: ۵۶، الکافی: ۱۴۹، المرشد الوافی: ۱۵۲، مذکرات فی العروض: ۲۷۔

فصل ہفتم: القاب الابیات

اشعار اور ابیات کے متعدد انواع والقاب ہیں، چند درج ذیل ہیں:

۱۔ تام ۲۔ وافی ۳۔ مجزوء ۴۔ مشطور ۵۔ منہوک ۶۔ مصمت / مرسَل ۷۔ مصرع ۸۔ بیتِ مقفیٰ ۹۔ بیتِ مفصول ۱۰۔ بیت موصول ۱۱۔ یتیم / مفرد ۱۲۔ نُتْفَہْ ۱۳۔ قطعہ ۱۴۔ قصیدہ ۱۵۔ مطلع ۱۶۔ تمہید / مقدمہ قصیدہ ۱۷۔ تخلص ۱۸۔ مقطع / خاتمہ ۱۹۔ سالم ۲۰۔ صحیح ۲۱۔ مَعَرّیٰ ۲۲۔ ابتداء ۲۳۔ اعتماد ۲۴۔ فصل ۲۵۔ غایت ۲۶۔ موفور۔

مذکورہ اشعار اور ابیات کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

۱۔ تام:

تام وہ بیت ہے جس کے اجزاء بغیر کسی کمی کے موجود ہوں، خواہ مثمن ہوں یا مسدس ہوں، جیسے:

لَا خَيْرَ فِيْمَنْ كَفَّ عَنَّا شَرَّہ * إِنْ كَانَ لَا يُرْجى لِيَوْمٍ خَيْرُہ

لَا خَيْرَ فِيْ	مَنْ كَففَعَنْ	نَا شَرْ رَهُوْ	*	إِنْ كَانَلَا	يُرْجَا لِيَوْ	مِنْخَيْرُهُوْ
/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	*	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ

۲۔ وافی:

عروضیین کی اصطلاح میں وہ شعر ہے جس کے اوزان تو کامل ہوں، لیکن اس کے عروض اور ضرب میں کوئی تبدیلی ہوئی ہو، یعنی ان میں زحاف اور علل کی وجہ سے کمی واقع ہوئی ہو، جیسے:

أَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّي مَالِكَا * أَنَّهُ قَدْ طَالَ حَبْسِيْ وَانْتِظَارُ

أَبْلِغ نُنْعُ	مَانَعَنْ نِيْ	مَاْلِكَنْ	*	أَنَّنهُوْ قَدْ	طَالَحَبْ سِيْ	وَانْتِظَارُ
/ه//ه/ه	/ه//ه/ه	/ه//ه	*	/ه//ه/ه	/ه//ه/ه	/ه//ه/
فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُن	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاْنِ
سالم	سالم	محذوف	*	سالم	سالم	مقصور

اس شعر کے تمام ارکان کے اوزان پورے ہیں، لیکن اس کے ضرب میں حذف اور عروض میں قصر کی وجہ سے تبدیلی واقع ہو چکی ہے [1]۔

۳۔ مجزوء:

---

(1) یہ بحر طویل، سریع، بسیط، وافر، منسرح، خفیف، رجز اور کامل کی پہلی نوع کے علاوہ دوسری انواع میں ہوتا ہے، جن کے عروض مقبوض مقبوض ہیں۔

مجزوء وہ بیت ہے جس کے صدر اور عجُز سے ایک ایک رکن اور جزء حذف ہو چکا ہو، یعنی جس کے دونوں مصرعوں میں سے دو ارکان کم کر دیے گئے ہوں، اس طرح مثمن مجزوء ہو کر مسدس رہ جاتی ہے اور مسدس مجزوء ہو کر مربع رہ جاتی ہے[۱]، جیسے یہ شعر ہے:

مَفْتُوْلَــةٌ مَجْدُوْلَــةٌ * تَحْكِيْ لَنَا قَدَّ الْأَسَلْ

مَفْتُوْلَتُنْ	مَجْدُوْلَتُنْ	*	تَحْكِيْلَنَا	قَدْدَ لْأَسَلْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ

۴۔ مشطور:

مشطور وہ بیت ہے جس کا نصف حصہ مذکور ہو اور باقی نصف حصہ ساقط ہو چکا ہو، جو نصف حصہ مذکور ہو وہ پورا بیت ہو[۲]، جیسے:

اَلشِّعْرُ صَعْبٌ وَ طَوِيْلٌ سُلَّمُه

اَشْشِعْرُ صَعْ	بُنْوَ طَوِیْ	لُنْسُلْلَمُه
/ہ/ہ//ہ	/ہ///ہ	/ہ/ہ//ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَعِلُنْ= مُفْتَعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ

۵۔ منہوک:

منہوک وہ بیت ہے جس کے دو تہائی اجزاء ساقط ہوں، اس کا عروض ضرب ہو اور جو بیت مذکور ہو وہ پورا بیت ہو[۳]، جیسے:

اَلْحَمْدُ وَ النِّعْمَةُ لَكَ

اَلْحَمْدُ وَنْ	نِعْمَةُ لَكَ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ///ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَعِلُنْ= مُفْتَعِلُنْ

---

(۱) مذکرات فی العروض:۱۹، المرشد الوافی فی العروض والقوافی:۲۴۔

(۲) مذکرات فی العروض:۲۰، المرشد الوافی فی العروض والقوافی:۲۵۔

(۳) مذکرات فی العروض:۲۰، المرشد الوافی فی العروض والقوافی:۲۵۔

وَ الْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكْ

وَ لْمُلْكُلَا	شَرِيْكَلَكْ
/ ہ/ہ//ہ	/ / ہ//ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفْعِلُنْ=مَفَاعِلُنْ

۶۔مصمت / مرسَل:

مصمت یامرسل وہ شعر ہے جس کا عروض حرف روِی[1] میں ضرب کے مخالف ہو، یہ عموماً قصائد میں مطلع کے بعد ہوتا ہے، جیسے:

أَأَنْ تَوَسَّـمْتَ مِـنْ خرقـاَء مَنْزِلَـةً ٭ مـاُء الصَّبابَةِ مِـنْ عَيْنَيْـكَ مَسْـجُوُمُ

اس شعر میں "مَنْزِلَةً" عروض ہے اوراس کا آخری حرف "تاء" ہے جب کہ "مَسْجُوُمُ" ضرب ہے اوراس کا آخری حرف "میم" ہے، یہ شعر بحر بسیط سے ہے۔[2]

۷۔مصرع:

مصرع وہ شعر ہے جس کی عروض میں کچھ زیادتی کر دی جائے تا کہ ضرب کے ہم وزن اور ہم قافیہ ہو جائے، جیسے:

قِفَـا نَبْـكِ مِـنْ ذِكْـرى حَبِيبٍ وَعِرْفَـانِ ٭ وَرَبْـعٍ عَفَـتْ آيَاتُـهُ مُنْـذُ أَزْمَـانِ
أَتَتْ حِجَجٌ بَعْدِيْ عَلَيْهَا فَأَصْبَحَتْ ٭ كَخَـطِّ زَبُـوْرٍ فِيْ مَصَـاحِفِ رُهْبَـانِ

پہلے شعر کی عروض " وَ عِرْفَانِ "اور ضرب "ذُ أَزْمَانِ " ہے، دونوں کا وزن "مَفَاعِيْلُنْ" اور روی "ن" ہے، حالانکہ یہ شعر بحر طویل سے ہے جس کی عروض میں قبض واجب ہے، یعنی اس کا وزن "مَفَاعِلُنْ" ہے، جیسا کہ دوسرے شعر سے ظاہر ہے کہ اس کی عروض "فَأَصْبَحَتْ"، "مَفَاعِلُنْ" مقبوض اور ضرب " فِ رُهْبَانِ"، "مَفَاعِيْلُنْ" صحیح ہے، یہ روی میں بھی دونوں مختلف ہیں[3]۔

یا مصرع وہ شعر ہے جس کی عروض میں کچھ کمی کر دی جائے تا کہ ضرب کے ہم وزن اور ہم قافیہ ہو جائے، جیسے:

---

[1] حرفِ رَوِی شعر کے آخری حرف کو کہتے ہیں، جیسے مذکور شعر میں پہلے مصرع کا حرف روی "ت" اور دوسرے مصرع کا حرف روی "م" ہے۔

[2] المعجم المفصل، ایمیل بدیع یعقوب:۱۷۷۔

[3] المعجم المفصل، ایمیل بدیع یعقوب:۱۷۷۔

أَجَارَتَنَـــا إِنَّ الْخُطُـــوْبَ تَنُـــوْبُ وَإِنِّيْ مُقِــيْمٌ مَــا أَقَــامَ عَسِـيْبُ
أَجَارَتَنَـــا إِنّــا مُقِـــيْمَانِ ههُنَـــا وَكُــلُّ غَرِيْــبٍ لِلْغَرِيْــبِ نَسِـيْبُ

دونوں شعر بحر طویل سے ہیں، پہلے شعر میں عروض "تَنُوْبُ" اوضرب "عَسِيْبُ" ہے اور دونوں محذوف ہیں، حالانکہ بحر طویل کے عروض میں حذف کی علت واقع نہیں ہوتی، جیساکہ دوسرے شعر کی عروض "نِ ههُنَا" مقبوض اور ضرب "نَسِيْبُ" محذوف سے ظاہر ہے، پہلے شعر میں تصریع کی وجہ سے عروض کے وزن میں کمی کی گئی ہے۔

۸۔ بیتِ مقفیٰ:

وہ شعر ہے جس کے عروض اور ضرب برابر ہوں اور حرفِ روی میں بھی کوئی تبدیلی نہ ہو، جیسے:

قِفَـا نَبْـكَ مِـنْ ذَكْـرى حَبِيْـبٍ وَمَنْـزِل بِسِقْطِ اللِّـوي بَيْنَ الـدَّخُوْلِ فَحَوْمَـل

اس شعر میں عروض "وَمَنْزِل" اور ضرب "فَحَوْمَل" دونوں مقبوض اور ہم وزن ہیں اودونوں کے آخر میں حرف روی "لام" ہے۔

۹۔ بیت مفصول:

مفصول وہ بیت ہے جس کا مصراع اول کلمہ تامہ پر مکمل ہو، یعنی مصرع اول کا آخری حرف مصرعِ ثانی کی طرف منتقل نہ ہو، بلکہ دونوں مصرعے الگ الگ کلموں پر تام ہوں، مذکورہ تمام مثالیں بیت مفصول کی ہیں[1]۔

۱۰۔ بیتِ موصول / بیتِ مدوَّر / مداخل / مدمج / متصل:

موصول وہ بیت ہے جس کا مصراع اول کسی کلمہ پر تام نہ ہو، بلکہ عروض اور شطر ثانی پہلے تفعیلہ میں ایک کلمہ میں شریک ہوں۔ یعنی جس کے دونوں مصرعے کسی ایک کلمہ میں شریک ہوں، یہ بیتِ موصول کی ضد ہے۔ اس کے لیے رمز کے طور پر دونوں مصرعوں کے درمیان "م" کا حرف لکھا جاتا ہے، جیسے اس شعر میں ہے:

وَ ظَبْيٌ تَقْسِمُ الْآجَا (م) لَ بَيْنَ النَّاسِ عَيْنَاهُ

وَ ظَبْيُنْتَقْ	سِمُلْئَجَا	(م)	لَبَيْنَنْنَا	سِعَيْنَاهُوْ
٥/٥/٥//	٥/٥//	*	٥/٥/٥//	٥/٥/٥//
مَفَاعِيْلُنْ	مَفَاعِلُنْ	*	مَفَاعِيْلُنْ	مَفَاعِيْلُنْ

[1] مذکرات فی العروض: ۲۰، المرشد الوافی فی العروض والقوافی: ۲۵۔

مذکورہ شعر میں عروض "سِمُلْئَجَا" ہے، یہ اور مصرعِ ثانی کا پہلا رکن اور تفعیلہ " لَبَيْنَنَا" دونوں ایک کلمہ "الْآجَال" میں مشترک ہیں[۱]۔

۱۱۔ یتیم/مفرد:

یتیم وہ بیت ہے جو اکیلا منظوم کلام ہو جیسے:

اَلْوُدُّ لَا يَخْفَى وَ إِنْ أَخْفَيْتَهُ * وَالْبُغْضُ تُبْدِيْه لَكَ الْعَيْنَانِ

اَلْوُدْ دُ لَاْ	يَخْفَى وَ إِنْ	أَخْفَيْتَهُوْ	*	وَالْبُغْضُ تُبْ	دِيْهُوْ لَكَلْ	عَيْنَانِ
/ ٥ / / ٥ / ٥	/ ٥ / / ٥ / ٥	/ ٥ / / ٥ / ٥	*	/ ٥ / / ٥ / ٥	/ ٥ / / ٥ / ٥	/ ٥ / ٥ /
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْع

۱۲۔ نُتْفَہْ:

نُتْفَہْ دو یا تین شعروں کے مجموعے کو کہتے ہیں[۲]۔

يَا مَنْ يَلُوْمُ عَلَى هَوَاهُ جَهَالَةً انْظُرْ إِلى تِلْكَ السَّوالِفِ وَا عْذُرِ

حَسُنَتْ وَطَابَ نَسِيْمُها فَكَأَنَّهَا مِسْكٌ تَسَاقَطَ فَوْقَ وَرْدِ أَحْمَرِ

۱۳۔ قطعہ:

قطعہ دو سے سات یا نو شعروں کے مجموعے کو کہتے ہیں[۳]۔

۱۴۔ قصیدہ:

قصیدہ ان اشعار کا مجموعہ ہے جس میں کم از کم سات یا نو ابیات ہوں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

۱۵۔ مطلع:

قصیدہ کے پہلے بیت کو مطلع کہتے ہیں۔

۱۶۔ تمہید/مقدمہ قصیدہ:

قصیدہ کے ابتدائی اور تمہیدی مقدمہ کو مقدمہ قصیدہ کہتے ہیں[۴]۔

۱۷۔ تخلص:

---

[۱] مذکرات فی العروض: ۲۰، المرشد الوافی فی العروض والقوافی: ۲۵۔
[۲] مذکرات فی العروض: ۲۱، المرشد الوافی فی العروض والقوافی: ۲۴، المعجم المفصل فی علم العروض: ۴۴۵۔
[۳] مذکرات فی العروض: ۲۱، المرشد الوافی فی العروض والقوافی: ۲۴، المعجم المفصل فی علم العروض: ۴۲۵۔
[۴] مذکرات فی العروض: ۲۱۔

تمہیدی مقدمہ سے اپنے مقصد اصلی اور ہدف (خواہ مدح ہو یا ذم وغیرہ) تک انتقال کرنے کو تخلص کہتے ہیں[۱]۔

۱۸۔ مقطع/خاتمہ:

قصیدہ کے آخری بیت کو مطلع اور خاتمہ کہتے ہیں۔

۱۹۔ سالم:

سالم ہر وہ جزء ہے جو زحاف سے بالفعل محفوظ ہو، حالانکہ اس میں زحاف کرنا جائز ہو۔

۲۰۔ صحیح:

صحیح ہر وہ عروض اور ضروب جو ایسی علت سے سالم و محفوظ ہو جو حشو میں واقع نہیں ہو سکتی ہے، جیسے قصر اور تذییل وغیرہ سے سالم ہوں۔

۲۱۔ مُعَرّیٰ:

مُعَرّیٰ وہ ضرب ہے جس میں علت زیادت (مثلاً: تذییل وغیرہ) جائز ہو، لیکن بالفعل واقع نہ ہو[۲]۔

۲۲۔ ابتداء:

شعر کا ہر وہ پہلا جزء جس میں ایسی تبدیلی کی گئی ہو جو شعر کے حشو (یعنی عروض اور ضرب کے علاوہ) میں ممنوع ہو، جیسے خرم۔ (یعنی خرم پہلے جزء کے وتد مجموع کے پہلے حرف کو حذف کرنا، جیسے: ''فعولن'' سے ''فاء'' کو حذف کرنا، یہ بحر طویل، متقارب، وافر، ہزج اور مضارع میں ہو سکتا ہے)[۳]۔

۲۳۔ اعتماد:

عروض اور ضرب سے پہلے کے وہ اجزاء جن میں کوئی ایسی تبدیلی نہ ہوئی ہو جو اس کیساتھ خاص ہو، جیسے: خبن کہ یہ عروض اور ضرب میں بھی ہو سکتا ہے[۴]۔

۲۴۔ فصل:

ہر وہ عروض جو صحت اور علت کے اعتبار سے حشو کے مخالف ہو، یعنی اگر عروض کے لیے صحت یا کوئی علت لازم ہے تو حشو کے لیے لازم نہ ہو، جیسے بحر طویل کی عروض میں قبض اور بسیط کی عروض میں خبن اور منسرح کی عروض کے لیے صحیح ہونا لازم ہے[۵]۔

---

[۱] مذکرات فی العروض:۲۱، المعجم المفصل فی علم العروض:۱۸۷۔
[۲] مذکرات فی العروض:۲۱، المعجم المفصل فی علم العروض:۴۱۷۔
[۳] المعجم المفصل فی علم العروض:۱۲۔
[۴] المعجم المفصل فی علم العروض:۵۷۔
[۵] المعجم المفصل فی علم العروض:۳۴۵۔

۲۵۔غایت:

وہ ضرب جو صحت وعلت میں حشو کے مخالف ہو،یعنی فصل میں جو عروض کا مفہوم وحال ہے وہ حال ضرب کا غایت میں ہے کہ اگر ضرب کے لیے صحت یا کوئی علت لازم ہو تو حشو کے لیے لازم نہ ہو، جیسے رجز کی دوسری ضرب کے لیے قطع اور بسیط کی پہلی ضرب کے لیے خبن اور متقارب کی پہلی ضرب کے لیے صحیح ہونا لازم ہے، حالانکہ حشو میں یہ امور لازم نہیں ہیں[۱]۔

۲۶۔موفور:

وہ جزء جس میں خرم جائز ہو، لیکن بالفعل سلامت رہ گیا ہو،یعنی موفور وہ جزء ہے جو زحاف سے محفوظ ہو، حالانکہ اس میں زحاف کرنا جائز ہو اور یہ ان بحروں میں ہوتا ہے جو وتد مجموع سے شروع ہوں، جیسے طویل، متقارب ،وافر، ہزج اور مضارع ہیں[۲]۔

---

[۱] المعجم المفصل فی علم العروض:۱۴۱۳۔
[۲] المعجم المفصل فی علم العروض ۴۴۰۔

فصلِ ہشتم: بحور کا بیان

۱۔ بحر کا مفہوم:

بحور "بحر" کی جمع ہے، بحر لغت میں شگاف اور پھٹن کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں بحر اس مخصوص وزن کو کہتے ہیں جس پر عربی اشعار کو تولا جاتا ہے اور اس سے صحیح اور غلط اشعار کی تمیز ہوتی ہے اور اس کو بحر اس لیے کہتے ہیں کہ اس پر لامتناہی اشعار کو پرکھا جاتا ہے گویا کہ یہ لامتناہی سمندر کے مانند ہیں۔

امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ نے شعرائے عرب کے کلام کا تتبع واستقراء کر کے پندرہ بحریں ایجاد کیں اور امام خلیل بن احمدؒ کے شاگرد امام اخفشؒ نے ایک بحر کا اضافہ کیا تو یہ کل سولہ بحور ہوئیں، علامہ ابو یعقوب سکاکیؒ مفتاح العلوم میں فرماتے ہیں کہ استقامتِ طبع اس بات کی متقضی ہے کہ ان بحور پر اور بھی زیادتی ہو سکتی ہے [۱]، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان سولہ بحروں کے علاوہ عربی اشعار کے لیے کوئی بحر زائد تجویز نہیں کی گئی، البتہ شعرائے عجم نے کچھ بحریں ایجاد کیں۔

عربی اشعار کے کل سولہ بحریں یہ ہیں:

۱۔ طویل ۲۔ مدید ۳۔ بسیط ۴۔ وافر ۵۔ کامل ۶۔ ہزج ۷۔ رجز ۸۔ رمل ۹۔ سریع ۱۰۔ منسرخ ۱۱۔ خفیف ۱۲۔ مضارع ۱۳۔ مقتضب ۱۴۔ مجتث ۱۵۔ متقارب ۱۶۔ متدارک [۲]

یہ تمام بحریں اس شعر میں (سوائے بحر متدارک کے) مذکور ہیں:

طَوِيْلُ مَدِيْدٌ وَالْبَسِيْطُ وَ وَافِرُ — وَ كَامِلُ أَهْزَاجِ الْأَرَاجِيْزِ أَرْمَلَا
سَرِيْعُ انْسِرَاحٍ وَالْخَفِيْفُ مُضَارِعٌ — وَ مُقْتَضِبُ الْمُجْتَثُّ قَرِّبْ لِتَفْضِلَا

بعض عروضیین نے بحور کو ان اشعار میں بیان کیا ہے۔

---

(۱) مفتاح العلوم: ۵۶۳۔

(۲) مذکورہ سولہ بحور کو کسی فارسی شاعر نے یوں جمع کیا ہے:

طویل و مدید و بسیط است و کامل — وگر وافر آنگہ رمل پس ہزج داں
رجز بعد ازان منسرخ یا مضارع — سریع و خفیف است و مجتث فروخوان
پس از مقتضب چیست بحر متقارب — کزین قطعہ ظاہر نمود صورتِ آن
وگر آن کہ مشتق بود از تدارک — ز عکس تقارب پدید آید آسان

(العروض والقوافی، جعفری: ۶)

طَوِيْـلٌ يَمُـدُّ الْبَسْـطَ بِـالْوَفْرِ كَامِـلُ وَيَهْـزُجُ فِي رَجْـزٍ وَيُرْمِلُ مُسْرِعـا
فَسَرِّحْ خَفِيْفـاً ضَـارِعاً يَقْتَضِـبْ لَنَـا مِنَ اجْتَثُّ مِنْ قُرْبٍ لِنُدْرِكَ مَطْمَعاً[1]

۲۔بحور کی اقسام:

بحور کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔بحورِ مفردہ (ب)۔بحورِ مرکبہ

(الف)۔بحورِ مفردہ:

بحورِ مفردہ وہ بحریں ہیں جو ایک ہی رکن کی تکرار سے بنتی ہیں اور یہ درج ذیل سات بحریں ہیں:

۱۔بحرِ کامل ۲۔بحرِ وافر ۳۔بحرِ ہزج ۴۔بحرِ رجز ۵۔بحرِ رمل ۶۔بحرِ متقارب ۷۔بحرِ متدارک

۱۔بحرِ کامل:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ
/ / ہ //ہ	/ / ہ //ہ	/ / ہ //ہ	*	/ / ہ //ہ	/ / ہ //ہ	/ / ہ //ہ

۲۔بحرِ وافر:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	*	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ
/ / ہ ///ہ	/ / ہ ///ہ	/ / ہ ///ہ	*	/ / ہ ///ہ	/ / ہ ///ہ	/ / ہ ///ہ

۳۔بحرِ ہزج:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	*	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ
/ / ہ/ہ/ہ	/ / ہ/ہ/ہ	*	/ / ہ/ہ/ہ	/ / ہ/ہ/ہ

۴۔بحرِ رجز:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	*	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ

---

[1] ہامش المعجم المفصل:۱۶۵۔

۵۔ بحرِ رمل:

اس کے ارکان یہ ہیں:

فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
٥/٥//٥ /	٥/٥//٥ /	٥/٥//٥ /	*	٥/٥//٥ /	٥/٥//٥ /	٥/٥//٥ /

۶۔ بحرِ متقارب:

اس کے ارکان یہ ہیں:

فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ
٥/٥ / /	٥/٥ / /	٥/٥ / /	٥/٥ / /	*	٥/٥ / /	٥/٥ / /	٥/٥ / /	٥/٥ / /

۷۔ بحرِ متدارک:

اس کے ارکان یہ ہیں:

فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ
٥//٥ /	٥//٥ /	٥//٥ /	٥//٥ /	*	٥//٥ /	٥//٥ /	٥//٥ /	٥//٥ /

(ب)۔ بحورِ مرکبہ:

بحورِ مرکبہ وہ بحریں ہیں جو دو مختلف ارکان کی تکرار یا ان کی میل اور اُلٹ پھیر سے بنتی ہیں اور یہ درج ذیل نو بحریں ہیں:

۱۔ بحرِ طویل ۲۔ بحرِ مدید ۳۔ بحرِ بسیط ۴۔ بحرِ سریع ۵۔ بحرِ منسرح ۶۔ بحرِ خفیف ۷۔ بحرِ مضارع ۸۔ بحرِ مقتضب ۹۔ بحرِ مجتث۔

۱۔ بحرِ طویل:

اس کے ارکان یہ ہیں:

فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ
٥/٥ / /	٥/٥/٥ / /	٥/٥ / /	٥/٥/٥ / /	*	٥/٥ / /	٥/٥/٥ / /	٥/٥ / /	٥/٥/٥ / /

۲۔ بحرِ مدید:

اس کے ارکان یہ ہیں:

فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
٥/٥//٥ /	٥//٥ /	٥/٥//٥ /	*	٥/٥//٥ /	٥//٥ /	٥/٥//٥ /

۳۔ بحر بسیط:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	❋	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
/ه/ه//ه	/ه//ه	/ه/ه//ه	❋	/ه/ه//ه	/ه//ه	/ه/ه//ه

۴۔ بحر سریع:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	❋	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ
/ه/ه//ه	/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه//ه	*	/ه/ه//ه	/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه//ه

۵۔ بحر منسرح:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُولاتُ	مُسْتَفْعِلُنْ	❋	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُولاتُ	مُسْتَفْعِلُنْ
/ه/ه//ه	/ه/ه/	/ه/ه//ه	*	/ه/ه//ه	/ه/ه/	/ه/ه//ه

۶۔ بحر خفیف:

اس کے ارکان یہ ہیں:

فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	❋	فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه

۷۔ بحر مضارع:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مَفَاْعِيْلُنْ	فَاْع لاتُنْ	❋	مَفَاْعِيْلُنْ	فَاْع لاتُنْ
//ه/ه/ه	/ه//ه/ه	*	//ه/ه/ه	/ه//ه/ه

۸۔ بحر مقتضب:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مَفْعُوْلَاْتُ	مُفْتَعِلُنْ	❋	مَفْعُوْلَاْتُ	مُفْتَعِلُنْ
/ه/ه/	/ه///ه		/ه/ه/	/ه///ه

۹۔بحرِ مجتث۔

اس کے ارکان یہ ہیں:

فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْع لُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْع لُنْ
/ ہ//ہ/ہ	/ ہ/ہ//ہ		/ ہ//ہ/ہ	/ ہ/ہ//ہ

۳۔قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر۱: شعرائے عجم نے ان سولہ بحروں کے علاوہ کئی بحریں اورایجاد کیں ہیں ،جن میں تین مقبول ہیں، جو مشاکل، قریب اور جدید ہیں، فارسی اوراُردو میں مقبول بحریں انیس ہیں۔ان سولہ بحور میں طویل، مدید، بسیط، وافر اور کامل صرف عربی نظم کیساتھ مخصوص ہیں،اہل عجم نے ان بحور میں شاذونادر کوئی نظم کہی ہے اور باقی گیارہ بحریں عربی ،فارسی اوراُردو میں مشترک ہیں[1]۔

قاعدہ نمبر۲: عربی کے اکثر اشعاران تین بحروں (بحرِ کامل، بحرِ طویل، بحرِ بسیط) پر مشتمل ہیں اور یہ کثیر الاستعمال بحریں ہیں۔

۴۔تمرین:

(الف)۔بحر کا لغوی اوراصطلاحی معنی بیان کریں۔

(ب)۔بحور کل کتنی ہیں؟

(ج)۔بحورِ مفرد اور بحورِ مرکبہ کی تعداد اورارکان بیان کریں۔

(د)۔درج ذیل ارکان کن کن بحروں کی ہیں؟

* مُفَاْعَلَتُنْ مُفَاْعَلَتُنْ مُفَاْعَلَتُنْ * مُفَاْعَلَتُنْ مُفَاْعَلَتُنْ مُفَاْعَلَتُنْ
* فَعُوْلُنْ مَفَاْعِيْلُنْ فَعُوْلُنْ مَفَاْعِيْلُنْ* فَعُوْلُنْ مَفَاْعِيْلُنْ فَعُوْلُنْ مَفَاْعِيْلُنْ
* مَفْعُوْلَاْتُ مُفْتَعِلُنْ * مَفْعُوْلَاْتُ مُفْتَعِلُنْ
* فَاْعِلَاْتُنْ فَاْعِلَاْتُنْ فَاْعِلَاْتُنْ* فَاْعِلَاْتُنْ فَاْعِلَاْتُنْ فَاْعِلَاْتُنْ
* فَاْعِلَاْتُنْ مُسْتَفْع لُنْ فَاْعِلَاْتُنْ * فَاْعِلَاْتُنْ مُسْتَفْعِ لُنْ فَاْعِلَاْتُنْ
* مَفَاْعِيْلُنْ مَفَاْعِيْلُنْ * مَفَاْعِيْلُنْ مَفَاْعِيْلُنْ
* فَاْعِلُنْ فَاْعِلُنْ فَاْعِلُنْ فَاْعِلُنْ* فَاْعِلُنْ فَاْعِلُنْ فَاْعِلُنْ فَاْعِلُنْ

[1] العروض والقوافی، خاکسار:۳۶۔

- ❋ مُسْتَفْعِلُنْ مَفْعُو لَاْتُ مُسْتَفْعِلُنْ * مُسْتَفْعِلُنْ مَفْعُو لَاْتُ مُسْتَفْعِلُنْ
- ❋ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ * مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ
- ❋ مَفَاْعِيْلُنْ فَاْعِ لَاْتُنْ❋ مَفَاْعِيْلُنْ فَاْعِ لَاْتُنْ
- ❋ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ * فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ
- ❋ مُسْتَفْعِلُنْ فَاْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَاْعِلُنْ ❋ مُسْتَفْعِلُنْ فَاْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَاْعِلُنْ
- ❋ فَاْعِلَاتُنْ فَاْعِلُنْ فَاْعِلَاتُنْ❋ فَاْعِلَاتُنْ فَاْعِلُنْ فَاْعِلَاتُنْ
- ❋ مُسْتَفْعِ لُنْ فَاْعِلَاْتُنْ ❋ مُسْتَفْعِ لُنْ فَاْعِلَاْتُنْ

فصل نہم: مفاتیح البحور

عروضیین حضرات نے بحور کی ضبط و معرفت کے لیے کچھ اصول و قواعد ذکر کیں ہیں، جن کو یاد کرنے سے بحروں کے نام اور ان کے اوزان کی حفظ و معرفت میں آسانی رہتی ہے، جن کو مفاتیح البحور کہتے ہیں، عروضیین نے مفتاح البحور مختلف انداز اور شعری اسالیب میں بیان کیے ہیں، چند مشہور اسالیب یہ ہیں:

۔ پہلا اسلوب[۱]:

۱۔ مفتاحِ بحرِ کامل:

مُتَكَامِلٌ وَجَمَالُ وَجْهِكَ فَاتِنِ	❋	مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُ

۲۔ مفتاحِ بحرِ وافر:

بُحُوْرِ الشِّعْرِ وَافِرُهَاْ جَمِيْلُ	❋	مُفَاعَلَتُنْ مفاعلَتُنْ فَعُوْلُ

۳۔ مفتاحِ بحرِ ہزج:

عَلَى الْأَهْزَاجِ تَسْهِيْلُ	❋	مَفَاْعِيْلُنْ مَفَاْعِيْلُ

۴۔ مفتاحِ بحرِ رجز:

فِيْ أَبْحُرِالْأَرْجَاْزِ بَحْرٌيَسْهُلُ	❋	مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُ

۵۔ مفتاحِ بحرِ رمل:

رَمَلُ الْأَبْحُرِ يَرْوِيْهِ الثِّقَاْتُ	❋	فَاْعِلَاتُنْ فَاْعِلَاتُنْ فَاْعِلَاتُ

۶۔ مفتاحِ بحرِ متقارب:

عَنِ الْمُتَقَاْرِبِ قَاْلَ الْخَلِيْلُ	❋	فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُنْ فَعُولُ

۷۔ مفتاحِ بحرِ متدارک (محدث / خبب):

حَرَكَاْتُ الْمُدْرَكِ تَنْتَقِلُ	❋	فَعِلُنْ فَعِلُنْ فَعِلُنْ فَعِلُنْ

۸۔ مفتاحِ بحرِ طویل:

طَوِيْلٌ لَه بَيْنَ الْبُحُوْرِفَضَائِلُ	❋	فَعُوْلُنْ مَفَاْعِيْلُنْ فَعُوْلُنْ مَفَاْعِلُ

---

[۱] یہ اشعار علامہ صفی الدین حلیؒ (م ۷۵۰ھ) کی ہیں۔ المعجم المفصل: ۴۲۰۔

۹۔ مفتاحِ بحرِ مدید:

لِمَدِیْدِ الشِّعْرِ عِنْدِیْ صِفَــاْتُ	❋	فَـاْعِلَاتُنْ فَـاْعِلُنْ فَـــاْعِلَاتُ

۱۰۔ مفتاحِ بحرِ بسیط:

إِنَّ الْبَسِیْطَ لَدَیْهِ یَبْسُطُ الْأَمَلُ	❋	مُسْتَفْعِلُنْ فَاْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَعِلُ

۱۱۔ مفتاحِ بحرِ سریع:

بَحْــرٌ سَرِیْــعٌ مَــاْلَه سَـــاْحِلُ	❋	مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مَفْعُــولَاتُ

۱۲۔ مفتاحِ بحرِ منسرح:

مُنْسَرِحٌ فِیْــه یُضْـرَبُ الْمَثَــلُ	❋	مُسْتَفْعِــلُنْ مَفْعُــولاتُ مُفْتَعِــلُ

۱۳۔ مفتاحِ بحرِ خفیف:

یَــاْ خَفِیْفًا أَلْحَاْظُكُمْ فَاْتِكَاْتُ	❋	فَـاْعِلَاتُنْ مُسْتَفْعِ لُنْ فَـاْعِلَاتُ

۱۴۔ مفتاحِ بحرِ مضارع:

تُعَــــدُّ الْمُضَـــاْرِعَـــاْتُ	❋	مَفَــاْعِیْــلُـــنْ فَــاْعِ لَاْتُ

۱۵۔ مفتاحِ مقتضب:

اِقْتَضِـــبْ كَمَـــاَ سَـأَلُــوْا	❋	فَـــاْعِـــلَاتُ مُفْـــتَعِـــلُ

۱۶۔ مفتاحِ مجتث:

مَــاْ جَثَّنِـــیْ بَـاَرِقَـــاْتُ	❋	مُسْتَفْـــعِ لُـــنْ فَـــاْعِلَاتُ[1]

[1] مذکرات فی العروض:۲۹۔

۔ دوسرا اسلوب[۱]:

۱۔ مفتاحِ بحر طویل:

جَمِيْلُ الْبُحُوْرِ مَا يَطُـوْلُ بوَزْنِـهِ	❋	فَعُوْلُنْ مَفَاْعِيْلُنْ فَعُوْلُنْ مَفَاْعِيْلُ

۲۔ مفتاحِ بحر مدید:

فِـيْ بُحُـوْرِ الشِّعْرِ زَادَ الْمَدِيْـدُ	❋	فَاْعِـلَاْتُنْ فَاْعِـلُنْ فَاْعِـــلَاْتُ

۳۔ مفتاحِ بحر بسیط:

مُبْسِطٌ لَمْ أَرَى قَطُّ فِـيْ بسَاطَتِهِ	❋	مُسْتَفْعِلُنْ فَاْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَاْعِلُ

۴۔ مفتاحِ بحر وافر:

لَنَا مِنْ وَافِـرِ الْأَبْحُرِ عَدِيْـدٌ	❋	مُفَـاْعَلَتُنْ مُفَـــاْعَلَتُنْ فَعُـــوْلُ

۵۔ مفتاحِ بحر کامل:

مَا فِي الْأَنَام عَلَى الْأَدِيْم بكَـامِلِ	❋	مُتَفَـــاعِلُنْ مُتَفَـاعِـلُنْ مُتَفَـاعِلُ

۶۔ مفتاحِ بحر ہزج:

لَنَـــا هـــزَجٌ بـــــأَعْيَـــــادٍ	❋	مَفَـــاْعِيْــــلُنْ مَفَـــاْعِيْــــــلُ

۷۔ مفتاحِ بحر رجز:

بِرَعْشَةٍ مِنْ رَّجْزنَـاْ قَدْ نَطْرُبُ	❋	مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِـلُنْ مُسْتَفْعِـلُ

۸۔ مفتاحِ بحر رمل:

وَطْنِـيْ رَمْلُكَ فِيْ قَلْبِيْ نَصَّـــارُ	❋	فَـاْعِلَاْتُنْ فَـاْعِلَاْتُنْ فَـــاْعِلَاْتُ

۹۔ مفتاحِ بحر سریع:

إِنَّ السَّرِيْعَ مَـــا غَدَا عَـــــاْقِلُ	❋	مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَـــــاْعِلُ

۱۰۔ مفتاحِ بحر منسرح:

مُنْسَرِحٌ قَــدْ أَطَلَّ مِـــنْ أُفُـقٍ	❋	مُسْتَفْعِلُنْ مَفْعُــوْلَاْتُ مُفْتَعِـلُ

۱۱۔ مفتاحِ بحر خفیف:

يَا خَفِيْفَ الصَّبَا أَطْلَتَ الْفِرَاقَ	❋	فَاْعِـلَاْتُنْ مُسْتَفْع لُنْ فَاْعِـلَاْتُ

---

[۱] یہ اشعار وسام اللحام لبنانی کے ہیں۔

١٢۔ مفتاحِ بحر مضارع:

مُضَــــارِعٌ يَـــاْ جَمِيْـــــــلُ	*	مَفَــــاْعِيْــلُ فَــاْعِــلَاْتُ

١٣۔ مفتاحِ بحر مقتضب:

اِقْتَضِــبْ بَـلَاْ سَبَــــــب	*	فَـــاْعِــلَاْتُ مُفْتَعِـــــــلُ

١٤۔ مفتاحِ بحر مجتث:

وَلَــــنْ تَجُــثَّ الثَّقَـــاتُ	*	مُسْتَفْعِــلُــنْ فَــاْعِلَاْتُ

١٥۔ مفتاحِ بحر متقارب:

إلَى الْمُتَقَارِب نَسْعِي الْوُصُــوْلَ	*	فَعُوْلُنْ فَعُوْلُنْ فَعُـوْلُنْ فَعُــوْلُ

١٦۔ مفتاحِ بحر متدارک (محدث/خبب):

أَنْغَـــامُ المحْــدَثِ سَـاحِرَةٌ	*	فَعِـلن فَعِـلن فَعِـلن فَعِــــلُ

۔ تیسر ااسلوب[1]:

۱۔ مفتاح بحر طویل:

أَطَــالَتْ بلايَانا سُلَيْمَى فَدَيْتُها	❋	فَعُدْنابِمَغْناهاوَطَالَتْ مَعاذِيْرِي

۲۔ مفتاح بحر بسیط:

أَبْسِطْ لَنَا يَــافَتى أَعْذَارَكُمْ فَإِذا	❋	لَاقَتْ لَنَا لَمْ نَدَعْ فِیْ قَوْمِكُمْ عَوَجَا

۳۔ مفتاح بحر مدید:

قدْ مَدَدْتُمْ فِــیْ مُنى طَــالِبِيْنَا	❋	هَــلْ تَرَوْنِـى أَبْتَغِـيْ طَالِبَاتِــيْ

۴۔ مفتاح بحر وافر:

لَقَدْ وَفَـرَتْ مَواهِبُنَــا عَلَيْكُمْ	❋	كَمَــا كَثُـرَتْ مَساوِئكُمْ إِلَيْنَــا

۵۔ مفتاح بحر کامل:

كَمُلَتْ لَكُمْ خَطَرَاتُ ذِيْ وَصَفَتْ لكُمْ	❋	وأفادنى خَطَرانِ ذاوصَفَالِيـا

۶۔ مفتاح بحر رامل:

كَيْفَ لاقَتْ رَامِلا إِذْ جَــرَتْ	❋	عَنْدَ يَحْيَى مَـا لَقِينا مِنْ هَنــاكــا

۷۔ مفتاح بحر رجز:

أَرْجُزْ لنا يَا صَاحبى إِنْ زُرْتَنَــا	❋	لَا تَنْتَحِلْ مِــنْ شِعْرِنَــا مُخْتَارِيَــا

۸۔ مفتاح بحر ہزج:

هَزَجْنَــافِــيْ بَــوَادِيْكُـــمْ	❋	فَأَجْـــزَلْتُـــمْ عَطَــايَــانَــــا

۹۔ مفتاح بحر سریع:

قَدْ أَسْرَعَتْ فِيْ عَذْلِهَا لَا تَفِيْ	❋	مِنْ بَعْدِهَا لا أَخْتَشِيْ عَــاذِلَاتُ

۱۰۔ مفتاح بحر خفیف:

لَسْتُ أَرْجُوْ تَخْفِيْفَهَامِنْ لَوْعَتِيْ	❋	عَنْ فُؤَادِيْ وَالَوْعَتَيْمِنْ هَوَاهَــا

۱۱۔ مفتاح بحر منسرح:

---

[1] المعجم المفصل فی العروض:۴۲۱۔

لَا تَسْرَحِيْ يَانِيَــــاقُ فِيْ بَلَدِيْ	❋	أَنْعَــامُنَا فِيْ عَكَاظَ مَسْرَحُهَــــا

۱۲۔ مفتاحِ بحر مجتث:

اجْتُثْ يَدِيْ إِنْ أَصَــــــابَتْ	❋	مِنْ مَــــالِكُمْ بَعْضَ حَــاجَهْ

۱۳۔ مفتاحِ بحر مقتضب:

يَــــا قَضِيْبَ قَــــامَتِهَــــا	❋	قَدْ خَطَــرْتَ فِــيْ كَبَــــدِيْ

۱۴۔ مفتاحِ بحر مضارع:

يُضِــــارِعُــنْ رِدْفَ سَلْمَــــى	❋	وَأَغْصَــــــانَ مَعْطِفَيْــهَــــا

۱۵۔ مفتاحِ بحر متقارب:

سَنْلَامي عَلــى مَنْ قَرُبْنَا حَمَاهَا	❋	فَأَمْســـى فُؤَادِيْ يُعَـــانِيْ بَلَاهَا

۱۶۔ مفتاحِ بحر متدارک (محدث/خبب):

سَبَقَتْ دَرَكِـــــيْ فَإِذَا نَفَرَتْ	❋	سَبَقَتْ أَجْلِـــيْ فَدَنَــا تَلَفِــيْ

فصلِ دہم: دوائرۃ البحور

اصول تفاعیل میں غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسباب واوتاد کی تقدیم وتاخیر سے گوایک غیر مانوس ترکیب پیدا ہوتی ہے، لیکن اس کی بجائے اس کے مانوس ہم وزن کو رکھ دینے سے ایک دوسری بحر نکل آتی ہے، مثلاً ''مُسْتَفْعِلُنْ'' کو اگر توڑ کر آخر کے وتد مجموع کو شروع کے دو سببِ خفیف پر مقدم کیا جائے تو ''عِلُنْ مُسْتَفْ'' حاصل ہو گا، چونکہ یہ رکن غیر مانوس ہے اس کی جگہ ہم مانوس رکن ''مَفَاعِيْلُنْ'' رکھ دیں گے۔ رکن ''مُسْتَفْعِلُنْ'' بحر رجز میں مستعمل ہے اور ''مَفَاعِيْلُنْ'' بحر ہزج اور بحر مضارع میں مستعمل ہیں۔ اسی طرح رکن ''مَفَاعِيْلُنْ'' کے آخر سے دو سبب خفیف کو اگر وتد مجموع پر مقدم کیا جائے تو ''عِيْلُنْ مَفَا'' بن جائے گا، چونکہ یہ غیر مانوس رکن ہے ہم اس کی جگہ ''مُسْتَفْعِلُنْ'' رکن مانوس رکھ دیں گے[1]۔

عروضیین نے تمام بحروں سے متعلق پانچ دائرے وضع کیے ہیں، جن میں اسی عمل تقدیم وتاخیر سے ایک بحر دوسری سے مستخرج ہوتی ہے، انہیں دوائرہ خمسہ کہا جاتا ہے، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ دائرہ مختلفہ ۲۔ دائرہ مؤتلفہ ۳۔ دائرہ مجتلبہ ۴۔ مشتبہ ۵۔ دائرہ متفقہ

۱۔ دائرہ متفقہ:

دائرہ متفقہ سے دو بحریں (بحر متقارب اور بحر متدارک) مستخرج ہوتی ہیں، اس کو متفقہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس دائرہ کے دونوں ارکان ''فَعُوْلُنْ'' اور ''فَاعِلُنْ'' خماسی ہیں، جب تک امام اخفشؒ نے بحر متدارک ایجاد نہیں کی تھی اس دائرہ میں صرف ایک ہی بحر متقارب تھی، اس لیے اس کو اس وقت تک دائرہ منضردہ کہتے تھے، لیکن بحر متدارک کی ایجاد کے بعد اس کا نام دائرہ متفقہ رکھا گیا۔ دائرہ متفقہ یہ ہے:



---

[1] العروض والقوافی: ۴۴، المعجم المفصل فی العروض: ۲۳۱۔

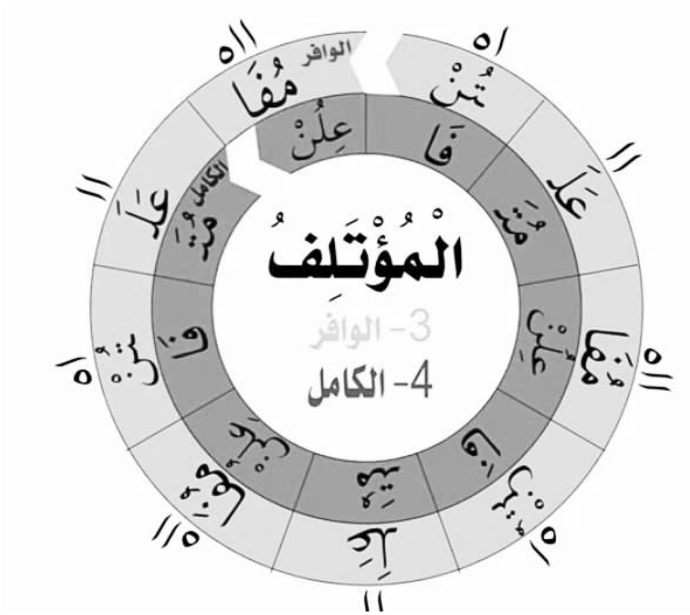
اس دائرہ میں اگر ''فَعُوْلُنْ'' کو چار بار پڑھیں تو بحر متقارب حاصل ہو گی اور سبب خفیف ''لُنْ'' سے پڑھیں تو ''لُنْ فَعُوْ'' بروزن ''فَاعِلُنْ'' چار بار حاصل ہو گی اور اس کے ارکان:

فَـــاعِلُنْ	فَـــاعِلُنْ	فَـــاعِلُنْ	فَـــاعِلُنْ
/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه

ہوں گے اور یہ بحر متدارک ہے جو امام اخفشؒ نے بحر متقارب سے اخذ کی ہے۔

۲۔دائرہ مؤتلفہ:

دائرہ مؤتلفہ سے صرف دو بحریں (بحر وافر، بحر کامل) متخرج ہوتی ہیں، چونکہ اس دائرہ کے ارکان ''مُفَاعَلَتُنْ'' اور ''مُتَفَاعِلُنْ'' میں ایتلاف واتحاد پایا جاتا ہے، اس لیے کہ اس میں ہر رکن سباعی ہے، اس لیے اسے مؤتلفہ کہتے ہیں۔ دائرہ مؤتلفہ یہ ہے:



اس دائرہ میں اگر ''مُفَاعَلَتُنْ'' سے پڑھنا شروع کریں تو اس کے چار بار پڑھنے سے بحر وافر حاصل ہو گی اور اگر ''عِلَتُنْ مَفَا، عِلَتُنْ مَفَا، عِلَتُنْ مَفَا ، عِلَتُنْ مَفَا'' پڑھیں تو یہ بحر کامل کا وزن ہے، چونکہ یہ غیر مانوس ہے اس کو ہم مانوس وزن کی طرف پھیر دیں گے تو اس سے بحر کامل کا مانوس وزن نکل آئے گا:

مُتَفَـــاعِلُنْ	مُتَفَـــاعِلُنْ	مُتَفَـــاعِلُنْ	مُتَفَـــاعِلُنْ
///ه//ه	///ه//ه	///ه//ه	///ه//ه

یہ بحر کامل کا اصلی وزن ہے۔

۳۔ دائرہ مختلفہ:

دائرہ مختلفہ سے تین بحور (بحر طویل، بحر مدید، بحر بسیط) مستخرج ہوتی ہیں، اس کو مختلفہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے تینوں بحور کے ارکان میں اختلاف ہے، بعض کے ارکان سباعی ہیں اور بعض کے خماسی ہیں۔ دائرہ مختلفہ چوبیس حروف پر مشتمل ہے، جن میں چودہ حروف متحرک اور دس حروف ساکن ہیں۔ دائرہ مختلفہ یہ ہے:



اس دائرہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وتد مجموع "فَعُوْ" سے پڑھنا شروع کریں تو یہ ارکان حاصل ہوں گے:

فَعُـــولُنْ	مَفَـاعِيْلُنْ	فَعُـولُنْ	مَفَـاعِيْلُنْ
//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ

اور یہ بحر طویل ہے اور اگر "لُنْ" سببِ خفیف سے پڑھنا شروع کریں تو یہ وزن حاصل ہو گا:

لُـنْ مَفَـاعِيْ	لُـنْ فَعُـوْ	لُـنْ مَفَـاعِيْ	لُـنْ فَعُـوْ
/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ

یہ بحر مدید ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے، اس کو مانوس وزن کی طرف پھیر دیں گے تو یہ یوں پڑھا جائے گا:

فَـاعِلَاتُنْ	فَـاعِلُنْ	فَـاعِلَاتُنْ	فَـاعِلُنْ
/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ

یہ بحر مدید کی اصلی ارکان ہیں۔

اور اگر دو سبب خفیف اور ان سے آگے وتد مجموع کو ملا کر پڑھیں تو اس کی ترکیب یوں ہو گی:

عِیْ لُنْ فَعُوْ	لُنْ مَفَا	عِیْ لُنْ فَعُوْ	لُنْ مَفَا
/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ

یہ بحر بسیط ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس وزن کی پھیر دیں گے تو یہ یوں پڑھا جائے گا:

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلُنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ

یہ بحر بسیط کے اصلی ارکان ہیں [1]۔

۴۔دائرہ مجتلبہ:

دائرہ مجتلبہ سے تین بحریں (بحر ہزج، بحر رجز، بحر رمل) مستخرج ہوتی ہیں، اس کو مجتلبہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان بحروں کے تینوں ارکان "مَفَاعِیْلُنْ، مُسْتَفْعِلُنْ، فَاعِلَاتُنْ" دائرہ مختلفہ سے ماخوذ ہیں جو علیحدہ علیحدہ بحور بحر طویل، بحر بسیط اور بحر مدید کے ارکان ہیں۔ دائرہ مجتلبہ یہ ہے:

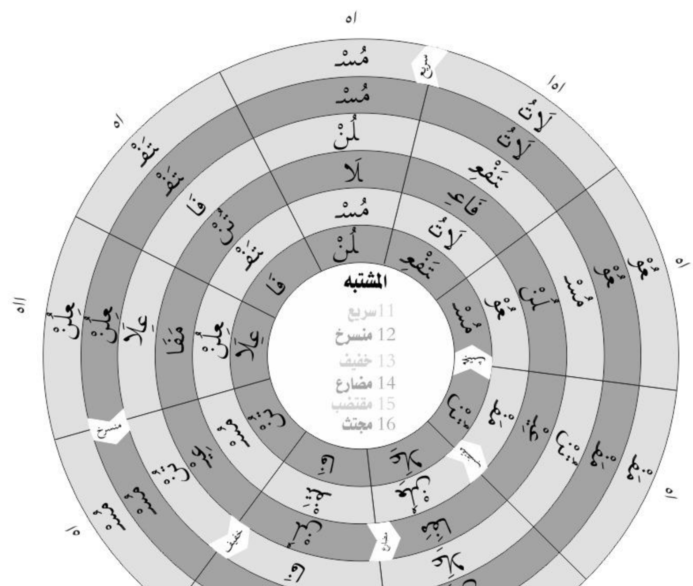


(1) دائرہ مختلفہ سے بعض عروضیین نے بعض دیگر بحریں بھی نکالی ہیں، چنانچہ اگر "مفاعیلن" سے پڑھنا شروع کریں تو یہ ارکان حاصل ہوں گے: "مفاعیلن، فعولن، مفاعیلن، فعولن" اس کو بحر مقلوب الطویل یا عریض کہتے ہیں اور اگر "مفاعیلن" کے دوسرے سبب خفیف "لن" سے شروع کریں تو ترکیب "لن فعو" بروزن "فاعلن" اور "لن مفاعی" بروزن "فاعلاتن" ہو گی اور اس کے ارکان "فاعلن، فاعلاتن، فاعلن، فاعلاتن" ہوں گے۔ اس کو بحر مقلوب المدید یا عمیق کہتے ہیں۔ (العروض والقوافی: ۴۵)۔

اس دائرہ میں رکن ''مَفَاعِیْلُنْ''کوچار بار پڑھیں توبحر ہزج حاصل ہو گی اوراگر ''عِیْلُنْ مَفَا'' بروزن ''مُسْتَفْعِلُنْ''کوچار بار پڑھیں توبحر رجز حاصل ہو گی اوراگر ''لُنْ مَفَاعِیْ''بروزن ''فَاعِلَاتُنْ''کو چار بار پڑھیں تو یہ بحر رمل ہو گی۔

۵۔دائرہ مشتبہ:

دائرہ مشتبہ سے چھ بحریں(بحر سریع، بحر منسرح، بحر خفیف، بحر مضارع، بحر مقتضب، بحر مجتث) متخرج ہوتی ہیں،اس کومشتبہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ''مُسْ تَفْعِ لُنْ''اور''فَاعِ لَاتُنْ''منفصل ''مُسْتَفْعِلُنْ ''اور''فَاعِلَاتُنْ''،متصل سے مشتبہ ہو جاتے ہیں،یہ دونوں منفصل رکن بحر خفیف، بحر مضارع اور بحر مجتث میں مستعمل ہیں اور متصل ارکان باقی تینوں بحر سریع، بحر منسرح اور بحر مقتضب میں مستعمل ہیں۔دائرہ مشتبہ یہ ہے:



اس دائرہ میں ''مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مَفْعُوْلَاتُ'' سے شروع کریں تو یہ بحر سریع ہے اوراگر دوسرے ''مُسْتَفْعِلُنْ'' سے پڑھنا شروع کریں تو:

مُسْــــتَفْعِلُنْ	مَفْعُــوْلَاتُ	مُسْــــتَفْعِلُنْ
/٥/٥//٥	/٥//٥	/٥/٥//٥

بحر منسرح حاصل ہو گی اور اگر دوسرے "مُسْتَفْعِلُنْ" کے "تَفْ" سے یوں پڑھیں "تَفْعِلُنْ مَفْ" بروزن "فَاعِلَاتُنْ"، "عُوْلَاتُ مُسْ" بروزن "مُسْ تَفْعِ لُنْ" اور "تَفْعِ لُنْ مُسْ" بروزن "فَاعِلَاتُنْ" تو یہ ارکان حاصل ہوں گے:

فَـــــاعِلَاتُنْ	مُسْ تَفْع لُنْ	فَـــــاعِلَاتُنْ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه

یہ بحر خفیف ہے۔ اور اگر دوسرے "مُسْتَفْعِلُنْ" کے "عِلُنْ" سے شروع کر کے "عِلُنْ مَفْعُوْ" بروزن "مَفَاعِيْلُنْ"، "لَاتُ مُسْ تَفْ" بروزن "فَاعِ لَاتُنْ" اور "عِلُنْ مُسْ تَفْ" بروزن "مَفَاعِيْلُنْ" پڑھیں تو اس کے یہ ارکان ہوں گے:

مَفَـــــاعِيْلُنْ	فَـــاع لَاتُـــنْ	مَفَـــــاعِيْلُنْ
//ه/ه/ه	/ه///ه/	//ه/ه/ه

یہ بحر مضارع ہے اور اگر "مَفْعُوْلَاتُ" سے شروع کر کے پڑھیں تو:

مَفْعُـــــوْلَاتُ	مُسْـــتَفْعِلُنْ	مُسْـــــتَفْعِلُنْ
/ه/ه/ه/	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه

ارکان حاصل ہوں گے اور یہ بحر مقتضب ہے اور اگر "عُوْلَاتُ" سے پڑھنا شروع کریں تو "عُوْلَاتُ مُسْ" بروزن "مُسْ تَفْعِ لُنْ" اور "تَفْ عِلُنْ مُسْ" بروزن "فِاعِلَاتُنْ" اور "تَفْ عِلُنْ مف" بروزن "فَاعِلَاتُنْ" حاصل ہو گی اور اس کے ارکان یہ ہوں گے:

مُـسْ تَفْـع لُـنْ	فَـــاعِلَاتُنْ	فَـــــــاعِلَاتُنْ
/ه/ه//ه	/ه/ / ه/	/ه///ه/ه

اور یہ بحر مجتث ہے۔

قواعد عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بعض عروضیین نے مذکورہ بالا پانچ دائروں کے علاوہ ایک اور دائرہ منعکسہ بھی تجویز کیا ہے اور اس سے مندرجہ ذیل نو بحریں نکلتی ہیں:

۱۔ بحر صریم:

مَفَاْعِيْلُنْ	فَاْع لَاْتُنْ	فَاعِلَاْتُنْ	*	مَفَاْعِيْلُنْ	فَاْع لَاْتُنْ	فَاعِلَاْتُنْ
/ ه/ه//ه	/ ه //ه/ه	/ ه //ه/ه	*	/ ه/ه//ه	/ ه //ه/ه	/ ه //ه/ه

۲۔ بحر کبیر:

مَفْعُوْلَاْتُ	مَفْعُوْلَاْتُ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مَفْعُوْلَاْتُ	مَفْعُوْلَاْتُ	مُسْتَفْعِلُنْ
/ه/ه/ه/	/ه/ه/ه/	/ه/ه//ه	*	/ه/ه/ه/	/ه/ه/ه/	/ه/ه//ه

۳۔ بحر بدیل:

مُسْ تَفْع لُنْ	مُسْ تَفْع لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	مُسْ تَفْع لُنْ	مُسْ تَفْع لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه	*	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه

۴۔ بحر قلیب:

فَاْع لَاْتُنْ	فَاْع لَاْ تُنْ	مَفَاعِیْلُنْ	*	فَاْع لَاْتُنْ	فَاْع لَاْ تُنْ	مَفَاعِیْلُنْ
/ه//ه/ه	/ه//ه/ه	//ه/ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه//ه/ه	//ه/ه/ه

۵۔ بحر حمید:

مَفْعُوْلَاْتُ	فَاْع لَاْ تُنْ	مَفْعُوْلَاْتُ	*	مَفْعُوْلَاْتُ	فَاْع لَاْ تُنْ	مَفْعُوْلَاْ تُ
/ه/ه/ه/	/ه//ه/ه	/ه/ه/ه/	*	/ه/ه/ه/	/ه//ه/ه	/ه/ه/ه/

۶۔ بحر صغیر:

مُسْ تَفْع لُنْ	فَاْعِلَاْ تُنْ	مُسْ تَفع لُنْ	*	مُسْ تَفْع لُنْ	فَاْعِلَاْ تُنْ	مُسْ تَفع لُنْ
/ه/ه//ه	/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	*	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه	/ه/ه//ه

۷۔ بحر اصیم:

فَاْع لَاْ تُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	فَاْع لَاْ تُنْ	*	فَاْع لَاْ تُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	فَاْع لَاْ تُنْ
/ه//ه/ه	/ه/ه/ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه/ه/ه	/ه//ه/ه

۸۔ بحر سلیم:

مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاْتُ	مَفْعُوْلَاْتُ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاْتُ	مَفْعُوْلَاْتُ
/ه/ه//ه	/ه/ه/ه/	/ه/ه/ه/	*	/ه/ه//ه	/ه/ه/ه/	/ه/ه/ه/

۹۔ بحر حمیم:

فَاْعِلَا تُنْ	مُسْ تَفع لُنْ	مَسْ تَفْع لُنْ	*	فَاْعِلَاْ تُنْ	مُس تَفع لُنْ	مُسْ تَفع لُنْ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	*	/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه

مذکورہ بحروں کے ارکان تقریباوہ ہیں جو بحور قدیمہ کے ارکان ہیں اور نہ ان بحور میں شعر وشاعری کا رواج ہے، بلکہ مشاہیر شعراء نے ان بحور میں شعر نہیں کہے ہیں۔ اس لیے اس سے عروضیین بحث نہیں کرتے[۱]۔

قاعدہ نمبر: دوائرۃ البحور کسی قاعدہ عروضیہ یا کسی فنی ضابطے پر مشتمل نہیں، بلکہ ان کا مقصد صرف اوزان بحور کو جمع کرنا ہے اور امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ کی ایک اختراع ہے[۲]۔

قاعدہ نمبر ۲: امام خلیل بن احمدؒ نے بحور کو پندرہ مجموعے میں تقسیم کرنے کے بجائے انہیں پانچ مجموعوں میں منقسم کیا ہے، کیونکہ ان بحور کے اسباب واوتاد میں ایک نوع تشابہ اور توافق پایا جاتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۳: بحور میں ایک بحر کے سبب اور وتد کو مقدم اور مؤخر کریں تو اس سے دوسری بحر نکل سکتی ہے، پھر ان الفاظ کی جگہ اصلی ارکان رکھ دیتے ہیں اور اس کو فکِ بحور کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۴: دائرہ مختلفہ کو دائرۃ الطویل، دائرۃ المؤتلفہ کو دائرۃ الوافر، دائرہ متشبہ کو دائرۃ السریع اور دائرہ متفقہ کو دائرۃ المتقارب بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۵: دائرہ مختلفہ پانچ بحور پر مشتمل ہے جن میں تین بحور مستعملہ (طویل، مدید، بسیط) اور دو بحور مہملہ (مستطیل ، ممتد) ہیں۔

قاعدہ نمبر: ۶ دائرہ مؤتلفہ تین بحور پر مشتمل ہے جن میں دو بحور مستعملہ (بحر وافر اور بحر کامل) اور ایک بحر مہملہ (بحر متوفر) ہے۔

قاعدہ نمبر ۷: دائرہ مجتلبہ تین بحور مستعملہ (بحر ہزج، بحر رمل، بحر رجز) پر مشتمل ہے۔

قاعدہ نمبر ۸: دائرہ مشتبہ نو بحروں پر مشتمل ہے جن میں چھے بحور مستعملہ (سریع، منسرح، خفیف، مضارع، مقتضب ، مجتث) اور تین بحور مہملہ (متئد، منسرد، مطرد) ہیں۔

قاعدہ نمبر ۹: دائرہ متفقہ دو بحور مستعملہ (متقارب، متدارک) پر مشتمل ہے[۳]۔

۳۔ تمرین:

(الف)۔ بحور کیسے بنتے ہیں؟ نیز دائرے کتنے ہیں؟

(ب)۔ دائرہ متفقہ سے کتنی بحریں نکلتی ہیں؟ نیز دائرہ مؤتلفہ اور مختلفہ سے کتنی بحریں نکلتی ہیں؟

(ج)۔ دائرہ مجتلبہ سے کونسی کونسی بحریں نکلتی ہیں؟ نیز دائرہ مشتبہ سے کتنی اور کونسی بحریں نکلتی ہیں؟

(ھ)۔ بحور غیر مشہورہ کونسی ہیں؟ نشاندہی کریں۔

---

[۱] العروض والقوافی: ۵۰۔

[۲] مذکرات فی العروض: ۲۸۹۔

[۳] مذکرات فی العروض: ۲۹۱۔

باب دوم :

زحاف و علل

یہ باب درج ذیل پانچ فصلوں پر مشتمل ہے :
فصلِ اول : زحاف کا بیان * فصلِ دوم : زحافاتِ مرکبہ * فصل سوم : احکامِ زحاف * فصل چہارم : علل کا بیان * فصلِ پنجم : عللِ جاری مجریٰ زحاف

فصلِ اول: زحاف کا بیان

(الف)۔ زحاف کی تعریف:

زحاف لغت میں "اسراع" (جلدی کرنا) کو کہتے ہیں، قرآن مجید میں ہے: "إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا." (الانفال:۱۵)، "أيْ مسرعين"۔ اوراس کو زحاف اس لیے کہتے ہیں کہ جس کلمہ میں زحاف ہو تو وہ جلدی پڑھا جاتا ہے اور اصطلاح میں زحاف اس تبدیلی کو کہتے ہیں جو سبب کے دوسرے جزء میں کی جائے، مطلقاً، خواہ سبب ثقیل ہو یا سبب خفیف ہو، لیکن لازم نہ ہو۔ اگر شعر اول کے آخر میں زحاف ہوا ہو تو ضروری نہیں کہ شعر ثانی کے آخر میں بھی زحاف ہو، بخلاف علت کہ اگر ایک شعر میں علت ہو تو دوسرے شعر میں بھی علت کا ہونا ضروری ہے[1]۔

(ب)۔ زحاف کا محل:

زحاف سبب کے دوسرے جزء میں ہوتا ہے، خواہ سبب ثقیل ہو یا سببِ خفیف ہو، حشو میں واقع ہو یا غیر حشو میں۔ سبب کے پہلے جزء میں زحاف نہیں ہو سکتا، اسی طرح تیسرے حرف میں بھی زحاف نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ وتد ہو گا، اسی طرح چھٹے حرف میں بھی زحاف نہیں ہو گا، کیونکہ وہ بھی وتد ہو گا، بلکہ زحاف سبب کے جزءِ ثانی، جزءِ رابع اور جزءِ خامس میں ہو گا۔ اور جس جزء میں زحاف ہو اسے مزاحف کہتے ہیں اور جو زحاف سے محفوظ رہے اس کو سالم کہتے ہیں[2]۔

(ج)۔ زحافات کی اقسام:

زحافات کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ زحافاتِ مفردہ ۲۔ زحافاتِ مرکبہ

۱۔ زحافاتِ مفردہ:

مفرد زحاف وہ ہے جس کے ذریعے کسی رکن سالم میں صرف ایک تغیر ہو۔ زحافاتِ مفردہ کو زحافاتِ منفردہ بھی کہتے ہیں[3]۔

زحافاتِ مفردہ کی آٹھ قسمیں ہیں:

۱۔ خبن ۲۔ اضمار ۳۔ وقص ۴۔ طی ۵۔ قبض ۶۔ عصب ۷۔ عقل ۸۔ کف۔

۱۔ خبن:

---

[1] متن الکافی: المرشد الوافی: ۲۸، المعجم المفصل: ۲۵۴، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۳۔
[2] متن الکافی: المرشد الوافی: ۲۸، المعجم المفصل: ۲۵۴، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۳۔
[3] المعجم المفصل: ۲۵۵، المرشد الوافی: ۲۸۔

(الف)۔ تعریف:

خبن کا لغوی معنی چھپا دینا، لپیٹ دینا ہیں اور اصطلاحِ عروضیین میں خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''فَاْعِلُنْ'' مخبون ہو کر ''فَعِلُنْ'' بن جاتا ہے اور ''مُسْتَفْعِلُنْ'' مخبون ہو کر ''مُفَاعَلُنْ'' بن جاتا ہے، جب ''مُسْتَفْعِلُنْ'' سے دوسرا ساکن ''سین'' حذف کیا تو ''مُتَفْعِلُنْ '' ہوا۔ پھر اسے ''مُفَاعَلُنْ'' بنالیا۔ کیونکہ علم عروض کا قاعدہ ہے کہ تغیر سے جب کوئی جزء نامانوس ہو جاتا ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں، اس لیے ''مُفَاعَلُنْ'' مانوس ہے بنسبت ''مُتَفْعِلُنْ'' کے۔ نیز وزن عروضی میں صرف حرکت کے مقابل حرکت، ساکن کے مقابل ساکن لایا جاتا ہے، زَبر، زِیر اور پیش کا کوئی فرق نہیں، لہذا ''فَعُوْلُنْ'' اور ''مُفَاعَلُ'' ہم وزن شمار ہوں گے۔ اور جن اجزاء، یا ابیات یا بحور میں یہ زحاف ہو تو اسے مخبون کہتے ہیں[1]۔

(ب)۔ محلِ خبن:

زحاف خبن درج ذیل پانچ تفعیلات میں واقع ہوتا ہے:

(الف)۔ ''مُسْتَفْعِلُنْ'' مخبون ہو کر ''مُتَفْعِلُنْ'' بن جاتا ہے، پھر اس کو رکن مانوس کی طرف نقل کیا تو ''مُفَاعَلُنْ'' بن گیا اور یہ بحر بسیط، بحر رجز، بحر سریع اور بحر منسرح میں ہوتا ہے۔

(ب)۔ ''فَاْعِلُنْ'' مخبون ہو کر ''فَعِلُنْ'' بن جاتا ہے اور یہ بحر رمل، بحر مدید، بحر بسیط اور بحر متدارک میں ہوتا ہے۔

(ج)۔ ''فَاْعِلَاْتُنْ'' مخبون ہو کر ''فَعِلَاْتُنْ'' بن جاتا ہے اور بحر مدید، بحر رمل، بحر خفیف اور بحر مجتث میں ہوتا ہے۔

(د)۔ ''مُسْتَفْعِ لُنْ'' مخبون ہو کر ''مُتَفْعِ لُنْ'' بن جاتا ہے، پھر اسے وزن مانوس '' مَفَاْعِ لُنْ'' سے بدل دیتے ہیں اور بحر خفیف اور بحر مجتث میں ہوتا ہے۔

(ھ)۔ ''مَفْعُوْلَاْتُ'' مخبون ہو کر ''مَعُوْلَاْتُ '' بن جاتا ہے اور پھر اسے وزن مانوس ''فَعُوْلَاْتُ '' سے بدل دیتے ہیں اور بحر سریع، بحر منسرح اور بحر مقتضب میں ہوتا ہے۔

۲۔اضمار:

(الف)۔ تعریف:

اضمار کا لغوی معنی چھپانا ہیں اور اصطلاح میں اضمار وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں دوسرے متحرک کو ساکن کیا جائے، جیسے: ''مُتَفَاْعِلُنْ'' مضمر ہو کر ''مُتْفَاْعِلُنْ'' بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مُسْتَفْعِلُنْ'' بن جاتا ہے جن اجزاء، یا ابیات یا بحور میں یہ زحاف ہو تو اسے مضمر کہتے ہیں[2]۔

---

[1] الارشاد الشافی: ۴۰، المرشد الوافی: ۲۸۔
[2] الارشاد الشافی: ۴۳، المرشد الوافی: ۲۸۔

(ب)۔ محلِ اضمار:

اضمار صرف ایک رکن میں ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ''مُتَفَاعِلُنْ''مضمر ہو کر ''مُتْفَاعِلُنْ''بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنا لیتے ہیں تو یہ ''مُسْتَفْعِلُنْ''بن جاتا ہے اور یہ صرف بحر کامل میں ہوتا ہے، اس کے علاوہ دیگر بحور میں نہیں پایا جاتا ہے۔

۳۔وقص:

(الف)۔ تعریف:

وقص کا لغوی معنی گردن توڑنا ہیں اور اصطلاح میں وقص وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں دوسرے متحرک کو حذف کیا جائے، جیسے:''مُتَفَاعِلُنْ''موقوص ہو کر ''مفَاعِلُنْ''بن جاتا ہے۔جن اجزاء، یا ابیات یا بحور میں یہ زحاف ہو تو اسے موقوص کہتے ہیں[۱]۔

(ب)۔ محلِ وقص:

وقص صرف ایک رکن میں ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ''مُتَفَاعِلُنْ''موقوص ہو کر ''مفَاعِلُنْ''بن جاتا ہے اور یہ صرف بحر کامل میں ہوتا ہے، اس کے علاوہ دیگر بحور میں نہیں پایا جاتا ہے۔

۴۔طی:

(الف)۔ تعریف:

طی کا لغوی معنی لپیٹنا ہیں اور اصطلاح میں طی وہ زحاف مفردہ ہے جس میں چوتھے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے:''مُسْتَفْعِلُنْ''مطوی ہو کر ''مُسْتَعِلُنْ''بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنا لیتے ہیں تو یہ ''مُفْتَعِلُنْ''بن جاتا ہے اور جن اجزاء، یا ابیات یا بحور میں یہ زحاف ہو تو اسے مطوی کہتے ہیں[۲]۔

(ب)۔ محلِ طی:

طی صرف درج ذیل دو ارکان میں ہوتا ہے:

(الف)۔ ''مُسْتَفْعِلُنْ''مطوی ہو کر ''مُسْتَعِلُنْ''بن جاتا ہے تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنا لیتے ہیں تو یہ ''مُفْتَعِلُنْ''بن جاتا ہے اور یہ بحر بسیط، بحر سریع، بحر منسرخ، بحر رجز اور بحر مقتضب میں ہوتا ہے۔

(ب)۔ ''مَفْعُوْلَاْتُ''مطوی ہو کر ''مَفْعُلَاْتُ''بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنا لیتے ہیں تو یہ ''فَاعِلَاْتُ'' بن جاتا ہے اور یہ بحر منسرخ، بحر سریع اور بحر مقتَضب میں ہوتا ہے۔

---

[۱] الارشاد الشافی:۴۳، المرشد الوافی:۲۸۔

[۲] الارشاد الشافی:۴۳، المرشد الوافی:۲۸۔

۵۔قبض:

(الف)۔ تعریف:

قبض کا لغوی معنی نیچے سے پکڑلیناہیں اور عروضیین کی اصطلاح میں قبض وہ زحاف مفردہ ہے جس میں پانچویں ساکن کو حذف کیاجائے، جیسے: ''فَعُوْلُنْ''مقبوض ہوکر ''فَعُوْلُ''بن جاتاہے اور جن اجزاء، یا ابیاتیابحور میں یہ زحاف ہوتو اسے مقبوض کہتے ہیں[1]۔

(ب)۔ محلِ قبض:

قبض صرف درج ذیل دوارکان میں ہوتاہے:

(الف)۔ ''فَعُوْلُنْ''مقبوض ہوکر ''فَعُوْلُ''بن جاتاہے اور یہ بحر طویل اور بحر متقارب میں ہوتاہے۔

(ب)۔ ''مَفَاْعِیْلُنْ''مقبوض ہوکر ''مَفَاْعِلُنْ''بن جاتاہے اور یہ بحر طویل، بحر ہزج اور بحر مضارع میں ہوتا ہے۔

٦۔عصب:

(الف)۔ تعریف:

عصب کا لغوی معنی درخت کے شاخوں کو کاٹنا، پیاس کی وجہ سے منہ کاخشک ہونااوراصطلاح میں عصب وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں پانچویں متحرک کوساکن کیاجائے، جیسے: ''مُفَاْعَلَتُنْ''معصوب ہوکر ''مُفَاْعَلْتُنْ''بن جاتاہے، اہم یہ غیر مانوس ہے تواسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مَفَاْعِیْلُنْ''بن جاتاہے اور جن اجزاء، یاابیات یابحور میں یہ زحاف ہوتو اسے معصوب کہتے ہیں[2]۔

(ب)۔ محلِ عصب:

عصب صرف ایک رکن میں ہوتاہے اوروہ یہ ہے کہ ''مُفَاْعَلَتُنْ''معصوب ہوکر ''مُفَاْعَلْتُنْ''بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تواسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مَفَاْعِیْلُنْ''بن جاتاہے اورِ صرف بحر وافر میں ہوتاہے۔

۷۔عقل:

(الف)۔ تعریف:

عقل کا لغوی معنی اونٹ کے بازواور ساق باندھنے کے ہیں اوراصطلاح میں عقل وہ زحاف مفردہ ہے جس میں پانچویں متحرک کوحذف کیاجائے، جیسے: ''مُفَاْعَلَتُنْ''معقول ہوکر ''مُفَاْعَتُنْ''بن جاتاہے، تاہم یہ غیر مانوس

---

[1] الارشادالشافی:۴۳، المرشد الوافی:۲۸۔

[2] الارشادالشافی:۴۴، المرشد الوافی:۲۹۔

ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مَفَاْعِلُنْ''بن جاتا ہے اور جن اجزاء، یا ابیات یا بحور میں یہ زحاف ہو تو اسے معقول کہتے ہیں[۱]۔

(ب)۔ محلِ عقل:

عصب صرف ایک رکن میں پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ''مُفَاْعَلَتُنْ''معقول ہو کر ''مُفَاْعَتُنْ''بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مَفَاْعَلُنْ''بن جاتا ہے اور یہ صرف بحر وافر میں ہوتا ہے۔

۸۔ کف:

(الف)۔ تعریف:

کف وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں ساتویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''مَفَاْعِیْلُنْ''مکفوف ہو کر ''مَفَاْعِیْلُ ''بن جاتا ہے اور جن اجزاء، یا ابیات یا بحور میں یہ زحاف ہو تو اسے مکفوف کہتے ہیں[۲]۔

(ب)۔ محلِ کف:

کف درج ذیل چار ارکان میں ہوتا ہے:

(الف)۔ ''مَفَاْعِیْلُنْ''مکفوف ہو کر ''مَفَاْعِیْلُ ''بن جاتا ہے اور یہ بحر ہزج، بحر مضارع اور بحر طویل میں ہوتا ہے۔

(ب)۔ ''فَاْعِلَاْتُنْ'' مکفوف ہو کر ''فَاْعِلَاْتُ''بن جاتا ہے اور یہ بحر مدید، بحر رمل، بحر خفیف اور بحر مجتث میں ہوتا ہے۔

(ج)۔ ''مُسْتَفْعِ لُنْ''مکفوف ہو کر ''مُسْتَفْعِ لُ''بن جاتا ہے اور یہ بحر خفیف اور بحر مجتث میں ہوتا ہے۔

(د)۔ ''فَاْعِ لَاْتُنْ''مکفوف ہو کر ''فَاْعِ لَاْتُ''بن جاتا ہے اور صرف بحر مضارع میں ہوتا ہے۔

(د)۔ قواعد عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: زحاف سبب کیساتھ اس لیے خاص ہے کہ یہ علت کے بہ نسبت زیادہ پایا جاتا ہے اور اسباب بہ نسبت اوتاد کے زیادہ ہوتے ہیں تو اکثر کو اکثر کیساتھ خاص کیا گیا ہے: ''لأنه أكثر دوراناً من العلة كما أن الأسباب أكثر وجودا من الأوتاد، فاختص الأكثر بالأكثر.''[۳]

قاعدہ نمبر ۲: اگر یہ تبدیلی سبب میں ہو تو اسے زحاف کہتے ہیں اور اگر وتد میں ہو تو اسے علت کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۳: ارکان بحر میں ہونے والے انہی تغیرات کو زحاف کہتے ہیں اور ان تغیرات سے حاصل شدہ شکل کو

---

[۱] الارشاد الشافی: ۴۴، المرشد الوافی: ۲۹۔

[۲] الارشاد الشافی: ۴۴، المرشد الوافی: ۲۹۔

[۳] الارشاد الشافی: ۴۰۔

مزاحف کہتے ہیں، یہ تغیرات تین طرح کے ہیں، یعنی یا تو کسی رکن کا کوئی جزء کم کر دیا جاتا ہے، یا پھر اس میں کوئی اضافہ کیا جاتا ہے اور یا پھر کسی حرف متحرک کو ساکن کیا جاتا ہے[۱]۔

قاعدہ نمبر ۴: تغیرات یا مفرد ہوتے ہیں یا مرکب۔ مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ اس رکن میں نہ ہو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو۔ تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہیں، اس لیے کہ یہ یا سبب خفیف میں ہوتا ہے یا سبب ثقیل میں یا وتد مجموع میں اور یا وتد مفروق میں ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۵: زحاف کی تعریف میں ''بثوانی الأسباب'' (جزء ثانی میں تبدیلی ہونے) کی قید لگانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سبب کے پہلے جزء میں زحاف نہیں ہو سکتا، اسی طرح تیسرے حرف میں بھی زحاف نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ وتد ہو گا۔ اسی طرح چھٹے حرف میں بھی زحاف نہیں ہو گا، کیونکہ وہ بھی وتد ہو گا۔ زحاف صرف سبب کے جزء ثانی، جزء رابع اور جزء خامس میں ہو سکتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۶: زحاف صرف سبب کے جزء ثانی، جزء رابع، جزء خامس اور جزء سابع میں ہو سکتا ہے۔ اگر حرف ثانی متحرک ہو اور اسے ساکن کیا جائے تو اسے اضمار کہتے ہیں، جیسے: ''مُتَفَاْعِلُنْ'' مضمر ہو کر ''مُتْفَاْعِلُنْ'' بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مُسْتَفْعِلُنْ'' بن جاتا ہے۔ اگر حرف ثانی متحرک ہو اور اسے حذف کیا جائے تو اسے وقص کہتے ہیں، جیسے: ''مُتَفَاْعِلُنْ'' موقوص ہو کر ''مفَاْعِلُنْ'' بن جاتا ہے۔ اور اگر حرف ثانی ساکن ہو اور اسے حذف کیا جائے تو اسے خبن کہتے ہیں، جیسے: ''فَاْعِلُنْ'' مخبون ہو کر ''فَعِلُنْ'' بن جاتا ہے اور ''مُسْتَفْعِلُنْ'' مخبون ہو کر ''مُفَاعَلُنْ'' بن جاتا ہے[۲]۔

قاعدہ نمبر ۷: حرف رابع ہمیشہ ساکن ہو گا اور اس میں زحاف صرف بصورت حذف ہو گا تو اس صورت میں اسے طی کہتے ہیں، جیسے ''مُسْتَفْعِلُنْ'' مطوی ہو کر (یعنی چوتھے ساکن کو حذف کر کے) ''مُسْتَعِلُنْ'' بن جاتا ہے تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مُفْتَعِلُنْ'' بن جاتا ہے اور ''مَفْعُوْلَاْتُ'' مطوی ہو کر (یعنی چوتھے ساکن کو حذف کر کے) ''مَفْعُلَاْتُ'' بن جاتا ہے[۳]۔

قاعدہ نمبر ۸: حرف خامس میں زحاف تین طرح سے ہوتا ہے، حرف خامس ساکن ہونے کی صورت میں اسے حذف کرنے کو قبض کہتے ہیں، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' مقبوض ہو کر ''فَعُوْلُ'' بن جاتا ہے۔ اگر حرف خامس متحرک ہونے کی صورت میں اسے حذف کرنے کو عقل کہتے ہیں جیسے: ''مُفَاْعَلَتُنْ'' سے معقول ہو کر ''مُفَاْعَتُنْ'' بن جاتا ہے، تاہم

---

(۱) المعجم المفصل: ۲۵۴۔
(۲) اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۳۔
(۳) اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۴۔

یہ غیر مانوس ہے اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مَفَاْعِلُنْ''بن جاتا ہے اور اگر حرف خامس متحرک ہو اسے ساکن کیا جائے تو اسے عصب کہتے ہیں، جیسے: ''مُفَاْعَلَتُنْ''معقول ہو کر ''مُفَاْعَتُنْ''بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مَفَاْعِلُنْ''بن جاتا ہے[۱]۔

قاعدہ نمبر ۹: حرف سابع میں زحاف صرف اس صورت میں ہوتا ہے کہ حرف سابع ساکن کو حذف کر دیا جاتا ہے، اس صورت میں اسے کف کہتے ہیں، جیسے: ''مَفَاْعِیْلُنْ''مکفوف ہو کر ''مَفَاْعِیْلُ''بن جاتا ہے[۲]۔

(ھ)۔ تمرین:

(الف)۔ زحاف کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

(ب)۔ زحاف مفردہ کی تعریف کریں۔

(ج)۔ زحافاتِ مفردہ کتنی ہیں؟

(د)۔ درج ذیل ارکان میں کونسے زحاف ہوتے ہیں اور یہ مزحف ہو کر کونسی صورت اختیار کرتیں ہیں؟

''مُسْتَفْعِلُنْ. فَاْعِلُنْ. فَاْعِلَاْتُنْ. مُسْتَفْعِ لُنْ. مَفْعُوْلَاْتُ.مُتَفَاْعِلُنْ. فَعُوْلُنْ. مَفَاْعِیْلُنْ. مُفَاْعَلَتُنْ. فَاْعِلَاْتُنْ. مُسْتَفْعِ لُنْ. فَاْعِ لَاْتُنْ.

[۱] اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۴۔
[۲] اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۴۔

فصلِ دوم: زحافاتِ مرکبہ

(الف)۔ زحافِ مرکب کی تعریف:

مرکب وہ زحاف ہے جس کے ذریعے کسی سالم رکن میں دو یا دو سے زیادہ تغیرات واقع ہوں۔ زحافِ مرکبہ کو زحافاتِ مُزْدَوِجَہ بھی کہتے ہیں۔

(ب)۔ زحافِ مرکب کی اقسام:

زحافاتِ مرکبہ کی درج ذیل چار قسمیں ہیں:

۱۔ خبل ۲۔ خزل ۳۔ شکل ۴۔ نقص

۱۔ خبل:

(الف)۔ تعریف:

خبل کا لغوی معنی ہاتھ پاؤں کاٹنا ہیں اور اصطلاح میں خبل خبن مع الطی کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے اور چوتھے ساکن کو حذف کیا گیا ہو، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' مخبول ہو کر ''مُتَعِلُنْ'' بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''فَعَلَتُنْ'' بن جاتا ہے اور جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے مخبول کہتے ہیں[1]۔

(ب)۔ محلِ خبل:

خبل صرف درج ذیل دو ارکان میں ہوتا ہے:

(الف)۔ ''مُسْتَفْعِلُنْ'' مخبول ہو کر ''مُتَعِلُنْ'' بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''فَعَلَتُنْ'' بن جاتا ہے اور یہ بحر بسیط، بحر رجز، بحر منسرح اور بحر سریع میں ہوتا ہے۔

(ب)۔ ''مَفْعُوْلَاتُ'' مخبول ہو کر ''مَعِلَاتُ'' بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے ہے اسے مانوس بنا لیتے ہیں تو یہ ''فَعِلَاتُ'' بن جاتا ہے اور یہ زحاف بحر سریع اور بحر منسرخ میں ہوتا ہے۔

۲۔ خزل:

(الف)۔ تعریف:

خزل کا لغوی معنی کاٹنا ہیں اور اصطلاح میں خزل اضمار مع الطی کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے متحرک کو ساکن اور چوتھے ساکن کو حذف کیا گیا ہو، جیسے: ''مُتَفَاْعِلُنْ'' مخزول ہو کر ''مُتْفَعِلُنْ'' بن جاتا ہے تاہم یہ غیر مانوس ہے ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مُفْتَعِلُنْ'' بن جاتا ہے اور اور جن اجزاء میں یہ زحاف ہو اسے مخزول کہتے

---

[1] المرشد الوافی: ۳۰، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۶۔

ہیں[۱]۔

(ب)۔ محلِ خزل:

خزل صرف ایک رکن میں ہوتا ہے اور وہ یہ کہ ''مُتَفَاْعِلُنْ'' مخزول ہو کر ''مُتْفَعِلُنْ'' بن جاتا ہے تاہم یہ غیر مانوس ہے ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مُفْتَعِلُنْ'' بن جاتا ہے اور یہ زحاف صرف بحر کامل میں ہوتا ہے۔

۳۔شکل:

(الف)۔ تعریف:

شکل کا لغوی معنی چوپائے کے پاؤں رسی سے باندھنا اور اصطلاح میں شکل خبن مع الکف کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے اور ساتویں ساکن کو حذف کیا گیا ہو، جیسے: ''فَاْعِلَاْتُنْ'' مشکول ہو کر ''فَعِلَاتُ'' بن جاتا ہے اور جن اجزاء میں یہ زحاف ہو اسے مشکول کہتے ہیں[۲]۔

(ب)۔ محلِ شکل:

شکل صرف درج ذیل دوارکان میں ہوتا ہے:

(الف)۔ ''فَاْعِلَاْتُنْ'' مشکول ہو کر ''فَعِلَاتُ'' بن جاتا ہے اور یہ زحاف بحر مدید، بحر رمل، بحر خفیف اور بحر مجتث میں ہوتا ہے۔

(ب)۔ ''مُستَفْعِ لُنْ'' مشکول ہو کر ''مُتَفْعِ لُ'' بن جاتا ہے، پھر اس کو مانوس وزن ''مَفَاعِ لُ'' سے بدل دیتے ہیں اور یہ زحاف صرف بحر مجتث میں ہوتا ہے۔

۴۔نقص:

(الف)۔ تعریف:

نقص کا لغوی معنی کم کرنا ہیں اور اصطلاح میں نقص عصب مع الکف کو کہتے ہیں کہ جس میں پانچویں متحرک کو ساکن اور ساتویں ساکن کو حذف کیا گیا ہو، جیسے: ''مُفَاْعَلَتُنْ'' منقوص ہو کر ''مُفَاْعَلَتْ'' بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مَفَاْعِیْلُ'' بن جاتا ہے اوراور جن اجزاء میں یہ زحاف ہو اسے منقوص کہتے ہیں[۳]۔

(ب)۔ محلِ نقص:

---

[۱] المرشد الوافی: ۱۳۱، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۶۔
[۲] المرشد الوافی: ۱۳۱، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۶، المعجم المفصل: ۲۵۷۔
[۳] المرشد الوافی: ۱۳۱، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۶، المعجم المفصل: ۲۵۷۔

نقص صرف ایک رکن میں ہوتا ہے وہ یہ کہ ''مُفَاْعَلَتُنْ''منقوص ہو کر ''مُفَاْعَلَتْ''بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنا لیتے ہیں تو یہ ''مَفَاْعِیْلُ''بن جاتا ہے اور یہ زحاف صرف بحر وافر میں ہوتا ہے۔

(ج)۔ قواعد عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: زحافات ضرورت شعریہ کی بنیاد پر متحقق ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ علامہ ابن رشیق قیروانیؒ نے اپنی کتاب''العمدة، ص ۱۱''میں زحافات کو ضرورتِ شعری کے سیاق اور ضمن میں ذکر کیا ہے، مشہور لغوی امام اصمعیؒ فرماتے ہیں:''الزحاف فی الشعر کالرخصة فی الفقه لایقدم علیه إلا فقیه''.زحافات شعر میں ایسی ہیں، جیسا کہ فقہ میں رخصت ہوتی ہے جو بوقت ضرورت جائز ہوتی ہے، نیز فرماتے ہیں کہ زحافات کا ارتکاب وہی کرتا ہے جس کو ان امور کا علم نہیں ہوتا[۱]۔

قاعدہ نمبر ۲: جو زحاف عروض یا ضرب میں لازم ہوتا ہے اسے جاری مجری علت کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۳: زحافاتِ مرکبہ کو آسانی کے لیے یوں تعبیر کر سکتے ہیں:

۱۔ خبن + طی = خبل۔ ۲۔ اضمار + طی = خزل۔

۳۔ خبن + کف = شکل۔ ۴۔ عصب + کف = نقص۔

قاعدہ نمبر ۴: زحافات میں خزل بہت قبیح سمجھا جاتا ہے[۲]۔

(د)۔ جدول انواعِ زحاف:

زحاف	تعریف	تفعیلہ قبل	تفعیلہ
اضمار	متحرکِ ثانی کو ساکن کرنا	مُتَفَاعِلُنْ	
وقص	متحرکِ ثانی کو حذف کرنا	مُتَفَاعِلُنْ	مَفَاعِلُنْ
خبن	ساکنِ ثانی کو حذف کرنا	فَاعِلُنْ-	فَعِلُنْ-
طی	ساکنِ رابع کو حذف کرنا	مُسْتَفْعِلُنْ	مُفْتَعِلُنْ
قبض	ساکنِ خامس کو حذف کرنا	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُ
عقل	متحرکِ خامس کو حذف کرنا	مُفَاعَلَتُنْ	مُفَاعَلُنْ

(۱) ہامش اہدی السبیل:۳۳۔

(۲) المرشد الوافی:۳۱۔

عصب	متحرکِ خامس کو ساکن کرنا	مُفَاعَلَتُنْ	مَفَاعِيْلُنْ
کف	ساکنِ سابع کو حذف کرنا	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُ
خبل	ساکن ثانی اور ساکن رابع کو حذف کرنا	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعَلَتُنْ
خزل	متحرک ثانی کو ساکن اور رابع کو حذف کرنا	مُتَفَاعِلُنْ	مُفْتَعِلُنْ
شکل	ساکن ثانی اور ساکنِ سابع کو حذف کرنا	فَاعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُ
نقص	متحرک خامس کو ساکن اور ساکن سابع کو حذف کرنا	مُتَفَاعِلُنْ	مَفَاعِيْلُ

(ھ)۔ تمرین:

(الف)۔ زحاف مرکب کی تعریف کریں۔

(ب)۔ زحافات کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ج)۔ زحافاتِ مرکبہ کتنی ہیں؟

(د)۔ درج ذیل ارکان میں کونسی زحافات ہوسکتی ہیں؟ نیز یہ ارکان مزحف ہو کر کونسی صورتیں اختیار کرلیتی ہیں۔

مُسْتَفْعِلُنْ. مُفْعُوْلَاتُ. مُتَفَاعِلُنْ. فَاعِلَاتُنْ. مُستَفْعِ لُنْ.

(ھ)۔ درج ذیل تفعیلات اصل میں کیا تھیں؟ ان میں کونسی زحافات ہوئیں ہیں؟

فَعُوْلُ. مَفَاعِلُنْ. فَاعِلَاتُ. فَعِلَاتْ.

فصل سوم: احکامِ زحاف

۱۔ احکامِ زحاف:

احکامِ زحاف تین ہیں:

(الف)۔ مکانفہ (ب)۔ معاقبہ (ج)۔ مراقبہ

(الف)۔ مکانفہ کی تعریف:

مکانفہ (باب مفاعلہ) کالغوی معنی ایک دوسرے کو پکڑلیناہیں اوراصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ دو سبب خفیف ایک جزء میں جمع ہوں تو ان میں تینوں صورتیں جائز قرار دینا کہ دونوں سالم، دونوں مزاحف، یا ایک سالم اورایک مزاحف، یعنی دونوں سببوں کے دونوں ساکنوں کو بحال رکھنا جائز ہو۔ یادونوں کو حذف کرنا جائز ہو۔ یاان دونوں ساکنوں میں سے ایک کو حذف کرنااورایک کو بحال رکھنا جائز ہو۔ ان تینوں حکموں کاالگ الگ نام مکانفہ ہے، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' میں ''سین'' اور ''فاء'' دونوں کو سلامت رکھنااوراسے ''مُسْتَفْعِلُنْ'' پڑھنا جائز ہے اور ''سین وفاء'' دونوں کو حذف: ''مُتَعِلُنْ'' کرکے پڑھنا بھی جائز ہے پھر اسے مانوس بناکر ''فَعِلَتُنْ'' پڑھاجائے گا۔ یاپہلے سبب میں زحاف کرنااوردوسرے اپنے حال پر چھوڑدینا بھی جائز ہے، جیسے: ''مَفَاعَلُنْ'' اوریاپہلے سبب کو اپنے حال پر چھوڑنااوردوسرے میں زحاف کرنا بھی جائز ہے، جیسے: ''مُفْتَعِلُنْ'' بنانا۔ عروضیین اسے یوں تعبیر کرتے ہیں کہ ''مُسْتَفْعِلُنْ'' کے ''فاء'' اور ''سین'' میں مکانفہ ہے[۱]۔

(ب)۔ معاقبہ کی تعریف:

معاقبہ (باب مفاعلہ) کالغوی معنی ایک دوسرے کے پیچھے آنااوراصطلاح عروضیین میں عبارت ہے: دوسبب خفیف (ایک رکن یادورکن میں) جمع ہوں تو دونوں سبب کو زحاف سے سلامت رکھنا یاکسی ایک کو سلامت رکھنااور دوسرے میں زحاف کرنے کو معاقبہ کہتے ہیں، یعنی جب دوسبب کے دوساکن ایک ساتھ جمع ہوجائیں اوران دونوں ساکنوں کوایک ساتھ گراناجائز نہ ہو تواس وقت غور کرنا ہوگا کہ دونوں ساکنوں کو بحال رکھنا جائز ہے یانہیں۔ اگران دونوں کو بحال رکھنا جائز ہواوردونوں میں سے کسی ایک کو گرانا بھی جائز ہو تواس کو معاقبہ کہتے ہیں، جیسے: ''مَفَاعِيْلُنْ'' کے دونوں اسباب کے ساکنوں کو بحال رکھتے ہوئے ''مَفَاعِيْلُنْ'' سالم پڑھنا۔ یا''نون'' ساکن کف کی وجہ سے حذف ہوتو ''یاء'' قبض سے سالم رہے گی تواس کاوزن ''مَفَاعِيْــــلُ'' ہوگا یا''یاء'' ساکن کو قبض کی وجہ سے گرے گا تواس کاوزن ''مَفَاعِلُنْ'' ہوگا[۲]۔

---

(۱) المعجم المفصل: ۴۲۷۔

(۲) مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: المعجم المفصل: ۴۱۴۔

(ج)۔ مراقبہ کی تعریف:

مراقبہ (باب مفاعلہ) کا لغوی معنی ایک دوسرے کی نگہبانی کرنا اور اصطلاح میں عبارت ہے کہ ایک رکن میں دو سبب خفیف جمع ہوں تو لازماً ایک کو سلامت رکھنا اور ایک میں زحاف کرنا، کیونکہ دونوں ساکنوں کو ایک ساتھ گرانا اور ایک ساتھ بحال رکھنا جائز نہ ہو تو ایسی صورت میں ایک ساکن کو گرانا اور ایک کو بحال رکھنا ضروری ہے اسی کا نام مراقبہ ہے، جیسے: ''مَفَاعِیْلُنْ'' کی ''یاء'' اور ''نون'' میں سے کسی ایک کو حذف کرنا اور دوسرے کو سلامت رکھنا۔ یعنی اگر ''مَفَاعِیْلُنْ'' سے ''یاء'' کو گرا جائے تو ''نون'' بحال رہے گا اور اگر ''نون'' ساکن کو گرایا جائے تو ''یا'' بحال رہے گی کہ ''مَفَاعِیْلُنْ'' میں ''یاء'' اور ''نون'' کا ایک ساتھ حذف جائز نہیں[1]۔

۲۔ قواعدِ عروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: مکانفہ زحاف کا نام نہیں، بلکہ ایک حکم کا نام ہے۔

قاعدہ نمبر ۲: مکانفہ بحر سریع، منسرح، بسیط اور رجز میں واقع ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۳: معاقبہ زحاف کا نام نہیں، بلکہ یہ بھی ایک حکم کا نام ہے، معاقبہ بحر منسرح، رمل، وافر، ہزج، کامل، مدید اور مجتث میں واقع ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۴: مراقبہ بھی زحاف نہیں، بلکہ ایک حکم کا نام ہے، یہ حکم ''مَفَاعِیْلُنْ، مَفْعُوْلَاتُ، مُسْتَفْعِلُنْ'' کیساتھ خاص ہے اور یہ بحر ہزج، طویل، مضارع اور مقتضب میں واقع ہوتا ہے[2]۔

قاعدہ نمبر ۵: ارکان ''مفاعیلن، مفعولات، مستفعلن'' میں ہر دو سبب خفیف کو معاً حذف نہ کرنا اور نہ ہر دو کو ثابت رکھنا، بلکہ ایک کا حذف کرنا لازم کرنے کا نام مراقبہ ہے۔

قاعدہ نمبر ۶: بحر سریع، بحر منسرح، بحر بسیط اور بحر رجز میں ہر دو سبب خفیف کو سلامت رکھنے، یا ہر دو کو حذف کر دینے یا ایک کو گرا دینے اور ایک کو باقی رکھنے کا نام مکانفہ ہے۔

۳۔ تمرین:

(الف)۔ مکانفہ کی تعریف بمع امثلہ بیان کریں۔

(ب)۔ معاقبہ کی تعریف کریں، نیز معاقبہ کہاں ہوگا؟

(ج)۔ مراقبہ کی تعریف کریں، نیز مراقبہ کن کن بحروں میں ہوتا ہے؟

---

[1] المعجم المفصل: ۴۰۳۔

[2] المعجم المفصل: ۴۰۲۔

فصل چہارم: علل کا بیان

۱۔علت کی تعریف:

علت کا لغوی معنیٰ "بیماری" ہے اور جب کسی رکن میں علت داخل ہو تو اسے کمزور اور بیمار کر دیتا ہے اور اصطلاح میں علت وہ تبدیلی ہے جو عروض یا ضرب میں واقع ہو اور لازم ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر قصیدہ کے مطلع یعنی پہلے شعر کے عروض یا ضرب میں علت واقع ہو تو آئندہ تمام اشعار میں بھی اس کا التزام کیا جائے گا اور جس عروض یا ضرب میں علت واقع ہو اسے معلول کہتے ہیں اور جو علت سے محفوظ ہو اسے صحیح کہتے ہیں[۱]۔

۲۔علت کی اقسام وانواع:

علت کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔علتِ زیادت (ب)۔علتِ نقص

(الف)۔علتِ زیادت کی تعریف:

علتِ زیادت ضرب کے آخر میں سبب خفیف یا ساکن کا اضافہ کرنے کو کہتے ہیں اور یہ صرف ضربِ مجزوء میں واقع ہوتی ہے، کیونکہ یہ اس نقصان کا عوض ہوتا ہے جو بحر میں کسی وجہ سے واقع ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ترفیل ۲۔تذییل (ازالہ) ۳۔تسبیغ (اسباغ)

۱۔ترفیل:

(الف)۔تعریف:

ترفیل کا لغوی معنیٰ "دراز کرنا" ہے اور عروضیین کی اصطلاح میں ترفیل اس علت زیادت کو کہتے ہیں کہ جب عروض اور ضرب میں ایسا رکن آئے جس کے آخر میں وتد مجموع ہو تو اس وتد مجموع کے آخر میں ایک ایسا سبب خفیف بڑھا دینا جس کو وزن شعر میں کوئی دخل نہ ہو، اور جس وزن میں یہ علت ہو اسے مرفل کہتے ہیں، جیسے: "فَاعِلُنْ" کے آخر میں سبب خفیف "تُنْ" بطور ترفیل بڑھایا تو "فَاعِلُنْتُنْ" بنا، چونکہ یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس وزن "فَاعِلَاتُنْ" کی طرف پھیر دیں گے[۲]۔

(ب)۔محلِ ترفیل:

ترفیل درج ذیل دو ارکان میں ہوتا ہے:

---

[۱] المرشد الوافی: ۳۲، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۹۔
[۲] الارشاد الشافی: ۵۰، المرشد الوافی: ۳۳، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۹، المعجم المفصل: ۱۹۱۔

(الف)۔ ''فَاعِلُنْ'' کے آخر میں سبب خفیف ''تُنْ'' بطور ترفیل بڑھایا تو ''فَاعِلُنْتُنْ'' بنا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن ''فَاعِلَاتُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے۔ یہ بحر متدارک مجزوء ہے۔

(ب)۔ ''مُتَفَاعِلُنْ'' کے آخر میں سبب خفیف ''تُنْ'' بطور ترفیل بڑھایا تو ''مُتَفَاعِلُنْتُنْ'' بنا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے تو اسے مانوس وزن ''مُتَفَاعِلَاتُنْ'' کی طرف پھیر دیں دیا۔ یہ بحر کامل مجزوء ہے۔

۲۔تذییل (ازالہ):

(الف)۔ تعریف:

تذییل کا لغوی معنی ''دامن کھینچنا'' ہے اور اصطلاح میں تذییل اس علت زیادت کو کہتے ہیں کہ جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اس پر ایک حرف ساکن بڑھایا جائے، یعنی متحرک اور ساکن حرف کے درمیان میں ایک حرف ساکن (الف) زیادہ کرنا، اور جس وزن میں یہ علت ہو اسے مزیل کہتے ہیں، جیسے: ''فَاعِلُنْ'' میں لام کے بعد الف زیادہ کرنے سے ''فَاْعِلَانِ'' بن جاتا ہے [۱]۔

(ب)۔ محلِ تذییل:

تذییل درج ذیل تین ارکان میں ہوتا ہے:

(الف)۔ ''فَاعِلُنْ'' میں لام کے بعد الف زیادہ کرنے سے ''فَاْعِلَانِ'' بن جاتا ہے، یہ بحر متدارک مجزوء ہے۔

(ب)۔ ''مُتَفَاعِلُنْ'' میں لام کے بعد الف زیادہ کرنے سے ''مُتَفَاعِلَانِ'' بن جاتا ہے، یہ بحر کامل مجزوء ہے۔

(ج)۔ ''مُسْتَفْعِلُنْ'' میں لام کے بعد الف زیادہ کرنے سے ''مُسْتَفْعِلَانْ'' بن جاتا ہے، یہ بحر بسیط مجزوء ہے اور بعض متاخرین کے نزدیک بحر رجز میں بھی تذییل ہوتی ہے۔

۳۔تسبیغ (اسباغ):

(الف)۔ تعریف:

تسبیغ کا لغوی معنی ''اتمام'' ہے اور عروضیین کی اصطلاح میں تسبیغ اس کو کہتے ہیں کہ جو سبب خفیف عروض اور ضرب میں رکن کے آخر میں واقع ہو اس کے متحرک اور ساکن کے درمیان حرف ساکن (الف) بڑھانا، اور جس رکن میں یہ زحاف واقع ہو اسے مسبغ کہتے ہیں، جیسے: ''فَاعِلَاتُنْ'' کے آخر سبب خفیف میں ''ت'' اور ''ن'' کے درمیان ''الف'' کا اضافہ کرنے سے ''فَاعِلَاتَانِ'' بن جاتا ہے [۲]۔

(ب)۔ محلِ تسبیغ:

---

(۱) الارشاد الشافی: ۵۰، المرشد الوافی: ۳۳، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۹، المعجم المفصل: ۱۹۰۔

(۲) الارشاد الشافی: ۵۰، المرشد الوافی: ۳۳، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۹، المعجم المفصل: ۱۹۱۔

تسبیغ صرف ایک رکن میں ہوتا ہے وہ یہ کہ ''فَاعِلَاتُنْ'' کے آخر سبب خفیف میں ''ت'' اور ''ن'' کے درمیان ''الف'' کا اضافہ کرنے سے ''فَاعِلَاتَانْ'' بن جاتا ہے اور یہ صرف بحر رمل مجزوء میں ہوتا ہے۔

(ب)۔ علتِ نقص کی تعریف:

علت نقص ضرب یا عروض کے آخر سبب خفیف یا وتد مجموع یا وتد مفروق کے گرانے کو کہتے ہیں، اس کو علت بالحذف بھی کہتے ہیں۔ پھر اس کی نو قسمیں ہیں:

۱۔ حذف ۲۔ قطف ۳۔ قطع ۴۔ بتر ۵۔ قصر ۶۔ حذذ ۷۔ صلم ۸۔ وقف ۹۔ کسف

۱۔ حذف:

(الف)۔ تعریف:

حذف کے لغوی معنی ''ڈالنا'' ہیں اور عرضیین کی اصطلاح میں رکن کے آخر سے سببِ خفیف کے گرانے کو حذف کہتے ہیں، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' کے آخر سے سبب خفیف ''لُنْ'' گرا کر ''فَعُوْ'' بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن ''فَعَلْ'' وزن کی طرف پھیر دیں گے اور جس رکن میں یہ حذف ہوا سے محذوف کہتے ہیں[1]۔

(ب)۔ محلِ حذف:

حذف درج ذیل تین ارکان میں ہوتا ہے:

(الف)۔ ''فَعُوْلُنْ'' کے آخر سے سبب خفیف ''لُنْ'' گرا کر ''فَعُوْ'' بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن ''فَعَلْ'' وزن کی طرف پھیر دیں گے اور یہ بحر متقارب میں ہوتا ہے۔

(ب)۔ ''مَفَاعِيْلُنْ'' کے آخر سے سبب خفیف ''لُنْ'' گرا کر ''مَفَاعِيْ'' بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن ''فَعُوْلُنْ'' وزن کی طرف پھیر دیں گے اور یہ بحر طویل اور بحر ہزج میں ہوتا ہے۔

(ج)۔ ''فَاعِلَاتُنْ'' کے آخر سے سبب خفیف ''لُنْ'' گرا کر ''فَاعِلَاْ'' بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن ''فَاعِلُنْ'' وزن کی طرف پھیر دیں گے اور یہ بحر مدید، بحر خفیف اور بحر رمل میں ہوتا ہے۔

۲۔ قطف:

(الف)۔ تعریف:

قطف کا لغوی معنی ''انگور وغیرہ کا خوشہ کاٹنا'' ہیں اور اصطلاح میں قطف حذف مع العصب کو کہتے ہیں کہ پانچویں متحرک کو ساکن اور آخری سبب خفیف کو گرانا، جیسے: ''مُفَاعَلَتُنْ'' کا ''لام'' عصب کی وجہ سے ساکن کیا اور آخر

---

[1] المرشد الوافی: ۳۳، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۹، المعجم المفصل: ۲۱۸۔

کا سبب خفیف ''تُنْ'' بسبب حذف کے گر گیا تو ''مَفَاعِلْ'' رہ گیا۔ چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کی جگہ مانوس وزن ''فَعُوْلُنْ'' رکھ لیا۔ اور جس رکن میں یہ زحاف ہوا ہو اسے مقطوف کہتے ہیں [۱]۔

(ب)۔ محل قطف:

قطف صرف ایک رکن میں ہوتا ہے وہ یہ کہ ''مُفَاعَلَتُنْ'' کا ''لام'' عصب کی وجہ سے ساکن کیا اور آخر کا سبب خفیف ''تُنْ'' بسبب حذف کے گر گیا تو یہ مقطوف ہو کر ''مَفَاعِلْ'' رہ گیا۔ چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کی جگہ مانوس وزن ''فَعُوْلُنْ'' رکھ لیا۔ اور یہ علت بحر وافر میں واقع ہوتی ہے۔

۳۔ قطع:

(الف)۔ تعریف:

قطع کے لغوی معنی ''کاٹنا ہیں'' اور اصطلاح میں قطع اس سے عبارت ہے کہ رکن کے آخر سے وتد مجموع کے حرفِ ساکن کو گرانا اور اس سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کرنا [۲]، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' کے آخر سے ساکن کو گرایا تو ''مُسْتَفْعِلُ'' ہوا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس وزن ''مَفْعُوْلُنْ'' کی طرف پھیر دیا اور جس رکن میں یہ علت واقع ہو اسے مقطوع کہتے ہیں [۳]۔

(ب)۔ محل قطع:

علت قطع درج ذیل تین ارکان میں واقع ہوتا ہے:

(الف)۔ ''مُسْتَفْعِلُنْ'' کے آخر سے ساکن کو گرایا تو ''مُسْتَفْعِلُ'' ہوا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس وزن ''مَفْعُوْلُنْ'' کی طرف پھیر دیا اور یہ بحر رجز میں ہوتا ہے۔

(ب)۔ ''فَاعِلُنْ'' کے آخر سے ساکن کو گرایا تو ''فَاعِلْ'' ہوا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس وزن ''فَعْلُنْ'' کی طرف پھیر دیا اور یہ بحر بسیط اور بحر محدث میں ہوتا ہے۔

---

(۱) المرشد الوافی: ۳۴، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۹، المعجم المفصل: ۳۷۸۔

(۲) بعض عروضیین کہتے ہیں کہ قطع وتد مجموع کے متحرک حرف کو گرانے کا نام ہے، جیسے: ''فَاعِلُنْ'' سے ''لام'' متحرک گرانے سے ''فَاعِنْ'' یا ''فَالُنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزنِ مانوس ''فَعْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے اور ''مُتَفَاعِلُنْ'' کو مقطوع کر کے ''مُتَفَاعِنْ'' یا ''مُتَفَالُنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزن مانوس ''فَعِلَاتُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے اور اسی طرح ''مُسْتَفْعِلُنْ'' میں قطع کر ہو کر ''مُسْتَفْلُنْ'' یا ''مُسْتَفْعِنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزن مانوس ''مَفْعُوْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے۔ لیکن اس تعریف کو اکثر عروضیین نے نظر انداز کیا ہے، کیونکہ اس میں علت رکن کے آخر میں نہیں ہوتا، بلکہ رکن کے درمیان میں یہ تبدیلی ہوتی ہے۔
(ہامش المعجم المفصل فی علم العروض والقافیہ: ۳۷۷)

(۳) المرشد الوافی: ۳۴، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۹، المعجم المفصل: ۳۷۷۔

(ج)۔ ''مُتَفَاعِلُنْ'' کے آخر سے ساکن کو گرایا تو ''مُتَفَاعِلْ'' ہوا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس وزن ''فَعِلَاتُنْ'' کی طرف پھیر دیا اور یہ بحر کامل میں ہوتا ہے۔

۴۔ بتر:

(الف)۔ تعریف:

بتر کا لغوی معنی ''جڑ سے اکھیڑنا اور دُم کاٹنا'' ہیں اور اصطلاح میں بتر عبارت ہے قطع مع الحذف سے کہ قطع کیساتھ آخری سبب کو گرا دینا ''بتر'' کہلاتا ہے، یعنی حذف اور قطع (وتد مجموع کے ساکن کو حذف کر کے ماقبل کو ساکن کرنا) کے جمع کرنے کو ''بتر'' کہتے ہیں، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' سے ''لُنْ'' حذف کی وجہ سے اور ''واؤ'' قطع کے سبب گر جائے گا اور عین ساکن ہو جائے گا تو ''فَعْ'' باقی رہے گا۔ اس رکن کو ابتر کہتے ہیں۔ جس رکن میں یہ علت واقع ہو اسے ابتر یا مبتور کہتے ہیں[۱]۔

(ب)۔ محل بتر:

علت بتر صرف دو ارکان میں واقع ہوتی ہے:

(الف)۔ ''فَعُوْلُنْ'' سے ''لُنْ'' حذف کی وجہ سے اور ''واؤ'' قطع کے سبب گر جائے گا اور عین ساکن ہو جائے گا تو ''فَعْ'' باقی رہے گا۔ یہ بحر متقارب ہے۔

(ب)۔ ''فَاعِلَاتُنْ'' سے ''تُنْ'' حذف کی وجہ سے اور ''الف'' قطع کے سبب گر جائے گا اور عین ساکن ہو جائے گا تو ''فَاعِلْ'' باقی رہے گا۔ پھر اسے یا اپنے حال پر چھوڑ دیں گے یا اسے وزن مانوس ''فَعْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے اور یہ بحر مدید ہے۔

۵۔ قصر:

(الف)۔ تعریف:

قصر کا لغوی معنی ''چھوٹا کرنا'' ہیں اور اصطلاحِ علم عروض میں سبب خفیف کے ساکن کو گرا کر اس کے متحرک کو ساکن کرنا ہے، یعنی رکن کے آخر میں سبب خفیف کے ساکن کو گرا دینا اور ساکن سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کر دینا قصر کہلاتا ہے، ساکن حرف خواہ رکن کا پانچواں حرف ہو یا ساتواں حرف، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' میں ''ن'' ساکن کو گرا کر ''لام'' متحرک کو ساکن کیا جائے تو ''فَعُوْلْ'' بن جائے گا۔ اور جس رکن میں قصر ہو اسے مقصور کہتے ہیں[۲]۔

(ب)۔ محل قصر:

---

[۱] المرشد الوافی: ۳۵، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۴۰، المعجم المفصل: ۶۸۔
[۲] المرشد الوافی: ۳۴، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۴۰، المعجم المفصل: ۳۷۶۔

قصر درج ذیل تین ارکان میں واقع ہوتا ہے:

(الف)۔ ’’فَعُوْلُنْ‘‘ میں ’’ن‘‘ ساکن کو گرا کر ’’لام‘‘ متحرک کو ساکن کیا جائے تو ’’فَعُوْلْ‘‘ بن جائے گا۔ یہ بحر متقارب ہے۔

(ب)۔ ’’فَاعِلَاتُنْ‘‘ میں ’’ن‘‘ ساکن کو گرا کر ’’ت‘‘ متحرک کو ساکن کیا جائے تو ’’فَاعِلَاتْ‘‘ بن جائے گا۔ یہ بحر مدید اور بحر رمل میں ہوتا ہے۔

(ج)۔ ’’مُسْتَفْعِ لُنْ‘‘ میں ’’ن‘‘ ساکن کو گرا کر ’’ل‘‘ متحرک کو ساکن کیا جائے تو ’’مُسْتَفْعِ لْ‘‘ بن جائے گا، پھر اسے وزن مانوس ’’مَفْعُوْلُنْ‘‘ کی طرف پھیر دیں گے۔ یہ بحر خفیف مجزوء میں ہوتا ہے۔

۶۔حذذ:

(الف)۔ تعریف:

حذذ کا لغوی معنی دم کا چھوٹا ہونا ہیں، اور اصطلاح میں حذذ رکن کے آخر سے وتد مجموع کے گرانے کو کہتے ہیں، جیسے: ’’مُتَفَاعِلُنْ‘‘ کے آخر سے وتد مجموع ’’عِلُنْ‘‘ گرانے کے بعد ’’مُتَفَا‘‘ باقی رہ جاتا ہے، پھر وزن مانوس ’’فَعِلُنْ‘‘ کی طرف پھیر دیں گے اور جس رکن میں یہ علت واقع ہو اسے احذ کہتے ہیں۔ علامہ ابو اسحاق اور امام ابن جنیؒ کہتے ہیں کہ اس کو احذ اس لیے کہتے ہیں کہ جب رکن کے آخر سے وتد مجموع کو حذف ہو جاتا ہے تو وہ پڑھنے میں سریع اور کم پڑھ جاتا ہے اور جس رکن میں یہ علت واقع ہو اسے احذ کہتے ہیں[۱]۔

(ب)۔ محل حذذ:

علت حذذ صرف ایک رکن میں واقع ہوتا ہے وہ یہ کہ ’’مُتَفَاعِلُنْ‘‘ کے آخر سے وتد مجموع ’’عِلُنْ‘‘ گرانے کے بعد ’’مُتَفَا‘‘ باقی رہ جاتا ہے، پھر وزن مانوس ’’فَعِلُنْ‘‘ کی طرف پھیر دیں گے، یہ علت بحر کامل میں واقع ہوتی ہے۔

۷۔صلم:

(الف)۔ تعریف:

صلم کا لغوی معنی ’’جڑ سے ناک کان کاٹنے‘‘ کے ہیں اور اصطلاح میں صلم اس سے عبارت ہے کہ رکن کے آخر میں جو وتد مفروق ہو اسے گرا دینا، بشرطیکہ اس کے بعد کوئی جزء نہ ہو، جیسے: ’’مَفْعُوْلَاتُ‘‘ سے وتد مفروق ’’لَاتُ‘‘ کو گرا دیا تو ’’مَفْعُوْ‘‘ باقی رہا، جس کو ’’فَعْلُنْ‘‘ رکن مانوس سے بدل دیتے ہیں[۲]۔

(ب)۔ محلِ صلم:

---

[۱] المرشد الوافی: ۳۴، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۴۰، المعجم المفصل: ۲۱۷۔

[۲] المرشد الوافی: ۳۴، الارشاد الشافی: ۵۴، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۴۰، المعجم المفصل: ۳۰۰۔

علتِ صلم صرف ایک رکن میں واقع ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ "مَفْعُوْ لَاتُ" سے وتد مفروق "لَاْتُ" کو گرا دیا تو "مَفْعُوْ" باقی رہا، جس کو "فَعْلُنْ" رکن مانوس سے بدل دیتے ہیں۔ یہ علت صرف بحر سریع میں واقع ہوتی ہے۔

۸۔وقف:

(الف)۔تعریف:

وقف کا لغوی معنی "کھڑا ہونا" ہیں اور اصطلاح میں ساتویں متحرک کو ساکن کرنا وقف کہلاتا ہے، یعنی جس رکن کے آخر میں وتد مفروق ہو اس وتد مفروق کے متحرک دوم کو ساکن کر دینا وقف کہلاتا ہے، جیسے: "مَفْعُوْ لَاتُ" کے "تُ" کو ساکن کر کے "مَفْعُوْ لَاتْ" رہ جاتا ہے جس کو "مَفْعُوْ لَانْ" رکن مانوس میں بدل لیتے ہیں، ویسے "مَفْعُوْ لَاتْ" بھی غیر مانوس نہیں۔ جس رکن میں وقف ہو اس کو موقوف کہتے ہیں[1]۔

(ب)۔ محلِ وقف:

علت وقف صرف ایک رکن میں واقع ہوتا ہے، جیسے: "مَفْعُوْ لَاتُ" کے "تُ" کو ساکن کر کے "مَفْعُوْ لَاتْ" رہ جاتا ہے جس کو "مَفْعُوْ لَانْ" رکن مانوس میں بدل لیتے ہیں، ویسے "مَفْعُوْ لَاتْ" بھی غیر مانوس نہیں۔ یہ علت بحر سریع اور منسرح منہوک میں واقع ہوتی ہے۔

۹۔کسف / کشف:

(الف)۔تعریف:

کسف کا لغوی معنی کپڑا بیو نتنے اور اونٹ کی ایڑی کاٹنے کے معنی میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ کشف ہے جس کے معنی برہنہ کرنے اور ظاہر کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں ساتویں متحرک کے ساقط کرنے کو کسف کہتے ہیں، یعنی جس رکن کے آخر میں وتد مفروق ہو اس وتد کے دوسرے متحرک حرف کے گرانے کو کسف کہتے ہیں، جیسے: "مَفْعُوْ لَاتُ" کی "تُ" گرانے کے بعد "مَفْعُوْ لَا" باقی رہا، جس کو "مَفْعُوْ لُنْ" رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں، جس رکن میں کسف یا کشف ہو اسے مکسوف یا مکشوف کہتے ہیں[2]۔

(ب)۔ محلِ کسف / کشف:

علت کسف یا کشف صرف ایک رکن میں واقع ہوتی ہے، جیسے: "مَفْعُوْ لَاتُ" کی "تُ" گرانے کے بعد "مَفْعُوْ لَا" باقی رہا، جس کو "مَفْعُوْ لُنْ" رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں، یہ علت بحر سریع میں واقع ہوتی ہے۔

۳۔زحاف اور علت میں فرق:

---

[1] المرشد الوافی: ۳۴، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۴۰، المعجم المفصل: ۴۶۱۔

[2] المرشد الوافی: ۳۴، الارشاد الشافی: ۵۴، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۴۰، المعجم المفصل: ۳۸۶۔

زحاف اور علت میں چند فرق درج ذیل ہیں:

پہلا فرق: زحاف صرف اسباب میں ہوتا ہے اور علت اسباب اور اوتاد دونوں میں ہوتی ہے۔

دوسرا فرق: زحاف حشو، عروض اور ضرب سب میں واقع ہو سکتا ہے جب کہ علت صرف عروض اور ضرب میں واقع ہوتی ہے۔

تیسرا فرق: علت لازماً آیا کرتی ہے اور زحاف کے لیے لازم نہیں کہ اگر ایک شعر میں واقع ہو تو دوسرے شعر میں بھی ضرور لایا جائے۔

چوتھا فرق: زحاف کبھی قبیح ہوتا ہے، جیسے زحاف مزدوج اور کبھی واجب ہوتا ہے، جیسے بحر طویل کے عروض میں قبض اور بحر بسیط کے عروض میں خبن واجب ہے اور کبھی مستحسن ہوتا ہے، جیسے بحر بسیط کے عروض کے علاوہ دیگر بحور کے عروض میں خبن مستحسن ہے اور جب کہ بعض علل قبیح ہوتیں ہیں، جیسے خَرم اور خَزم ہے اور بعض علتیں مستحسن ہوتیں ہیں، جیسے تشعیث اور حذف بحر متقارب تام کے عروض میں مستحسن ہیں[۱]۔

۴۔ قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: علت اسباب اور اوتاد ہر ایک واقع ہو سکتی ہے[۲]۔

قاعدہ نمبر ۲: بعض علتیں لازم نہیں ہوتیں، انہیں علل جاری مجری زحاف کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۳: علت کبھی زیادتی کی صورت میں ہوتی ہے اور کبھی کمی و نقصان کی صورت میں ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۴: علت بالزیادۃ صرف ضرب میں واقع ہوتی ہے، یعنی اس ضرب میں واقع ہوتی ہے جو ضرب مجزوء ہو[۳]۔

قاعدہ نمبر ۵: علل زیادت کا وقوع صرف بحر مجزوء کی ضرب میں ہوتا ہے تاکہ اس کی کمی کا عوض ہو۔

قاعدہ نمبر ۶: علت ترفیل بحر متدارک مجزوء اور بحر کامل مجزوء میں واقع ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۷: علت تذییل بحر متدارک، بحر کامل، بحر بسیط اور عند البعض بحر رجز میں واقع ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۸: علت تسبیغ صرف بحر رمل مجزوء میں واقع ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۹: علت حذف بحر متقارب، بحر طویل، بحر ہزج، بحر مدید، بحر خفیف اور بحر رمل میں واقع ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۱۰: علت قطف صرف بحر وافر میں واقع ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۱۱: علت قطع بحر رجز، بحر بسیط، بحر محدث اور بحر کامل میں واقع ہوتی ہے۔

---

(۱) المرشد الوافی: ۳۸۔
(۲) اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۹۔
(۳) المرشد الوافی: ۳۳۔

قاعدہ نمبر ۱۲: علت بتر بحر متقارب اور بحر مدید میں واقع ہوتی ہے[۱]۔
قاعدہ نمبر ۱۳: علت قصر بحر متقارب، بحر مدید، بحر رمل اور بحر خفیف مجزوء میں واقع ہوتی ہے[۲]۔
قاعدہ نمبر ۱۴: علت حذذ صرف بحر کامل میں واقع ہوتی ہے[۳]۔
قاعدہ نمبر ۱۵: علت صلم صرف بحر سریع میں واقع ہوتی ہے[۴]۔
قاعدہ نمبر ۱۶: علت وقف بحر سریع اور بحر منسرخ منہوک میں واقع ہوتی ہے[۵]۔
قاعدہ نمبر ۱۷: علت کشف یا کسف صرف بحر سریع میں واقع ہوتی ہے[۶]۔

۵۔ جدولِ عللِ زیادت:

نوع	تعریف	علت سے پہلے	علت کے بعد
ترفیل	جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اس پر ایک سبب خفیف کا اضافہ کرنا۔	فَاعِلُنْ-مُتَفَاعِلُنْ	فَاعِلَاتُنْ-مُتَفاعِلَاتُنْ
تذییل	جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہواس پر ایک حرف ساکن کا اضافہ کرنا۔	فَاعِلُنْ- مُتَفَاعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلَانْ- مُتَفَاعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ
تسبیغ	جس رکن کے آخر میں سبب خفیف ہواس پر ایک حرف ساکن کا اضافہ کرنا۔	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتَانِ

---

(۱) المعجم المفصل: ۶۸۔
(۲) المعجم المفصل: ۳۷۶۔
(۳) المعجم المفصل: ۲۱۷۔
(۴) المعجم المفصل: ۳۰۰۔
(۵) المعجم المفصل: ۴۶۱۔
(۶) المعجم المفصل: ۳۸۶۔

۶۔جدول علت نقص:

نوع	تعریف	علت سے پہلے	علت کے بعد
ا۔حذف	رکن کے آخر سے سببِ خفیف ساقط کرنا	مَفَاعِیْلُنْ-فَاعِلَاتُنْ	فَعُوْلُنْ-فاعِلُنْ
۲۔قطف	پانچویں متحرک کو ساکن اور آخر سے سبب خفیف کو ساقط کرنا۔	مُفَاعَلَتُنْ	فَعُوْلُنْ
۳۔قطع	وتد مجموع کے ساکن کو حذف کر اس کے ماقبل کو ساکن کرنا۔	فَاعِلُنْ- مُتَفَاعِلُنْ	فَعَلُنْ- فَعِلَاتُنْ
۴۔بَتر	قطع مع الحذف،یعنی قطع کیساتھ آخر سے سبب کو ساقط کرنا۔	فَعُوْلُنْ-فَاعِلَاتُنْ	فَعْ-فِعْلُنْ
۵۔قصر	سبب خفیف کے ساکن کو گرا کر اس کے متحرک کو ساکن کرنا۔	فَعُوْلُنْ- فَاعِلَاتُنْ	فَعُوْلْ- فَاعِلَانْ
۶۔حَذذ	وتد مجموع کو ساقط کرنا۔	مُتَفَاعِلُنْ	فَعِلُنْ
۷۔صلم	وتد مفروق کو ساقط کرنا۔	مَفْعُوْلَاتُ	فَعِلُنْ
۸۔وقف	ساتویں متحرک کو ساکن کرنا۔	مَفْعُوْلَاتُ	مَفْعُوْلَانِ
۹۔کسف	ساتویں متحرک کو ساقط کرنا۔	مَفْعُوْلَاتُ	مَفْعُوْلُنْ

۷۔تمرین:

(الف)۔علت زیادت کی تعریف اور اقسام بیان کریں۔

(ب)۔علت نقص کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں۔

(ج)۔علت کا مفہوم بیان کریں۔

(د)۔ترفیل، تذییل اور تسبیغ کی تعریف اور ان کے محل بیان کریں۔

(ھ)۔زحاف اور علت میں کیا فرق ہے؟

(و)۔درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات اور ان کے محل بیان کریں۔

حذف، قطف، قطع، بتر، قصر، حذو، صلم، وقف، کسف

فصلِ پنجم: عللِ جاری مجریٰ زحاف

(الف)۔ عللِ جاری مجریٰ زحاف:

عللِ جاری مجریٰ زحاف سے وہ علتیں مراد ہیں جو غیر لازم طور پر واقع ہوتی ہیں، اگر ایک بیت میں علت واقع ہو تو دوسرے میں واقع نہ ہو۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ تشعیث ۲۔ خَرم

۱۔ تشعیث:

(الف)۔ تعریف:

تشعیث کا لغوی معنی "تفریق" کے ہیں اور اصطلاح میں تشعیث وتد مجموع کے حرف اول یا حرف ثانی کے حذف کرنے کو کہتے ہیں، جیسے: "فَاعِلَاتُنْ" کے وتد مجموع سے پہلے حرف کو حذف کریں تو "فَاعاتُنْ" بن جائے گا اور اگر دوسرے حرف کو حذف کریں تو "فَالَاتُنْ" بن جائے گا، پھر اسے رکن مانوس "مَفْعُولُنْ" کی طرف پھیر دیں گے اور جس رکن میں تشعیث ہو اسے مشعث کہتے ہیں[1]۔

(ب)۔ محلِ تشعیث:

تشعیث صرف درج ذیل دو ارکان میں ہوتا ہے:

(الف)۔ "فَاعِلَاتُنْ" کے وتد مجموع سے پہلے حرف کو حذف کریں تو "فَاعاتُنْ" بن جائے گا اور اگر دوسرے حرف کو حذف کریں تو "فَالَاتُنْ" بن جائے گا، پھر اسے رکن مانوس "مَفْعُولُنْ" کی طرف پھیر دیں گے۔ یہ علت بحر خفیف اور بحر مجتث میں واقع ہوتی ہے۔

(ب)۔ "فَاْعِلُنْ" کے وتد مجموع سے پہلے حرف کو حذف کریں تو "فَالُنْ" بن جائے گا اور اگر دوسرے حرف کو حذف کریں تو "فَاعُنْ" بن جائے گا، پھر اسے رکن مانوس "فَعْلُنْ" کی طرف پھیر دیں گے۔ یہ علت بحر متدارک میں واقع ہوتی ہے۔ یہاں یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اس حرفِ متحرک کے گرانے میں اختلاف ہے (بعض کے نزدیک "لام" گرتا ہے اور بعض کے نزدیک عین) اس کو حاصل کرنے میں چار مذہب ہیں:

امام خلیلؒ کا مذہب یہ ہے کہ وتد مجموع کا دوسرا حرف "لام" گر گیا۔ اس صورت میں "فَاعَاتُنْ" باقی رہا، جس کو "مَفْعُوْلُنْ" سے بدل لیا۔

امام اخفشؒ کا مذہب یہ ہے کہ وتد مجموع "عَلَا" کا "ع" خرم کے عمل سے گرا، باقی "فَالَاتُنْ" رہا۔ تو

---

(۱) مفتاح العلوم للسکاکی:۵۵۶، مصطلحات العروض والقافیہ للدکتور مسلک میمون:۱۷۳، معجم مصطلحات العروض والقافیہ، للدکتور عمر عتیق:۱۰۷۔

اسے ''مَفْعُوْلُنْ'' سے بدل لیا۔ لیکن اس میں یہ خرابی ہے کہ خرم کا عمل اس وتدِ مجموع پر ہی کرایا جاسکتا ہے جو رکن کے شروع میں ہو اور ''فَاعِلَاتُنْ'' میں وتد مجموع شروع میں نہیں، درمیان میں ہے۔

امام قطرب کا مذہب یہ ہے کہ اس میں قطع ہے، یعنی وتد مجموع ''عَلَا'' کے ''الف'' کو گرا کر ماقبل ''ل'' کو ساکن کر دیا گیا تو باقی ''فَاعَلْتُنْ'' رہا تو اسے ''مَفْعُوْلُنْ'' سے بدل لیا، لیکن اس میں خرابی یہ ہے کہ قطع کا عمل اس وتد مجموع پر ہوتا ہے جو رکن کے آخر میں ہو۔

امام زجاجؒ کا مذہب یہ ہے کہ تشعیث زحاف مزدوجہ ہے کہ پہلے ''فَاعِلَاتُنْ'' میں خبن کیا تو ''فَعِلَاتُنْ'' حاصل ہوا، پھر ''عین'' کو ساکن کر دینے سے ''فَعْلَاتُنْ'' ہو جاتا ہے جس کو ''مَفْعُوْلُنْ'' سے بدل لیتے ہیں۔ محقق طوسی کی بھی یہی رائے ہے[۱]۔

۲۔خَرم:

(الف۔تعریف:

خَرم کا لغوی معنی ''اونٹ کے منخر اور نتھنے میں حلقہ ڈالنے'' کے ہیں اور اصطلاح میں وتد مجموع کے پہلے حرف کو مصرع اول کے پہلے رکن سے ساقط کرنا، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' میں وتد مجموع کے پہلے حرف ''ف'' کو ساقط کرنے سے ''عُوْلُنْ'' بن جائے گا، پھر وزن مانوس ''فَعْلُنْ'' سے بدل دیں گے، جس رکن میں یہ علت واقع ہو اسے اخرم کہتے ہیں[۲]۔

(ب)۔ محلِ خَرم:

علت خرم درج ذیل تین ارکان میں واقع ہوتی ہے:

(الف)۔ ''فَعُوْلُنْ'' میں وتد مجموع کے پہلے حرف ''ف'' کو ساقط کرنے سے ''عُوْلُنْ'' بن جائے گا، پھر وزن مانوس ''فَعْلُنْ'' سے بدل دیں گے اور یہ بحر طویل اور بحر متقارب میں ہوتا ہے۔

(ب)۔ ''مُفَاعَلَتُنْ'' میں وتد مجموع کے پہلے حرف ''م'' کو ساقط کرنے سے ''فَاعَلَتُنْ'' بن جائے گا، پھر وزن مانوس ''مُفْتَعِلُنْ'' سے بدل دیں گے اور یہ بحر وافر میں ہوتا ہے۔

(ج)۔ ''مَفَاعِيْلُنْ'' میں وتد مجموع کے پہلے حرف ''م'' کو ساقط کرنے سے ''فَاعِيْلُنْ'' بن جائے گا، پھر وزن مانوس ''مَفْعُوْلُنْ'' سے بدل دیں گے اور یہ بحر ہزج اور بحر مضارع میں ہوتا ہے۔

(ج)۔اقسامِ خَرم:

---

(۱) العیون الفاخرۃ بحوالہ بحر الفصاحت:۱/ ۱۹۰۔

(۲) دراسات فی علم العروض:۱۳۵، المرشد الوافی:۳۶، اہدی السبیل:۴۴، المعجم المفصل:۲۲۴۔

عروضیین نے خَرَم کے مختلف ارکان اور مواقع کے اعتبار سے خاص اقسام ذکر کی ہیں، جو یہ ہیں:
۱۔شتر ۲۔خرب ۳۔ثلم ۴۔ثرم ۵۔عضب ۶۔قصم ۷۔جمم ۸۔عقص۔

۱۔شتر کی تعریف:

شتر کا لغوی معنی پلک کے پھر جانے اور کٹ جانے کے ہیں اور عروضیین کی اصطلاح میں ''مَفَاعِیْلُنْ'' میں خرم اور قبض کے اجتماع سے عبارت ہے، یعنی ''میم ''بسبب خرم کے اور ''ی ''بسبب قبض کے گرادیں تو مزاحف رکن ''فَاعِلُنْ'' باقی رہ جاتا ہے اور جس جزء میں یہ علت واقع ہو اسے اشتر کہتے ہیں۔ یہ زحاف بحر ہزج اور مضارع میں واقع ہوتا ہے[۱]۔

۲۔خرب کی تعریف:

خرب کے لغوی معنی ویران کرنا ہیں اوراصطلاح میں خرب خرم اور کف کے اجتماع کو کہتے ہیں ، جیسے: ''مَفَاعِیْلُنْ'' سے ''میم ''بسبب خرم اور ''نون ''بسبب کف کے گرادیں تو ''فَاعِیْلُ'' باقی رہے گا، جس کی جگہ ''مَفْعُوْلُ'' رکھ لیتے ہیں اور جس جزء میں یہ علت واقع ہو اسے اخرب کہتے ہیں، یہ زحاف بحر ہزج اور مضارع میں واقع ہوتا ہے[۲]۔

۳۔ثلم کی تعریف:

ثلم کا لغوی معنی سوراخ کرنا ہیں اوراصطلاح میں ''فَعُوْلُنْ'' کی ''ف'' گرانے کا نام ثلم ہے، ''ف'' کو گرانے کے بعد ''عُوْلُنْ'' باقی رہتا ہے جس کو ''فعْلُن'' سے بدل دیتے ہیں اور جس جزء میں یہ علت واقع ہو اسے اثلم کہتے ہیں۔ یہ زحاف بحر متقارب اور طویل میں آتا ہے[۳]۔

۴۔ثرم کی تعریف:

ثرم کا لغوی معنی آگے دانت توڑنا ہیں اوراصطلاح میں ثرم ''فَعُوْلُنْ'' میں خرم اور قبض کے اجتماع کا نام ہے، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' سے ''ف'' خرم کی وجہ سے اور ''نون'' قبض کی وجہ سے گرادیں تو ''عُوْلُ'' باقی رہے گا جس کو ''فَعْلُ'' (لام متحرک) یا ''فَاعَ'' (عین متحرک) سے بدل لیتے ہیں اور جس جزء میں یہ علت واقع ہو اسے اثرم کہتے ہیں، یہ زحاف بحر متقارب اور طَویل میں واقع ہوتا ہے[۴]۔

---

(۱) دراسات فی علم العروض:۱۳۷، اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۴۵، المعجم المفصل:۲۲۵۔
(۲) المعجم المفصل:۲۲۵، اہدی السبیل:۴۵، دراسات فی علم العروض:۱۳۷، المرشد الوافی:۳۷۔
(۳) المعجم المفصل:۲۲۴، المرشد الوافی:۳۶، اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۴۴۔
(٤) المعجم المفصل:۲۲۴، المرشد الوافی:۳۶، اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۴۴۔

۵۔ عضب کی تعریف:

عضب کا لغوی معنی درخت کے شاخوں کو کاٹنا اور اصطلاح میں عضب ''مُفَاعَلَتُنْ'' میں خرم کرنا، یعنی وتد مجموع جو رکن کے اول میں ہو اس کا پہلا حرف گرا دینا، جیسے: ''مُفَاعَلَتُنْ'' میں ''میم'' کو خرم کی وجہ سے گرا دیں تو ''فَاعَلَتُنْ'' بن جائے گا، جس کو ''مُفْتَعِلُنْ'' سے بدل لیتے ہیں اور اس کا مزاحف رکن معضوب کہلاتا ہے اور جس جزء میں یہ علت واقع ہو اسے اعضب بھی کہتے ہیں۔ یہ زحاف بحر وافر میں آتا ہے[۱]۔

۶۔ قصم کی تعریف:

قصم کا لغوی معنی دانت توڑنا ہیں اور اصطلاح میں ''مُفَاعَلَتُنْ'' میں خرم اور عضب کے اجتماع کو قصم کہتے ہیں، جیسے ''مُفَاعَلَتُنْ'' سے بسبب خرم کے ''میم'' گر گیا اور بسبب عصب کے ''لام'' ساکن ہو تو ''فَاعَلْتُنْ'' رہ گیا جس کو ''مَفْعُوْلُنْ'' میں بدل دیا۔ اور جس رکن میں یہ زحاف ہو اسے اقصم کہتے ہیں، یہ زحاف بحر وافر کیساتھ خاص ہے اور اوائل مصاریع میں آتا ہے[۲]۔

۷۔ جمم کی تعریف:

جمم کا لغوی معنی لڑائی میں بے نیزہ ہونا ہیں اور اصطلاح میں جمم عقل اور خرم کے اجتماع کا نام ہے، جیسے: ''مُفَاعَلَتُنْ'' میں بسبب عقل کے ''لام'' متحرک گر گیا اور بسبب خرم کے ''میم'' متحرک حذف ہوئی تو ''فَاعَتُنْ'' باقی رہا، اس کو ''فَاعِلُنْ'' رکن مانوس سے بدل لیا۔ اور جس جزء میں یہ علت واقع ہو اسے اجم کہتے ہیں، یہ زحاف بحر وافر کیساتھ خاص ہے[۳]۔

۸۔ عقص کی تعریف:

عقص کا لغوی معنی زلفوں کے بال لپیٹنا کے ہیں اور اصطلاح میں خرم اور نقص کے اجتماع سے عبارت ہے، جیسے: ''مُفَاعَلَتُنْ'' سے بسبب خرم کے ''میم'' گرایا اور بسبب نقص کے لام ساکن ہو کر ''نون'' حذف ہوا تو ''فَاعَلْتُ'' باقی رہا۔ اس کو ''مَفْعُوْلُ'' سے بدل لیتے ہیں اور جس جزء میں یہ علت واقع ہو اسے اعقص کہتے ہیں، یہ زحاف بحر وافر کیساتھ خاص ہے[۴]۔

۲۔ قواعدِ عَروضیہ:

---

(۱) اہدی السبیل:۴۵، دراسات فی علم العروض:۱۳۷۔
(۲) المعجم المفصل:۲۲۵، اہدی السبیل:۴۵، المرشد الوافی:۳۷، دراسات فی علم العروض:۱۳۷۔
(۳) المعجم المفصل:۲۲۵، اہدی السبیل:۴۵، المرشد الوافی:۳۷، دراسات فی علم العروض:۱۳۷۔
(۴) المعجم المفصل:۲۲۵، اہدی السبیل:۴۵، المرشد الوافی:۳۷، دراسات فی علم العروض:۱۳۷۔

قاعدہ نمبر ۱: بعض حضرات کہتے ہیں کہ تشعیث ایک غیر ضروری علت ہے، کیونکہ "فَاعِلَاتُنْ" سے "مفعولن" خبن وتسکین سے حاصل کیا جاسکتا ہے اور یہ فرع یعنی مخبون مسکن شعر میں کسی بھی مقام پر لائی جاسکتی ہے، ایسی صورت میں تشعیث کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے[۱]۔

قاعدہ نمبر ۲: عروضیین کا اصول ہے کہ جو رکن مزاحف بے معنی یا غیر مانوس رہ جاتا ہے اس کو لفظ مانوس متفق الوزن سے بدل لیتے ہیں اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے اس کو رعایت کو ملحوظ رکھتے ہیں اور جہاں ممکن نہ ہو لفظ مہمل کیساتھ تعبیر کرتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۳: کبھی شعر کے صدر اور عجز میں ایک یا دو یا تین یا چار تک حروف کا اضافہ کیا جاتا ہے اور شاذونادر پانچ حروف کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے اسے خَزم کہتے ہیں[۲]۔

قاعدہ نمبر ۴: خرم صرف ان ارکان میں ہوتا ہے جن کے اول میں وتد مجموع ہو اور وہ یہ تین ارکان ہیں: "فَعُوْلُنْ"، "مُفَاعَلَتُنْ"، "مَفَاعِیْلُنْ"[۳]۔

قاعدہ نمبر ۵: اکثر شعراء قصائد کے مطلع میں خرم کے طور پر حروف عاطفہ (واؤ، فاء) وغیرہ کو حذف کرتے ہیں[۴]۔

۳۔ جدول علل جاری مجریٰ زحاف:

علل جاری مجریٰ زحاف

	نوع	تعریف
۱	تشعیث	وتد مجموع کے حرف اول یا حرف ثانی کو حذف کرنا، جیسے: "فَاعِلَاتُنْ" کے وتد مجموع سے پہلے حرف کو حذف کریں تو "فَاعاتُنْ" بن جائے گا۔
۲	خَرم	وتد مجموع کے پہلے حرف کو مصرع اول کے پہلے رکن سے ساقط کرنا، جیسے: "فَعُوْلُنْ" میں وتد مجموع کے پہلے حرف "ف" کو ساقط کرنے سے "عُوْلُنْ" بن جائے گا، پھر وزن مانوس "فَعْلُنْ" سے بدل دیں گے۔
۳	شتر	"مَفَاعِیْلُنْ" میں خرم اور قبض کے اجتماع سے عبارت ہے، یعنی "میم" بسبب خرم کے اور "ی" بسبب قبض کے گرا دیں تو مزاحف رکن "فَاعِلُنْ" باقی رہ جاتا ہے۔

---

(۱) معراج العروض: ۶۳۔
(۲) اہدی السبیل: ۴۲۔، المرشد الوافی: ۳۷۔
(۳) اہدی السبیل: ۴۴، المعجم المفصل: ۲۲۴۔
(۴) المعجم المفصل: ۲۲۶۔

۴	خَرب	خرم اور کف کے اجتماع کو کہتے ہیں، جیسے: ''مَفَاعِیْلُنْ'' سے ''میم'' بسبب خرم اور ''نون'' بسبب کف کے گرادیں تو ''فَاعِیْلُ'' باقی رہے گا، جس کی جگہ ''مَفْعُوْلُ'' رکھ لیتے ہیں۔
۵	ثلم	''فَعُوْلُنْ'' کی ''ف'' کو گرانے کا نام ثلم ہے، ''ف'' کو گرانے کے بعد ''عُوْلُنْ'' باقی رہتا ہے جس کو ''فعْلُن'' سے بدل دیتے ہیں۔
۶	ثرم	''فَعُوْلُنْ'' میں خرم اور قبض کے اجتماع کا نام ہے، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' سے ''ف'' خرم کی وجہ سے اور ''نون'' قبض کی وجہ سے گرادیں تو ''عُوْلُ'' باقی رہے گا جس کو ''فَعْلُ'' (لام متحرک) یا ''فَاع'' (عین متحرک) سے بدل لیتے ہیں۔
۷	عضب	''مُفَاعَلَتُنْ'' میں خرم کرنا، یعنی وتد مجموع جو رکن کے اول میں ہو اس کا پہلا حرف گرادینا، جیسے: ''مُفَاعَلَتُنْ'' میں ''میم'' کو خرم کی وجہ سے گرادیں تو ''فَاعَلَتُنْ'' بن جائے گا، جس کو ''مُفْتَعِلُنْ'' سے بدل لیتے ہیں۔
۸	قصم	''مُفَاعَلَتُنْ'' میں خرم اور عضب کے اجتماع کو قصم کہتے ہیں، جیسے ''مُفَاعَلَتُنْ'' سے بسبب خرم کے ''میم'' گر گیا اور بسبب عصب کے ''لام'' ساکن ہو تو ''فَاعَلْتُنْ'' رہ گیا جس کو ''مَفْعُوْلُنْ'' میں بدل دیا۔
۹	جمم	جمم عقل اور خرم کے اجتماع کا نام ہے، جیسے: ''مُفَاعَلَتُنْ'' میں بسبب عقل کے ''لام'' ساکن گر گیا اور بسبب خرم کے ''میم'' متحرک حذف ہوئی تو ''فَاعَتُنْ'' باقی رہا، اس کو ''فَاعِلُنْ'' رکن مانوس سے بدل لیا۔
۱۰	عقص	خرم اور نقص کے اجتماع سے عبارت ہے، جیسے: ''مُفَاعَلَتُنْ'' سے بسبب خرم کے ''میم'' گرایا اور بسبب نقص کے لام ساکن ہو کر ''نون'' حذف ہوا تو ''فَاعَلْتُ'' باقی رہا۔ اس کو ''مَفْعُوْلُ'' سے بدل لیتے ہیں۔

۵۔ تمرین:

(الف)۔ جاری مجریٰ زحاف کا مفہوم بیان کریں۔ نیز جاری مجریٰ زحاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ب)۔ تشعیث اور خرم کی تعریف بیان کریں۔ نیز خرم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ج)۔ درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات اور محل بیان کریں۔

شتر، خرب، ثلم، ثرم، عضب، قصم، جمم، عقص۔

باب سوم :

بحورِ مفردہ

یہ باب درج ذیل سات فصلوں پر مشتمل ہے :
فصلِ اول :: بحرِ کامل * فصلِ دوم :: بحرِ وافر * فصلِ سوم :: بحرِ ہزج * فصلِ چہارم :: بحرِ رجز *
فصلِ پنجم :: بحرِ رمل * فصلِ ششم :: بحرِ متقارب * فصلِ ہفتم :: بحرِ متدارک

فصلِ اول: بحرِ کامل

۱۔ بحرِ کامل کا وزن (حسب دائرہ):

مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ//ہ	*	///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ//ہ

۲۔ بحرِ کامل کی وجہ تسمیہ:

بحرِ کامل کو کامل اس لیے کہتے ہیں کہ یہ تمام بحروں میں حرکات کے اعتبار سے کامل ترین بحر ہے، کیونکہ اس میں تیس حرکات ہیں جو دیگر بحروں میں نہیں۔ یا اس کو کامل اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے ضروب دیگر بحروں کے ضروب کی بہ نسبت زیادہ ہیں، کیونکہ اس کے نو ضروب ہیں۔ یا اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ بحر جیسی دائرے میں وضع کی گئی ہے ایسی ہی مستعمل ہے اس لیے اس کو کامل کہتے ہیں[1]۔

۳۔ بحرِ کامل کی مفتاح:

(الف):

مُتَكَـــامِلٌ وَجَمَـــالُ وَجْهِكَ فَـــاتِنٌ	*	مُتَفَــاْعِلُنْ مُتَفَــاْعِلُنْ مُتَفَــاْعِلُنْ

(ب):

كَمُلَ الْجَمَـالِ مِنَ الْبُحُوْرِ الْكَامِلُ	*	مُتَفَــاْعِلُنْ مُتْفَــاْعِلُنْ مُتَفَــاْعِلُ

(ج):

مَــا فِــي الْأَنَامِ عَلَى الْأَدِيْمِ بِكَـامِلِ	*	مُتَفَــاعِلُنْ مُتْفَــاعِلُنْ مُتَفَــاعِــلُ

۴۔ اوزانِ مستعملہ:

(الف)۔ تام:

۱۔

مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ//ہ	*	///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ//ہ

۲:

---

(۱) المعجم المفصل:۱۰۶، المرشد الوافی:۶۹، اہدی السبیل:۷۱۔

مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	❊	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلْ = فَعِلَاْتُنْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ//ہ	❊	///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ/ہ

۳:

مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْ=فَعِلُنْ	❊	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ	❊	///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ//ہ

۴:

مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْ=فَعِلُنْ	❊	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتْفَاْ=فَعْلُنْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ	❊	///ہ//ہ	///ہ//ہ	/ہ/ہ

(ب)۔مجزوء:

۱۔

مُتَفَـــاْعِلُـــنْ	مُتَفَـــاْعِلُـــنْ	❊	مُتَفَـــاْعِلُـــنْ	مُتَفَـــاْعِلُـــنْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	❊	///ہ//ہ	///ہ//ہ

۲۔

مُتَفَـــاْعِلُـــنْ	مُتَفَـــاْعِلُـــنْ	❊	مُتَفـــاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ+تُنْ= مُتَفَاْعِلَاْتُنْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	❊	///ہ//ہ	///ہ//ہ/ہ

۳۔

مُتَفَـــاْعِلُـــنْ	مُتَفَـــاْعِلُـــنْ	❊	مُتَفَـــاْعِلُنْ	مُتَفَـــاْعِلُنْ+نْ= مُتَفَاْعِلَاْنْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	❊	///ہ//ہ	///ہ//ہہ

۵۔بحرِ کامل کی اقسام:

بحرِ کامل کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ تام (مسدس) (ب)۔ مجزوء (مربع)

(الف)۔ تام (مسدس):

تام مسدس وہ بحرِ کامل ہے جس میں چھ مرتبہ "مُتَفَاْعِلُنْ" مذکور ہو، تین مرتبہ مصرعِ اول میں اور تین مرتبہ مصرعِ ثانی میں[۱]۔ پھر اس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ صحیح ۲۔ مقطوع ۳۔ احذّ ۴۔ احذّ مضمر

(ب)۔ مجزوء (مربع):

مجزوء مربع وہ بحرِ کامل ہے جس میں چار مرتبہ "مُتَفَاعِلُنْ" مذکور ہو، دو مرتبہ مصرع اول اور دو مرتبہ مصرع ثانی میں۔ پھر اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ صحیح ۲۔ مزفل ۳۔ مذیل

بحرِ کامل کی درج ذیل کل سات قسمیں ہوئیں:

۱۔ تام صحیح ۲۔ تام مقطوع ۳۔ تام اخذ ۴۔ تام مضمر ۵۔ مجزوء صحیح ۶۔ مجزوء مرفل ۷۔ مجزوء مذیل

۱۔ تام صحیح کی تعریف:

بحرِ کامل تام صحیح وہ بحر ہے جس کے عروض اور ضربیں تام صحیح ہوں، جیسے:

مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ
///٥//٥	///٥//٥	///٥//٥	*	///٥//٥	///٥//٥	///٥//٥

۲۔ تام مقطوع کی تعریف:

بحرِ کامل تام مقطوع وہ بحر ہے جس کے عروض تام صحیح ہوں اور ضربیں تام مقطوع ہوں، قطع وہ علت نقص ہے جس میں وتد مجموع کے ساکن کو گرا کر اس کے ماقبل کو ساکن کیا جاتا ہے، جیسے: "مُتَفَاعِلْ" ہے جو اصل میں "مُتَفَاعِلُنْ" تھا، اس میں "عِلُنْ" وتد مجموع کے "ن" کو گرا کر اس کے ماقبل "لام" کو ساکن کیا تو "مُتَفَاعِلْ" بن گیا۔ عروضیین اس کو "فَعِلَاتُنْ" پڑھتے ہیں۔ اس بحر کا وزن یہ ہے:

مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ   مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلُنْ مُتَفَاعِلْ (فَعِلَاتُنْ)

مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلْ= فَعِلَاتُنْ
///٥//٥	///٥//٥	///٥//٥	*	///٥//٥	///٥//٥	///٥/٥

۳۔ تام احذّ کی تعریف:

---

(۱) المعجم المفصل: ۱۰۶، المرشد الوافی: ۶۹، اہدی السبیل: ۷۱۔

بحرِ کامل تام احذّ وہ بحر ہے جس کے عروض تام حذذ ہوں اور ضربیں بھی تام حذذ ہوں، حذذ اس علت نقص کو کہتے ہیں جس میں تفعیلہ کے آخر سے وتد مجموع کو گرادیا گیا ہو، جیسے: "مُتَفاعِلُنْ" سے "لُنْ" وتد مجموع گرادیا تو "مُتَفَاْ" ہوگیا، اس کو رکن مانوس " فَعِلُنْ" سے بدل دیتے ہیں، جیسے:

مُتَفاعِلُنْ مُتَفاعِلُنْ فَعِلُنْ   مُتَفاعِلُنْ مُتَفاعِلُنْ فَعِلُنْ

مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْ=فَعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْ=فَعِلُنْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ	*	///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ

۴۔ تام احذّ مضمر کی تعریف:

بحر کامل تام احذّ مضمر وہ بحر ہے جس کے عروض تام محذذ ہوں، جیسے: "مُتَفاعِلُنْ" سے "لُنْ" وتد مجموع گرادیا تو "مُتَفَاْ" ہوگیا، پھر اس کو رکن مانوس " فَعِلُنْ" سے بدل دیتے ہیں اور اسی طرح اس کی ضربیں تام محذذ مضمر ہوں، اضمار وہ زحاف ہے جس میں دوسرے متحرک کو ساکن کیا گیا ہو، جیسے: "مُتَفاعِلُنْ" سے "لُنْ" وتد مجموع گرادیا تو "مُتَفَاْ" ہوگیا، اس میں اضمار کیا تو "مُتْفَاْ" ہوگیا، پھر اس کو رکن مانوس " فَعْلُنْ" سے بدل دیتے ہیں، یہاں زحاف جاری مجریٰ علت (غیر لازم) کے ہے[1]، جیسے:

مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْ=فَعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتْفَاْ=فَعْلُنْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	///ہ	*	///ہ//ہ	///ہ//ہ	/ہ/ہ

۵۔ مجزوء صحیح کی تعریف:

بحر کامل مجزوء صحیح وہ بحر ہے جس کے عروض اور ضروب مجزوء صحیح ہوں، یعنی جس میں دو مرتبہ " مُتَفَاْعِلُنْ " ہر ایک مصرع میں مذکور ہو، جیسے:

مُتَفَـــاْعِلُـــنْ	مُتَفَـــاْعِلُـــنْ	*	مُتَفَـــاْعِلُـــنْ	مُتَفَـــاْعِلُـــنْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	*	///ہ//ہ	///ہ//ہ

۶۔ مجزوء مرفل کی تعریف:

بحر کامل مجزوء مرفل وہ بحر ہے جس کے عروض مجزوء صحیح ہوں اور اس کے ضروب مجزوء مرفل ہوں، ترفیل وہ علت ہے جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اس پر ایک سبب خفیف "تُنْ" کو بڑھا دیا جائے، جیسے: "مُتَفَاْعِلُنْ" پر ایک سبب خفیف "تُنْ" کو بڑھا دیں تو "مُتَفَاْعِلُنْتُنْ" ہوا، پھر اس کو رکن مانوس "مُتَفَاْعِلَاْتُنْ" سے بدل

---

[1] المعجم المفصل: ۱۰۶، مذکرات فی العروض: ۳۷۔

دیتے ہیں، جیسے:

مُتَفَــاْعِلُــــنْ	مُتَفَــاْعِلُــــنْ	*	مُتَفَــاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ+تُنْ =مُتَفَاْعِلَاْتُنْ
///٥//٥	///٥//٥	*	///٥//٥	///٥//٥/٥

۷۔مجزوءمذیل کی تعریف:

بحر کامل مجزوء مذیل وہ بحر ہے جس کے عروض مجزوء صحیح ہوں، جیسے:"مُتَفَاْعِلُنْ"، اوراس کے ضروب مجزوء مذیل ہوں، جیسے:" مُتَفَاْعِلَاْن"۔تذییل وہ علت زیادت ہے جس کے رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو، اس پر ایک حرف ساکن بڑھاجائے، جیسے:"مُتَفَاْعِلُنْ"پر ایک ساکن حرف"نْ"کااضافہ کیاتو" مُتَفَاْعِلُنْ+نْ"ہوا، پھراس کورکن مانوس" مُتَفَاْعِلَاْنْ"سے بدل دیتے ہیں[1]، جیسے:

مُتَفَــاْعِلُــنْ	مُتَفَــاْعِلُــــنْ	*	مُتَفَــاْعِلُــنْ	مُتَفَاْعِلُنْ+نْ= مُتَفَاْعِلَاْنْ
///٥//٥	///٥//٥	*	///٥//٥	///٥//٥٥

۶۔بحر کامل کے عروض اور ضروب:

بحر کامل کے تین عروض اور سات ضروب ہیں:

پہلی عروض تام صحیح (مُتَفَاْعِلُنْ) ہے اوراس کی تین ضرب ہیں:

(الف)۔پہلی ضرب عروض کے مثل تام صحیح (مُتَفَاْعِلُنْ) ہے[2]، جیسے:

وَإِذَا صَحَوْتُ فَمَا أُقَصِّرُ عَنْ نَدىً * وَكَمَا عَلِمْتِ شَمائِلِي وَتَكَرُّمِي

وَإِذَاصَحَوْ	تُ فَمَا أُقَصْ	صِرُ عَنْ نَدَنْ	*	وَكَمَا عَلِمْ	تِ شَمَائِلِي	وَتَكَرُّمِي
///٥//٥	///٥//٥	///٥//٥	*	///٥//٥	///٥//	///٥//٥
مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ
سالم	سالم	صحيح	*	سالم	سالم	صحيح

(ب)۔دوسری ضرب تام مقطوع(فَعِلَاْتُنْ) ہے، جیسے:

وَإِذَا دَعَوْنَكَ عَمَّهُنَّ فَإِنَّهُ * نَسَبٌ يَزِيدُكَ عِنْدَهُنَّ خَبَالَا

وَإِذَا دَعَوْ	نَكَ عَمْمَهُنْ	فَإِنْنَهُوْ	*	نَسَبٌ يَزِي	دُكَ عِنْدَهُنْ	نَ خَبَالَا

(۱) مذکرات فی العروض:۳۷۔

(۲) المعجم المفصل:۱۰۷، المرشد الوافی فی العروض:۷۰۔

///ه//ه	///ه//ه	///ه//ه	*	///ه//ه	///ه//ه	///ه/ه
مُتَفاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلْ=فَعِلَاتُنْ
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	مقطوع

(ج)۔ تیسری ضرب اخذ مضمر ہے، جیسے:

لِمَنِ الدِّيَارُ بِرَامَتَيْنِ فَعَاقِلٍ * دَرَسَتْ وَغَيَّرَ آيَها الْقَطْرُ

لِمَنِلْدِيَا	رُ بِرَامَتَيْ	نِ فَعَاقِلِنْ	*	دَرَسَتْ وَغَيْ	يَرَ آَيْهَلْ	قَطْرُوْ
///ه//ه	///ه//ه	///ه//ه	*	///ه//ه	///ه//ه	/ه/ه
مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتْفَاْ= فَعْلُنْ
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	مضمر

دوسری عروض تام حذاء (فَعِلُنْ) ہے، اس کی دو ضرب ہیں:

پہلی ضرب عروض کے مثل احذ تام (فَعِلُنْ) ہے، جیسے:

دِمَنٌ عَفَتْ وَمَحَا مَعَا لِمَهَا * هَطِلٌ أَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبُ

دِمَنُنْ عَفَتْ	وَمَحَا مَعَا	لِمَهَا	*	هَطِلُنْ أَجَشْ	شُ وَبَارِحُ	تَرِبُ
///ه//ه	///ه//ه	///ه	*	///ه//ه	///ه//ه	///ه
مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْ= فَعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْ=فَعِلُنْ
سالم	سالم	حذاء	*	سالم	سالم	حذاء

دوسری ضرب احذ مضمر (فَعْلُنْ) ہے، جیسے:

وَلَأَنْتَ أَشْجَعُ مِنْ أُسَامَةَ إِذْ * دُعِيَتْ نِزَالِ وَلُجَّ فِي الذُّعْرِ

وَلَأَنْتَ أَشْ	جَعُ مِنْ أُسَا	مَةَ إِذْ	*	دُعِيَتْ نِزَا	لِ وَلُجْجَ فِذْ	ذُعْرِيْ
///ه//ه	///ه//ه	///ه	*	///ه//ه	///ه//ه	/ه/ه
مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	فَعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	فَعْلُنْ
سالم	سالم	حذاء	*	سالم	سالم	مضمر

تیسری عروض مجزوء صحیح (مُتَفَاْعِلُنْ) ہے اور اس کی چار ضرب ہیں[۱]:

پہلی ضرب مجزوء مرفل (مُتَفَاْعِلَاتُنْ) ہے، جیسے:

وَلَقَدْ سَبَقْتَهُمْ إِلَيَّ * فَلَمْ نَزَعْتَ وَأَنْتَ آخَرُ

وَلَقَدْ سَبَقْ	هُمُوْ إِلَيْ	*	فَلَمْ نَزَعْ	وَأَنْتَ أَاْخَرُ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	*	///ہ//ہ	///ہ//ہ/ہ
مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلَاْتُنْ
سالم	صحیح	*	سالم	مرفل

دوسری ضرب مجزوء مذیل (مُتَفَاْعِلَاْنِ) ہے، جیسے:

جَدَثٌ يَكُوْنُ مَقَامُهُ * أَبَداً بِمُخْتَلِفِ الرِّيَاحِ

جَدَثُنْ يَكُوْ	نَ مَقَامُهُوْ	*	أَبَدَنْ بِمُخْ	تَلِفِرْرِيَاحِ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	*	///ہ//ہ	///ہ//ہ
مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلَاْنِ
سالم	صحیح	*	سالم	مذیل

تیسری ضرب[۲] (مُتَفَاْعِلُنْ) عروض کی طرح مجزوء صحیح ہے، جیسے:

وَإِذَا افْتَقَرْتَ فَلَا تَكُنْ * مُتَخَشِّعاً وَتَجَمَّلِ

وَإِذَا افْتَقَرْ	تَ فَلَا تَكُنْ	*	مُتَخَشْشِعَنْ	وَتَجَمْمَلِيْ
///ہ//ہ	///ہ//ہ	*	///ہ//ہ	///ہ//ہ
مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ
سالم	صحیح	*	سالم	صحیح

چوتھی ضرب مجزوء مقطوع[۳] (مُتَفَاْعِلْ=فَعِلَاْتُنْ) ہے، جیسے:

---

(۱) المعجم المفصل:۱۰۷، المرشد الوافی:۷۰۔
(۲) اس ضرب میں اضمار، وقص اور خزل تینوں جائز ہیں۔ المعجم المفصل:۱۰۹۔
(۳) اس ضرب میں اضمار کے علاوہ دیگر زحاف جائز نہیں۔ المعجم المفصل:۱۰۹۔

وَإِذَا هُمْ ذَكَرُوْا الْإِسَاءَ * ةَ أَكْثَرُوْا الْحَسَنَاتِ

وَإِذَا هُمُوْ	ذَكَرُلْ إِسَاْ	*	ءَ ةَ أَكْثَرُلْ	حَسَنَاتِيْ
///ه//ه	///ه//ه	*	///ه//ه	///ه/ه
مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفَاْعِلُنْ	مُتَفَاْعِلْ=فَعِلَاتُنْ

۷۔بحرِ کامل میں زحافات وعلل:

بحرِ کامل میں تین زحافات (اضمار، وقص، خزل) واقع ہوتے ہیں، جن میں دو زحاف (اضمار، وقص) مفرد اور ایک مرکب (خزل) ہے[1]۔

(الف)۔اضمار:

اضمار[2] کی وجہ سے "مُتَفَاْعِلُنْ" مضمر ہوکر "مُسْتَفْعِلُنْ" بن جاتا ہے، یہ حشو، عروض اور ضروب سب میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ مستحسن غیر لازم ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ اضمار بحرِ کامل میں بکثرت واقع ہوتا ہے اور کبھی تو یہ شعر کے تمام ارکان میں واقع ہوجاتا ہے، جیسے:

إِنِّي امْرَؤٌ مِنْ خَيْرِ عَبْسٍ مَنْصَباً * شَطْرِيْ وَأَحْمِيْ سَائِرِيْ بِالْمُنْصُلِ

إِنْنَمْرُؤُنْ	مِنْ خَيْرِ عَبْ	سِنْ مَنْصَبَنْ	*	شَطْرِيْ وَأَحْ	مِيْ سَائِرِيْ	بِلْ مُنْصُلِيْ
/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	*	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
مضمر	مضمر	مضمر	*	مضمر	مضمر	مضمر

بحرِ کامل کی تمام تفعیلات میں جب اضمار ہوتا ہے تو وہ بحرِ رجز کے مشابہ ہوجاتی ہیں، جس کی وجہ سے دونوں میں اشتباہ پیدا ہوتا جاتا ہے، تاہم اتنی بات ضرور ہے کہ اگر قصیدہ میں ایک مرتبہ بھی "مُتَفَاْعِلُنْ" آیا تو یہ بات متعین ہوجاتی ہے کہ یہ بحرِ رجز نہیں بلکہ بحرِ کامل ہے اور جب "مُتَفَاْعِلُنْ" مضمر ہوکر "مُسْتَفْعِلُنْ" بن جاتا ہے تو اس میں "سین" اور "فاء" میں معاقبہ ہوگا کہ یا "سین" کو حذف کرکے "فاء" کو چھوڑدیں گے اور یا "فاء" کو حذف

---

[1] المعجم المفصل:۱۱۱۔

[2] اضمار کا لغوی معنی چھپانا ہیں اور اصطلاح میں اضمار وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں دوسرے متحرک کو ساکن کیا جائے، جیسے: "مُتَفَاْعِلُنْ"، مضمر ہوکر "مُتْفَاْعِلُنْ" بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ "مُسْتَفْعِلُنْ" بن جاتا ہے۔

کر کے ''سین'' کو چھوڑ دیا جائے گا[١]۔

(ب)۔ وقص:

وقص [٢] کی وجہ سے ''مُتَفَاْعِلُنْ'' مضمر ہو کر ''مَفَاْعِلُنْ'' بن جاتا ہے، یہ حشو، عروض اور ضروب سب میں واقع ہوتا ہے، لیکن یہ زحاف شاذونادر ہوتا ہے، کیونکہ اس میں ثقل پایا جاتا ہے، جیسے:

يَذُبُّ عَنْ حَرِيْمِهِ بِسَيْفِهِ * وَ رُمْحِهِ وَ نَبْلِهِ وَ يَحْتَمِيْ

يَذُبُّ عَنْ	حَرِيْمِهِيْ	بِسَيْفِهِيْ	*	وَ رُمْحِهِيْ	وَ نَبْلِهِيْ	وَ يَحْتَمِيْ
//ه//ه	//ه//ه	//ه//ه	*	//ه//ه	//ه//ه	//ه//ه
مَفَاعِلُنْ	مَفَاعِلُنْ	مَفَاعِلُنْ	*	مَفَاعِلُنْ	مَفَاعِلُنْ	مَفَاعِلُنْ
موقوص	موقوص	موقوص	*	موقوص	موقوص	موقوص

(ج)۔ خزل:

خزل [٣] کی وجہ سے ''مُتَفَاْعِلُنْ'' مضمر ہو کر ''مُفْتَعِلُنْ'' بن جاتا ہے [٤]، یہ حشو، عروض اور ضروب سب میں واقع ہوتا ہے، لیکن یہ زحاف قبیح سمجھا جاتا ہے، اس لیے یہ شاذونادر ہوتا ہے، اس کی مثال یہ ہے:

مَنْزِلَةٌ صُمَّ صَدَاهَا وَعَفَتْ * أَرْسُمُهَا إِنْ سُئِلَتْ لَمْ تُجِبِ

مَنْزِلَتُنْ	صُمْمُ صَدَاْ	هَاْ وَعَفَتْ	*	أَرْسُمُهَا	إِنْ سُئِلَتْ	لَمْ تُجِبِيْ

---

(١) معاقبہ (باب مفاعلہ) کا لغوی معنیٰ ایک دوسرے کے پیچھے آنا اور اصطلاح عروضیین میں عبارت ہے: دو سبب خفیف (ایک رکن یا دو رکن میں) جمع ہوں تو دونوں سبب کو زحاف سے سلامت رکھنا یا کسی ایک کو سلامت رکھنا اور دوسرے میں زحاف کرنے کرنے کو معاقبہ کہتے ہیں، یعنی جب دو سبب کے دو ساکن ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور ان دونوں ساکنوں کو ایک ساتھ گرانا جائز نہ ہو تو اس وقت غور کرنا ہو گا کہ دونوں ساکنوں کو بحال رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ان دونوں کو بحال رکھنا جائز ہو اور دونوں میں سے کسی ایک کو گرانا بھی = = جائز ہو تو اس کو معاقبہ کہتے ہیں، جیسے: ''مَفَاعِيْلُنْ'' کے دونوں اسباب کے ساکنوں کو بحال رکھتے ہوئے ''مَفَاعِيْلُنْ'' سالم پڑھنا۔ یا ''نون'' ساکن کف کی وجہ سے حذف ہو تو ''یاء'' قبض سے سالم رہے گی تو اس کا وزن ''مَفَاعِيْلُ'' ہو گا۔ یا ''یاء'' ساکن کو قبض کی وجہ سے گرے گا تو اس کا وزن ''مَفَاعِلُنْ'' ہو گا۔ (المعجم المفصل: ٤١٤)

(٢) وقص کا لغوی معنیٰ گردن توڑنا ہیں اور اصطلاح میں وقص وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں دوسرے متحرک کو حذف کیا جائے، جیسے: ''مُتَفَاْعِلُنْ'' موقوص ہو کر ''مفَاْعِلُنْ'' بن جاتا ہے۔

(٣) خزل کا لغوی معنیٰ کاٹنا ہیں اور اصطلاح میں خزل اضمار مع الطی کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے متحرک کو ساکن اور چوتھے ساکن کو حذف کیا گیا ہو، جیسے: ''مُتَفَاْعِلُنْ'' مخزول ہو کر ''مُتْفَعِلُنْ'' بن جاتا ہے تاہم یہ غیر مانوس ہے ہے تو اسے مانوس بنا لیتے ہیں تو یہ ''مُفْتَعِلُنْ'' بن جاتا ہے۔

(٤) اس صورت میں یہ بحر رجز کے مشابہ ہوتا ہے۔ المعجم المفصل: ١١٢۔

/ہ///ہ	/ہ///ہ	/ہ///ہ	❋	/ہ///ہ	/ہ///ہ	/ہ///ہ
مُفْتَعِلُنْ	مُفْتَعِلُنْ	مُفْتَعِلُنْ	❋	مُفْتَعِلُنْ	مُفْتَعِلُنْ	مُفْتَعِلُنْ
مخزول	مخزول	مخزول	❋	مخزول	مخزول	مخزول

۸۔ خلاصہ:

بحر کامل کا دائرہ کے مطابق وزن یہ ہے:

اس کے تین عروض اور نو ضروب ہیں:

پہلا عروض تام صحیح (مُتَفَاْعِلُنْ) ہے، اس کی تین ضرب ہیں:

ضرب اول: (مُتَفَاْعِلُنْ) عروض کی مانند صحیح ہے۔

ضرب دوم: تام مقطوع (فَعِلَاتُنْ) ہے۔

ضربِ سوم: تام احذ مضمر (فَعْلُنْ) ہے۔

دوسرا عروض تام احذ ہے اور اس کی دو ضرب ہیں:

ضربِ اول: (فَعِلُنْ) عروض کی مانند احذ ہے۔

ضربِ دوم: (فَعْلُنْ) احذ مضمر ہے۔

تیسرا عروض: (مُتَفَاْعِلُنْ) مجزوء صحیح ہے اور اس کی چار ضربیں ہیں:

ضربِ اول: (مُتَفَاْعِلُنْ) مجزوء مرفل ہے۔

ضربِ دوم: (مُتَفَاْعِلَانِ) مجزوء مزیل ہے۔

ضربِ سوم: (مُتَفَاْعِلُنْ) مجزوء صحیح ہے۔

ضربِ چہارم: (فَعِلَاتُنْ) مجزوء مقطوع ہے۔

۹۔ قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر کامل میں صرف زحاف طی جائز نہیں، کیونکہ اس کی وجہ سے پے در پے پانچ حرکات کا واقع ہونا لازم آئے گا اور اس کی نظیر نہیں اور اسی طرح اس میں خبل بھی جائز نہیں ہونا چاہیے، لیکن اس میں معاقبہ بعد الاضمار ہوتا ہے[۱]۔

---

(۱) البارع فی العروض: ۱۳۷۔

قاعدہ نمبر ۲: بحر کامل میں جو زحافات واقع ہوتیں ہیں وہ اس کے حشو، عروض اور ضروب سب میں واقع ہوتیں ہیں[1]۔

۱۰۔ تمرین:

(الف)۔ بحر کامل کا وزن حسب دائرہ کیا ہے؟ نیز اس کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

(ب)۔ بحر کامل کی مفتاح کیا ہے؟

(ج)۔ بحر کامل کی کتنی قسمیں ہیں؟

(د)۔ بحر کامل کی کتنی عروض اور ضروب ہیں؟

(ھ)۔ بحر کامل میں کونسے زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟

(و)۔ بحر کامل کی چند مثالیں:

(۱)فَكَّرْتُ فِي الدُّنْيَـا وَجِدَّتِهَـــا * فَإِذَا جَمِيْعُ جَدِيْـدِهَــا يَبْلـى

(۲)وَحَــلَا وَةُ الدُنْيَـا لِجَــاهِلِهَـا * وَمَـرَارَةُ الدُنْيَـا لِمَـنْ عَقَــلَا

(۳)وَإِذَا ا فْتَقَـرْتَ فَــلَا تَكُـنْ * مُتَـجَشِّعًـا وَ تَــجَمَّــلِ

(٤)لَايَسْلَمُ الشَّرَفُ الرَّفِيْعُ مِنَ الأذى * حتّـى يُـرَاقُ عَلى جَوَانِبِهِ الـدَّمُ

(٥)إنَّ الْكَـلَام لَفِـى الْفُـؤَادِ وَإِنَّمَـا * جُـعِلَ اللِّسَانُ عَلى الْفُــؤَادِ دَلِيْلَا

(٦)مِـنْ بَحْـرِ جُـوْدِكَ أَ غْتَــرِفْ * وَبِفَضْــلِ عِـــلْمِكَ أَعْتَـرِفْ

(٧)مَـنْ لَـمْ يَكُـنْ لَكَ مُـنْصِفًـا * فِـي الْـوُدِّ فَـابْغِ بِـهِ بَدِيْـلًا

(٨)جَـاءَ النَّسِيْمُ إِلَىَ الْغُصُوْنِ رَسُوْلًا * وَمَشَى يَجُـرُّ عَلَى الرِّيَاضِ ذُيُوْلًا

(٩)مَتنْ ذَا يُعِيْـرُكَ عَيْنَهُ تَبْكِتتىْ بِهَـا * أَرَأَيْتَ عَيْنًـا لِلْبُكَـاءِ تُــعَـارُ

(۱۰)اَلْمَــوْتُ بَيْنَ الْخَلْـقِ مُشْتَـرَكُ * لَا سُــوقَـةٌ يَبْقــى وَلَا مَـلِكُ

---

[1] البارع فی العروض:۱۳۷۔

(و)۔ تطبیق:

(١) فَكَّرْتُ فِي الدُّنْيَا وَجِدَّتِهَا * فَإِذَا جَمِيْعُ جَدِيْدِهَا يَبْلَى[۱]

فَكْكَرْتُفِدْ	دُنْيَاوَجِدْ	دَتِهَا	*	فإذا جَمِيْ	عُجَدِيْدِهَا	يَبْلَا
/٥/٥//٥	/٥/٥//٥	///٥	*	///٥//٥	///٥//٥	/٥/٥
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَا=فَعِلُنْ	*	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	مُتْفَا=فَعْلُنْ
مضمر	مضمر	حذاء	*	سالم	سالم	أحذ مض

(٢) وَحَلَاوَةُ الدُّنْيَا لِجَاهِلِهَا * وَمَرَارَةُ الدُّنْيَا لِمَنْ عَقَلَا[۲]

وَحَلَاوَتَدْ	دُنْيَالِجَا	هِلِهَا	*	وَمَرَارَتُدْ	دُنْيَالِمَنْ	عَقَلَا
///٥//٥	/٥/٥//٥	///٥	*	///٥//٥	/٥/٥//٥	///٥
متفاعلن	مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَا=فَعِلُنْ	*	مُتَفَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَتَفَا=فَعِلُنْ
سالم	مضمر	حذاء	*	سالم	مضمر	أحذ

(٣) وَإِذَا افْتَقَرْتَ فَلَا تَكُنْ * مُتَجَشِّعًا وَّتَجَمَّلِ[۳]

وَإِذَفْتَقَرْ	تَفَلَاتَكُنْ	*	مُتَجَشْشِعَنْ	وَتَجَمْمَلِيْ
///٥//٥	///٥//٥	*	///٥//٥	///٥//٥
مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	*	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ
سالم	صحيحة	*	سالم	صحيح

(٤) لَا يَسْلَمُ الشَّرَفُ الرَّفِيْعُ مِنَ الْأَذَى * حتّى يُرَاقُ عَلَى جَوَانِبِهِ الدَّمُ[۴]

لَايَسْلَمُشْ	شَرَفُرْرَفِيْ	عُمِنَلْأَذَا	*	حَتْتَايُرَا	قَعَلَاجَوَا	نِبِهِدْدَمُوْ
/٥/٥//٥	///٥//٥	///٥//٥	*	/٥/٥//٥	///٥//٥	///٥//٥
مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ
مضمر	سالم	صحيحة	*	مضمر	سالم	صحيح

---

(۱) یہ شعر بحر کامل کے اقسام میں سے تام اخذ مضمر ہے۔
(۲) یہ شعر بحر کامل کے اقسام میں سے تام اخذ ہے۔
(۳) یہ شعر بحر کامل کے اقسام میں سے مجزوء صحیح ہے۔
(۴) یہ شعر بحر کامل کے اقسام میں سے تام صحیح ہے۔

(۵) إِنَّ الْكَلَامَ لَفِي الْفُؤَادِ وَإِنَّمَا ❊ جُعِلَ اللِّسَانُ عَلَى الْفُؤَادِ دَلِيْلًا

إِنَنْلْكَلَا	مَلَفِلْفُئَا	دِوَإِنْنَمَا	❊	جُعِلَلْلِسَا	نُعَلَلْفُئَا	دِدَلِيْلَا
ه//ه/ه /	ه//ه / / /	ه//ه / / /	❊	ه//ه / / /	ه//ه / / /	ه//ه / / /
مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	❊	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلْ=فَعِلَتُنْ
مضمر	سالم	صحيحة	❊	مضمر	سالم	مقطوع

(۶) مِنْ بَحْرِ جُوْدِكَ أَغْتَرِفْ ❊ وَبِفَضْلِ عِلْمِكَ أَعْتَرِفْ

مِنْبَحْرِجُوْ	دِكَ أَغْتَرِفْ	❊	وَبفَضْلِعِلْ	مِكَأَعْتَرِفْ
ه//ه/ه /	ه//ه / / /	❊	ه//ه / / /	ه//ه / / /
مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	❊	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ
مضمر	صحيحة	❊	سالم	صحيح

(۷) مَنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ مُنْصِفًا ❊ فِي الْوُدِّ فَابْغِ بِهِ بَدِيْلًا[1]

مَنْلَمْيَكُنْ	لَكَمُنْصِفَنْ	❊	فِلْوُدْدِفَبْ	غِبِهِبَدِيْلَا
ه//ه/ه /	ه//ه / / /	❊	ه//ه/ ه /	ه/ه//ه / / /
مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	❊	مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ+تن=مُتَفَاعِلَاتُنْ
مضمر	صحيحة	❊	مضمر	مرفل

(۸) جَاءَ النَّسِيْمُ إِلَى الْغُصُوْنِ رَسُوْلًا ❊ وَمَشَى يَجُرُّ عَلَى الرِّيَاضِ ذُيُوْلًا[2]

جَاءَنْنَسِيْ	مُإِلَلْغُصُوْ	نِرَسُوْلَا	❊	وَمَشَايَجُرْ	رُعَلَرْرِيَا	ضِذُيُوْلَا
ه//ه/ه /	ه//ه / / /	ه/ه / / /	❊	ه//ه / / /	ه//ه / / /	ه/ه / / /
مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلْ= فَعِلَاتُنْ	❊	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَاعِلْ= فَعِلَاتُنْ
مضمر	سالم	مقطوعہ مصرّعہ	❊	سالم	سالم	مقطوع

(۱) یہ شعر بحر کامل کے اقسام میں سے کامل مجزوء مرفل ہے۔
(۲) یہ شعر بحر کامل کے اقسام میں سے کامل تام مقطوع ہے۔

(۹) مَنْ ذَا يُعِيْرُك عَيْنَهُ تَبْكِيْ بِهَا * أَرَأَيْت عَيْنًا لِلْبُكَاءِ تُعَارُ[۱]

مَنْذَايُعِيْ	رُكعَيْنَهُوْ	تَبْكِيْبِهَا	*	أَرَأَيْتَعِيْ	نَنْلِلْبُكَا	إِتُعَارُوْ
/ ه/ه//ه	/ / / ه//ه	/ ه/ ه//ه	*	/ / / ه//ه	/ ه/ ه//ه	/ / / ه/ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُتَفَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَاعِلْ= فَعِلَاتُنْ
مضمر	سالم	صحیحہ مضمرۃ	*	سالم	مضمر	مقطوع

(۱۰) اَلْمَوْتُ بَيْنَ الْخَلْقِ مُشْتَرَكٌ * لَا سُوقَةٌ يَبْقى وَلَا مَلِكٌ[۲]

اَلْمَوْتُبَيْ	نَلْخَلْقِمُشْ	تَرَكُوْ	*	لَاسُوْقَتُنْ	يَبْقَاوَلَا	مَلِكُوْ
/ ه/ه//ه	/ ه/ ه//ه	/ // ه	*	/ ه/ ه//ه	/ ه/ ه//ه	/ / / ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَاعِلُنْ	مُتَفَا=فَعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفَا=فَعِلُنْ
مضمر	مضمر	حذاء	*	مضمر	مضمر	أحذ

---

(۱) یہ شعر بحر کامل کے اقسام میں سے تام مقطوع ہے۔

(۲) یہ شعر بحر کامل کے اقسام میں سے تام اخذ ہے۔

فصلِ دوم: بحرِ وافر

۱۔ بحرِ وافر کا وزن (حسبِ دائرہ):

مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	*	فَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ
/ / ہ///ہ	/ / ہ///ہ	/ / ہ///ہ	*	/ ہ///ہ	/ / ہ///ہ	/ / ہ///ہ

۲۔ بحرِ وافر کی وجہ تسمیہ:

بحرِ وافر کو وافر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں حرکات کثرت سے ہیں۔ یا اس کو وافر اس لیے کہتے ہیں کہ اس بحر میں بکثرت شعر کہے گئے ہیں[1]۔

۳۔ بحرِ وافر کی مفتاح:

(الف)۔

بُحُــوْرِ الشِّعْرِ وَافِرُهَــــاْ جَمِيْــــلُ	*	مُفَـــاْعَلَتُنْ مُفَـــاْعَلَتُنْ فَعُـــــوْلُ

(ب)۔

لَنَــــا مِــــنْ وَافِــرِ الْأَبْحُرِ عَدِيْــدُ	*	مُفَـــاْعَلَتُنْ مُفَـــاْعَلَتُنْ فَعُـــــوْلُ

(ج)۔

لِوَافِــرِ عَبْرَتِــيْ ذُهِـلَتْ عُـــقُــوْلُ	*	مُفَـــاْعَـلَتُنْ مُفَـــاْعَـلَتُنْ فَعُـوْلُــــنْ

۴۔ بحرِ وافر کی اقسام:

بحرِ وافر کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ بحرِ وافر تام (مسدس) (ب)۔ بحرِ وافر مجزوء (مربع)

(الف)۔ بحرِ وافر تام (مسدس):

بحرِ وافر تام مسدس کی ایک ہی قسم وافر تام مقطوف ہے۔

(ب)۔ بحرِ وافر مجزوء (مربع):

وافر مجزوء مربع کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وافر مجزوء صحیح ۲۔ وافر مجزوء معصوب

---

[1] المعجم المفصل: ۱۵۷، المرشد الوافی: ۶۵۔

بحرِ وافر کی کل تین قسمیں ہوئیں:

۱۔ تام مقطوف ۲۔ مجزوء صحیح ۳۔ مجزوء معصوب

۱۔ وافر تام مقطوف:

تام مقطوف وہ بحرِ وافر ہے جس میں ہر ایک مصرع میں تین بار "مُفَاعَلَتُنْ" مذکور ہو اور اس کے عروض اور ضروب مقطوف ہوں[۱]، جیسے:

مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلْ=فَعُوْلُنْ	*	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلتُنْ	مُفَاْعَلْ=فَعُوْلُنْ
//ہ///ہ	//ہ///ہ	//ہ/ہ	*	//ہ///ہ	//ہ///ہ	//ہ/ہ
سالم	سالم	مقطوف	*	سالم	سالم	مقطوف

۲۔ وافر مجزوء صحیح:

مجزوء صحیح وہ بحرِ وافر ہے جس میں ہر ایک مصرع میں دو بار "مُفَاعَلَتُنْ" مذکور ہوا اور اس کے عروض اور ضروب زحافات و علل سے محفوظ ہوں، جیسے:

مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	*	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلتُنْ
//ہ///ہ	//ہ///ہ	*	//ہ///ہ	//ہ///ہ
سالم	صحیح	*	سالم	صحیح

۳۔ مجزوء معصوب:

مجزوء معصوب وہ بحرِ وافر ہے جس میں ہر ایک مصرع میں دو بار "مُفَاعَلَتُنْ" مذکور ہوا۔ اور اس کے عروض معصوب ہوں[۲]، جیسے:

مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	*	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلْتُنْ=مَفَاْعِيْلُنْ
//ہ///ہ	//ہ///ہ	*	//ہ///ہ	//ہ/ہ/ہ

---

(۱) قطف مع الحذف کہتے ہیں کہ پانچویں متحرک کو ساکن اور آخری سبب خفیف کو گرا دینا، جیسے: "مُفَاعَلَتُنْ" کا "لام" عصب کی وجہ سے ساکن کیا اور آخر کا سبب خفیف "تُنْ" بسبب حذف کے گر گیا تو "مَفَاعِلْ" رہ گیا۔ چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کی جگہ مانوس وزن "فَعُوْلُنْ" رکھ لیا۔

(۲) عصب وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں پانچویں متحرک کو ساکن کیا جائے، جیسے: "مُفَاعَلَتُنْ" معصوب ہو کر "مُفَاعَلْتُنْ" بن جاتا ہے، اہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنا لیتے ہیں تو یہ "مَفَاعِيْلُنْ" بن جاتا ہے۔

سالم	صحيح	*	سالم	معصوب

۵۔بحر وافر کی عروض اور ضروب:

بحر وافر کی درج ذیل دو عروض اور تین ضربیں ہیں:

پہلی عروض تام مقطوف "مُفَاْعَلْ=فَعُوْ لُنْ" ہے اوراس کی ضرب بھی تام مقطوف "مُفَاْعَلْ= فَعُوْ لُنْ" ہے، جیسے:

لَنَا غَنَمٌ نُسَوِّقُهَا غِزَارٌ * كَأَنَّ قُرُوْنَ جِلَّتَهَا الْعِصِيُّ

لَنَا غَنَمُنْ	نُسَوْوِقُهَا	غِزَارُنْ	*	كَأَنْنَ قُرُوْ	نَجِلْلَتَهَاْ	عِصِيْيِ
/ / ٥///٥	/ / ٥///٥	/ / ٥/٥	*	/ / ٥///٥	/ / ٥///٥	/ / ٥/٥
مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلْ=فَعُوْلُنْ	*	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلْ= فَعُوْلُنْ
سالم	سالم	مقطوف	*	سالم	سالم	مقطوف

دوسری عروض مجزوء صحیح ہے اوراس کی دوضربیں ہیں:

پہلی ضرب:(مُفَاْعَلَتُنْ)اسی کے مثل صحیح(مُفَاْعَلَتُنْ) ہے[1]، جیسے:

لَقَدْ عَلِمَتْ رَبِيْعَةُ أَنَّ * حَبْلَكَ وَاهِنٌ خَلِقُ

لَقَدْ عَلِمَتْ	رَبِيْعَةُ أَنْ	*	نَ حَبْلَكَ وَا	هِنُنْ خَلِقُهُوْ
/ / ٥///٥	/ / ٥///٥	*	/ / ٥///٥	/ / ٥///٥
مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	*	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ
سالم	صحيح	*	سالم	صحيح

دوسری ضرب مجزوء معصوب(مُفَاْعَلْتُنْ=(مَفَاْعِيْلُنْ) ہے[2]، جیسے:

أُعَاْتِبُهَا وَآمُرُهَا * فَتُغْضِبُنِيْ وَتُعْصِيْنِيْ

أُعَاْتِبُهَا	وَآمُرُهَا	*	فَتُغْضِبُنِيْ	وَتُعْصِيْنِيْ
/ / ٥///٥	/ / ٥///٥	*	/ / ٥///٥	/ / ٥///٥

(۱) العقد الفرید:۶/ ۳۲۹، العروض لابن جنی:۸۱۔

(۲) مفتاح العلوم للسکاکی:۵۳۷۔

مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	*	مُفَاْعَلْتُنْ	مُفَاْعَلْتُنْ=مَفَاْعِيْلُنْ
سالم	صحیح	*	سالم	معصوب

٦۔بحر وافر میں زحافات وعلل:

بحرِ وافر میں تین زحافات(عصب، عقل، نقص) واقع ہوتے ہیں،جن میں دو زحاف (عصب، عقل) مفرد اور ایک مرکب (نقص) ہے۔

(الف)۔عصب[۱]:

''مُفَاْعَلَتُنْ''،معصوب ہوکر ''مُفَاْعَلْتُنْ''بن جاتا ہے،تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مَفَاْعِيْلُنْ''بن جاتا ہے، یہ زحاف بحرِ وافر میں بکثرت ہوتا ہے جس کی وجہ سے بحرِ وافر بحرِ ہزج کے مشابہ بن جاتا ہے اور جب بحرِ وافر مجزوء ہو تو اس میں اور بحرِ ہزج میں تو بھی کوئی فرق نظر نہیں آتا، لیکن اگر قصیدہ میں ایک مرتبہ بھی کہیں ''مُفَاْعَلَتُنْ''کا وزن آیا تو یہ بحرِ ہزج ہی شمار ہوگا[۲]۔یہ زحاف بحرِ وافر کے عروض، ضروب اور حشو سب میں واقع ہوتا ہے، جیسے:

إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ * وَجَاوِزْهُ إِلى مَا تَسْتَطِيْعُ

إِذَالَمْ تَسْ	تَطِعْ شَيْئَنْ	فَدَعْهُوْ	*	وَجَاوِزْهُوْ	إِلَامَا تَسْ	تَطِيْعُوْ
//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	*	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه
مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	*	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ
معصوب	معصوب	معصوب	*	معصوب	معصوب	معصوب

''مَفَاْعِيْلُنْ''معصوب میں''یاء''اور''نون''معاقبہ جاری ہوگا اس طور پر کہ''یاء''کو حذف کیا جائے اور''نون''کو چھوڑ دیا جائے تو یہ'' مَفَاْعِلُنْ''بن جائے گا اور یا''نون''کو حذف کرکے ''یاء'' کو چھوڑ دیا جائے گا تو یہ''مَفَاْعِيْلُ''بن جائے گا[۳]۔

(ب)۔عقل[۴]:

---

[۱] عصب وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں پانچویں متحرک کو ساکن کیا جائے۔
[۲] المعجم المفصل:۱٦٠۔
[۳] المعجم المفصل:۱٦٠۔
[۴] عقل وہ زحاف مفردہ ہے جس میں پانچویں متحرک کو حذف کیا جائے۔

عقل کی وجہ سے ''مُفَاْعَلَتُنْ''معقول ہو کر ''مُفَاْعَتُنْ''بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مَفَاْعِلُنْ''بن جاتا ہے[۱]، لیکن اس کو قبیح سمجھا جاتا ہے، جیسے:

تُعَفِّيْ رَسْمَهُ الأَرْوَا * حُ مِنْ صَبَاٍ وَ مِنْ شَمَلِ

تُعَفْفِيْ رَسْ	مَهُلْ أَرْوَاْ	*	حُ مِنْ صَبَنْ	وَ مِنْ شَمَلِيْ
//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	*	//ه//ه	//ه////ه
مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	*	مَفَاْعِلُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ
معصوب	معصوب	*	معقول	صحیح

(ج): نقص[۲]:

نقص کی وجہ سے ''مُفَاْعَلَتُنْ''منقوص ہو کر ''مُفَاْعَلَتْ''بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مَفَاْعِيْلُ''بن جاتا ہے[۳] اور بحر وافر میں نقص درست ہے، جیسے:

لِسَلَّامَةَ دَارٌ بِحَفَيْرٍ * كَبَاقِي الخَلَقِ السَّحْقِ قِفَارُ

لِسَلْلَامَ	ةَ دَارُنْ	بِحَفَيْرِنْ	*	كَبَاْقِلْ خَ	لِقِسْ سَحْقِ	قِفَارُوْ
//ه/ه/	//ه/ه/	//ه/ه	*	//ه/ه/	//ه/ه/	//ه/ه
مَفَاْعِيْلُ	مَفَاْعِيْلُ	فَعُوْلُنْ	*	مَفَاْعِيْلُ	مَفَاْعِيْلُ	فَعُوْلُنْ

(د)۔ عضب[۴]:

عضب کی وجہ سے ''مُفَاعَلَتُنْ''کا''میم''گر کر ''فَاعَلَتُنْ''بن جائے گا، جس کو''مُفْتَعِلُنْ''سے بدل لیتے ہیں،[۵] جیسے:

إنْ نَزَلَ الشِّتَاءُ بِدَارِ قَومٍ * تَجَنَّبَ جَارَ بَيْتِهِمُ الشِّتَاءُ

إنْ نَزَلَشْ	شِتَاْءُ بِدَا	رِقَوْمِنْ	*	تَجَنْنَبَ جَا	رَ بَيْتِهِمُشْ	شِتَاءُوْ

(۱) المعجم المفصل: ۱۶۰۔

(۲) نقص عصب مع الکف کو کہتے ہیں کہ جس میں پانچویں متحرک کو ساکن اور ساتویں ساکن کو حذف کیا گیا ہو۔

(۳) القسطاس فی علم العروض: ۸۵، العروض لابن جنی: ۸۴، مفتاح العلوم: ۵۳۸، المعجم المفصل: ۱۶۰۔

(۴) عضب کہتے ہیں کہ وتد مجموع جو رکن کے اول میں ہو اس کا پہلا حرف گرا دینا۔

(۵) القسطاس فی علم العروض: ۸۵، العروض لابن جنی: ۸۴، مفتاح العلوم: ۵۳۸، المعجم المفصل: ۱۶۰۔

/ /ہ/ہ	/ /ہ///ہ	/ /ہ///ہ	*	/ /ہ/ہ	/ /ہ///ہ	/ہ///ہ
فَعُوْلُنْ	مُفَاعَلَتُنْ	مُفَاعَلَتُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مُفَاعَلَتُنْ	مُفْتَعِلُنْ

(ھ)۔ عقص[1]:

عقص کی وجہ سے ''مُفَاعَلَتُنْ'' سے بسبب خرم کے ''میم'' گرایا اور بسبب نقص کے لام ساکن ہوکر ''نون'' حذف ہوا تو ''فَاعَلْتُ'' باقی رہا۔ اس کو ''مَفْعُوْلُ'' سے بدل لیتے ہیں[2]، جیسے:

لَوْلَا مَلِكٌ رَؤُفٌ رَحِيْمٌ * تَدَارَكَنِيْ بِرَحْمَتِهِ هَلَكْتُ

هَلَكْتُوْ	بِرَحْمَتِهِيْ	تَدَارَكَنِيْ	*	رَحِيْمُنْ	لِكُنْ رَؤُفُنْ	لَوْلَا مَ
/ /ہ/ہ	/ /ہ///ہ	/ /ہ///ہ	*	/ /ہ/ہ	/ /ہ///ہ	/ہ/ہ/
فَعُوْلُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مُفَاْعَلَتُنْ	مَفْعُوْلُ
معصوب	سالم	سالم	*	معصوب	سالم	مقصوب

(و)۔ قصم[3]:

قصم کی وجہ سے ''مُفَاعَلَتُنْ'' سے بسبب خرم کے ''میم'' گر گیا اور بسبب عصب کے ''لام'' ساکن ہو تو ''فَاعَلْتُنْ'' رہ گیا جس کو ''مَفْعُوْلُنْ'' سے بدل دیا[4]، جیسے:

مَا قَالُوْا لَنَا سَدَّداً وَلَكِنْ * تَفَاحَشَ قَوْلُهُمْ وَ أَتَوْا بِهُجْرِ

بِهُجْرِيْ	لُهُمْ وَ أَتَوْ	تَفَاحَشَ قَوْ	*	وَلَاكِنْ	سَدْدَنْ	مَا قَالُوْ
/ /ہ/ ہ	/ /ہ/ / /ہ	/ /ہ/ / /ہ	*	/ /ہ/ ہ	/ /ہ/ / /ہ	/ہ/ہ/ ہ
فَعُوْلُنْ	مُفَاعَلَتُنْ	مُفَاعَلَتُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مُفَاعَلَتُنْ	مَفْعُوْلُنْ
معصوب	سالم	سالم	*	معصوب	سالم	اقصم

(ز)۔ جمم[5]:

---

(۱) عقص خرم اور نقص کے اجتماع کو کہتے ہیں۔
(۲) العروض لابن جنی:۸۵، القسطاس فی علم العروض:۸۶، مفتاح العلوم:۵۳۸۔
(۳) قصم: خرم اور عضب کے اجتماع کو قصم کہتے ہیں۔
(۴) العروض لابن جنی:۸۵، القسطاس فی علم العروض:۸۶، مفتاح العلوم:۵۳۸۔
(۵) جمم عقل اور خرم کے اجتماع کو کہتے ہیں۔

جمم کی وجہ سے ''مُفْاعَلَتُنْ''میں بسبب عقل کے ''لام''ساکن گر گیا اور بسبب خرم کے ''میم'' متحرک حذف ہوئی تو''فَاعَتُنْ'' باقی رہا، اس کو''فَاْعِلُنْ''رکن مانوس سے بدل لیا[1]، جیسے:

أَنْتَ خَيْرُ مَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا * وَ أَكْرَمُهُمُ أَخاً وَ أَباً وَ أُمَّاً

أَنْتَ خَيْ	رُ مَنْ رَكِبَلْ	مَطَايَا	*	وأَكْرَمُهُمُ	أَخَنْ وَ أَبَنْ	أُمْمَاْ
/ه//ه	//ه///ه	//ه/ه	*	//ه///ه	//ه///ه	//ه/ه
فَاْعِلُنْ	مُفْاعَلَتُنْ	فَعُوْلُنْ	*	مفْاعَلَتُنْ	مُفْاعَلَتُنْ	فَعُوْلُنْ
اجم	سالم	معصوب	*	سالم	سالم	معصوب

۷۔ قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر وافر میں عصب مستحسن ہے۔[2]

قاعدہ نمبر ۲: عقل بحر وافر میں قبیح ہے۔[3]

قاعدہ نمبر ۳: عضب، عقص، قصم اور جمم سب خَرم کے اقسام ہیں، مختلف ارکان میں واقع ہونے کی وجہ سے ان کے مختلف نام ہیں اور یہ علل جاری مجری زحاف کی قسم ہے[4]۔

قاعدہ نمبر ۴: بحر وافر کی دو عروض (تام مقطوف (مُفَاْعَلْ=فَعُوْلُنْ)، مجزوء صحیح (مُفَاْعَلَتُنْ)) ہیں اور تین ضربیں (تام مقطوف (مُفَاْعَلْ=فَعُوْلُنْ)، مجزوء صحیح (مُفَاْعَلَتُنْ)، مجزوء معصوب (مُفَاْعَلْتُنْ= (مَفَاْعِيْلُنْ) ہیں۔

۸۔ تمرین:

(الف)۔ بحر وافر کا وزن حسب دائرہ بیان کریں۔

(ب)۔ بحر وافر کی وجہ تسمیہ اور مفتاح بیان کریں۔

(ج)۔ بحر وافر کی اقسام بیان کریں۔

(د)۔ بحر وافر کی کتنی عروض وضروب ہیں؟

(ھ)۔ بحر وافر میں کونسی زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟

---

(۱) العروض لابن جنی:۸۵، القسطاس فی علم العروض:۸۶، مفتاح العلوم:۵۳۸، المعجم المفصل:۱۶۱۔
(۲) المعجم المفصل:۱۶۰۔
(۳) المعجم المفصل:۱۶۰۔
(۴) المعجم المفصل:۱۶۲۔

(و)۔ درج ذیل اشعار کو تطبیق عروضی کریں۔

(١)حِصَانِیْ کَـانَ دَلَّالَ الْمَنَایَا * فَخَـاضَ غِمَـارَهَاوَشَرَی وَبَاعَـا
(٢)وَسَیْفِی کَانَ فِی الْهَیْجَا طَبِیْبًا * یُدَاوِی رَأْسَ مَنْ یَّشْکُوْ الصُّدَاعَـا
(٣)وَمَـا نَیْلُ الْمَطَالِبِ بالتَّمَنِّـیْ * وَلکِـنْ تُـؤْخَــذُ الدُّنْیَـا غِلَابَــا
(٤)إذَا لَـمْ تَسْتَطِعْ شَیْئًـا فَدَعْـه * وَجَــاوِزْه إلــی مَــا تَسْتَطِیْــع
(٥)أَنَـا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاع الثَّنَایَـا * مَتـی أَضَعُ الْعِمَـامَةَ تَعْرِفُـوْنِــیْ
(٦)رَأَیْتُ الْعِلْمَ صَاحِبُه کَرِیْـم * وَلَــوْ وَلَــدَتْــه آبَــاءٌ لِّئَــام
(٧)فَلَوْلَاالْعِلمُ مَاسَعِدَتْ رِجَالٌ * وَلَا عُرِفَ الْحَــلَالُ وَلَا حَــرَام
(٨)أَنَــا الْعَبْدُ الْمُقِرُّ بِکُلِّ ذَنْب * وَأَنْتَ السَّیِّــدُ الْمُوْلَی الْغَــفُــوْرُ
(٩)فَإِنْ عذَّبْتَنِیْ فَبِسُوْءِ فِعْلِـیْ * وَإِنْ تَغْفِــرْ فَــأَنْتَ به جَدِیْــرُ
(١٠)وَلَمْ أَرَ فِیْ عُیُوْبِ النَّاسِ شَیْئًا * کَنَقْصِ الْقَــادِرِیْنَ عَلَی التَّمَــامِ

(و)۔ تطبیق:

(١) حِصَانِیْ کَانَ دَلَّالَ الْمَنَایَا * فَخَاضَ غِمَارَهَاوَشَرَی وَبَاعَا[1]

حَصَانِیْ کَا	نَدَلْلَالَلْ	مَنَایَا	*	فَخَاضَ غِمَا	رَهَاوَشَرَا	وَبَاعَا
//٥/٥/٥	//٥/٥/٥	//٥/٥	*	//٥///٥	//٥///٥	//٥/٥
مَفَاْعِیْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	مُفَاعَلْ=فُعُوْلُنْ	*	مَفَاعَلَتُنْ	مَفَاعَلَتُنْ	مُفَاعَلْ=فُعُوْلُنْ
معصوب	معصوب	مقطوف	*	سالم	سالم	مقطوف

(٢) وَسَیْفِی کَانَ فِی الْهَیْجَا طَبِیْبًا * یُدَاوِی رَأْسَ مَنْ یَّشْکُوْ الصُّدَاعا

وَسَیْفِیْ کَا	نَفِلْهَیْجَا	طَبِیْبَنْ	*	یُدَاوِیْرَأْ	سَمَنْ یَشْکُصْ	صُدَاعَا
//٥/٥	//٥/٥/٥	//٥/٥	*	//٥/ ٥	//٥/٥/٥	//٥/٥
مَفَاْعِیْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	مُفَاعَلْ=	*	مَفَاْعِیْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	مُفَاعَلْ=

(١) یہ تمام اشعار بحر وافر تام مقطوف کی ہیں۔

معصوب	معصوب	مقطوف	❊	معصوب	معصوب	مقطوف

(۳) وَمَا نَيْلُ الْمَطَالِبِ بِالتَّمَنِّيْ ❊ وَلٰكِنْ تُؤْخَذُ الدُّنْيَا غِلَابَا

وَمَانَيْلُلْ	مَطَالِبِتْ	تَمَنْنِیْ	❊	وَلَاكِنْ تُؤْ	خُذُدْدُنْيَا	غِلَابَا
//ه/ه/ه	//ه///ه	//ه/ه	❊	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه
مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاعِلَتُنْ	مُفَاعَلْ=فُعُوْلُنْ	❊	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلْ=
معصوب	سالم	مقطوف	❊	معصوب	معصوب	مقطوف

(٤) إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْه ❊ وَجَاوِزْه إِلٰى مَا تَسْتَطِيْع

إِذَا لَمْ تَسْ	تَطِعْ شَيْئَنْ	فَدَعْهُوْ	❊	وَجَاوِزْهُوْ	إِلَا مَا تَسْ	تَطِيْعُوْ
//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	❊	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه
مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلْ=فُعُوْلُ	❊	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلْ=فُعُوْلُنْ
معصوب	معصوب	مقطوف	❊	معصوب	معصوب	مقطوف

(٥) أَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعِ الثَّنَايَا ❊ مَتٰى أَضَعُ الْعِمَامَةَ تَعْرِفُوْنِیْ

أَنَبْنُ جَلَا	وَطَلْلَاعِثْ	ثَنَايَا	❊	مَتَاأَضَعُلْ	عِمَامَتَتَعْ	رِفُوْنِی
//ه///ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	❊	//ه///ه	//ه///ه	//ه/ه
مَفَاْعلتن	مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلْ=	❊	مَفَاْعلتن	مَفَاْعلتن	مُفَاعَلْ=فُعُوْلُنْ
سالم	معصوب	مقطوف	❊	سالم	سالم	مقطوف

(٦) رَأَيْتُ الْعِلْمَ صَاحِبُه كَرِيْم ❊ وَلَوْ وَلَدَتْه آبَاءٌ لِّئَام

رَأَيْتُلْعِلْ	مَصَاحِبُهُوْ	كَرِيْمُنْ	❊	وَلَوْوَلَدَتْ	هُئَابَائُنْ	لِئَامُوْ
//ه/ه/ه	//ه///ه	//ه/ه	❊	//ه///ه	//ه/ه/ه	//ه/ه
مَفَاْعِيْلُنْ	مفاعلتن	مُفَاعَلْ= فُعُوْلُنْ	❊	مَفَاْعلتن	مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلْ= فُعُولُنْ
معصوب	سالم	مقطوف	❊	سالم	معصوب	مقطوف

(٧) فَلَوْ لَا الْعِلْمُ مَا سَعِدَتْ رِجَالٌ ❊ وَلَا عُرِفَ الْحَلَالُ وَلَا حَرَام

فَلَوْلَلْعِلْ	مُمَاسَعِدَتْ	رِجَالُنْ	*	وَلَاعُرِفَلْ	حَلَالُ وَلَا	حَرَامُوْ
//ه/ه/ه	//ه///ه	//ه/ه	*	//ه///ه	//ه//ه	//ه/ه
مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلَتُنْ	مُفَاعَلْ=	*	مُفَاعَلَتُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلْ=
معصوب	سالم	مقطوف	*	سالم	سالم	مقطوف

(٨) أَنَا الْعَبْدُ الْمُقِرُّ بِكُلِّ ذَنْبٍ ❊ وَأَنْتَ ت السَّيِّدُ الْمُوْلَى الْغَفُوْرُ

أَنَلْعَبْدُلْ	مُقِرْرُبِكُلْ	لِذَنْبِنْ	*	وَأَنْتَسْسِىْ	يِدُلْمُوْلَلْ	غَفُوْرُوْ
//ه/ه/ه	//ه///ه	//ه/ه	*	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه
مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلَتُنْ	مُفَاعَلْ=	*	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلْ=
معصوب	سالم	مقطوف	*	معصوب	معصوب	مقطوف

(٩) فَإِنْ عذَّبْتَنِىْ فَبِسُوْءِ فِعْلِىْ ❊ وَإِنْ تَغْفِرْ فَأَنْتَ بِه جَدِيْرُ

فَإِنْ عَذْذَبْ	تَنِىْ فَبِسُوْ	ءِفِعْلِىْ	*	وَإِنْ تَغْفِرْ	فَأَنْتَبِهِى	جَدِيْرُوْ
//ه/ه/ه	//ه///ه	//ه/ه	*	//ه/ه/ه	//ه///ه	//ه/ه
مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلَتُنْ	مُفَاعَلْ=فُعُ	*	مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلَتُنْ	مُفَاعَلْ=
معصوب	سالم	مقطوف	*	معصوب	سالم	مقطوف

(١٠) وَلَمْ أَرَ فِيْ عُيُوْبِ النَّاسِ شَيْئًا ❊ كَنَقْصِ الْقَادِرِيْنَ عَلَى التَّمَامِ

وَلَمْ أَرَفِىْ	عُيُوْبِنْنَا	سِشَيْئَنْ	*	كَنَقْصِلْقَا	دِرِيْنَعَلَتْ	تَمَامِيْ
//ه///ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	*	//ه/ه/ه	//ه///ه	//ه/ه
مُفَاعَلَتُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلْ= فُعُوْلُنْ	*	مَفَاْعِيْلُنْ	مُفَاعَلَتُنْ	مُفَاعَلْ= فُعُوْلُنْ
سالم	معصوب	مقطوف	*	معصوب	سالم	مقطوف

فصلِ سوم: بحرِ ہزج

۱۔ بحرِ ہزج کا وزن (حسبِ دائرہ):

مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	*	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ
//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	*	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه

۲۔ بحرِ ہزج کا وجہ تسمیہ:

بحرِ ہزج کو ہزج اس لیے کہتے ہیں کہ ہزج لغت میں سریلی آواز اور گانے کے آواز کو کہتے ہیں، چونکہ عرب میں اکثر اسی وزن کے اشعار گائے جاتے ہیں اس لیے اس بحر کا نام رکھا گیا۔ یا اس کو ہزج اس لیے کہتے ہیں کہ اس وزن میں گانے کی آواز کی طرح اتار چڑھاؤ ہوتا ہے، اس مشابہت کی بناء پر اسے ہزج کہا جاتا ہے[1]۔

۳۔ بحرِ ہزج کا مفتاح:

(الف)۔

عَلَـى الْأَهْـــزَاجِ تَسْهِيْـــــلُ	*	مَفَـــــاْعِيْلُـــــنْ مَفَـــــاْعِيْـــــلُ

(ب)۔

لَنَـــا هَـــزَجٌ بِـــأَعْيَـــادٍ	*	مَفَـــــاْعِيْلُـــــنْ مَفَـــــاْعِيْـــــلُ

(ج)۔

أَهَـــازِيْـــجٌ مَـــرَاسِيْـــلُ	*	مَفَـــــاْعِيْلُـــــنْ مَفَـــــاْعِيْـــــلُ

۴۔ بحرِ ہزج کی اقسام:

بحرِ ہزج کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ تام (ب)۔ مجزوء

(الف)۔ تام:

ہزج تام وہ بحر ہے جس میں ہر ایک مصرع میں تین "مَفَاْعِيْلُنْ" مرتبہ مذکور ہو۔ اس کا وزن یہ ہے:

مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	*	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ
//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	*	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه

[1] المعجم المفصل: ۱۵۳۔

(ب)۔ مجزوء:

ہزج مجزوء وہ بحر ہے جس میں ہر ایک مصرع میں دو مرتبہ "مَفَاْعِیْلُنْ" مذکور ہو اور ہر ایک مصرع سے ایک مرتبہ "مَفَاْعِیْلُنْ" کو حذف کیا گیا ہو۔ اس کا وزن یہ ہے:

مَفَاْعِیْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	*	مَفَاْعِیْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ
//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	*	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ

۵۔ بحر ہزج کے عروض اور ضروب:

بحر ہزج کی ایک عروض ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں:

پہلی ضرب: عروض کے مثل صحیح مجزوء ہے،(۱) جیسے:

عَفَاْ مِنْ آلِ لَیْلَی اَلسَّهْ * بُ فَالْأَمْلَاحُ فَالْغَمْرُ

عَفَاْ مِنْ أَاْ	لِ لَیْلَی اَلسَّهْ	*	بُفَلْ أَمْلَاْ	حُ فَالْغَمْرُ
//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	*	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ
مَفَاْعِیْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	*	مَفَاْعِیْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ
سالم	صحیح	*	سالم	صحیح

دوسری ضرب: مجزوء محذوف "فَعُوْلُنْ" ہے،(۲) جیسے:

وَمَا ظَهْرِيْ لِبَاغِي الضَّيْ * مِ بِالظَّهْرِ الذَّلُوْلِ

وَمَا ظَهْرِيْ	لِبَاْغِضْضَيْ	*	م بِظْظَهْرِ ذْ	ذَ لُوْلِيْ
//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	*	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ
مَفَاْعِیْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	*	مَفَاْعِیْلُنْ	فَعُوْلُنْ
سالم	صحیح	*	سالم	محذوف

۶۔ بحر ہزج میں زحافات و علل:

بحر ہزج کے حشو میں قبض اور کف واقع ہوتا ہے اور پہلے رکن میں خرم، خرب اور شتر واقع ہوتا ہے:

---

(۱) القسطاس فی علم العروض: ۹۵، المعجم المفصل: ۱۵۳۔
(۲) القسطاس فی علم العروض: ۹۵، المعجم المفصل: ۱۵۳۔

(الف)۔ قبض[۱]:

''مَفَاْعِیْلُنْ''مقبوض ہو کر''مَفَاْعِلُنْ''بن جاتا ہے، جیسے:

فَقُلْتُ لَاْ تَخَفْ شَيْئاً * فَمَا عَلَيْكَ مِنْ بَأْسِ

فَقُلْتُ لَاْ	تَخَفْ شَيْئَنْ	*	فَمَا عَلَيْ	كَ مِنْ بَأْسِيْ
//٥//٥	//٥/٥/٥	*	//٥//٥	//٥/٥/٥
مَفَاْعِلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	*	مَفَاْعِلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ
مقبوض	صحيح	*	مقبوض	صحيح

بعض عروضیین کہتے ہیں کہ قبض صرف پہلے رکن میں جائز ہے تیسرے رکن میں جائز نہیں، لیکن قبیح ہر صورت میں ہے[۲]۔

(ب)۔ کف[۳]:

''مَفَاْعِیْلُنْ''مکفوف ہو کر''مَفَاْعِیْلُ''بن جاتا ہے، یہ مستحسن اور کثیر الوقوع ہے[۴]، جیسے:

فَهَذَانِ يَذُوْدَانِ * وَذَا مِنْ كَثَبٍ يَرْمِيْ

فَهَاْذَاْنِ	يَذُوْدَاْنِيْ	*	وَذَا مِنْ كَ	ثَبِنْ يَرْمِيْ
//٥/٥/	//٥/٥/٥	*	//٥/٥/	//٥/٥/٥
مَفَاْعِيْلُ	مَفَاْعِيْلُنْ	*	مَفَاْعِيْلُ	مَفَاْعِيْلُنْ
مكفوف	صحيح	*	مكفوف	صحيح

(ج)۔ خَرم[۵]:

''مَفَاْعِیْلُنْ''میں وتد مجموع کے پہلے حرف ''م''کو ساقط کرنے سے''فَاْعِیْلُنْ''بن جائے گا، پھر وزن مانوس''مَفْعُوْلُنْ'' سے بدل دیں گے[۶]، جیسے:

---

(۱) قبض وہ زحاف مفردہ ہے جس میں پانچویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے:''فَعُوْلُنْ''مقبوض ہو کر''فَعُوْلُ''بن جاتا ہے۔

(۲) المعجم المفصل:۱۵۴۔

(۳) کف وہ زحاف مفردہ ہے جس میں ساتویں ساکن کو حذف کیا جائے۔

(۴) القسطاس فی علم العروض:۹۶، المعجم المفصل فی العروض:۱۵۵۔

(۵) وتد مجموع کے پہلے حرف کو مصرع اول کے پہلے رکن سے ساقط کرنے کو خرم کہتے ہیں۔

(۶) القسطاس فی علم العروض:۹۶، المعجم المفصل فی العروض:۱۵۵۔

أَدَّوْا مَا اسْتَعَارُوْهُ * فَإِنَّ الْعَيشَ عَارِيَّهْ

أَدْدَوْ مَسْ	تَعَارُوْهُوْ	*	كَذَاْ كَلْ عَيْ	شَ عَارِيَّهْ
/٥/٥/٥	//٥/٥/٥	*	//٥/٥/٥	//٥/٥/٥
مَفْعُوْلُنْ	مَفَاعِيْلُنْ	*	مَفَاعِيْلُنْ	مَفَاعِيْلُنْ
اخرم	صحیح	*	سالم	صحیح

(د)۔ خَرب[۱]:

''مَفَاعِيْلُنْ'' سے ''میم'' بسبب خرم اور ''نون'' بسبب کف کے گرادیں تو ''فَاعِيْلُ'' باقی رہے گا، جس کی جگہ ''مَفْعُوْلُ'' رکھ لیتے ہیں[۲]، جیسے:

لَوْ كَانَ أَبُوْ بِشْرٍ * أَمِيْراً مَا رَضِيْنَاهُ

لَوْ كَانَ	أَبُوْ بِشْرِنْ	*	أَمِيْراً مَاْ	رَضِيْنَاْهُوْ
/٥/٥/	//٥/٥/٥	*	//٥/٥/٥	//٥/٥/٥
مَفْعُوْلُ	مَفَاعِيْلُنْ	*	مَفَاعِيْلُنْ	مَفَاعِيْلُنْ
اخرب	صحیح	*	سالم	صحیح

(ہ)۔ شَتر[۳]:

''مَفَاعِيْلُنْ'' میں خرم اور قبض کرنا، یعنی ''میم'' بسبب خرم کے اور ''ی'' بسبب قبض کے گرادیں تو مزاحف رکن ''فَاعِلُنْ'' باقی رہ جاتا ہے[۴]، جیسے:

فِي الَّذِينَ قَدْ مَاتُوْا * وَفِيْهَا جَمَّعُوْا عِبْرَهْ

فِلْ لَذِيْ	نَ قَدْ مَاْتُوْ	*	وَ فِيْهَا جَمْ	مَعُوْ عِبْرَهْ
/٥//٥	//٥/٥/٥	*	//٥/٥/٥	//٥/٥/٥

(۱) خرب خرم اور کف کے اجتماع کو کہتے ہیں۔
(۲) القسطاس فی علم العروض:۹٦، المعجم المفصل فی العروض:۱۵۵۔
(۳) عروضیین کی اصطلاح میں ''مَفَاعِيْلُنْ'' میں خرم اور قبض کے اجتماع سے عبارت ہے۔
(۴) القسطاس فی علم العروض:۹٦، المعجم المفصل فی العروض:۱۵۵۔

فَاْعِلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	*	مَفَاْعِيْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ
اشتر	صحیح	*	سالم	صحیح

۷۔ قواعد عروضیہ:

قاعدہ نمبر: بحر ہزج مجزوء استعمال ہوتا ہے، شاذونادر تام مستعمل ہے [1]۔

قاعدہ نمبر ۲: بحر ہزج کے عروض میں کف جائز ہے، "مَفَاْعِيْلُنْ"مکفوف ہوکر" مَفَاْعِيْلُ"بن جاتا ہے [2]۔

قاعدہ نمبر ۳: بحر ہزج کے عروض میں قبض ممنوع ہے [3]۔

قاعدہ نمبر ۴: خرب اور شتر وغیرہ سب خرم کی قسمیں ہیں اور یہ ثقیل علت ہے، شعراء عموماً اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ غیر لازم ہونے میں جاری مجری زحاف کی قسم ہے [4]۔

۸۔ تمرین:

(الف)۔ بحر ہزج کا وزن حسب دائرہ بیان کریں۔

(ب)۔ بحر ہزج کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

(ج)۔ بحر ہزج کی کتنی قسمیں ہیں؟

(د)۔ بحر ہزج کی کتنی عروض اور ضروب ہیں؟

(ھ)۔ بحر ہزج میں کونسے زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟

(و)۔ درج ذیل اشعار کی تطبیق عروضی کریں۔

(١)مِنَ الْيَوْم تَعَارَفْنَا * وَنَطْوِى مَا جَرَى مِنَّا
(٢)وَلَا كَانَ وَلَا صَارَ * وَلَا قُلْتُمْ وَلَا قُلْنَا
(٣)وَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ * مِنَ الْعَتْبِ فَبِالْحُسْنٰى
(٤)فَقَدْ قِيْلَ لَنَا عَنْكُمْ * كَمَا قِيْلَ لَكُمْ عَنَّا
(٥)كَفٰى مَا كَانَ مِنْ هَجْر * فَقَدْ ذُقْتُمْ وَقَدْ ذُقْنَا
(٦)غَزَالٌ لَيْسَ لِىْ مِنْهُ * سِوَى الْحُزْنِ الطَّوِيْل

(۱) المعجم المفصل فی العروض:۱۵۶۔
(۲) المعجم المفصل فی العروض:۱۵۳۔
(۳) المعجم المفصل:۱۵۳۔
(۴) المعجم المفصل فی العروض:۱۵۵۔

(۷)جَمِیْــلُ الْوَجْهِ أَخْـلَانِیْ ❊ مِـــنَ الصَّـــبْرِ الْجَـمِیْــل
(۸)ذَرِیْنِـیْ وَذَرِیْ عَذْلِیْ ❊ فَــإِنَّ الْعَـــذْلَ كَـالْقَتْــل
(۹)لَا تَصْحَبْ أَخَـا جَهْل ❊ فَـــإِنَّ الْجَــهْــلَ قَتَّـــال
(۱۰)وَاصْحَبْ مَنْ لَهُ عَلْمٌ ❊ وَإِنْ كَـــانَ بِـــلَا مَالْ

۸۔ تطبیق:

(۱) مِنَ الْیَوْمِ تَعَارَفْنَا ❊ وَنَطْوِی مَا جَرَی مِنَّا[1]

مِنَلْیَوْم	تَعَارَفْنَا	❊	وَنَطْوِیمَا	جَرَامِنْنَا
//ه/ه/	//ه/ه/ه	❊	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه
مَفَاعِیْلُ	مَفَاعِیْلُنْ	❊	مَفَاعِیْلُنْ	مَفَاعِیْلُنْ
مکفوف	صحیح	❊	سالم	صحیح

(۲) وَلَا كَانَ وَلَا صَارَ ❊ وَلَا قُلْتُمْ وَلَا قُلْنَا

وَلَا كَانَ	وَلَا صَارَ	❊	وَلَا قُلْتُمْ	وَلَا قُلْنَا
//ه/ه/	//ه/ه/	❊	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه
مَفَاعِیْلُ	مَفَاعِیْلُ	❊	مَفَاعِیْلُنْ	مَفَاعِیْلُنْ
مکفوف	مکفوف صحیح	❊	سالم	صحیح

(۳) وَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ ❊ مِنَ الْعَتْبِ فَبِالْحُسْنی

وَإِنْكَانَ	وَلَا بُدْدَ	❊	مِنْقَلَبِ	فَبِلْحُسْنَا
//ه/ه/	//ه/ه/	❊	/ه//ه	//ه/ه/ه
مَفَاعِیْلُ	مَفَاعِیْلُ	❊	مَفَاعِیْلُ	مَفَاعِیْلُنْ
مکفوف	مکفوف صحیح	❊	مکفوف	صحیح

(٤) فَقَدْ قِیْلَ لَنَا عَنْكُمْ ❊ كَمَا قِیْلَ لَكُمْ عَنَّا

فَقَدْقِیْلَ	لَنَاعَنْكُمْ	❊	كَمَاقِیْلَ	لَكُمْعَنْنَا

[1] یہ تمام اشعار ہزج مجزوء صحیح کے ہیں۔

//ه/ه/	//ه/ه/ه	❊	//ه/ه/	//ه/ه/ه
مَفَاعِيْلُ	مَفَاعِيْلُنْ	❊	مَفَاعِيْلُ	مَفَاعِيْلُنْ
مکفوف	صحیح	❊	مکفوف	صحیح

(۵) كَفٰى مَا كَانَ مِنْ هَجْرٍ ❊ فَقَدْ ذُقْتُمْ وَقَدْ ذُقْنَا

كَفَامَاكَا	نَمِنْ هَجْرِنْ	❊	فَقَدْذُقْتُمْ	وَقَدْذُقْنَا
//ه/ه/ه	//ه/ه/ه	❊	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه
مَفَاعِيْلُنْ	مَفَاعِيْلُنْ	❊	مَفَاعِيْلُنْ	مَفَاعِيْلُنْ
سالم	صحیح	❊	سالم	صحیح

(٦) غَــزَالٌ لَيْسَ لِيْ مِنْهُ ❊ سِوَى الْحُزْنِ الطَّــوِيْلِ[1]

غَزَالُنْ لَيْ	سَلِيْ مِنْهُ	❊	سِوَلْحُزْنِطْ	طَوِيْلِيْ
//ه/ه/ه	//ه/ه/	❊	//ه/ه/ه	//ه/ه
مَفَاعِيْلُنْ	مَفَاعِيْلُ	❊	مَفَاعِيْلُنْ	مَفَاعِيْ=فُعُوْلُنْ
سالم	مکفوف صحیح	❊	سالم	محذوف

(٧) جَمِيْلُ الْوَجْهِ أَخْلَانِيْ ❊ مِنَ الصَّــــبْرِ الْجَمِيْلِ

جَمِيْلُلْوَجْ	هِأَخْلَانِيْ	❊	مِنَصْصَبْرِلْ	جَمِيْلِيْ
//ه/ه/ه	//ه/ه/	❊	//ه/ه/ه	//ه/ه
مَفَاعِيْلُنْ	مَفَاعِيْلُ	❊	مَفَاعِيْلُنْ	مَفَاعِيْ=فُعُوْلُنْ
سالم	صحیح	❊	سالم	محذوف

(٨) ذَرِيْنِيْ وَذَرِيْ عَذْلِيْ ❊ فَإِنَّ الْعَذْلَ كَالْقَتْلِ

ذَرِيْنِيْ وَ	ذَرِيْ عَذْلِيْ	❊	فَإِنْنَلْعَذْ	لَكَلْقَتْلِيْ
//ه/ه/	//ه/ه/ه	❊	//ه/ه/ه	//ه/ه/ه

[1] یہ شعر مجزوء محذوف ہے۔

مَفَاعِيْلُ	مَفَاعِيْلُ	*	مَفَاعِيْلُنْ	مَفَاعِيْ=فُعُوْلُنْ
مكفوف	صحيح	*	سالم	صحيح

(٩) لَا تَصْحَبْ أَخَا جَهْلٍ * فَإِنَّ الْجَهْـــلَ قَتَّالُ

لَاتَصْحَبْ	أَخَاجَهْلِنْ	*	فَإِنْنَلْجَهْ	لَقَتْتَالُ
/ه/ه/ه	//ه/ه/ه	*	//ه/ه/ه	//ه/ه/
فَاعِيْلُنْ=مَفْعُوْلُنْ	مَفَاعِيْلُنْ	*	مَفَاعِيْلُنْ	مَفَاعِيْلْ
مخروم	صحيح	*	سالم	مقصور

(١٠) وَاصْحَبْ مَنْ لَهُ عَلْمٌ * وَإِنْ كَـــانَ بِلَا مَـــالْ

وَصْحَبْمَنْ	لَهُوْعِلْمُنْ	*	وَإِنْكَانَ	بِلَامَالْ
/ه/ه/ه	//ه/ه/ه	*	//ه/ه/	//ه/ه ه
فَاعِيْلُنْ=مَفْعُوْلُنْ	مَفَاعِيْلُنْ	*	مَفَاعِيْلُ	مَفَاعِيْلْ
مخروم	صحيح	*	مكفوف	مقصور

فصلِ چہارم: بحرِ رجز

۱۔ بحرِ رجز کا وزن (حسبِ دائرہ):

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ

۲۔ بحرِ رجز کی وجہ تسمیہ:

رجز اس اشعار کو کہتے ہیں جو معرکہ جنگ میں اور فخر کے موقع پر اپنی قوم کی مردانگی اور شرافت کے جتانے کو پڑھتے ہیں اور چونکہ اکثر ایسے اشعار اس بحر میں ہوتے ہیں اس لیے اس بحر کا نام رجز رکھ دیا گیا ہے۔ یا اس کو رجز اس لیے کہتے ہیں کہ رجز کے معنی اضطراب کے ہیں اور یہ اشعار بھی حالتِ جنگ میں اضطراب کے وقت میں پڑھے جاتے ہیں۔ یا اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رجز اونٹ کی ایک بیماری کا نام ہے جس کی وجہ سے اونٹ چلنے میں کانپتا ہے، چلتا ہے پھر کھڑا ہو جاتا ہے، چونکہ اس بحر کے پہلے دو سبب خفیف ہیں اس وجہ سے حرکت کے بعد سکون واقع ہے اس مناسبت سے اس بحر کا نام رجز رکھا ہے۔ نیز یہ بحر ایک حالت پر باقی نہیں رہتا، بلکہ بدلتا رہتا ہے اس لیے اس کو رجز کہتے ہیں۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس کو رجز اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا استعمال مشطور شائع ہے، اکثر اس کے تین ارکان ہوتے ہیں اور عربی میں زاجر اس اونٹ کو کہتے ہیں جس کا ایک پاؤں باندھ دیا گیا ہو اور وہ تین پاؤں پر کھڑا ہوا۔ اس مناسب کی وجہ سے اسے رجز کہتے ہیں[1]۔

۳۔ بحرِ رجز کا مفتاح:

(الف):

فِيْ أَبْحُرِ الْأَرْجَــازِ بَحْرٌ يَسْهُـــلُ	*	مُسْتَفْعِـــلُنْ مُسْتَفْعِـــلُنْ مُسْتَفْعِــلُ

(ب):

بِرَعْشَةٍ مِنْ رَجْزِنَـــا قَدْ نَطْــرُبُ	*	مُسْتَفْعِـــلُنْ مُسْتَفْعِـــلُنْ مُسْتَفْعِــلُ

(ج):

يَـــا رَاجِزِي إِنِّيْ لِوَجْدِيْ مُقْبِـــلُ	*	مُسْتَفْعِـــلُنْ مُسْتَفْعِـــلُنْ مُسْتَفْعِـــلُنْ

۴۔ بحرِ رجز کی اقسام:

---

[1] بحر الفصاحت: ۱/ ۲۷۴، المعجم المفصل: ۸۲۔

بحر رجز کی چار قسمیں ہیں[۱]:

(الف)۔رجز تام (ب)۔رجز مجزوء (ج)۔رجز مشطور (د)۔رجز منہوک

(الف)۔رجز تام:

رجز تام وہ بحر رجز ہے جس میں ایک مصرع میں تین مرتبہ "مُسْتَفْعِلُنْ" مذکور ہو، پھر اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔تام صحیح ۲۔تام مقطوع

۱۔تام صحیح:

رجز تام وہ بحر رجز ہے جس میں ایک مصرع میں تین مرتبہ "مُسْتَفْعِلُنْ" مذکور ہو اور اس کے عروض اور ضرب زحاف و علل سے محفوظ و سالم ہوں[۲]، اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
٥//٥/٥/	٥//٥/٥/	٥//٥/٥/	*	٥//٥/٥/	٥//٥/٥/	٥//٥/٥/

۲۔تام مقطوع:

رجز تام وہ بحر رجز ہے جس میں ایک مصرع میں تین مرتبہ "مُسْتَفْعِلُنْ" مذکور ہو اور اس کے عروض اور ضرب زحاف و علل سے محفوظ نہ ہوں، اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلْ=مَفْعُوْلُنْ
٥//٥/٥/	٥//٥/٥/	٥//٥/٥/	*	٥//٥/٥/	٥//٥/٥/	٥/٥/٥/

(ب)۔رجز مجزوء:

رجز مجزوء وہ بحر رجز ہے جس میں ایک مصرع میں دو مرتبہ "مُسْتَفْعِلُنْ" مذکور ہو، اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
٥//٥/٥/	٥//٥/٥/	*	٥//٥/٥/	٥//٥/٥/

(ج)۔رجز مشطور:

رجز مشطور وہ شعر ہے جس کا نصف حصہ مذکور ہو اور باقی نصف حصہ ساقط ہو چکا ہو، جو نصف حصہ مذکور ہو وہ پورا بیت ہو[۳]۔اس کا وزن یہ ہے:

---

[۱] مذکرات فی العروض:۱۴۰۔
[۲] مذکرات فی العروض:۱۴۰۔
[۳] العروض لابن جنی:۱۰۱، القسطاس فی علم العروض:۹۸، المعجم المفصل:۸۳۔

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ

(د)۔رجز منہوک:

رجز منہوک وہ شعر ہے جس کے دو تہائی اجزاء محذوف ہوں [۱]،اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ

۵۔بحر رجز کی عروض وضروب:

بحر رجز کی چار عروض اور پانچ ضربیں ہیں:

پہلی عروض تام صحیح ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں:

(الف)۔ ضربِ اول: عروض "مُسْتَفْعِلُنْ" کے مثل تام صحیح "مُسْتَفْعِلُنْ" ہے،[۲] جیسے:

دَارٌ لِسَلْمَى إِذْ سُلَيْمَى جَارَةٌ * قَفْرٌ تُرَى آيَاتُهَا مِثْلَ الزُّبُرْ

دَارُ لِسَلْ	مَى إِذْ سُلَيْ	مَى جَارَتُنْ	*	قَفْرُنْ تُرَى	أَايَاتُهَا	مِثْلَزْزُبُرْ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	*	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
سالم	سالم	صحيح	*	سالم	سالم	صحيح

(ب)۔ضرب دوم: مقطوع تام [۳] "مُسْتَفْعِلْ = مَفْعُوْلُنْ" ہے،[۴] جیسے:

الْقَلْبُ مِنْهَا مُسْتَرِيحٌ سَالِمٌ * وَالْقَلْبُ مِنِّي جَاهِدٌ مَجْهُوْدُ

الْقَلْبُ مِنْ	هَا مُسْتَرِيْ	حُنْ سَالِمُنْ	*	وَلْقَلْبُ مِنْ	نِيْ جَاهِدُنْ	مَجْهُوْدُوْ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	*	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ/ہ

(۱) العروض لابن جنی:۱۰۱، القسطاس فی علم العروض:۹۸۔

(۲) العروض لابن جنی:۱۰۱، القسطاس فی علم العروض:۹۸، المعجم المفصل:۸۳۔

(۳) قطع کہتے ہیں کہ رکن کے آخر سے وتد مجموع کے حرفِ ساکن کو گرانا اور اس سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کرنا، جیسے: "مُسْتَفْعِلُنْ" کے آخر سے ساکن کو گرایا تو "مُسْتَفْعِلُ" ہوا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس وزن "مَفْعُوْلُنْ" کی طرف پھیر دیا۔

(۴) العروض لابن جنی:۱۰۲، القسطاس فی علم العروض:۹۹، المعجم المفصل:۸۳۔

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُ= مَفْعُوْلُنْ
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	مقطوع

دوسری عروض مجزوء صحیح "مُسْتَفْعِلُنْ" ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کے مثل صحیح "مُسْتَفْعِلُنْ" ہے[۱]، جیسے:

قَدْ هَاجَ قَلْبِي مَنْزِلُ * مِنْ أُمِّ عَمْرٍو مُقْفِرُ

قَدْ هَاجَ قَلْ	بِيْ مَنْزِلُنْ	*	مِنْ أُمْمِ عَمْ	رِنْ مُقْفِرُوْ
/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	*	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
سالم	صحیح	*	سالم	صحیح

تیسری عروض مشطور[۲] ہے، یعنی اس کے آدھے اجزاء محذوف ہیں اور عروض ہی ضرب "مُسْتَفْعِلُنْ" ہے،[۳] جیسے:

مَا هَاجَ أَحْزَاناً وَشَجْواً قَدْ شَجَا

مَا هَاجَ أَحْ	زَانَنْ وَشَجْ	وَنْ قَدْ شَجَاْ
/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
سالم	سالم	صحیح

یہ شعر مشطور ہے، چھ اجزاء میں سے کل تین اجزاء مذکور ہیں، اس میں "وَنْ قَدْ شَجَاْ "ضرب اور عروض ہے اور صحیح ہے۔

چوتھی عروض منہوک ہے، یعنی اس کے دوتہائی اجزاء محذوف ہیں اور عروض صحیح ہی ضرب ہے،[۴] جیسے:

يَا لَيْتَنِي فِيْهَا جَذَعٌ

---

(۱) العروض لابن جنی:۱۰۲، القسطاس فی علم العروض:۹۹، المعجم المفصل:۸۴۔

(۲) مشطور وہ بیت ہے جس کا نصف حصہ مذکور ہو اور باقی نصف حصہ ساقط ہو چکا ہو، جو نصف حصہ مذکور ہو وہ پورا بیت ہو۔

(۳) العقد الفرید:۶ / ۳۳۴، العروض لابن جنی:۱۲۰، القسطاس فی علم العروض:۱۰۰، مفتاح العلوم:۵۴۴۔

(۴) العروض لابن جنی:۱۰۳، القسطاس فی علم العروض:۱۰۱، مفتاح العلوم:۵۴۴۔

يَاْ لَيْتَنِیْ	فِيْهَا جَذَعْ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
سالم	صحیح

یہ شعر منہوک ہے، چھ اجزاء میں سے صرف دواجزاء مذکور ہیں، اس میں "فِيْهَا جَذَعْ "عروض وضرب ہے اور صحیح ہے۔

٦۔ بحر رجز میں زحافات وعلل:

بحر رجز کے حشو، عروض اور ضروب میں خبن، طی اور خبل جائز ہیں، تاہم ضرب دوم تام مقطوع "مَفْعُوْلُنْ "میں صرف طی اور خبل جائز ہے، خبن جائز نہیں۔ چنانچہ "مُسْتَفْعِلُنْ" مخبون ہوکر "مُتَفْعِلُنْ" بن جاتا ہے، پھر اس کو رکن مانوس کی طرف نقل کیاتو "مُفَاعَلُنْ" بن گیا۔ اور "مُسْتَفْعِلُنْ" مطوی ہو کر "مُسْتَعِلُنْ" بن جاتاہے تاہم یہ غیرمانوس ہےتواسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ "مُفْتَعِلُنْ" بن جاتاہے اور "مُسْتَفْعِلُنْ" مخبول ہوکر "مُتَعِلُنْ" بن جاتاہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ "فَعِلَتُنْ" بن جاتا ہے اور ضرب مقطوع تام "مَفْعُوْلُنْ" خبون کرہو "فَعُوْلُنْ" بن جاتاہے اس صورت میں اسے مکبول یا مخلع کہتے ہیں[1]۔ یہ تمام زحافات اس شعر میں ہیں۔

يَاكَرِنِيْ بِسِحْرَةٍ عَوَاذِلِيْ * وَعَذْلُهُنَّ حَبْلٌ مِنَ الْخَبَلْ

يَاكَرِنِيْ	بِسِحْرَتِنْ	عَوَاْذِلِيْ	*	وَعَذْلُهُنْ	نَ حَبَلُنْ	مِنَلْ خَبَلْ
/ ہ///ہ	/ /ہ//ہ	/ /ہ//ہ	*	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ/ہ
مُسْتَعِلُنْ =مُفْتَعِلُنْ	مُتَفْعِلُنْ =مَفَاْعِلُنْ	مُتَفْعِلُنْ =مَفَاْعِلُنْ	*	مُتَفْعِلُنْ =مَفَاْعِلُنْ	مُتَعِلُنْ= فَعِلَتُنْ	مُتَفْعِلُنْ =مَفَاْعِلُنْ
مطوي	مخبون	مخبون	*	مخبون	مخبول	مخبون

۷۔ رجز تام، مجزوء، مشطور اور منہوک میں فرق:

بعض اوقات دوبیتی رجز مشطور اور یک بیتی رجز تام میں مشابہت پائی جاتی ہے، کیونکہ رجز تام کی طرح دوبیتی مشطور چھ ارکان پر مشتمل ہوتاہے اور اسی طرح دوبیتی منہوک یک بیتی مجزوء میں مشابہت ہوتی ہے، کیونکہ مجزوء کی

[1] المعجم المفصل:۸۶۔

طرح دوبیتی منہوک چار ارکان پر مشتمل ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان میں باہمی مشابہت پائی جاتی ہے، تاہم ان میں فرق یہ ہے:

پہلا فرق: بیت مشطور اور منہوک کا آخری رکن عروض ہی ضرب ہوتا ہے، اس پر ضرب کے احکام جاری ہوں گے، گویا کہ اس پر علت قطع داخل ہو چکی ہے اگر بیت کا آخری جزء معلول ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بیت مشطور یا منہوک ہے بیت تام یا مجزوء کا مصرع اول نہیں، اس لیے کہ بیت تام اور مجزوء کے مصرع اول کا آخری رکن عروض ہوتا ہے اس پر ضرب کے احکام جاری نہیں ہوتے۔

دوسرا فرق: مشطور اور منہوک کے دونوں بیت قافیہ میں متحد ہوتے ہیں اور تام و مجزوء کا قافیہ ایک نہیں ہوتا، البتہ اگر بیت مصرع ہو تو پھر قافیہ ایک ہوتا ہے[۱]۔

۸۔ مشطور مزدوِج:

مشطور مزدوج وہ بحر رجز ہے جس میں شعر کے دو دو بیت ہوں، بیت اول و بیت ثانی کا قافیہ ایک ہو اور پورے ارجوزہ کا وزن بھی ایک ہو۔ اور اس میں یہ بھی جائز ہے کہ ہر ایک شعر کا ضرب صحیح یا مقطوع یا مکبول ہو۔ متاخرین شعراء کے اشعار میں مزدوج اراجیز بکثرت موجود ہیں[۲]، جیسے:

حَسْبُكَ فِيمَا تَبْتَغِيهِ الْقُوْتُ

حَسْبُكَ فِيْ	مَا تَبْتَغِيْ	هِلْقُوْتُوْ
/ه///ه	/ه/ه//ه	/ه/ه/ه
مُسْتَعِلُنْ=مُفْتَعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلْ=مَفْعُوْلُنْ
مطوي	سالم	مقطوع

مَا أَكْثَرَ الْقُوْتَ لِمَنْ يَمُوْتُ

مَا أَكْثَرَلْ	قُوْتَ لِمَنْ	يَمُوْتُوْ
/ه/ه//ه	/ه///ه	//ه/ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَعِلُنْ=مُفْتَعِلُنْ	مُتَفْعِلْ=فَعُوْلُنْ
سالم	مطوي	مقطوع+مخبون=مكبول

---

(۱) مذکرات فی العروض:۱۵۰۔

(۲) مذکرات فی العروض:۱۵۰، اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۹۰۔

اَلْفَقْرُ فِيمَا جَاوَزَ الْكَفَافَا

اَلْفَقْرُ فِيْ	مَا جَاوَزَلْ	كَفَافَا
/ ه/ه//ه	/ ه/ه//ه	/ /ه/ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفْعِلْ=فَعُوْلُنْ
سالم	سالم	مقطوع+مخبون=مكبول

مَنِ اتَّقَى اللهَ رَجَا وَخَافَا

مَنِتْتَقَلْ	لَاهَ رَجَا	وَخَافَا
/ /ه//ه	/ ه///ه	/ /ه/ه
مُتَفْعِلُنْ=مَفَاعِلُنْ	مُسْتَعِلُنْ=مُفْتَعِلُنْ	مُتَفْعِلْ=فَعُوْلُنْ
مخبون	مطوي	مقطوع+مخبون=مكبول

هِيْ الْمَقَادِيْرُ فَلُمْنِيْ أَوْ فَذَرْ

هِيْ الْمَقَاْ	دِيْرُ فَلُمْ	نِيْ أَوْ فَذَرْ
/ /ه//ه	/ ه///ه	/ ه/ه//ه
مُتَفْعِلُنْ=مَفَاعِلُنْ	مُسْتَعِلُنْ=مُفْتَعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
مخبون	مطوي	صحيح

إِنْ كُنْتُ أَخْطَأْتُ فَمَا أَخْطَا الْقَدَرْ

إِنْ كُنْتُ أَخْ	طَأْتُ فَمَا	أَخْطَلْقَدَرْ
/ ه/ه//ه	/ ه///ه	/ ه/ه//ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَعِلُنْ=مُفْتَعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
سالم	مطوي	صحيح

۹۔ قواعدِ عروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر رجز کے متعلق عروضیین کہتے ہیں: "هو أفقر البحور إيقاعاً، وأقربها من النثر، وأكثرها زحافاً، وأسهلها نظماً."(۱)

قاعدہ نمبر ۲: بحر رجز میں تبدیلی بکثرت ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ ایک آسان بحر متصور کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس میں شعر کہنا آسان ہے، یہی وجہ ہے کہ شعراء اسے حمار الشعر اور حمار الشعراء بھی کہتے ہیں(۲)۔

قاعدہ نمبر ۳: بحر رجز آسان ترین بحر ہیں، اسی وجہ سے متون کو اس وزن میں منظوم کیا گیا ہے، جیسے الفیہ ابن مالک وغیرہ ہے(۳)۔

قاعدہ نمبر ۴: بحر رجز کا وزن موسیقی کا ہے، عرب اونٹوں کو حدی اسی وزن میں گاتے تھے، امام اخفشؒ فرماتے ہیں: "وإنما وضعوا للحداء، والحُداء غناء."(۴)

قاعدہ نمبر ۵: جو قصیدہ بحر رجز میں منظوم ہو اسے "ارجوزہ" کہتے ہیں اور اراجیز عربی اشعار میں بہت زیادہ ہیں(۵)۔

قاعدہ نمبر ۶: فی البدیہی اور ارتجالاً اشعار عموماً بحر رجز میں کہے جاتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۷: بحر رجز میں دوار کان مکرر ہیں، جس طرح تصفیق بالید، نقر بالعصا، رکل الارض بالاقدام اور ترقیص الاطفال وغیرہ ہیں(۶)۔

قاعدہ نمبر ۸: امام خلیل بن احمدؒ کے نزدیک مشطور شعر نہیں(۷)۔

قاعدہ نمبر ۹: بحر رجز کی ضرب دوم مقطوع تام (مُسْتَفْعِلُ = مَفْعُوْلُنْ) بحر سریع کے مشابہ ہے۔

قاعدہ نمبر ۱۰: بحر رجز کی ابتداء عصر اموی میں ہوئی اور عصر عباسی میں اسے شہرت ملی اور اس زمانہ میں عجاج اور ابو نجم عجلی وغیرہ نے اس میں اشعار کہے(۸)۔

قاعدہ نمبر ۱۱: بعض عروضیین رجز کو شعر نہیں کہتے، بلکہ اسے سجع سمجھتے ہیں اور اسے شعر کا ادنیٰ ترین مرتبہ تصور کرتے

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۱۳۹۔
(۲) المعجم المفصل: ۸۷۔
(۳) مذکرات فی العروض: ۱۳۹۔
(۴) مذکرات فی العروض: ۱۳۹۔
(۵) المعجم المفصل: ۸۷۔
(۶) مذکرات فی العروض: ۱۳۹۔
(۷) القسطاس فی علم العروض: ۱۰۰۔
(۸) المعجم المفصل: ۸۷۔

ہیں، مشہور شاعر فرزدق سے منقول ہے کہ میں رجز میں شعر کہہ سکتا ہوں، لیکن اسے اپنی ذوق شاعری کے منافی سمجھتا ہوں[1]۔

۱۰۔ تمرین:

(الف)۔ بحر رجز کا وزن اور وجہ تسمیہ بیان کریں۔

(ب)۔ بحر رجز کی اقسام وانواع بیان کریں۔

(ج)۔ بحر رجز کی کتنی عروض اور ضروب ہیں؟

(د)۔ بحر رجز میں کونسے زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟

(د)۔ درج ذیل اشعار کی تطبیق عروضی کریں۔

(۱)كَفِعْلِ جَزَّارِ الْهُوْدِ بِــالْبَقَرِ * بَرَّأَهَـــا مِنَ الْعُيُوْبِ وَعَقَرْ

(۲)فَإِنْ تَجِدْ عَيْبًــا فَسُدَّ الْخَلَلَا * قَدْ جَلَّ مَنْ لَّا عَيْبَ فِيْهِ وَعَلَا

(۳)تُخْبِرُنِــيْ عَنْ سِرِّهِ الْخَـلَائِقُ * وَقَلَّمَـــا بَيْنَكُمْ الْمُنَـــافِــقُ

(٤)رَبِّ تَقَبَّـــــلْ عَمَلِـــيْ * وَلَا تُخَــيِّـــــبْ أَمَلِـــــيْ

(٥)حَـــدِيْثُـــه وَوَجْـــهُـــــــه * كِلَاهُمَــــا عِنْـــــدِيْ حَسَنْ

(٦)ظَبْـــيٌ إِذَا زِدْتَّ هَـــوًى * وَذَلَّـــــةً تَـــــاهَ وَصَــدْ

(۷)يَا رَبِّ إِمَّا يَغْزُوَنَّ طَـــا لِبْ * فَـــيْ مَنْقَب مِّنْ هذِهِ الْمُنَـاقِبْ

(۸)فَلْيَكُنْ الْمَسْلُوْبُ غَيْرَالسَّالِبْ * وَلْيُكُنْ الْمَغْلُوْبُ غَيْرَالْغَـــالِبْ

(۹) أَنْتَ لَـــهُ حَيْثُ سَلَــكْ * لَـــوْلَا كَ يَـــا رَبِّـــيْ هَلَكْ

(۱۰)اَلْحَــمْــدُ وَالنِّعْمَـــةُ لَكْ * وَالْمُلْكُ لَا شَـــــرِيْـــــكَ لَكْ

---

[1] المعجم المفصل:۸۷۔

۱۱۔ تطبیق:

(١) كَفِعْلِ جَزَّارِ الْهُوْدِ بِالْبَقَرِ * بَرَّأَهَا مِنَ الْعُيُوْبِ وَعَقَرْ

كَفِعْلِجَزْ	زَارِلْهُوْ	دِبِلْبَقَرْ	*	بَرْرَءَهَا	مِنَلْعُيُوْ	بِوَعَقَرْ
/ / ه//ه	/ ه/ه//ه	/ / ه//ه	*	/ ه///ه	/ / ه//ه	/ / / / ه
مُتَفْعِلُنْ= مَفَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفْعِلُنْ = مَفَاعِلُنْ	*	مُسْتَعِلُنْ= مُفْتَعِلُنْ	مُتَفْعِلُنْ= مَفَاعِلُنْ	مُتعلن= فعلتن
مخبون	سالم	مخبون صحیح	*	مطوی	مخبون	مخبول صحیح

(٢) فَإِنْ تَجِدْ عَيْبًا فَسُدَّ الْخَلَلَا * قَدْ جَلَّ مَنْ لَّا عَيْبَ فِيْهِ وَعَلَا

فَاِنْ تَجِدْ	عَيْبَنْ فَسُدْ	دَلْخَلَلَا	*	قَدْجَلْلَمَنْ	لَاعَيْبَ فِيْ	هِوَعَلَا
/ / ه//ه	/ ه/ه//ه	/ ه/ //ه	*	/ ه/ه//ه	/ ه/ ه//ه	/ / / / ه
مُتَفْعِلُنْ = مَفَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَعِلُنْ= مُفْتَعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُتعلن= فعلتن
مخبون	سالم	مطوي صحیح	*	سالم	سالم	مخبول صحیح

(٣) تُخْبِرُنِی عَنْ سِرِّهِ الْخَلَائِقُ * وَقَلَّمَا بَيْنَكُمْ الْمُنَافِقُ

تُخْبِرُنِی	عَنْسِرْرِهِلْ	خَلَائِقُوْ	*	وَقَلْلَمَا	بَيْنَكُمُلْ	مُنَافِقُوْ
/ ه/ //ه	/ ه/ه//ه	/ / ه//ه	*	/ /ه//ه	/ ه/ //ه	/ / ه/ / ه
مُسْتَعِلُنْ= مُفْتَعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفْعِلُنْ= مَفَاعِلُنْ	*	مُتَفْعِلُنْ= مَفَاعِلُنْ	مُسْتَعِلُنْ= مُفْتَعِلُنْ	مُتَفْعِلُنْ= مَفَاعِلُنْ
مطوی	سالم	مخبون صحیح	*	مخبون	مطوی	مخبون صحیح

(٤) حَـدِيْثُـه وَوَجْـهُـــه * كِلَاهُمَـــا عِنْـــدِیْ حَسَنْ

قَالَتْبَنَا	تُلْعَمْمِيَا	سَلْمَاوَإِنْ	*	كَانَفَقِیْ	رَنْمُعْدِمَنْ	قَالَتْ وَإِنْ
/ ه/ ه//ه	/ ه/ه//ه	/ ه/ ه//ه	*	/ ه///ه	/ ه/ ه//ه	/ ه/ / ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَعِلُنْ=	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ

				مُفْتَعِلُنْ		
سالم	سالم	صحیح	*	مطوی	سالم	صحیح

(٥) حَدِيْثُه وَوَجْهُه * كِلَاهُمَا عِنْدِيْ حَسَنْ

حَدِيْثُهُوْ	وَوَجْهُهُوْ	*	كِلَاهُمَا	عِنْدِيْحَسَنْ
/ / ه//ه	/ / ه//ه	*	/ / ه//ه	/ ه/ه//ه
مُتَفْعِلُنْ=مَفَاعِلُنْ	مُتَفْعِلُنْ=مَفَاعِلُنْ	*	مُتَفْعِلُنْ=مَفَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
مخبون	مخبونة صحيح	*	مخبون	صحيح

(٦) ظَبْيٌ إِذَا زِدْتَّ هَوًى * وَذَلَّةً تَاهَ وَصَدْ

ظَبْيُنْ إِذَا	زِتْتَهوَا	*	وَذِلْلَتَنْ	تَاهَ وَصَدْ
/ ه/ ه//ه	/ ه/ //ه	*	/ / ه//ه	/ ه///ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَعِلُنْ=مَفْتَعِلُنْ	*	مُتَفْعِلُنْ=مَفَاعِلُنْ	مُسْتَعِلُنْ=مَفْتَعِلُنْ
سالم	مطوي صحيح	*	مخبون	مطوي صحيح

(٧) يَا رَبِّ إِمَّا يَغْزُوَنَّ طَا لِبْ [١]

يَارَبْبِإِمْ	مَا يَغْزُوَنْ	نَطَالِبْ
/ ه/ه//ه	/ ه/ه//ه	/ / ه/ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفْعِلٌ=فُعُوْلُنْ
سالم	سالم	مقطوعة+مخبونة=مكبولة [٢]

(٨) فِيْ مَنْقَبٍ مِّنْ هذِهِ الْمَنَاقِبْ [٣]

---

(١) یہ رجز مشطور ہے۔
(٢) یہ ضرب بھی ہے۔
(٣) یہ رجز مشطور ہے۔

فِيمَنْقَبِنْ	مِنْهَاذِهِلْ	مَنَاقِبْ
/٥/٥//٥	/٥/٥//٥	//٥/٥
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفْعِلُ=فَعُوْلُنْ
سالم	سالم	مقطوعة+مخبونة=مكبولة[1]

(٩) فَلْيَكُنْ الْمَسْلُوْبُ غَيْرَالسَّالِبْ

فَلْيَكُئِلْ	مَسْلُوْبُ غَيْ	رَسْسَالِبْ
/٥///٥	/٥/٥//٥	/٥/٥/٥
مُسْتَعِلُنْ=مُفْتَعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلْ=مَفْعُوْلُنْ
مطوى	سالم	مقطوعة[2]

(١١) وَلْيُكُنْ الْمَغْلُوْبُ غَيْرَالْغَالِبْ

وَلْيَكُئِلْ	مَغْلُوْبُ غَيْ	رَلْغَالِبْ
/٥///٥	/٥/٥//٥	/٥/٥/٥
مُسْتَعِلُنْ=مُفْتَعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلْ=مَفْعُوْلُنْ
مطوى	سالم	مقطوعة[3]

(١٢) أَنْتَ لَهُ حَيْثُ سَلَكْ[4]

أَنْتَ لَهُوْ	حَيْثُ سَلَكْ
/٥///٥	/٥///٥
مُسْتَعِلُنْ=مُفْتَعِلُنْ	مُسْتَعِلُنْ=مُفْتَعِلُنْ

(١٣) لَوْلَا كَ يَا رَبِّىْ هَلَكْ

---

(۱) یہ ضرب ہے۔
(۲) یہ ضرب ہے۔
(۳) یہ ضرب ہے۔
(۴) یہ شعر منہوک صحیح ہے۔

لَوْلَاكَ يَا	رَبْبِيْ هَلَكْ
/ ه/ه//ه	/ ه/ه//ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
سالم	صحيح[1]

(١٤) اَلْحَمْدُ وَالنِّعْمَةُ لَكْ

اَلْحَمْدُوَنْ	نِعْمَةَلَكْ
/ ه/ه//ه	/ ه///ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَعِلُنْ=مُفْتَعِلُنْ
سالم	مطوي صحيح[2]

(١٥) وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكْ

وَلْمُلْكُلَا	شَرِيْكَلَكْ
/ ه/ه//ه	/ / ه//ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُتَفْعِلُنْ=مَفَاعِلُنْ
سالم	مخبونة صحيح[3]

---

(١) یہ ضرب ہے۔
(٢) یہ ضرب ہے۔
(٣) یہ ضرب ہے۔

فصلِ پنجم: بحرِ رمل

۱۔ بحرِ رمل کا وزن (حسبِ دائرہ):

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ
/ ہ//ہ/ہ	/ ہ//ہ/ہ	/ ہ//ہ/ہ	*	/ ہ//ہ/ہ	/ ہ//ہ/ہ	/ ہ//ہ/ہ

۲۔ بحرِ رمل کی وجہ تسمیہ:

رمل لغت میں دوڑنے کے معنی میں ہے، چونکہ یہ بحر جلدی اور سُرعت کیساتھ پڑھی جاتی ہے اس لیے اس کو رمل کہتے ہیں۔ یا اس کو رمل اس لیے کہتے ہیں کہ رمل لغت میں ریت کو کہتے ہیں اور اس بحر کے اجزاء بھی آپس میں ریت کی طرح ملے ہوتے ہیں، لیکن اس صورت میں اس کا تلفظ "رمل"، میم کے سکون کیساتھ ہو گا، تاہم مشہور میم کے فتحہ کیساتھ ہے[1]۔

۳۔ بحرِ رمل کی مفتاح:

(الف):

رَمَلُ الْأَبْحُـرِ یَرْوِیْـــہِ الثِّقَـــاْتُ	*	فَاْعِـــلَاتُنْ فَاْعِـــلَاتُنْ فَاْعِـــلَاتُ

(ب):

وَطَنِـــيْ رَمْلُكَ فِيْ قَلْبِـــيْ نَضَّـــارُ	*	فَاْعِـــلَاْتُنْ فَاْعِـــلَاْتُنْ فَاْعِـــلَاْتُ

(ج):

رَاْمِـلُ قَلْبِـيْ وَ عَــقْلِـيْ آقِـــلُ	*	فَاْعِـــلَاْتُنْ فَاْعِـــلَاْتُنْ فَاْعِـــلُنْ

۴۔ بحرِ رمل کی اقسام:

بحرِ رمل کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ تام (مسدس) (ب)۔ مجزوء (مربع)

(الف)۔ تام (مسدس):

تام مسدس وہ بحر ہے جس کے ہر ایک مصرع میں تین مرتبہ "فَاْعِلَاتُنْ" مذکور ہو، پھر اس کی تین قسمیں ہیں:

(الف)۔ تام صحیح (ب)۔ تام مقصور (ج)۔ تام محذوف

---

[1] المعجم المفصل: ۸۸، بحر الفصاحت: ۱/ ۲۵۷۔

(الف)۔ تام صحیح:

تام مسدس وہ بحر ہے جس کے ہر ایک مصرع میں تین مرتبہ "فَاْعِلَاتُنْ" مذکور ہو اور اس کے عروض و ضروب زحاف و علل سے محفوظ ہوں، اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	❋	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ
/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	❋	/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	/٥//٥/٥

(ب)۔ تام مقصور:

تام مسدس وہ بحر ہے جس کے ہر ایک مصرع میں تین مرتبہ "فَاْعِلَاتُنْ" مذکور ہو اور اس کے ضروب میں علت قصر واقع ہو، رکن کے آخر میں سبب خفیف کے ساکن کو گرا دینا اور ساکن سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کر دینا قصر کہلاتا ہے، ساکن حرف خواہ رکن کا پانچواں حرف ہو یا ساتواں حرف، مثلاً: "فَاعِلَاتُنْ" میں "ن" ساکن کو گرا کر "ت" متحرک کو ساکن کیا جائے تو "فَاعِلَاتْ" بن جائے گا[1]، اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	❋	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتْ
/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	❋	/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	/٥//٥/٥

(ج)۔ تام محذوف:

تام مسدس وہ بحر ہے جس کے ہر ایک مصرع میں تین مرتبہ "فَاْعِلَاتُنْ" مذکور ہو اور اس کے ضروب میں علت حذف واقع ہو، رکن کے آخر سے سببِ خفیف کے گرانے کو حذف کہتے ہیں، جیسے: "فَاعِلَاتُنْ" کے آخر سے سبب خفیف "تُنْ" گرا کر "فَاعِلَاْ" بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن "فَاْعِلُنْ" وزن کی طرف پھیر دیں گے[2]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	❋	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاْ= فَاْعِلُنْ
/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	❋	/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	/٥//٥

(ب)۔ مجزوء (مربع):

مجزوء مربع وہ بحر رمل ہے جس کے ہر ایک مصرع میں دو مرتبہ "فَاْعِلَاتُنْ" مذکور ہو، پھر اس کی تین قسمیں ہیں:

---

(۱) المرشد الوافی: ۳۳۰، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۹، المعجم المفصل: ۲۱۸۔
(۲) المرشد الوافی: ۳۳۰، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۹، المعجم المفصل: ۲۱۸۔

(الف)۔ مجزوء صحیح (ب)۔ مجزوء محذوف (ج)۔ مجزوء مسبغ

(الف)۔ مجزوء صحیح:

مجزوء صحیح وہ بحر رمل ہے جس کے ہر ایک مصرع میں دو مرتبہ "فَاْعِلَاتُنْ" مذکور ہو، اوراس کے عروض و ضروب زحافات وعلل سے محفوظ ہوں۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	❋	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ
/ ه//ه/ه	/ ه//ه/ه	❋	/ ه//ه/ه	/ ه//ه/ه

(ب)۔ مجزوء محذوف:

مجزوء محذوف وہ بحر رمل ہے جس کے ہر ایک مصرع میں دو مرتبہ "فَاْعِلَاتُنْ" مذکور ہو، اوراس کے ضروب میں علت حذف[1] واقع ہو، اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	❋	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاْ= فَاْعِلُنْ
/ ه//ه/ه	/ ه//ه/ه	❋	/ ه//ه/ه	/ ه//ه

(ج)۔ مجزوء مسبغ:

مجزوء محذوف وہ بحر رمل ہے جس کے ہر ایک مصرع میں دو مرتبہ "فَاْعِلَاتُنْ" مذکور ہو، اوراس کے ضروب میں علت تسبیغ واقع ہو۔ تسبیغ اس کو کہتے ہیں کہ جو سبب خفیف عروض اور ضرب میں رکن کے آخر میں واقع ہو اس کے متحرک اور ساکن کے درمیان حرف ساکن (الف) بڑھانا، جیسے: "فَاْعِلَاْتُنْ" کے آخر سبب خفیف میں "ت" اور "ن" کے درمیان "الف" کا اضافہ کرنے سے "فَاْعِلَاْتَانِ" بن جاتا ہے[2]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	❋	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاْتَانِ
/ ه//ه/ه	/ ه//ه/ه	❋	/ ه//ه/ه	/ ه//ه/ ه/

۵۔ بحر رمل کی عروض اور ضروب:

بحر رمل کی دو عروض اور چھ ضروب ہیں:

پہلی عروض محذوف "فَاْعِلُنْ" ہے اوراس کی تین ضربیں ہیں:

---

(۱) رکن کے آخر سے سببِ خفیف کے گرانے کو حذف کہتے ہیں، جیسے: "فَاعِلَاتُنْ" کے آخر سے سبب خفیف "لُنْ" گرا کر "فَاعِلَاْ" بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن "فَاْعِلُنْ" وزن کی طرف پھیر دیں گے۔

(۲) الارشاد الشافی: ۵۰، المرشد الوافی: ۳۳، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۳۹، المعجم المفصل: ۱۹۱۔

پہلی ضرب تام صحیح "فَاْعِلَاتُنْ" ہے [۱]، جیسے:

مِثْلَ سَحْقِ الْبُرْدِ، عَفَّى بَعْدَكَ الْ * قَطْرُ مَغْنَاهُ وَتَأْوِيبُ الشَّمَالِ

مِثْلَ سَحْقِلْ	بُرْدِعَفْفَا	بَعْدِكَلْ	*	قَطْرُ مَغْنَا	هُوْ وَتَأْوِيْ	بُشْشِمَالِيْ
/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	/٥//٥	*	/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	/٥//٥/٥
فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ
سالم	سالم	محذوف	*	سالم	سالم	سالم

دوسری ضرب مقصور "فَاْعِلَاْتْ" ہے [۲]، جیسے:

أَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّي مَالِكَا * أَنَّهُ قَدْ طَالَ حَبْسِي وَانْتِظَارُ

أَبْلِغ نُنُعْ	مَانَعَنْ نِيْ	مَاْلِكَنْ	*	أَنْنَهُوْ قَدْ	طَالَحَبْ سِيْ	وَانْتِظَارُ
/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	/٥//٥	*	/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	/٥//٥/
فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	/٥//٥	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاْنِ
سالم	سالم	محذوف	*	سالم	سالم	مقصور

تیسری ضرب عروض کے مثل محذوف "فَاْعِلُنْ" ہے، جیسے:

قَالَتِ الْخَنْسَاءُ لَمَّا جِئْتُهَا * شَابَ بَعْدِيْ رَأْسُ هَذَا وَأَشْتَهَبْ

قَاْلَتِلْ خَنْ	سَاْءُ لَمْ مَاْ	جِئْتُهَاْ	*	شَاْبَ بَعْدِيْ	رَأْسُهَاْ ذَا	وَشْتَهَبْ
/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	/٥//٥	*	/٥//٥/٥	/٥//٥/٥	/٥//٥
فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ
سالم	سالم	محذوف	*	سالم	سالم	محذوف

دوسری عروض مجزوء صحیح ہے اوراس کی تین ضرب ہیں:

پہلی ضرب: مجزوء مسبَّغ "فَاْعِلَاْتَانِ" ہے، [۳] جیسے:

---

(۱) القسطاس فی علم العروض: ۱۰۴، العقد الفرید: ۶/ ۳۳۵، العروض لابن جنی: ۱۰۶، مفتاح العلوم: ۵۴۶۔

(۲) العروض لابن جنی: ۱۰۷، القسطاس للزمخشری: ۱۰۳، مفتاح العلوم للسکاکی: ۵۴۶۔

(۳) العقد الفرید" ۶/ ۳۳۶، العروض لابن جنی: ۱۰۸، القسطاس فی علم العروض: ۱۰۵۔

يَا خَلِيلَيَّ أَرْبَعاً وَاسْ * تَخْبِرَا رَسْماً بِعُسْفَانْ

مَنْ بِعُسْفَانْ	تَخْبِرَا رَسْ	*	يَأَرْبَعَنْ وَاسْ	يَا خَلِيلَيْ
/ه//ه/ه/	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه//ه/ه
فَاْعِلَاْتَاْنِ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
مسبغ	سالم	*	صحیح	سالم

دوسری ضرب عروض کے مثل صحیح "فَاْعِلَاْتُنْ" ہے،[۱]، جیسے:

مُقْفِراتٌ دَارِسَاتٌ * مِثْلُ آيَاتِ الزَّبُوْرِ

تِزْزَبُوْرِيْ	مِثْلُ أَاْيَاْ	*	دَاْرِسَاتُنْ	مُقْفِرَاْتُنْ
/ه//ه/ه/	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه//ه/ه
فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
صحیح	سالم	*	صحیح	سالم

تیسری ضرب مجزوء محذوف "فَاْعِلُنْ" ہے،،[۲] جیسے:

مَا لِمَا قَرَّتْ بِهِ الْ * عَيْنَانِ، مِنْ هَذَا ثَمَنْ

ذَا ثَمَنْ	نَانِ مِنْها	*	رَتْبِهِلْ عَيْ	مَا لِمَا قَرْ
/ه//ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه//ه/ه
فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
محذوف	سالم	*	صحیح	سالم

۶۔ بحر رمل میں زحافات وعلل:

بحر رمل میں درج ذیل زحاف اور علل واقع ہوتے ہیں:

(الف)۔ خبن (ب)۔ کف (ج)۔ شکل (د)۔ حذف (ھ)۔ قصر (و)۔ تسبیغ

(الف)۔ خبن:

خبن وہ زحاف مفرد ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "فَاْعِلَاْتُنْ" مخبون ہو کر

---

(۱) العقد الفرید:۶/۳۳۶، العروض لابن جنی:۱۰۸، القسطاس فی علم العروض:۱۰۵۔

(۲) العقد الفرید:۶/۳۳۶، القسطاس فی علم العروض:۱۰۵، مفتاح العلوم:۵۴۷۔

''فَعِلَاْتُنْ''بن جاتاہے اور یہ حشو، عروض اور ضروب سب میں واقع ہو سکتاہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ مستحسن غیر لازم ہے[۱]۔

(ب)۔کف:

کف وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں ساتویں ساکن کو حذف کیاجائے، جیسے:''فَاْعِلَاْتُنْ''مکفوف ہو کر'' فَاْعِلَاْتُ''بن جاتاہے اور یہ حشواور پہلی عروض میں واقع ہو سکتاہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ درست ہے، لیکن لازم نہیں، البتہ یہ خبن کے بنسبت قلیل الوقوع ہے اور یہ پہلی عروض میں واقع نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ رکن سباعی نہیں اور ضروب میں مطلقاًواقع نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس صورت میں حرکتِ قصیرہ پر وقف کرنالازم آئے گاجو صحیح نہیں[۲]۔
نہیں[۲]۔

(ج)۔شکل:

شکل خبن مع الکف کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے اور ساتویں ساکن کو حذف کیاگیاہو، جیسے:''فَاْعِلَاْتُنْ''،مشکول ہو کر''فَعِلَاتُ''بن جاتا ہے، یہ حشواور دوسری عروض میں واقع ہوتاہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ قبیح غیر لازم ہے اور یہ خبن کی بنسبت قلیل الوقوع ہے اور یہ بھی پہلی عروض میں واقع نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ رکن سباعی نہیں اور ضروب میں مطلقاً واقع نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس صورت میں حرکتِ قصیرہ پر وقف کرنالازم آئے گاجو صحیح نہیں[۳]۔

(د)۔حذف:

رکن کے آخرسے سببِ خفیف کے گرانے کو علت حذف کہتے ہیں، جیسے:''فَاعِلَاتُنْ'' کے آخر سے سبب خفیف ''تُنْ''گراکر''فَاعِلَاْ''بن جاتاہے، چونکہ یہ وزن غیرمانوس ہے اسےمانوس وزن''فَاعِلُنْ''وزن کی طرف پھیر دیں گے اور یہ عروض اور ضرب دونوں میں واقع ہوتاہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ مستحسن لازم ہے[۴]۔

(ھ)۔قصر:

رکن کے آخر میں سبب خفیف کے ساکن کو گرادینااور ساکن سے پہلے متحرک حرف کوساکن کر دیناعلت قصر کہلاتاہے، ساکن حرف خواہ رکن کاپانچواں حرف ہو یاساتواں حرف، جیسے: فَاعِلَاتُنْ'' میں''ن'' ساکن کو گر اکر''ت''متحرک کوساکن کیاجائے تو''فَاعِلَاتْ''بن جائے گا۔ علت حذف صرف ضرب میں واقع ہوتاہے، اس

(۱) مذکرات فی العروض:۱۶۷، المعجم المفصل:۹۱، المرشد الوافی:۸۶۔
(۲) مذکرات فی العروض:۱۶۷، المعجم المفصل:۹۱، المرشد الوافی:۸۶۔
(۳) مذکرات فی العروض:۱۶۷، المعجم المفصل:۹۱، المرشد الوافی:۸۶۔
(۴) مذکرات فی العروض:۱۶۷، المعجم المفصل:۹۱، المرشد الوافی:۸۶۔

کا حکم یہ ہے کہ یہ علت حسنہ لازمہ ہے۔

(و)۔ تسبیغ:

تسبیغ اس کو کہتے ہیں کہ جو سبب خفیف عروض اور ضرب میں رکن کے آخر میں واقع ہو اس کے متحرک اور ساکن کے درمیان حرف ساکن (الف) بڑھانا، اور جس رکن میں یہ زحاف واقع ہو اسے علت تسبیغ کہتے ہیں،

جیسے: ''فَاعِلَاتُنْ'' کے آخر سبب خفیف میں ''ت'' اور ''ن'' کے درمیان ''الف'' کا اضافہ کرنے سے ''فَاعِلَاتَانِ'' بن جاتا ہے، یہ علت صرف ضرب میں واقع ہوتی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت حسنہ لازمہ ہے۔

۷۔ قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر رمل میں رقت اور ملائمت پائی جاتی ہے اسی وجہ سے اکثر شعراء اس بحر میں غزل کہتے ہیں۔[1]

قاعدہ نمبر ۲: شعراء جاہلیت نے بحر رمل میں بہت کم اشعار کہے ہیں، مشہور عرب شاعر عنترہ نے اس میں اشعار کیے ہیں[2]۔

قاعدہ نمبر ۳: بحر رمل کے حشو میں خبن کثیر الوقوع ہے اور کف خبن کے بنسبت قلیل الوقوع ہے اور جب کہ شکل قبیح سمجھا تا ہے[3]۔

قاعدہ نمبر ۴: کف اور شکل ضرب سالم میں ممنوع ہیں، کیونکہ اس صورت میں حرکت قصیرہ پر وقف کرنا لازم آئے گا جو صحیح نہیں۔

قاعدہ نمبر ۵: بحر رمل کے حشو اور عروض میں خبن، کف اور شکل تینوں جائز ہیں۔

قاعدہ نمبر ۶: بحر رمل میں خبن، کف اور شکل علی سبیل المعاقبہ[4] جاری ہوتے ہیں، اگر کسی رکن میں خبن واقع ہو تو اس سے پہلا رکن کف سے محفوظ ہو گا اور اگر کسی رکن پر کف داخل ہوا تو اس کا ما قبل رکن خبن سے محفوظ ہو گا اور اگر کوئی رکن مشکول ہو تو اس کا ما قبل کف سے اور ما بعد خبن سے سالم ہو گا[1]۔

---

(۱) المعجم المفصل: ۹۲، المرشد الوافی: ۸۷۔

(۲) المعجم المفصل: ۹۲، المرشد الوافی: ۸۷۔

(۳) المعجم المفصل: ۹۲۔

(۴) دو سبب خفیف (ایک رکن یا دو رکن میں) جمع ہوں تو دونوں سبب کو زحاف سے سلامت رکھنا یا کسی ایک کو سلامت رکھنا اور دوسرے میں زحاف کرنے کرنے کو معاقبہ کہتے ہیں، یعنی جب دو سبب کے دو ساکن ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور ان دونوں ساکنوں کو ایک ساتھ گرانا جائز نہ ہو تو اس وقت غور کرنا ہو گا کہ دونوں ساکنوں کو بحال رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ان دونوں کو بحال رکھنا جائز ہو اور دونوں میں سے کسی ایک کو گرانا بھی جائز ہو تو اس کو معاقبہ کہتے ہیں، جیسے: ''مَفَاعِيْلُنْ'' کے دونوں اسباب کے ساکنوں کو بحال رکھتے ہوئے ''مَفَاعِيْلُنْ'' سالم پڑھنا۔ یا ''نون'' ساکن کف کی وجہ سے حذف ہو تو ''یاء'' قبض سے سالم رہے گی تو اس کا وزن ''مَفَاعِيْلُ'' ہو گا۔ یا ''یاء'' ساکن کو قبض کی وجہ سے گرے گا تو اس کا وزن ''مَفَاعِلُنْ'' ہو گا۔

قاعدہ نمبر ۷: بحر رمل کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے آٹھ ارکان بھی آتے ہیں،[۲] جیسے عبد القادر حبلی کا یہ شعر ہے:

قَالَ يَا رَبِّيِّ ذُنُوْبِيْ مِثْلَ رَمْلٍ لَا تُعَدُّ * فَاعْفُ عَنِّيْ كُلَّ صَفْحٍ وَاصْفَحْ الصَّفْحَ الْجَمِيْلْ

قَالَ يَاْ رَبْ	بِيْ ذُنُوْبِيْ	مِثْلَ رَمْلِنْ لَاْ	تُعَدْدُ	*	فَعْفُعَنْنِيْ	كُلْلَ صَفْحِنْ	وَصْفَحِصْصَفْ	حَلْ جَمِيْلْ
/ ٥//٥/٥	/ ٥//٥/٥	/ ٥//٥/٥	/ ٥//٥/	*	/ ٥//٥/٥	/ ٥//٥/٥	/ ٥//٥/٥	/ ٥//٥ ٥
فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُ	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَانْ
سالم	سالم	محذوف	مقصور	*	سالم	سالم	سالم	مقصور

۸۔ تمرین:

(الف)۔ بحر رمل کا وزن اور وجہ تسمیہ بیان کریں۔

(ب)۔ بحر رمل کی اقسام وانواع بیان کریں۔

(ج)۔ بحر رمل کی کتنی عروض وضروب ہیں؟

(د)۔ بحر رمل میں کونسی زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟

(ھ)۔ درج ذیل اشعار کی تطبیق عروضی کریں۔

(۱) إِنَّمَــا الْمَوْتُ طَلُوْبٌ لَا حِقٌ *لَا يُنْجِّـيْ مِنْهُ حَــثٌّ فِيْ ارْتِحَـالِ
(۲) وَابْعَثُوْا لِيْ فِيْ الْكَرى طِيْفَكُمْ * إِنْ اَذِنْتُــمْ لِعُيُوْنِــيْ أَنْ تَنَامَـا
(۳) أَحْمُــدُ اللهَ فَلَا نِــدَّلَـــهُ * بِيَدَيْــهِ الْخَيْرُ مَــا شَــاءَ فَعَلْ
(٤) إِسْقِنِـــيْ وَاللَّــيْـــلُ دَاجٍ * قَبْــلَ تَغْــرِيْــدِالدَّجَـــاجِ
(٥) مَــا أُبَــالِيْ بَعْدَ يَــوْمِــيْ * طَــالَ لَيْلِــــيْ أَمْ قَصُــرْ
(٦) مَــا رَأَتْ عَيْنَــايَ مِثْلًا * بَـــيْـــنَ بَـــدْوٍ وَحَضَـــرْ
(۷) لِسُلَيْـمـــى إِذَ اسُلَيْمـــى * فِـــيْ السَّنَـــا مِثْـلُ الْقَمَـرْ
(۸) قَـــلَّ مَـــنْ يَنْـــقَـــادُ لِلْحَـــقِّ وَمَـــنْ يُصْـغِـــيْ لَـــهُ

---

(۱) المعجم المفصل: ۹۱۔
(۲) المعجم المفصل: ۹۲۔

(۹)يَامُدِيْرَالصُّدْغِ فِيْ الْخَدِّ الْأَسِيْلِ ❋وَمُجِيْلَ السِّحْرِ بِالطَّرْفِ الْكَحِيْلِ
(۱۰)مَنْ رَآنَــا فَلْيُحَــدِّثْ نَفْسَهُ ❋أَنَّــهُ مُــوْفٍ عَلَــى قَــرْنٍ زَوَالِ

۹۔ تطبیق:

(۱) إِنَّمَا الْمَوْتُ طَلُوْبٌ لَا حِقٌ ❋ لَا يُنْجِّيْ مِنْهُ حَثٌّ فِيْ ارْتِحَالِ[۱]

إِنْنَمَلْمَوْ	تُطَلُوْبُنْ	لَاحِقُنْ	❋	لَا يُنَجْجِيْ	مِنْهُ حِثْثُنْ	فِرْتِحَالِيْ
/ ه//ه/ه	/ / / ه/ه	/ ه//ه	❋	/ ه//ه/ه	/ ه//ه/ه	/ ه//ه/ه
فَاعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَاعِلُنْ	❋	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ
سالم	مخبون	محذوف	❋	سالم	سالم	صحيح

(۲) وَابْعَثُوْا لِيْ فِيْ الْكَرى طِيْفَكُمْ ❋ إِنْ اَذِنْتُمْ لِعُيُوْنِيْ أَنْ تَنَامَا

وَبْعَثُوْلِيْ	فِلْكَرَاطَيْ	فَكُمُوْ	❋	إِنْ أَذِنْتُمْ	لِعُيُوْنِيْ	أَنْ تَنَامَا
/ ه//ه/ه	/ ه/ / ه/ه	/ //ه	❋	/ ه//ه/ه	/ //ه/ه	/ ه//ه/ه
فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	فَعِلُنْ	❋	فَاعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ
سالم	مخبون	مخبون محذوف	❋	سالم	مخبون	صحيح

(۳) أَحْمَدُ اللهَ فَلَا نِدَّلَهُ ❋ بِيَدَيْهِ الْخَيْرُ مَا شَاءَ فَعَلْ[۲]

أَحْمَدُلْلَا	هَفَلَا نِدْ	دَلَهُوْ	❋	بِيَدَيْهِلْ	خَيْرُمَاشَا	ءَفَعَلْ
/ ه//ه/ه	/ / / ه/ه	/ //ه	❋	/ //ه/ه	/ ه//ه/ه	/ //ه
فَاعِلَاتُنْ	فَعِلَاتُنْ	فَعِلُنْ	❋	فَعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	فَعِلُنْ
سالم	مخبون	مخبون	❋	مخبون	سالم	مخبون

(٤) إِسْقِنِيْ وَاللَّيْلُ دَاجٍ ❋ قَبْلَ تَغْرِيْدِالدَّجَاجِ[۳]

---

(۱) یہ اشعار بحر رمل تام صحیح کے ہیں۔
(۲) یہ اشعار بحر رمل تام محذوف کے ہیں۔
(۳) یہ شعر بحر رمل مجزوء صحیح کا ہے۔

إِسْقِنِیْ وَلْ	لَیْلُ دَاجِنْ	*	قَبْلَ تَغْرِیْ	دِدْدَجَاجِیْ
/ه//ه/ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه//ه/ه
فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	*	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ
سالم	صحیح	*	سالم	صحیح

(٥) مَا أُبَالِیْ بَعْدَ یَوْمِیْ * طَالَ لَیْلِیْ أَمْ قَصُرْ [١]

مَا أُبَالِیْ	بَعْدَ یَوْمِیْ	*	طَالَ لَیْلِیْ	أَمْ قَصُرْ
/ه//ه/ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه//ه
فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	*	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلُنْ
سالم	صحیح	*	سالم	محذوف

(٦) مَا رَأَتْ عَیْنَایَ مِثْلًا * بَیْنَ بَدْوٍ وَحَضَرْ

مَا رَأَتْ عَیْ	نَایَ مِثْلَمْ	*	بَیْنَ بَدْوِنْ	وَحَضَرْ
/ه//ه/ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	///ه
فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	*	فَاعِلَاتُنْ	فَعِلُنْ
سالم	صحیح	*	سالم	مخبون محذوف

(٧) لِسُلَیْمی إِذَ سُلَلَیْمی * فِیْ السَّنَا مِثْلُ الْقَمَرْ

لِسُلَیْمَا	إِذْسُلَیْمَا	*	فِسْسَنَامِثْ	لُلْقَمَرْ
///ه/ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه//ه
فَعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	*	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلُنْ
مخبون	صحیح	*	سالم	محذوف

(٨) قَلَّ مَنْ یَّنْقَادُ لِلْحَقِّ وَمَنْ یُصْغِیْ لَهُ

قَلْلَمَنْیَنْ	قَادُلِلْحَقْ	*	قِوَمَنْ یُصْ	غِیْ لَهُوْ

---

(١) یہ شعر بحر رمل مجزوء محذوف کا ہے۔

/ ه//ه/ه	/ ه//ه/ه	❋	/ //ه/ه	/ ه//ه
فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	❋	فَعِلَاتُنْ	فَاعِلُنْ
سالم	صحیح	❋	مخبون	محذوف

(۹) یَامُدِیْرَالصُّدْغِ فِیْ الْخَدِّ الْأَسِیْلِ ❋ وَمُحِیْلَ السِّحْرِ بِالطَّرْفِ الْكَحِیْلْ

یَامُدِیْرَصْ	صُدْغِ فِلْخَدْ	دِلْأَسِیْلِ	❋	وَمُحِیْلَسْ	سِحْرِبِطْطَرْ	فِلْكَحِیْلِ
/ ه//ه/ه	/ ه/ / /ه/ه	/ ه//ه/	❋	/ //ه/ه	/ ه//ه/ه	/ ه//ه/
فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَان	❋	فَعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَان
سالم	مخبون	مقصور	❋	مخبون	سالم	مقصور

(۱۰) مَنْ رَّآنَا فَلْیُحَدِّثْ نَفْسَهُ ❋ أَنَّهُ مُوْفٍ عَلَی قَرْنٍ زَوَالْ

مَنْ رَءَانَا	فَلْیُدْدِثْ	نَفْسَهُوْ	❋	أَنْنَهُوْمُوْ	فِنْعَلَاقَرْ	نِزَوَالْ
/ ه//ه/ه	/ ه/ ه/ ه	/ ه//ه	❋	/ ه//ه/ه	/ ه//ه/ه	/ //ه ه
فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلُنْ	❋	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	فَعِلَان
سالم	سالم	محذوف	❋	سالم	سالم	مخبون مقصور

فصلِ ششم: بحرِ متقارب

۱۔ بحرِ متقارب کا وزن (حسبِ دائرہ):

فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ
//ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ	*	//ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ

۲۔ بحرِ متقارب کی وجہ تسمیہ:

متقارب [1] "تقارب" سے مشتق ہے اس کے لغوی معنی باہم نزدیک ہونے کے ہیں اور اس میں بھی وتد اور سبب نزدیک ہیں، اس لیے اسے متقارب کہتے ہیں۔ یا اسے متقارب اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے اجزاء ایک دوسرے کے مماثل اور قریب قریب ہیں، اس کے تمام اجزاء خماسی ہیں [2]۔

۳۔ بحرِ متقارب کی مفتاح:

(الف):

عَنِ الْمُتَقَـــارِبِ قَـــالَ الْخَلِيْلُ	*	فَعُــولُــنْ فَعُــولُــنْ فَعُولُــنْ فَعُـــولُ

(ب):

إِلَى الْمُتَقَــارِبِ نَسْعِى الْوُصُــوْلَ	*	فَعُــوْلُــنْ فَعُــوْلُــنْ فَعُــوْلُــنْ فَعُوْلُ

(ج):

فَقَـارِبْ وَ وَاصِلْ فَمَا لِيْ وُصُوْلٌ	*	فَعُـوْلُنْ فَعُـوْلُـنْ فَعُـوْلُـنْ فَعُـوْلُـــنْ

۴۔ بحرِ متقارب کی اقسام:

بحرِ متقارب کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ تام (مثمن) (ب)۔ مجزوء (مسدس)

(الف)۔ تام (مثمن):

تام مثمن وہ بحرِ متقارب ہے جس کے ہر ایک مصرع میں چار مرتبہ "فَعُوْلُنْ" مذکور ہو۔ پھر اس کی چار قسمیں ہیں:

---

(۱) متقارب اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ دیکھئے: الارشاد الشافی: ۱۰۵۔

(۲) المعجم المفصل: ۱۲۱، المرشد الوافی: ۱۱۹۔

ا۔ تام صحیح   ۲۔ تام مقصور   ۳۔ تام محذوف   ۴۔ تام مبتور

ا۔ تام صحیح:

تام صحیح وہ بحر متقارب ہے جس کے ہر ایک مصرع میں چار مرتبہ "فَعُوْلُنْ" مذکور ہو اور اس کے عروض و ضروب زحافات و علل سے محفوظ ہوں۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ
//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	*	//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه

۲۔ تام مقصور:

تام صحیح وہ بحر متقارب ہے جس کے ہر ایک مصرع میں چار مرتبہ "فَعُوْلُنْ" مذکور ہو اور اس کے ضرب میں علتِ قصر واقع ہو۔ یعنی اس کے سبب خفیف کے ساکن کو گرا کر اس کے متحرک کو ساکن کیا گیا ہو، جیسے: "فَعُوْلُنْ" میں "ن" ساکن کو گرا کر "لام" متحرک کو ساکن کیا جائے تو "فَعُوْلْ" بن جائے گا۔ اس کا وزن یہ ہے[۱]:

فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلْ
//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	*	//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	//ه ه

۳۔ تام محذوف:

تام صحیح وہ متقارب ہے جس کے ہر ایک مصرع میں چار مرتبہ "فَعُوْلُنْ" مذکور ہو اور اس کے ضروب میں علت حذف واقع ہو۔ یعنی رکن کے آخر سے سببِ خفیف کو گرا دیا گیا ہو، جیسے: "فَعُوْلُنْ" کے آخر سے سبب خفیف "لُنْ" گرا کر "فَعُوْ" بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن "فَعَلْ" وزن کی طرف پھیر دیں گے[۲]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	*	فعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْ= فَعَلْ
//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	*	//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	//ه

۴۔ تام مبتور:

تام صحیح وہ متقارب ہے جس کے ہر ایک مصرع میں چار مرتبہ "فَعُوْلُنْ" مذکور ہو اور اس کے ضروب میں علت بتر واقع ہو۔ بتر حذف اور قطع (وتد مجموع کے ساکن کو حذف کرکے ما قبل کو ساکن کرنا) کے جمع کرنے کو

(۱) مذکرات فی العروض: ۲۳۱۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۲۳۱۔

کہتے ہیں، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' سے ''لُنْ'' حذف کی وجہ سے اور ''واؤ'' قطع کے سبب گر جائے گا اور عین ساکن ہو جائے گا تو ''فَعْ'' باقی رہے گا۔ اس کا وزن یہ ہے[۱]:

فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعْ = فَلْ
//ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ	*	//ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ

(ب)۔ مجزوء (مسدس):

مجزوء مسدس وہ بحر متقارب ہے جس کے ہر ایک مصرع میں تین مرتبہ ''فَعُوْلُنْ'' مذکور ہو۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مجزوء محذوف ۲۔ مجزوء مبتور

۱۔ مجزوء محذوف:

مجزوء مسدس وہ بحر متقارب ہے جس کے ہر ایک مصرع میں تین مرتبہ ''فَعُوْلُنْ'' مذکور ہو۔ اور اس کے عروض اور ضروب میں علت حذف واقع ہو۔ یعنی رکن کے آخر سے سببِ خفیف کو گرا دیا گیا ہو، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' کے آخر سے سبب خفیف ''لُنْ'' گرا کر ''فَعُوْ'' بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن ''فَعَلْ'' وزن کی طرف پھیر دیں گے[۲]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْ=فَعَلْ	*	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْ= فَعَلْ
//ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ	*	//ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ

۲۔ مجزوء مبتور:

مجزوء مسدس وہ بحر متقارب ہے جس کے ہر ایک مصرع میں تین مرتبہ ''فَعُوْلُنْ'' مذکور ہو۔ اور اس کے عروض میں علت حذف اور ضروب میں علت بتر واقع ہو۔ بتر حذف اور قطع (وتد مجموع کے ساکن کو حذف کر کے ما قبل کو ساکن کرنا) کے جمع کرنے کو کہتے ہیں، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' سے ''لُنْ'' حذف کی وجہ سے اور ''واؤ'' قطع کے سبب گر جائے گا اور عین ساکن ہو جائے گا تو ''فَعْ'' باقی رہے گا[۳]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْ=فَعَلْ	*	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعْ= فَلْ

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۲۳۱۔

(۲) مذکرات فی العروض: ۲۳۱۔

(۳) مذکرات فی العروض: ۲۳۱۔

//٥/٥	//٥/٥	//٥	❋	//٥/٥	//٥/٥	/٥

۵۔بحر متقارب کی عروض وضروب:

بحر متقارب کی دو عروض اور چھ ضرب ہیں:

پہلی ضرب عروض کی مثل صحیح "فَعُوْلُنْ" ہے[۱]، جیسے:

فأمَّا تَمِيمٌ تَمِيمُ بْنُ مُرٍّ * فَأَلْفَاهُمُ الْقَوْمُ رَوْبَى نِيَامًا

فَأَمْ مَاْ	تَمِيْ مُنْ	تَمِيْ مُبْ	نُمُرْرِنْ	❋	فَأَلْ فَاْ	هُمُلْ قَوْ	مُرَوْبَى	نِيَامَنْ
//٥/٥	//٥/٥	//٥/٥	//٥/٥	❋	//٥/٥	//٥/٥	//٥/٥	//٥/٥
فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	❋	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ
سالم	سالم	سالم	صحیح	❋	سالم	سالم	سالم	صحیح

دوسری ضرب مقصور ہے "فَعُوْلْ"،[۲] جیسے:

وَيَأْوِيْ إِلَى نِسْوَةٍ بَائِسَاتٍ * وَشُعْثٍ مَرَاضِيعَ مِثْلَ السَّعَالْ

وَيَأْوِيْ	إِلَاْ نِسْ	وَتِنْ بَاْ	ئِسَاْتِنْ	❋	وَشُعْ ثِنْ	مَرَاْضِيْ	عَمِثْ لِسْ	سَعَاْلْ
//٥/٥	//٥/٥	//٥/٥	//٥/٥	❋	//٥/٥	//٥/٥	//٥/٥	//٥/٥
فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	❋	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلْ
سالم	سالم	سالم	صحیح	❋	سالم	سالم	سالم	قصور

تیسری ضرب محذوف "فَعَلْ" ہے،[۳] جیسے:

وَأَرْوَيْ مِنَ الشِّعْرِ شِعْراً عَوِيصاً * يُنَسِّي الرَّوَاةَ الَّذِي قَدْ رَوَوْا

وَأَرْوَيْ	مِنَشْ شِعْ	رِشِعْ رَنْ	عَوِيْ صَنْ	❋	يُنَسْ سِرْ	وَاتَلْ	لَذِيْ قَدْ	رَوَوْ
/٥/٥	//٥/٥	//٥/٥	//٥/٥	❋	//٥/٥	/٥/٥	//٥/٥	//٥ ٥
فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	❋	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْ= فَعَلْ

---

(۱) العروض لابن جنی:۱۴۷، العقد الفرید:۶ / ۲۴۱، القسطاس للزمخشری:۱۲۴، مفتاح العلوم:۵۶۰۔
(۲) العروض لابن جنی:۱۴۸، العقد الفرید:۶ / ۲۴۱، القسطاس للزمخشری:۱۲۴، مفتاح العلوم:۵۶۰۔
(۳) العروض لابن جنی:۱۴۸، العقد الفرید:۶ / ۲۴۲، القسطاس للزمخشری:۱۲۵، مفتاح العلوم:۵۶۰۔

سالم	سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	سالم	محذوف

چوتھی ضرب ابتر "فَلْ" ہے[۱]، جیسے:

خَلِيلَيَّ عُوْجَا عَلَى رَسْمِ دَارٍ ... خَلَتْ مِنْ سُلَيْمَى وَمَنْ مَيَّهْ

خَلِيْ لِيْ	عُوْ جَاْ	عَلَىْ رَسْمِ	مِدَاْ رِنْ	*	خَلَتْ مِنْ	سُلَىْ مَىْ	وَمَنْ مَىْ	يَهْ
//ه/ه	/ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	*	//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	/ه
فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعْ=فَلْ
سالم	سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	سالم	مبتور

دوسری عروض مجزوء محذوف ہے، اس کی دو ضرب ہیں:

پہلی ضرب عروض کے مثل محذوف "فَعَلْ" ہے[۲]، جیسے:

أَمِنْ دِمْنَةٍ أَقْفَرَتْ * لِسَلْمَى بِذَاتِ الغَضَا

أَمِنْ دِمْ	نَتِنْ أَقْ	فَرَتْ	*	لِسَلْ مَىْ	بِذَاْ تِلْ	غَضَاْ
//ه/ه	//ه/ه	//ه	*	//ه/ه	//ه/ه	//ه
فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْ= فَعَلْ	*	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْ= فَعَلْ
سالم	سالم	محذوف	*	سالم	سالم	محذوف

دوسری ضرب مجزوء مبتور "فُلْ" ہے،[۳] جیسے:

تَعَفَّفْ وَلَا تَبْتَئِسْ * فَمَا يُقْضَ يَأْتِيكَا

تَعَفْ فَفْ	وَلَاْ تَبْ	تَئِسْ	*	فَمَاْ يُقْ	ضَيَأْ تِيْ	كَاْ
//ه/ه	//ه/ه	//ه	*	//ه/ه	//ه/ه	/ه
فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعْ= فُلْ	*	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعْ= فُلْ
سالم	سالم	مبتور	*	سالم	سالم	مبتور

۶۔ بحر متقارب میں زحافات وعلل:

---

(۱) العروض لابن جنی:۱۴۹، العقد الفرید:۶/ ۲۴۳، القسطاس للزمخشری:۱۲۵، مفتاح العلوم:۵۶۱۔
(۲) العروض لابن جنی:۱۵۰، العقد الفرید:۶/ ۲۴۳، القسطاس للزمخشری:۱۲۷، المعجم المفصل:۱۲۳۔
(۳) العروض لابن جنی:۱۵۰، القسطاس للزمخشری:۱۲۷، مفتاح العلوم:۵۶۱، اہدی السبیل:۷۲، المعجم المفصل:۱۲۳۔

بحر متقارب میں درج ذیل زحافات و علل واقع ہو سکتی ہیں:

(الف)۔ قبض (ب)۔ قصر (ج)۔ حذف (د)۔ بتر (ھ)۔ ثلم (و)۔ ثرم

(الف)۔ قبض:

قبض وہ زحاف مفرد ہے جس میں پانچویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' مقبوض ہو کر ''فَعُوْلُ'' بن جاتا ہے، قبض زحاف غیر لازم ہے اور یہ حشو اور عروض میں واقع ہوتا ہے، لیکن ضربِ تام صحیح میں واقع نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس صورت میں حرکت قصیرہ پر وقف کرنا لازم آئے گا اور اسی طرح یہ اس ''فَعُوْلُنْ'' میں بھی واقع نہیں ہو سکتا جس سے پہلے ضرب ابتر ہو۔ اور جب یہ رکن قبض سے سالم ہو تو اسے اعتماد کہتے ہیں[1]۔

(ب)۔ قصر:

رکن کے آخر میں سبب خفیف کے ساکن کو گرا دینا اور ساکن سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کر دینا قصر کہلاتا ہے، ساکن حرف خواہ رکن کا پانچواں حرف ہو یا ساتواں حرف، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' میں ''ن'' ساکن کو گرا کر ''لام'' متحرک کو ساکن کیا جائے تو ''فَعُوْلْ'' بن جائے گا۔ علت قصر صرف ضرب تام میں واقع ہوتا ہے اور یہ علتِ لازمہ ہے[2]۔

(ج)۔ حذف:

رکن کے آخر سے سببِ خفیف کے گرانے کو حذف کہتے ہیں، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' کے آخر سے سبب خفیف ''لُنْ'' گرا کر ''فَعُوْ'' بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن ''فَعَلْ'' وزن کی طرف پھیر دیں گے۔ یہ علت عروض اور ضرب دونوں میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ دوسری عروض، تیسری اور پانچویں ضرب میں لازمی طور پر واقع ہوتا ہے اور پہلی عروض میں اس کا واقع ہونا جائز ہے۔[3]

(د)۔ بتر:

قطع کیساتھ آخری سبب کو گرا دینا ''بتر'' کہلاتا ہے، یعنی حذف اور قطع (وتد مجموع کے ساکن کو حذف کر کے ما قبل کو ساکن کرنا) کے جمع کرنے کو ''بتر'' کہتے ہیں، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' سے ''لُنْ'' حذف کی وجہ سے اور ''واوٗ'' قطع کے سبب گر جائے گا اور عین ساکن ہو جائے گا تو ''فَعْ'' باقی رہے گا۔ یہ صرف ضرب میں واقع ہوتا ہے اور یہ علتِ لازمہ ہے[4]۔

---

[1] مذکرات فی العروض:۲۳۵، المعجم المفصل:۱۲۴۔
[2] مذکرات فی العروض:۲۳۵، المعجم المفصل:۱۲۴۔
[3] مذکرات فی العروض:۲۳۵، المعجم المفصل:۱۲۴۔
[4] مذکرات فی العروض:۲۳۵، المعجم المفصل:۱۲۴۔

(ھ)۔ ثلم:

''فَعُوْلُنْ''کی ''ف''کو گرانے کا نام ثلم ہے، ''ف''کو گرانے کے بعد ''عُوْلُنْ''باقی رہتا ہے جس کو'' فعْلُن''سے بدل دیتے ہیں، یہ علت نقص جاری مجری زحاف ہے اور یہ شعر کے اول میں واقع ہو تا ہے، لیکن علت غیر لازمہ ہے۔[1]

(و)۔ ثرم:

ثرم ''فَعُوْلُنْ''میں خرم اور قبض کے اجتماع کا نام ہے، جیسے:''فَعُوْلُنْ''سے ''ف''خرم کی وجہ سے اور ''نون'' قبض کی وجہ سے گرادیں تو''عُوْلُ''باقی رہے گا جس کو''فَعْلُ''(لام متحرک)یا''فَاع'' (عین متحرک) سے بدل لیتے ہیں یہ علت نقص جاری مجری زحاف ہے اور یہ شعر کے اول میں واقع ہو تا ہے، لیکن علت غیر لازمہ ہے۔[2]

۷۔ قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر متقارب ایک مرتب بحر ہے، کیونکہ اس میں ایک ہی رکن کا تکرار ہوتا ہے[3]۔

قاعدہ نمبر ۲: خرم علت جاری مجری زحاف کی قسم ہے اور اس کا شعر میں واقع ہونا بہت کم اور قبیح ہے[4]۔

قاعدہ نمبر ۳: بحر متقارب کی پہلی عروض میں حذف اور قبض بکثرت واقع ہوتے ہیں اور بہت کم ہی اس کی عروض سالم ہوتے ہیں اور اسی طرح اس کے ضرب سالم میں قبض ممنوع ہے، کیونکہ مقبوض ہونے کی صورت میں حرکتِ قصیرہ پر وقف کرنا لازم آئے گا۔[5]

۸۔ تمرین:

(الف)۔ بحر متقارب کا وزن حسب دائرہ بیان کریں۔

(ب)۔ بحر متقارب کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

(ج)۔ بحر متقارب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(د)۔ بحر متقارب کی کتنی عروض اور ضروب ہیں؟

(ھ)۔ بحر متقارب میں کونسے زحافات و علل واقع ہوتے ہیں؟

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۲۳۵، المعجم المفصل: ۱۲۴۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۲۳۵، المعجم المفصل: ۱۲۴۔
(۳) المعجم المفصل فی العروض: ۱۲۴۔
(۴) المعجم المفصل فی العروض: ۱۲۴۔
(۵) المعجم المفصل فی العروض: ۱۲۴۔

(و)۔ درج ذیل اشعار کی عروضی تقطیع کریں۔

(۱) تُنَافِسْ فِیْ جَمْعِ مَالِ حُطَام ❋ وَكُـــلٌّ يَـــزُوْلُ وَكُـــلٌّ يَبِيْـدْ

(۲) وَلَا تُعْجِلَنّی هَدَاكَ الْمُلِيْكُ ❋ فَــــإِنَّ لِكُـــلِّ مَقَــام مَقَــالا

۹۔ تقطیع:

(۱) تُنَافِسْ فِیْ جَمْعِ مَالٍ حُطَامٍ ❋ وَكُلٌّ يَزُوْلُ وَكُلٌّ يَبِيْدْ

تُنَافِ	سُفِيْجَمْ	عِمَالِنْ	حُطَامِنْ	❋	وَكُلْلُنْ	يَزُوْلُ	وَكُلْلُنْ	يَبِيْدْ
//ه/	//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	❋	//ه/ه	//ه/	//ه/ه	//ه ه
فَعُوْلُ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	❋	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلْ
مقبوض	سالم	سالم	صحیح	❋	سالم	مقبوض	سالم	مقصور

(۲) وَلَا تُعْجِلَنِّي هَدَاكَ الْمُلِيْكُ ❋ فَإِنَّ لِكُلِّ مَقَام مَقَالا

وَلَاتُعْ	جِلَنْنِي	هَدَاكَلْ	مَلِيْكُوْ	❋	فَإِنْنَ	لِكُلْلِ	مَقَامِنْ	مَقَالَا
//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	//ه/ه	❋	//ه/	//ه/	//ه/ه	//ه/ه
فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلُنْ	❋	فَعُوْلُ	فَعُوْلُ	فَعُوْلُنْ	فَعُوْلْ
سالم	سالم	سالم	صحیح	❋	مقبوض	مقبوض	سالم	مقصور

فصلِ ہفتم: بحرِ متدارک

۱۔ بحرِ متدارَک کا وزن (حسبِ دائرہ):

فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ
/ ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ//ہ	*	/ ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ//ہ

۲۔ بحرِ متدارَک کی وجہ تسمیہ:

متدارَک کے معنی "ملنے والے" کے ہیں اور یہ بحر امام اخفشؒ نے نکالی ہے اور امام خلیلؒ کی بحروں میں مل گئی ہے اس لیے اس کا نام متدارک رکھا گیا ہے۔ یا اس کو متدارک اس لیے کہتے ہیں کہ امام اخفشؒ نے بحورِ خلیلیہ پر تدارک کرنے کے وضع کی ہے۔ یا اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بحرِ متقارب کیساتھ ملحق ہے اس طور پر کہ بحرِ متقارب کے سببِ خفیف " لُنْ" کو وتدِ مجموع " فَعُوْ" پر مقدم کیا جائے تو اس سے بحرِ متدارک "فَاْعِلُنْ" بن جاتی ہے۔ بحرِ متدارک کو بحرِ محدَث اور بحرِ مخترَع بھی کہتے ہیں، کیونکہ امام اخفشؒ کی اختراع اور ایجاد ہے[1]۔

۳۔ بحرِ متدارَک کی مفتاح:

(الف):

حَرَکَــــاْتُ الْمُـــــدْرَکِ تَنْتَقِـــــــلُ	*	فَعِـــلُنْ فَعِـــلُنْ فَعِـــلُنْ فَعِـــلُنْ

(ب):

أَنْغَـــامُ الْمُحْدَثِ سَــــــاحِــــرَةٌ	*	فَعِـــلُنْ فَعِـــلُنْ فَعِـــلُنْ فَعِـــلُ

۴۔ بحرِ متدارَک کی اقسام:

بحرِ متدارک کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ تام (مثمن)　　　(ب)۔ مجزوء (مسدس)

(الف)۔ تام (مثمن):

تام مثمن وہ بحرِ متدارک ہے جس میں ہر ایک مصرع میں چار مرتبہ "فَاْعِلُنْ" مذکور ہو۔ پھر اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ تام صحیح　　　۲۔ تام مخبون　　　۳۔ تام مشعث / قطر المیزاب / ضرب الناقوس

---

[1] اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۱۲۲، المرشد الوافی: ۱۲۴، المعجم المفصل فی العروض: ۱۱۶۔

ا۔ تام صحیح:

تام صحیح وہ بحر متدارک ہے جس میں ہر ایک مصرع میں چار مرتبہ "فَاْعِلُنْ" مذکور ہو اور اس کے عروض اور ضرب زحافات وعلل سے محفوظ ہوں[1]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	❋	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ
/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	❋	/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه

۲۔ تام مخبون:

تام مخبون وہ بحر متدارک ہے جس میں ہر ایک مصرع میں چار مرتبہ "فَاْعِلُنْ" مذکور ہو اور اس کے ضرب میں خبن واقع ہو۔ اس کے باقی ارکان بھی اکثر مخبون ہوتے ہیں اور کبھی مشعث ہوتے ہیں۔ اس کو خبب کہتے ہیں اور خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "فَاْعِلُنْ" مخبون ہو کر "فَعِلُنْ" بن جاتا ہے[2]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	❋	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ
///ه	///ه	///ه	///ه	❋	///ه	///ه	///ه	///ه

۳۔ تام مشعث / قطر المیزاب / ضرب الناقوس:

تام مشعث وہ بحر متدارک ہے جس میں ہر ایک مصرع میں چار مرتبہ "فَاْعِلُنْ" مذکور ہو اور اس کے ضرب تام مشعث ہو۔ اس کے باقی ارکان اکثر مشعث ہوتے ہیں اور کبھی مخبون ہوتے ہیں۔ تشعیث وتد مجموع کے حرف اول یا حرف ثانی کے حذف کرنے کو کہتے ہیں، جیسے: "فَاْعِلُنْ" کے وتد مجموع سے پہلے حرف کو حذف کریں تو "فَالُنْ" بن جائے گا اور اگر دوسرے حرف کو حذف کریں تو "فَاعُنْ" بن جائے گا، پھر اسے رکن مانوس "فَعْلُنْ" کی طرف پھیر دیں گے[3]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَعْلُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلُنْ	❋	فَعْلُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلُنْ
/ه/ه	/ه/ه	/ه/ه	/ه/ه	❋	/ه/ه	/ه/ه	/ه/ه	/ه/ه

(ب)۔ مجزوء (مسدس):

---

[1] مذکرات فی العروض: ۲۴۸۔
[2] مذکرات فی العروض: ۲۴۸۔
[3] مذکرات فی العروض: ۲۴۸۔

مجزوء مسدس وہ بحر متدارک ہے جس میں ہر ایک مصرع میں تین مرتبہ ''فَاْعِلُنْ''مذکور ہو۔ پھر اس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ مجزوء صحیح ۲۔ مجزوء مرفل ۳۔ مجزوء مخبون مرفل ۴۔ مجزوء مذیل

۱۔ مجزوء صحیح:

مجزوء صحیح وہ بحر متدارک ہے جس میں ہر ایک مصرع میں تین مرتبہ ''فَاْعِلُنْ''مذکور ہو اور اس کے عروض اور ضرب زحافات و علل سے محفوظ ہوں[1]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	❊	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ
/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	❊	/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه

۲۔ مجزوء مرفل:

مجزوء صحیح وہ بحر متدارک ہے جس میں ہر ایک مصرع میں تین مرتبہ ''فَاْعِلُنْ''مذکور ہو اور اس کے عروض صحیح ''فَاْعِلُنْ''اور ضرب مجزوء مرفل ہو۔ ترفیل اس علت زیادت کو کہتے ہیں کہ جب عروض اور ضرب میں ایسا رکن آئے جس کے آخر میں وتد مجموع ہو تو اس وتد مجموع کے آخر میں ایک ایسا سبب خفیف بڑھا دینا جس کو وزن شعر میں کوئی دخل نہ ہو، جیسے: ''فَاعِلُنْ'' کے آخر میں سبب خفیف ''تُنْ''بطور ترفیل بڑھایا تو ''فَاعِلُنْتُنْ'' بنا، چونکہ یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس وزن ''فَاعِلَاْتُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے[2]۔

اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	❊	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	❊	/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه/ه

۳۔ مجزوء مخبون مرفل:

مجزوء صحیح وہ بحر متدارک ہے جس میں ہر ایک مصرع میں تین مرتبہ ''فَاْعِلُنْ''مذکور ہو اور اس کے عروض صحیح ''فَاْعِلُنْ''ہوں اور ضرب مجزوء مخبون مرفل ہوں۔ خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''فَاْعِلُنْ'' مخبون ہو کر ''فَعِلُنْ'' بن جاتا ہے، پھر اس میں ترفیل واقع ہوئی ۔ ترفیل اس علت زیادت کو کہتے ہیں کہ جب عروض اور ضرب میں ایسا رکن آئے جس کے آخر میں وتد مجموع ہو تو اس وتد مجموع کے

---

[1] مذکرات فی العروض:۲۴۸۔
[2] مذکرات فی العروض:۲۴۸۔

آخر میں ایک ایسا سبب خفیف بڑھا دینا جس کو وزن شعر میں کوئی دخل نہ ہو، جیسے: ''فَاعِلُنْ'' کے آخر میں سبب خفیف ''تُنْ'' بطور ترفیل بڑھایا تو ''فَاعِلُنْتُنْ'' بنا، چونکہ یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس وزن ''فَاعِلَاتُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے۔[1] اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	❊	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعِلَاتُنْ
/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	❊	/ه//ه	/ه//ه	///ه/ ه

۴۔ مجزوء مذیل:

مجزوء صحیح وہ بحر متدارک ہے جس میں ہر ایک مصرع میں تین مرتبہ ''فَاْعِلُنْ'' مذکور ہو اور اس کے عروض مجزوء صحیح ''فَاْعِلُنْ'' ہو اور ضروب مجزوء مذیل ہوں۔ تذییل اس علت زیادت کو کہتے ہیں کہ جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اس پر ایک حرف ساکن بڑھایا جائے، یعنی متحرک اور ساکن حرف کے درمیان میں ایک حرف ساکن (الف) زیادہ کرنا، اور جس وزن میں یہ علت ہو اسے مذیل کہتے ہیں، جیسے: ''فَاعِلُنْ'' میں لام کے بعد الف زیادہ کرنے سے ''فَاْعِلَانِ'' بن جاتا ہے[2]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	❊	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَانِ
/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	❊	/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه/

۵۔ بحر متدارک کی عروض اور ضروب:

بحر متدارک کی چار عروض اور سات ضرب ہیں:

چار عروض یہ ہیں:

۱۔ تام صحیح، جیسے: ''فَاْعِلُنْ'' ۲۔ تام مخبون، جیسے: '' فَعِلُنْ'' ۳۔ تام مشعث، جیسے: '' فَالُنْ= فَعْلُن''
۴۔ مجزوء صحیح، جیسے: ''فَاْعِلُنْ''

سات ضروب یہ ہیں:

۱۔ تام صحیح، جیسے: ''فَاْعِلُنْ'' ۲۔ تام مخبون، جیسے: '' فَعِلُنْ'' ۳۔ تام مشعث، جیسے: ''فَالُنْ= فَعْلُن'' ۴۔ مجزوء صحیح، جیسے: ''فَاْعِلُنْ'' ۵۔ مجزوء مرفل، جیسے: ''فَاْعِلُنْ+تُنْ=فَاْعِلَاتُنْ'' ۶۔ مجزوء مخبون مرفل، جیسے: ''فَعِلُنْ+تُنْ = فَعِلَاتُنْ'' ۷۔ مجزوء مذیل، جیسے: ''فَاْعِلُنْ+نْ= فَاْعِلَانِ''

---

[1] مذکرات فی العروض: ۲۴۸۔
[2] مذکرات فی العروض: ۲۴۸۔

پہلی عروض تام صحیح "فَاْعِلُنْ" ہے اوراس کی ضرب بھی اس کے **مثل صحیح** "فَاْعِلُنْ" ہے،[1] جیسے:

جَاءَنَا عَامِرٌ سَالِمًا صَالِحًا * بَعْدَ مَا كَانَ مَا كَانَ مِنْ عَامِرٍ

جَاْءَنَا	عَامِرُنْ	سَالِمَنْ	صَالِحَنْ	*	بَعْدَ مَا	اَنَ مَا	كَاْنَ مِنْ	عَامِرِيْ
/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ	*	/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ
فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ
سالم	سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	سالم	صحیح

دوسری عروض تام مخبون ہے،اس کی ضرب بھی اکثر تام مخبون "فَعِلُنْ" ہوتی ہے اور کبھی مشعث ہوتی ہے اور جب اس کے تمام ارکان مخبون ہو تو اس وقت اسے خبب کہتے ہیں[2]، جیسے:

أُمَمٌ ذَهَبَتْ وَ أَتَتْ أُمَمٌ * وَمَضَى زَمَنٌ وَ أَتَى زَمَنٌ

أُمَمُنْ	ذَهَبَتْ	وَ أَتَتْ	أُمَمُنْ	*	وَمَضَاْ	زَمَنُنْ	وَ أَتَاْ	زَمَنُنْ
///ہ	///ہ	///ہ	///ہ	*	///ہ	///ہ	///ہ	///ہ
فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	*	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ
مخبون	مخبون	مخبون	مخبون	*	مخبون	مخبون	مخبون	مخبون

يَا لَيْلُ الصَّبُّ مَتَى غَدُهُ * أَقِيَامُ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُ

يَاْ لَيْ	لُصْصَبْ	بُمَتَاْ	غَدُهُوْ	*	أَقِيَا	مُسْسَا	عَتِمَوْ	عِدُهُوْ
/ہ/ہ	/ہ/ہ	///ہ	///ہ	*	///ہ	/ہ/ہ	///ہ	///ہ
فَاْلُنْ=فَعْلُنْ	فَاْلُنْ= فَعْلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	*	فَعِلُنْ	فَاْلُنْ=فَعْلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ
مشعث	مشعث	مخبون	مخبون	*	مخبون	مشعث	مخبون	مخبون

(۱) اہدی السبیل فی علمی الخلیل:۳۷، المعجم المفصل فی العروض:۱۱۷۔

(۲) مذکرات فی العروض:۲۵۲۔

تیسری عروض تام مشعث "فَاْلُنْ= فَعْلُنْ" ہے اور باقی اجزاء (ضروب اور حشو) بھی اکثر مشعث ہوتے ہیں اور کبھی مخبون "فَعِلُنْ" ہوتے ہیں اور جب تمام تفعیلات مشعث ہوں تو اسے ضرب الناقوس اور قطر المیزاب کہتے ہیں[١]۔

هَذَا الْقُرْآنُ وَ قَدْ بَلَغَتْ * حَدَّ الإِعْجَازِ مَثَانِيهِ

هَاذَلْ	قُرْءَاْ	وَ قَدْ	بَلَغَتْ	*	حَدْدَلْ	إِعْجَاْ	مَثَا	نِيْهِى
/٥/٥	/٥/٥	///٥	///٥	*	/٥/٥	/٥/٥	///٥	/٥/٥
فَاْلُنْ=فَعْلُنْ	فَاْلُنْ= فَعْلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	*	فَاْلُنْ=فَعْلُنْ	فَاْلُنْ=فَعْلُنْ	فَعِلُنْ	فَاْلُنْ=فَعْلُنْ
مشعث	مشعث	مخبون	مخبون	*	مشعث	مشعث	مخبون	مشعث

حَقًّا حَقًّا حَقًّا حَقًّا * صِدْقًا صِدْقًا صِدْقًا صِدْقًا[٢]

حَقْقَنْ	حَقْقَنْ	حَقْقَنْ	حَقْقَنْ	*	صِدْقَنْ	صِدْقَنْ	صِدْقَنْ	صِدْقَنْ
/٥/٥	/٥/٥	/٥/٥	/٥/٥	*	/٥/٥	/٥/٥	/٥/٥	/٥/٥
فَاْلُنْ= فَعْلُنْ	فَاْلُنْ= فَعْلُنْ	فَاْلُنْ= فَعْلُنْ	فَاْلُنْ= فَعْلُنْ	*	فَاْلُنْ= فَعْلُنْ	فَاْلُنْ= فَعْلُنْ	فَاْلُنْ= فَعْلُنْ	فَاْلُنْ= فَعْلُنْ
مشعث	مشعث	مشعث	مشعث	*	مشعث	مشعث	مشعث	مشعث

چوتھی عروض ضرب کے مثل مجزوء صحیح "فَاْعِلُنْ" ہے،[٣] جیسے:

يَا أَحِبَّاءَ نَا جَاوَزَ * الصَّبْرُ فِيْ هَجْرِكُمْ حَدَّهُ

يَا أَحِبْ	بَاْءَ نَاْ	جَاوَزَصْ	*	صَبْرُ فِيْ	هَجْرِكُمْ	حَدَّهُوْ
/٥//٥	/٥//٥	/٥//٥	*	/٥//٥	/٥//٥	/٥//٥

---

(١) مذکرات فی العروض:۲۵۳۔

(٢) وفي أهدى السبيل إلى علمي الخليل(ص:٧٣): ومثاله أيضًا قول سيدنا علي في تأويل دقة الناقوس حين مر براهب وهو يضربه؛ فقال لجابر بن عبد الله: أتدري ما يقول هذا الناقوس؟ فقال: الله ورسوله أعلم. قال: هو يقول:

حقًّا حقًّا حقًّا حقًّا ... صدقًا صدقًا صدْقًا صدْقًا

(٣) مذکرات فی العروض:۲۵۴۔

فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	صحیح

پانچویں عروض مجزوء صحیح "فَاْعِلُنْ" ہے اور اس کی ضرب مجزوء مرفل "فَاْعِلَاتُنْ" ہے[1]، جیسے

شَأْنُهُ أَنَّهُ مُنْجِزٌ * وَعْدَهُ جَانِبٌ مِنْ عِنَادِ

شَأْنُهُوْ	أَنْنَهُوْ	مُنْجِزُنْ	*	وَعْدَهُوْ	جَانِبُنْ	مِنْ عِنَادِيْ
/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	*	/ه//ه	/ه//ه	/ه/ /ه/ه
فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاتُنْ
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	مرفل

چھٹی عروض مجزوء صحیح "فَاْعِلُنْ" ہے اور اس کا ضرب مجزوء مخبون مرفل "فَعِلَاتُنْ" ہے[2]، جیسے:

يَا بَنِيْ عَمِّنَا لَمْ نَزَلْ * نَرْتَجِيْ مِنْكُمْ الْحَسَنَاتِ

يَا بَنِيْ	عَمْمَنَاْ	لَمْ نَزَلْ	*	نَرْتَجِيْ	مِنْكُمُلْ	حَسَنَاتِيْ
/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	*	/ه//ه	/ه//ه	///ه/ه
فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعِلَاتُنْ
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	مخبون مرفل

ساتویں عروض مجزوء صحیح "فَاْعِلُنْ" ہے اور ضرب مجزوء مذیل "فَاْعِلَان" ہے[3]، جیسے:

إِنَّنَا أُمَّةٌ أَقْسَمَتْ * أَنْ تُبِيْدَ الْعِدَى أَوْ تَبِيْدْ

إِنْنَنَا	أُمْمَتُنْ	أَقْسَمَتْ	*	أَنْ تُبِيْ	دَلْعِدَا	أَوْ تَبِيْدْ
/ه//ه	/ه//ه	////ه	*	/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه ه
فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَانْ

---

(١) مذکرات فی العروض: ٢٥٤۔
(٢) مذکرات فی العروض: ٢٥٤۔
(٣) مذکرات فی العروض: ٢٥٤۔

سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	مذیل

۶۔ قواعدِ عروضیہ:

قاعدہ نمبر ا: متن الکافی میں اس کی تعبیر یوں ہے کہ بحر متدارک کی دو عروض اور چار ضرب ہیں[۱]:

پہلی عروض تام صحیح "فَاْعِلُنْ" ہے اور اس کی ضرب بھی اس کے مثل صحیح "فَاْعِلُنْ" ہے، جیسے:

جَاءَنَا عَامِرٌ سَالِمًا صَالِحًا * بَعْدَ مَا كَانَ مَا كَانَ مِنْ عَامِرِ

جَاْءَنَاْ	عَامِرُنْ	سَالِمَنْ	صَالِحَنْ	*	بَعْدَ مَاْ	كَاْنَ مَاْ	كَاْنَ مِنْ	عَامِرِيْ
/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	*	/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه
فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ
سالم	سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	سالم	صحیح

دوسری عروض مجزوء صحیح "فَاْعِلُنْ" ہے اس کی تین ضرب ہیں:

پہلی ضرب مجزوء مخبون مرفل "فَعِلَاْتُنْ" ہے[۲]، جیسے:

دَارُ سُعْدَى بِشِحْرِ عُمَانِ * قَدْ كَسَاهَا الْبِلَى الْمَلَوانِ

دَاْرُ سُعْ	دَیْ بِشِحْ	رِعُمَانِيْ	*	قَدْ كَسَاْ	هَلْ بِلَلْ	مَلَوَاْنِيْ
/ه//ه	/ه//ه	///ه/ه	*	/ه//ه	/ه//ه	///ه/ه
فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعِلَاْ تُنْ	*	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعِلَاْ تُنْ
سالم	سالم	مخبون[۳]	*	سالم	سالم	مرفل

دوسری ضرب مجزوء مذیل "فَاْعِلَاْنْ" ہے،[۴] جیسے:

هَذِهِ دَارُهُمْ أَقْفَرَتْ * أَمْ زَبُوْرٌ مَحَتْهَا الدُّهُوْرُ

هَاذِهِيْ	دَارُهُمْ	أَقْفَرَتْ	*	أَمْ زَبُوْ	رُنْ مَحَتْ	هَدْدُهُوْرْ

---

(۱) اہدی السبیل فی علمی الخلیل:۷۳، المعجم المفصل فی العروض:۱۱۷۔
(۲) اہدی السبیل فی علمی الخلیل:۷۳، المعجم المفصل فی العروض:۱۱۷۔
(۳) یہ عروض دراصل مجزوء صحیح ہے، تصریع کی وجہ سے مخبون مرفل ہو گیا۔ تصریع کا بیان آگے ہے۔
(۴) اہدی السبیل فی علمی الخلیل:۷۴، المعجم المفصل فی العروض:۱۱۸۔

/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	*	/ه//ه	/ه//ه	//ه//ه
فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاْنْ
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	مذیل

تیسری ضرب عروض کے مثل صحیح "فَاْعِلُنْ" ہے، جیسے:

قِفْ عَلَى دَارِهِمْ وَابْكِيَنْ * بَيْنَ أَطْلَالِهَا وَالدِّمَنْ

قِفْ عَلَیْ	دَارِهِمْ	وَبْكِيَنْ	*	بَيْنَ أَطْ	لَاْلِهَاْ	وَدْدِمَنْ
/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه	*	/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه
فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاْنْ
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	صحیح

قاعدہ نمبر ۱: بحر متدارک کو بحر محدَث اور بحر مخترِع بھی کہتے ہیں[۱]۔

قاعدہ نمبر ۲: بعض عروضیین بحر متدارک کو بحر متّسق بھی کہتے ہیں، کیونکہ اس کا ہر رکن پانچ پانچ حروف پر مشتمل ہے اور اسے بحر شقیق بھی کہتے ہیں، کیونکہ یہ بحر متقارب کے مشابہ ہے، اس لیے کہ یہ دونوں سببِ خفیف اور وتد مجموع سے مرکب ہیں[۲]۔

قاعدہ نمبر ۳: بحر متدارک کو رکض الخیل (گھوڑے کا زمین پر پاؤں مارنا) اور غریب بھی کہتے ہیں۔[۳]

قاعدہ نمبر ۴: بحر متدارک کو بحر خبب کو کہتے ہیں، کیونکہ جب یہ مخبون ہو تو خبب کے مشابہ ہو جاتا ہے، خبب دوڑنے کی ایک نوع ہے[۴]۔

قاعدہ نمبر ۵: بحر متدارک امام خلیلؒ سے کیسے رہ گا، حالانکہ وہ اس فن کے موجد و بانی ہیں؟ بعض عروضیین نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ امام خلیلؒ اس فن کو دریافت نہ کر سکے، امام اخفش نے اسے دریافت کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ امام خلیلؒ نے اس کو اس لیے ذکر نہیں کیا کہ یہ ان کے اصول وضوابط کے خلاف تھا، کیونکہ تشعیث اور قطع اس کے حشو میں واقع ہو سکتے ہیں، حالانکہ یہ دونوں عروض اور ضروب کیساتھ مختص ہے اور اس پر مستزاد یہ ہے کہ اہل

---

(۱) المعجم المفصل فی العروض: ۱۱۷۔

(۲) المعجم المفصل فی العروض: ۱۱۷۔

(۳) بحر الفصاحت: ۱/۲۹۹۔

(۴) المرشد الوافی: ۱۲۴۔

عرب نے اس بحر میں بہت کم شعر کہے ہیں [۱]۔

قاعدہ نمبر۶: بحر متدارک کا موجد امام اخفشؒ ہیں اور بعض عروضیین کہتے ہیں کہ اس کا موجد امام خلیلؒ ہی ہیں، لیکن انہوں نے اسے ایجاد کر کے چھوڑ دیا اور بعد میں امام اخفشؒ نے اس کو ترویج دی۔

قاعدہ نمبر۷: مشہور تو یہی ہے کہ بحر متدارک کا موجد امام اخفش ہے، لیکن یہ بات کئی وجوہ سے محلِ نظر ہے، پہلی وجہ یہ ہے کہ امام اخفشؒ نے اپنی کتاب "العروض" میں اس بات کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں کیا کہ بحر متدارک کو انہوں نے ایجاد کیا ہے، حالانکہ اس میں امام اخفشؒ کے اپنے استاد کیساتھ مختلف مسائل اور قضایا میں اختلافات کا ذکر کیا گیا ہے، لیکن بحر متدارک کے اس تدارک کا کوئی ذکر نہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ امام خلیلؒ کے بعد تین صدیوں تک بحر متدارک کا کہیں وجود نہیں، علامہ ابن عبد ربہ اندلسی (م۳۲۸ھ) نے اپنی کتاب "العقد الفرید" میں صرف پندرہ بحریں ذکر کیں ہیں، بحر متدارک کا کوئی تذکرہ نہیں اور نہ ہی اس کی طرف کوئی اشارہ کیا ہے۔ اوران کے بعد صاحب بن عباد (م۳۸۵ھ) نے اپنی کتاب "الاقناع فی علم العروض" میں بھی بحر متدارک کا ذکر نہیں کیا ہے۔ بحر متدارک کا ذکر سب سے پہلے علامہ ابن جنی جوہری (م۴۰۰ھ) نے کیا ہے، لیکن انہوں نے صرف اتنا کہا ہے کہ امام خلیلؒ نے اسے بحور معتبرہ میں شمار نہیں کیا ہے باقی یہ بات کہ یہ امام اخفشؒ نے امام خلیلؒ پر استدراک کیا ہے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اس واقعہ کا ذکر سب سے پہلے ساتویں صدی ہجری میں علامہ ابن واصل حموی (م۶۹۷ھ) نے اپنی کتاب "الدر النضید" میں کیا ہے، لیکن انہوں نے اس کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ ان کی بات بغیر حوالہ کے قابل قبول نہیں [۲]۔

قاعدہ نمبر۸: متدارک تام صحیح نادر الاستعمال ہے، اکثر متدارک تام مخبون اور مشعث مستعمل ہیں [۳]۔

قاعدہ نمبر۹: متدارک مجزوء کی چاروں قسمیں نادر الاستعمال ہیں [۴]۔

۷۔ تمرین:

(الف)۔ بحر متدارک کی وجہ تسمیہ اور مفتاح بیان کریں۔

(ب)۔ بحر متدارک کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ج)۔ بحر متدارک کی کتنی عروض اور ضروب ہیں؟

---

[۱] المرشد الوافی: ۱۲۴۔

[۲] دیکھئے: المرشد الوافی: ۱۲۶۔

[۳] مذکرات فی العروض: ۲۴۵۔

[۴] مذکرات فی العروض: ۲۴۵۔

(د)۔ بحر متدارک میں کونسے زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟

(ھ)۔ درج ذیل اشعار کی تطبیق عروضی کریں۔

(۱)سَبَقَــتْ دَرَکِیْ فَــإِذَا نَفَــرَتْ ❊ سَبَقَــتْ أَجْلِــیْ فَدَنَــاْ تَلَفِــیْ

(۲)حُبِّــیْ یَبْغِــی مَنِّــی شَیْئًــاً ❊ مِمَّا یُکْسَــیْ أَوْ مَــا یُطْــعَــمْ

۸۔ تطبیق:

(۱) سَبقَتْ دَرَکِیْ فَإِذَا نَفرَتْ ❊ سَبقَتْ أَجْلِیْ فَدَنَاْ تَلَفِیْ

سَبقَتْ	دَرَکِیْ	فَإِذَاْ	نَفَرَتْ	❊	سَبقَتْ	أَجْلِیْ	فَدَنَاْ	تَلَفِیْ
///ہ	///ہ	///ہ	///ہ	❊	///ہ	/ہ/ہ	///ہ	///ہ
فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	❊	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ	فَعِلُنْ
سالم	سالم	سالم	صحیح		سالم	سالم	سالم	صحیح

(۲) حُبِّیْ یَبْغِی مَنِّی شَیْئاً ❊ مِمَّا یُکْسَیْ أَوْ مَا یُطْعَمْ

حُبْبِیْ	یَبْغِیْ	مِنْنِیْ	شَیْئَنْ	❊	مِمْمَاْ	یُکْسَیْ	أَوْمَاْ	یُطْعَمْ
/ہ/ہ	/ہ/ہ	/ہ/ہ	/ہ/ہ	❊	/ہ/ہ	/ہ/ہ	/ہ/ہ	/ہ/ہ
فَعْلُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلُنْ	❊	فَعْلُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلُنْ	فَعْلُنْ
سالم	سالم	سالم	صحیح		سالم	سالم	سالم	صحیح

بابِ چہارم :

بحورِ مرکبہ

یہ باب درج ذیل دس فصلوں پر مشتمل ہے :

فصلِ اول :بحورِ مرکبہ کا بیان * فصلِ دوم بحرِ طویل * فصل سوم بحر مدید * فصلِ چہارم بحرِ بسیط * فصل پنجم :بحرِ سریع فصل ششم :بحرِ منسرح * فصلِ ہفتم :بحرِ خفیف * فصلِ ہشتم : بحرِ مضارع * فصلِ نہم :بحرِ مقتضب * فصلِ دہم :بحرِ مجتث۔

فصلِ اول: بحورِ مرکبہ کا بیان

۱۔ بحورِ مرکبہ:

بحورِ مرکبہ وہ بحریں ہیں جو دو مختلف ارکان کی تکراریا ان کی میل اور اُلٹ پھیر سے بنتی ہیں اور یہ درج ذیل نو بحریں ہیں:

۱۔ بحرِ طویل ۲۔ بحرِ مدید ۳۔ بحرِ بسیط ۴ بحرِ سریع ۵۔ بحرِ منسرح ۶۔ بحرِ خفیف ۷۔ بحرِ مضارع ۸۔ بحرِ مقتضب ۹۔ بحرِ مجتث۔

۱۔ بحرِ طویل:

اس کے ارکان یہ ہیں:

فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِیْلُنْ
//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	//ه/ه/ه	*	//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	//ه/ه/ه

۲۔ بحرِ مدید:

اس کے ارکان یہ ہیں:

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاتُنْ
/ه//ه/ه	/ه//ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه//ه	/ه//ه/ه

۳۔ بحرِ بسیط:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُ	فَاْعِلُ	*	مُسْتَفْعِلُ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُ	فَاْعِلُنْ
/ه/ه//ه	/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه//ه	*	/ه/ه//ه	/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه//ه

۴۔ بحرِ سریع:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاتُ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاتُ
/ه/ه//ه	/ه//ه	/ه/ه//ه	*	/ه/ه//ه	/ه//ه	/ه//ه

۵۔بحرِ منسرح:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُولاتُ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُولاتُ	مُسْتَفْعِلُنْ
/ه/ه//ه	/ه/ه/ه/	/ه/ه//ه	*	/ه/ه//ه	/ه/ه/ه/	/ه/ه//ه

۶۔بحرِ خفیف:

اس کے ارکان یہ ہیں:

فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه

۷۔بحرِ مضارع:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مَفَاْعِيْلُنْ	فَاْعِ لَاْتُنْ	*	مَفَاْعِيْلُنْ	فَاْعِ لَاْتُنْ
//ه/ه/ه	/ه//ه/ه	*	//ه/ه/ه	/ه//ه/ه

۸۔بحرِ مقتضب:

اس کے ارکان یہ ہیں:

مَفْعُوْلَاْتُ	مُفْتَعِلُنْ	*	مَفْعُوْلَاْتُ	مُفْتَعِلُنْ
/ه/ه/ه/	/ه///ه	*	/ه/ه/ه/	/ه///ه

۹۔بحرِ مجتث۔

اس کے ارکان یہ ہیں:

مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
/ه/ه//ه	/ه//ه/ه	*	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه

فصلِ دوم: بحرِ طویل

۱۔ بحرِ طویل کا وزن (حسبِ دائرہ):

فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ
//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	*	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ

۲۔ بحرِ طویل کا وجہ تسمیہ:

بحرِ طویل کو اس طویل اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے اجزاء طویل ہیں اور یہ ہمیشہ تام استعمال ہوتا ہے، یہ مجزوء، مشطور اور منہوک استعمال نہیں ہوتا[1]۔

۳۔ مفتاحِ بحرِ طویل:

(الف):

طَوِيْلٌ لَه بَيْنَ الْبُحُوْرِ فَضَائِلُ	*	فَعُوْلُنْ مَفَاْعِيْلُنْ فَعُوْلُنْ مَفَاْعِلُ

(ب):

جَمِيْلُ الْبُحُوْرِ مَـــا يَطُوْلُ بِوَزْنِــهِ	*	فَعُوْلُنْ مَفَاْعِيْلُنْ فَعُوْلُنْ مَفَاْعِيْلُ

۴۔ بحرِ طویل کی اقسام:

بحرِ طویل صرف تام استعمال ہوتا ہے، اس اعتبار سے اس کی تین قسمیں ہیں[2]:

(الف)۔ طویل صحیح (ب)۔ طویل مقبوض (ج)۔ طویل محذوف

(الف)۔ طویل صحیح:

طویل صحیح وہ بحر ہے جس کے عروض تام مقبوض ہوں اور ضروب تام صحیح ہوں، **قبض** وہ زحاف مفردہ ہے جس میں پانچویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے ''مَفَاْعِيْلُنْ'' مقبوض ہو کر ''مَفَاْعِلُنْ'' بن جاتا ہے۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ
//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ//ہ	*	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ

(ب)۔ طویل مقبوض:

(۱) المعجم المفصل فی العروض والقوافی: ۹۸، المرشد الوافی: ۴۳، المذکرات فی العروض: ۵۹۔

(۲) مذکرات فی العروض: ۶۰۔

طویل مقبوض وہ بحر طویل ہے جس کے عروض تام مقبوض ہوں اور ضروب بھی تام مقبوض ہوں۔ قبض وہ زحاف مفردہ ہے جس میں پانچویں ساکن کو حذف کیاجائے، جیسے"مَفَاْعِيْلُنْ"،مقبوض ہوکر "مَفَاْعِلُنْ"بن جاتاہے[۱]۔اس کاوزن یہ ہے:

فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ
//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ//ہ	*	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ//ہ

(ج)۔طویل محذوف:

طویل محذوف وہ بحر طویل ہے جس کے عروض تام مقبوض ہوں اور ضروب تام محذوف ہوں۔ رکن کے آخر سے سببِ خفیف کے گرانے کوحذف کہتے ہیں، جیسے:"مَفَاْعِيْلُنْ"کے آخر سے سبب خفیف"لُنْ" گراکر "مَفَاعِيْ"بن جاتاہے،چونکہ یہ وزن غیرمانوس ہے اسےمانوس وزن"فَعُوْلُنْ"وزن کی طرف پھیر دیں گے۔[۲]اس کاوزن یہ ہے:

فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُ	فَعُوْلُنْ
//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/ہ	//ہ//ہ	*	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/	//ہ/ہ

۵۔بحر طویل کے عروض اور ضروب:

بحرِ طویل کی ایک عروض اور تین ضروب ہیں:

عروض	تام مقبوض، جیسے:"مَفَاْعِلُنْ"		
ضروب	۱۔تام صحیح"مَفَاْعِيْلُنْ"	۲۔تام مقبوض"مَفَاْعِلُنْ"	۳۔تام محذوف"مَفَاْعِيْ=فَعُوْ

(الف):پہلی ضرب تام صحیح"مَفَاْعِيْلُنْ"ہے،[۳]جیسے:

أَبَاْ مُنْذِرٍ كَاْنَتْ غُرُوْراً صَحِيْفَتِيْ * فَلَمْ أُعْطِكُمْ فِي الطَّوعِ مَالِيْ وَلاَ عِرْضِيْ

أَبَاْ مُنْ	ذِرِنْ كَاْنَتْ	غُرُوْرَنْ	صَحِيْفَتِيْ	*	فَلَمْ أُعْ	طِكُمْ فِطْ طَوْ	عِمَالِيْ	وَلاَ عِرْضِيْ
فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ

---

(۱) مذکرات فی العروض:۶۰۔
(۲) مذکرات فی العروض:۶۰۔
(۳) العروض:۶۰، القسطاس فی علم العروض:۷۰۔

//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	//ه/ه/ه	*	//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	//ه/ه/ه
سالم	سالم	سالم	مقبوض	*	سالم	سالم	سالم	صحیح

دوسری ضرب عروض کی طرح مقبوض "مَفَاْعِلُنْ" ہے، جیسے:

سَتُبْدِيْ لَكَ الْأَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاْهِلاً * وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

سَتُبْدِيْ	لَكَلْأَيْيَا	مُمَا كُنْ	تَجَاْهِلَنْ	*	وَيَأْتِيْ	كَبِلْأَخْبَا	رِمَنْلَمْ	تُزَوْوِدِيْ
فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ
//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/	//ه//ه	*	//ه/	//ه/ه/	//ه/	//ه//ه
سالم	سالم	سالم	مقبوض	*	سالم	سالم	سالم	

تیسری ضرب محذوف "مَفَاْعِلْ" ہے۔

أَقِيْمُوْا بَنِي النُّعْمَانِ عَنَّا صُدُوْرَكُمْ * وَإِلَّا تُقِيْمُوْا صَاغِرِيْنَ الرُّؤُوْسَا

أَقِيْ مُوْ	بَنِنْ نُعْمَاْ	نِعَنْ نَاْ	صُدُوْرَكُمْ	*	وَإِلْلَاْ	تُقِيْ مُوْ	غِرِيْ نَرْ	رُؤْوْسَا
فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلْ
//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	//ه//ه	*	//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	//ه/ه
سالم	سالم	سالم	مقبوض	*	سالم	سالم	سالم	محذوف

۶۔ بحر طویل میں زحافات و علل:

بحر طویل میں درج ذیل زحافات و علل واقع ہوتے ہیں:

(الف)۔ قبض (ب)۔ کف (ج)۔ حذف (د)۔ ثلم (ھ)۔ ثرم

(الف)۔ قبض:

قبض وہ زحاف مفردہ ہے جس میں پانچویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "فَعُوْلُنْ" مقبوض ہو کر "فَعُوْلُ" بن جاتا ہے اور "مَفَاْعِيْلُنْ" مقبوض ہو کر "مَفَاْعِلُنْ" بن جاتا ہے۔ یہ زحاف حشو، عروض اور ضرب سب میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ "فَعُوْلُنْ" میں حسن ہے، "مَفَاْعِيْلُنْ" میں صحیح ہے۔

(ب)۔ کف:

کف وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں ساتویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''مَفَاْعِیْلُنْ'' سے مکفوف ہو کر ''مَفَاْعِیْلُ'' بن جاتا ہے، یہ بیت کے حشو میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ امام خلیلؒ کے نزدیک قبیح اور امام اخفشؒ کے نزدیک مستحسن ہے[۱]۔

(ج)۔ حذف:

رکن کے آخر سے سببِ خفیف کے گرانے کو علت حذف کہتے ہیں، جیسے: ''مَفَاعِیْلُنْ'' کے آخر سے سبب خفیف ''لُنْ'' گرا کر ''مَفَاعِیْ'' بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن ''فَعُوْلُنْ'' وزن کی طرف پھیر دیں گے۔ یہ علت صرف حشو میں واقع ہوتی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ مستحسن لازم ہے۔

(د)۔ ثلم:

''فَعُوْلُنْ'' کی ''ف'' گرانے کا نام ثلم ہے، ''ف'' کو گرانے کے بعد ''عُوْلُنْ'' باقی رہتا ہے جس کو ''فعْلُن'' سے بدل دیتے ہیں۔ یہ بیت کے پہلے رکن میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ قبیح جاری مجریٰ زحاف ہے اور علت غیر لازمہ ہے[۲]۔

(ھ)۔ ثرم:

ثرم ''فَعُوْلُنْ'' میں خرم اور قبض کے اجتماع کا نام ہے، جیسے: ''فَعُوْلُنْ'' سے ''ف'' خرم کی وجہ سے اور ''نون'' قبض کی وجہ سے گرا دیں تو ''عُوْلُ'' باقی رہے گا جس کو ''فَعْلُ'' (لام متحرک) یا ''فَاعِ'' (عین متحرک) سے بدل لیتے ہیں۔ یہ بیت کے پہلے تفعیلہ میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ قبیح جاری مجریٰ زحاف ہے اور علت غیر لازمہ ہے۔[۳]

۷۔ بحر طویل میں معاقبہ کا وقوع:

بحر طویل میں معاقبہ واقع ہوتا ہے، معاقبہ (باب مفاعلہ) کا لغوی معنی ایک دوسرے کے پیچھے آنا اور اصطلاح عروضیین میں عبارت ہے: دو سبب خفیف (ایک رکن یا دو رکن میں) جمع ہوں تو دونوں سبب کو زحاف سے سلامت رکھنا یا کسی ایک کو سلامت رکھنا اور دوسرے میں زحاف کرنے کو معاقبہ کہتے ہیں، یعنی جب دو سبب کے دو ساکن ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور ان دونوں ساکنوں کو ایک ساتھ گرانا جائز نہ ہو تو اس وقت غور کرنا ہوگا کہ دونوں ساکنوں کو بحال رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ان دونوں کو بحال رکھنا جائز ہو اور دونوں میں سے کسی ایک کو گرانا بھی جائز ہو تو اس

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۶۲۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۶۲۔
(۳) مذکرات فی العروض: ۶۲۔

کو معاقبہ کہتے ہیں، جیسے: ''مَفَاعِيْلُنْ'' کے دونوں اسباب کے ساکنوں کو بحال رکھتے ہوئے ''مَفَاعِيْلُنْ'' سالم پڑھنا ۔یا ''نون'' ساکن کف کی وجہ سے حذف ہو تو ''یاء'' قبض سے سالم رہے گی تو اس کا وزن ''مَفَاعِيْلُ'' ہو گا۔ یا ''یاء'' ساکن کو قبض کی وجہ سے گرے گا تو اس کا وزن ''مَفَاعِلُنْ'' ہو گا[1]۔

۸۔بحر طویل میں تصریع:

بحر طویل میں تصریع واقع ہوتی ہے، مصرع وہ شعر ہے جس کی عروض میں کچھ زیادتی کر دی جائے تا کہ ضرب کے ہم وزن اور ہم قافیہ ہو جائے، جیسے:

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرى حَبِيبٍ وَعِرْفَانِ * وَرَبْعٍ عفَتْ آيَاتُهُ مُنْذُ أَزْمَانِ
أَتَتْ حِجَجٌ بَعْدِيْ عَلَيْهَا فَأَصْبَحَتْ * كَخَطِّ زَبُوْرٍ فِيْ مَصَاحِفِ رُهْبَانِ

پہلے شعر کی عروض ''وَعِرْفَانِ'' اور ضرب ''ذُأَزْمَانِ'' ہے، دونوں کا وزن ''مَفَاعِيْلُنْ'' اور روی ''ن'' ہے، حالانکہ یہ شعر بحر طویل سے ہے جس کی عروض میں قبض واجب ہے، یعنی اس کا وزن ''مَفَاعِلُنْ'' ہے، جیسا کہ دوسرے شعر سے ظاہر ہے کہ اس کی عروض ''فَأَصْبَحَتْ''، ''مَفَاعِلُنْ'' مقبوض اور ضرب '' فِ رُهْبَانِ ''، ''مَفَاعِيْلُنْ'' صحیح ہے، یہ روی میں بھی دونوں مختلف ہیں[2]۔

یا مصرع وہ شعر ہے جس کی عروض میں کچھ کمی کر دی جائے تا کہ ضرب کے ہم وزن اور ہم قافیہ ہو جائے[3]، جیسے:

أَجَارَتَنَا إِنَّ الْخُطُوْبَ تَنُوْبُ * وَإِنِّيْ مُقِيْمٌ مَا أَقَامَ عَسِيْبُ

أَجارَ	تَنَا إِنْنَلْ	طُوْبَ	تَنُوْبُوْ	*	وَإِنْنِيْ	مُقِيمنْ مَاْ	أَقَامَ	عَسِيْبُوْ
//ه/	//ه/ه/ه	//ه/	//ه/ه	*	//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/	//ه/ه
فَعُوْلُ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُ	فَعُوْلُنْ	*	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُ	فَعُوْلُنْ
مقبوض	سالم	مقبوض	**محذوف بالتصریع**	*	سالم	سالم	مقبوض	**محذوف**

أَجَارَتَنَاْ إِنّا مُقِيْمَانِ ههُنَا * وَكُلُّ غَرِيْبٍ لِلْغَرِيْبِ نَسِيْبُ

أَجَارَ	تَنَا إِنَاْ	مُقِيْمَاْ	نِههُنَا	*	وَكُلْلُ	غَرِيْبُنْ لِلْ	غَرِيْبِ	نَسِيْبُوْ

---

(۱) مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: المعجم المفصل:۴۱۴۔
(۲) المعجم المفصل، ایمیل بدیع یعقوب:۱۷۷۔
(۳) المعجم المفصل:۱۷۷۔

//ہ/	//ہ/ہ/ہ	//ہ/	//ہ/ہ	*	//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	//ہ/	//ہ/ہ
فَعُوْلُ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُنْ	مَفَاْعِلُنْ	*	فَعُوْلُ	مَفَاْعِيْلُنْ	فَعُوْلُ	فَعُوْلُنْ
مقبوض	سالم	سالم	مقبوض	*	مقبوض	سالم	مقبوض	مقبوض

دونوں شعر بحر طویل سے ہیں، پہلے شعر میں عروض ''تَنُوْبُ'' اورضرب ''عَسِيْبُ'' ہے اور دونوں محذوف ہیں، حالانکہ بحر طویل کے عروض میں حذف کی علت واقع نہیں ہوتی، جیسا کہ دوسرے شعر کی عروض ''نِ ھھُنَا'' مقبوض اور ضرب ''نَسِيْبُ''، محذوف سے ظاہر ہے، پہلے شعر میں تصریع کی وجہ سے عروض کے وزن میں کمی کی گئی ہے۔

۹۔ قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر طویل تمام بحور میں طویل ترین بحر ہے، قدیم عربی اشعار کا ثلث (دو تہائی) حصہ بحر طویل میں ہے۔ عروضیین کہتے ہیں کہ تصریع کی صورت میں اس کی حروف کی تعداد چوراسی تک پہنچتی ہے [۱]۔

قاعدہ نمبر ۲: بحر طویل استعمال کے اعتبار سے اتم تر بحر ہے، کیونکہ اس میں جَزء واقع نہیں ہوتا، صدرِ بیت کے ایک جزء اور عجز کے ایک جزء حذف کرنے کو جَزء کہتے ہیں۔ یعنی یہ مجزوء، مشطور اور منہوک واقع نہیں ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۳: بحر طویل چونکہ طویل تر بحر ہے، اس لیے عروضیین ابتداء میں اسی بحر کو ذکر کرتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۴: بحر طویل کے انواع میں زیادہ مستعمل مقبوض ہے اس کے بعد محذوف اور اس کے بعد صحیح مستعمل ہے [۲]۔

قاعدہ نمبر ۵: مشہور عربی شاعر امرء القیس کا معلقہ، طرفہ بن عبد کا معلقہ اور زہیر بن ابی سلمٰی کا معلقہ اسی بحر طویل میں ہے۔

قاعدہ نمبر ۶: بحر طویل شجاعت و بہادری، فخر، مدح، قصص، مرثیہ، اعتذار اور عتاب وغیرہ مواقع میں استعمال ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۷: بعض عروضیین بحر طویل کو کثرت استعمال کی وجہ سے ''رکوب'' کہتے ہیں [۳]۔

۱۰۔ تمرین:

(الف)۔ بحر طویل کا وزن حسب دائرہ بیان کریں۔

(ب)۔ بحر طویل کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

---

(۱) المعجم المفصل: ۹۸۔

(۲) المذکرات فی العروض: ۶۱۔

(۳) المعجم المفصل: ۱۰۳۔

(ج)۔ بحر طویل کی اقسام وانواع بیان کریں۔
(د)۔ بحر طویل کی عروض اور ضرب کتنی ہیں؟
(ھ)۔ بحر طویل میں کونسے زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟
(و)۔ درج ذیل اشعار کی تطبیق عروضی کریں۔

(۱)وَمَنْ لَا يَذُدْ عَنْ حَوْضِه بِسَلَاحِه * يُهَدَّمْ وَمَنْ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ يُظْلَم
(۲)وَلَيْل كَمَوْج الْلبَحْر أَرْخى سُدُوْلَه * عَلىَّ بِأَنْوَاع الْهُمُوْم لِيَبْتَلِيْ
(۳)وَظُلْمُ ذَوِى الْقُرْبى أَشَدُّ مَضَاضَةً * عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَقَع الْحُسَام الْمُهَنَّد
(٤)تَوَعَّدَنِيْ قَوْمِيْ بِقَتْلِيْ وَقَتْلِه * فَقُلْتُ اقْتُلُوْنِيْ وَاتْرُكُوْهُ يَعِيْش
(٥)سَيَذْكُرُنِيْ قَوْمِيْ إِذَا جِدّ جِدَّهُمْ * وَفِيْ اللَّيْلَةِ الظَّلْمَآءِ يُفْتَقَدُ الْبَدر
(٦)وَفِىْ النَفْس حَاجَاتٌ وَفِيْكَ فَطَانَةٌ * سُكُوْتِىْ بَيَانٌ عِنْدَهَا وَخِطَاب
(۷)فَمَنْ عَاشَ لِلرَّحْمنِ عَاشَ عَلَى الْغِنى * وَمَنْ عَاشَ لِلشَّيْطَانِ مَاتَ عَلَى الْفَقْر
(۸)وَقَالَ أُصَيْحَابِىْ الْفِرَارَ أَوِالرَّدى * فَقُلْتُ هُمَا أَمْرَانِ أَحْلاهُمَا مُرّ،
(۹)لَئِنْ كَانَ غَيْرِىْ بِالْمُدَامَةِ مُوْلَعًا * فَقَدْ وَلِعَتْ نَفْسِىْ بِشَاىِ مُعَطَّر
(۱۰)أَأَتْرُكُ إِنْ قَلَّتْ دَرَاهِمُ خَالِدٍ * فَكُلُّ رِدَاءٍ يَرْتَدِيْهِ جَمِيْل

۱۱۔ تطبیق:

(۱) وَمَنْ لَا يَذُدْ عَنْ حَوْضِه بِسَلَاحِه * يُهَدَّمْ وَمَنْ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ يُظْلَم[۱]

وَمَنْ	يَذُدْعَنْ حَوْ	ضِهِیْ	سِلَاحِهِ	*	يُهَدْدَمْ	وَمَنْ	لِمُنْنَا	سَيُظْلَمِيْ
	//ه/ه	//ه/ه	//ه//ه	*	//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	//ه//ه
فعولن	مفاعيلن	فعول	مفاعلن	*		مفاعيلن	فعولن	مفاعلن
سالم	سالم	مقبوض	مقبوضة	*	سالم	سالم	سالم	مقبوض

(۲) وَلَيْلٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ أَرْخى سُدُوْلَه * عَلَيَّ بِأَنْوَاعِ الْهُمُوْمِ لِيَبْتَلِيْ[۲]

وَلَيْلِنْ	كَمَوْجِلْبَحْ	رِأَرْخَا	سُدُوْلَهُوْ	*	عَلَیْ ی	بِأَنْوَاعِلْ	هُمُوْمِ	لِيَبْتَلِيْ
//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	//ه//ه	*	//ه/	//ه/ه/ه	//ه/	//ه//ه
فعولن	مفاعيلن	فعولن	مفاعلن	*	فعول	مفاعيلن	فعول	مفاعلن
سالم	سالم	سالم	مقبوض	*	مقبو	سالم	مقبوض	مقبوض

(۳) وَظُلْمُ ذَوِی الْقُرْبى أَشَدُّ مَضَاضَةً * عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَقْعِ الْحُسَامِ الْمُهَنَّد

وَظُلْمُ	ذَوِلْقُرْبَا	أَشَدْدُ	مَضَاتَنْ	*	عَلَلْمَرْ	ءِمِنْ	حُسَامِلْ	مُهَنْنَدِيْ
//ه/	//ه/ه/ه	//ه/	//ه//ه	*	//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/ه	//ه//ه
فعول	مفاعيلن	فعول	مفاعلن	*	فعولن	مفاعيلن	فعولن	مفاعلن
مقبوض	سالم	مقبوض	مقبوضہ	*	سالم	سالم	سالم	مقبوض

(٤) تَوَعَّدَنِی قَوْمِیْ بِقَتْلِیْ وَقَتْلِه * فَقُلْتُ اقْتُلُوْنِیْ وَاتْرُكُوْهُ يَعِيْش[۳]

تَوَعْعَ	دَنِیْ	بِقَتْلِیْ	وَقَتْلِهِیْ	*	فَقُلْتُقْ	تُلُوْنِیْ	رُكُوْهُ	يَعِشُوْ

---

(۱) یہ شعر بحر طویل مقبوض ہے۔
(۲) یہ شعر بحر طویل مقبوض ہے۔
(۳) یہ شعر بحر طویل محذوف ہے۔

//ه/	//ه/ه/ه	//ه/ه	//ه//ه	*	//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/	//ه/ه
فعول	مفاعيلن	فعولن	مفاعلن	*	فعولن	مفاعيلن	فعول	فعولن
مقبوض	سالم	سالم	مقبوض	*	سالم	سالم	مقبوض	محذوف

(٥) سَيَذْكُرُنِيْ قَوْمِيْ إِذَا جِدّ جِدَّهُمْ * وَفِيْ اللَّيْلَةِ الظَّلْمَآءِ يُفْتَقَدُ الْبَدر[1]

سَيَذْكُ	رُنِيْ	إِذَا جَدْ	دَجِدْدُهُمْ	*	وَفِلْلَيْ	لَتَظْظَلْمَا	ءِيُفْتَ	قَدُلْبَدْرُوْ
//ه/	//ه/ه/ه	//ه/ه	//ه//ه	*	//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/	//ه/ه/ه
فعول	مفاعيلن	فعولن	مفاعلن	*	فعولن	مفاعيلن	فعول	مفاعيلن
مقبوض	سالم	سالم	مقبوض	*	سالم	سالم	مقبوض	صحيح

(٦) وَفِيْ النَّفْسِ حَاجَاتٌ وَفِيْكَ فَطَانَةٌ * سُكُوْتِيْ بَيَانٌ عِنْدَهَا وَخِطَاب

وَفِنْنَفْ	سِحَاجَاتُنْ	وَفِيْكَ	فِطَانَتُنْ	*	سُكُوْتِيْ	بَيَانُنْ عِنْ	دَهَاوَ	خِطَابُوْ
//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/	//ه//ه	*	//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/	//ه/ه
فعولن	مفاعيلن	فعول	مفاعلن	*	فعولن	مفاعيلن	فعول	فعولن
سالم	سالم	مقبوض	مقبوض	*	سالم	سالم	مقبوض بالاعتماد	محذوف

(٧) فَمَنْ عَاشَ لِلرَّحْمٰنِ عَاشَ عَلَى الْغِنِى * وَمَنْ عَاشَ لِلشَّيْطَانِ مَاتَ عَلَى الْفَقْر

فَمَنْعَا	شَلِرْرَحْمَا	نِعَاشَ	عَلَلْغِنَا	*	وَمَنْ	شَلِشْشَيْطَا	نِمَاتَ	عَلَلْفَقْرِيْ
//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/	//ه//ه	*	//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/	//ه/ه/ه
فعولن	مفاعيلن	فعول	مفاعلن	*	فعولن	مفاعيلن	فعول	مفاعيلن
سالم	سالم	مقبوض	مقبوض	*	سالم	سالم	مقبوض	صحيح

(٨) وَقَالَ أُصَيْحَابِيْ الْفِرَارَ أَوِالرَّدى * فَقُلْتُ هُمَا أَمْرَانِ أَحْلاهُمَا مُرّ،

---

(١) يہ شعر بحر طويل صحيح ہے۔

وَقَالَ	أُصَيْحَابِلْ	فِرَارَ	أَوِرْرَدَا	❇	فَقُلْتُ	هُمَاأَمْرَا	نِأَحْلَا	هُمَامُرْرُوْ
//ه/	//ه/ه/ه	//ه/	//ه//ه	❇	//ه/	//ه/ه/ه	//ه/ه	//ه/ه/ه
فعولُ	مفاعيلن	فعولُ	مفاعلن	❇	فعولُ	مفاعيلن	فعولن	مفاعيلن
مقبوض	سالم	مقبوض	مقبوضة	❇	مقبوض	سالم	سالم	صحيح

(٩) لَئِنْ كَانَ غَيْرِىْ بِالْمُدَامَةِ مُوْلَعًا ❇ فَقَدْ وَلِعَتْ نَفْسِىْ بِشَاىٍ مُعَطَّرِ

لَئِنْ كَا	نَغَيْرِيْبِلْ	مُدَامَ	تِمُوْلَعَنْ	❇	فَقَدْوَ	لِعَتْ	بِشَايِمْ	مُعَطْطَرِ
//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/	//ه//ه	❇	//ه/	//ه/ه/ه	//ه/	//ه//ه
فعولن	مفاعيلن	فعولُ	مفاعلن	❇	فعولُ	مفاعيلن	فعول	مفاعلن
سالم	سالم	مقبو	مقبوض	❇	مقبو	سالم	سالم	مقبوض

(١٠) أَأَتْرُكُ إِنْ قَلَّتْ دَرَاهِمُ خَالِدٍ ❇ فَكُلُّ رِدَاءٍ يَرْتَدِيْهِ جَمِيْل

أَأَتْرُكْ	كُإِنْ	دَارَهِ	مُخَالِدِنْ	❇	زِيَارَ	تَهُوْإِنْنِى	إِذْلَلَ	لَئِيْمُوْ
//ه/ه	//ه/ه/ه	//ه/	//ه//ه	❇	//ه/	//ه/ه/	//ه/	//ه/ه
فعول	مفاعيلن	فعولُ	مفاعلن	❇	فعولُ	مفاعيد	فعول	فعولن
مقبو	سالم	مقبو	مقبوض	❇	مقبو	سالم	مقبوض	محذوف

فصلِ سوم: بحرِ مدید

۱۔ بحرِ مدید کاوزن (حسبِ دائرہ):

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ
/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	*	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ

۲۔ بحرِ مدید کی وجہ تسمیہ:

مدید کے لغوی معنی کھینچے ہوئے کے ہیں اور چونکہ اس بحر کے رکن سباعی میں اول وآخر وتد مجموع کے ایک ایک سبب کھینچا ہوا واقع ہے اس لیے اس کو مدید کہتے ہیں۔ یا اس کو مدید اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے رکن سباعی کے وسط میں وتد مجموع کھینچا ہوا واقع ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس میں رکن سباعی رکن خماسی اور کن خماسی رکن سباعی کے بعد کھینچ کر پڑھا جاتا ہے اس لیے اسے مدید کہتے ہیں[1]۔

۳۔ مفتاحِ بحرِ مدید:

(الف):

لِمَدِيْدِ الشِّعْرِ عِنْدِیْ صِفَــاْتُ	*	فَــاْعِلَاتُنْ فَــاْعِلُنْ فَــاْعِلَاتُ

(ب):

فِـيْ بُحُوْرِ الشِّعْرِ زَادَ الْمَــدَيْــدُ	*	فَــاْعِلَاتُنْ فَــاْعِلُنْ فَــاْعِلَاتُ

۴۔ بحرِ مدید کی اقسام:

بحرِ مدید کی صرف ایک ہی قسم مدید مجزوء (سداسی) ہے اور یہ مجزوء استعمال کرنا ضروری ہے۔ اس کی چھے قسمیں ہیں:

(الف)۔ مدید مجزوء صحیح (ب)۔ مدید مجزوء مقصور (ج)۔ مدید مجزوء محذوف (د)۔ مدید مجزوء محذوف مخبون (ھ)۔ مدید مجزوء ابتر اول (و)۔ مدید مجزوء ابتر ثانی

(الف)۔ مدید مجزوء صحیح:

وہ بحرِ مدید ہے جس کے عروض مجزوء صحیح "فَاْعِلَاتُنْ" ہوں اور ضرب بھی مجزوء صحیح "فَاْعِلَاتُنْ" ہو۔ اس کا وزن یہ ہے:

---

(۱) المعجم المفصل: ۱۳۱۔

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاتُنْ
/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ/ہ	*	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ/ہ

(ب)۔ مدید مجزوء مقصور:

وہ بحر مدید ہے جس کے عروض مجزوء محذوف ہوں اور ضرب مجزوء مقصور ہو۔ رکن کے آخر سے سببِ خفیف کے گرانے کو حذف کہتے ہیں، جیسے: ''فَاْعِلَاتُنْ'' کے آخر سے سبب خفیف ''تُنْ'' گرا کر ''فَاْعِلَاْ'' بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن ''فَاْعِلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے اور رکن کے آخر میں سبب خفیف کے ساکن کو گرا دینا اور ساکن سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کر دینا قصر کہلاتا ہے، ساکن حرف خواہ رکن کا پانچواں حرف ہو یا ساتواں حرف، جیسے: ''فَاْعِلَاتُنْ'' میں ''ن'' ساکن کو گرا کر ''ت'' متحرک کو ساکن کیا جائے تو ''فَاْعِلَاتْ'' بن جائے گا[1]۔ اس کو وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلَاتْ
/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ	*	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ ہ

(ج)۔ مدید مجزوء محذوف:

وہ بحر مدید ہے جس کے عروض مجزوء محذوف ''فَاْعِلَا= فَاْعِلُنْ'' ہوں اور ضرب مجزوء محذوف ''فَاْعِلَا =فَاْعِلُنْ'' ہو۔ رکن کے آخر سے سببِ خفیف کے گرانے کو حذف کہتے ہیں، جیسے: ''فَاْعِلَاتُنْ'' کے آخر سے سبب خفیف ''تُنْ'' گرا کر ''فَاْعِلَاْ'' بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن ''فَاْعِلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے[2]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ
/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ	*	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	/ہ//ہ

(د)۔ مدید مجزوء محذوف مخبون:

وہ بحر مدید ہے جس کے عروض مجزوء محذوف مخبون ہوں اور ضروب بھی مجزوء، محذوف مخبون ہو۔ خبن وہ

---

(۱) مذکرات فی العروض:۲۸۱۔

(۲) مذکرات فی العروض:۲۸۱۔

زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''فَاْعِلُنْ'' مخبون ہو کر ''فَعِلُنْ'' بن جاتا ہے (۱)۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعِلُنْ	❋	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعِلُنْ
/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	///ہ	❋	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	///ہ

(ھ)۔ مدید مجزوء ابتر اول:

وہ بحر مدید ہے جس کے عروض مجزوء محذوف '' فَاْعِلُنْ'' ہو اور ضرب مجزوء ابتر ہو۔ حذف اور قطع (وتد مجموع کے ساکن کو حذف کرکے ما قبل کو ساکن کرنا) کے جمع کرنے کو ''بتر'' کہتے ہیں، جیسے: ''فَاعِلَاتُنْ'' سے ''تُنْ'' حذف کی وجہ سے اور ''الف'' قطع کے سبب گر جائے گا اور عین ساکن ہو جائے گا تو ''فَاعِلْ'' باقی رہے گا۔ پھر اسے یا اپنے حال پر چھوڑ دیں گے یا اسے وزن مانوس ''فَعْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے (۲)۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعِلُنْ	❋	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعْلُنْ
/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	///ہ	❋	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	/ہ/ہ

(و)۔ مدید مجزوء ابتر ثانی:

وہ بحر مدید ہے جس کے عروض مجزوء محذوف مخبون '' فَعِلُنْ'' ہو اور ضرب مجزوء ابتر ہو۔ حذف اور قطع (وتد مجموع کے ساکن کو حذف کرکے ما قبل کو ساکن کرنا) کے جمع کرنے کو ''بتر'' کہتے ہیں، جیسے: ''فَاعِلَاتُنْ'' سے ''تُنْ'' حذف کی وجہ سے اور ''الف'' قطع کے سبب گر جائے گا اور عین ساکن ہو جائے گا تو ''فَاعِلْ'' باقی رہے گا۔ پھر اسے یا اپنے حال پر چھوڑ دیں گے یا اسے وزن مانوس ''فَعْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے (۳)۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعِلُنْ	❋	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعْلُنْ
/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	///ہ	❋	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ	/ہ/ہ

۵۔ بحر مدید کے عروض اور ضروب:

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۲۸۱۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۲۸۱۔
(۳) المذکرات فی العروض: ۲۸۱۔

بحر مدید کے تین عروض اور چھ ضروب ہیں:

پہلی عروض صحیح "فَاْعِلَاتُنْ" ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کی طرح صحیح "فَاْعِلَاتُنْ" ہے[۱]، جیسے:

يَاْ لَبَكْرٍ أَنْشِرُوْا لِيْ كُلَيْباً * يَاْ لَبكْرٍ أَيْنَ أَيْنَ الْفِرَارُ

يَاْ لَبَكْرِنْ	أَنْشِرُوْا لِيْ	كُلَيْبَنْ	*	يَاْ لَبكْرِ	أَيْنَ أَيْ	نَلْفِرَارُ
/ ہ//ہ/ہ	/ ہ//ہ	/ ہ//ہ/ہ	*	/ ہ//ہ/ہ	/ ہ//ہ	/ ہ//ہ/ہ
فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَنْ	فَاْعِلَاتُنْ	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَنْ	فَاْعِلَاتُنْ
سالم	محذوف	صحيح	*	سالم	محذوف	صحيح

دوسری عروض محذوف "فَاْعِلَنْ" ہے اور اس کی تین ضرب ہیں:

پہلی ضرب مقصور "فَاْعِلَاتْ" ہے[۲]، جیسے:

لَاْ يَغُرَّنَّ إِمْرَأً عَيْشُهُ * كُلُّ عَيْشٍ صَائِرٌ لِلزَّوَالْ

لَاْ يَغْرُرَنْ	نَمْرَأَنْ	عَيْشُهُوْ	*	كُلْلُ عَيْشِنْ	صَائِرُنْ	لِزْزَوَاْلْ
/ ہ/ / ہ/ ہ	/ ہ/ / ہ	/ ہ/ / ہ	*	/ ہ/ / ہ/ ہ	/ ہ/ / ہ	/ ہ/ / ہ ہ
فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَنْ	فَاْعِلَنْ	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَنْ	فَاْعِلَاتْ
سالم	سالم	محذوف	*	سالم	سالم	مقصور

دوسری ضرب عروض کی طرح محذوف "فَاْعِلَنْ" ہے[۳]، جیسے:

اِعْلَمُوْا أَنِّيْ لَكُمْ حَافِظٌ * شَاهِداً مَّا كُنْتُ أَمْ غَائِباً

اِعْلَمُوْ أَنْ	نِيْلَكُمْ	حَاْفِظُنْ	*	شَاهِدَمْمَاْ	كُنْتُ أَمْ	غَائِبا
/ ہ/ / ہ/ ہ	/ ہ/ / ہ	/ ہ/ / ہ	*	/ ہ/ / ہ/ ہ	/ ہ/ / ہ	/ ہ/ / ہ
فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَنْ	فَاْعِلَنْ	*	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَنْ	فَاْعِلَنْ
سالم	سالم	محذوف	*	سالم	سالم	محذوف

تیسری ضرب ابتر "فَعْلُنْ" ہے، جیسے:

---

(۱) العروض لابن جنی: ۶۴، القسطاس فی العروض: ۷۴۔
(۲) العروض لابن جنی: ۶۴، القسطاس فی العروض: ۷۴۔
(۳) العروض لابن جنی: ۶۴، القسطاس فی العروض: ۷۴۔

إِنَّما الذَّلْفَاءُ يَاقُوْتَةٌ * أُخْرِجَتْ مِنْ كِيْسِ دِهْقَانِ

إِنْنَمذْ ذَلْ	فَاءُ يَاْ	قُوْتَتُنْ	*	أُخْرِجَتْ مِنْ	كَيْسِ دِهْ	قَاْنِيْ
/ه//ه/ه	/ه//ه	/ه//ه	*	/ه//ه/ه	/ه//ه	/ه/ه
فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعْلُنْ
سالم	سالم	محذوف	*	سالم	سالم	ابتر

تیسری عروض محذوف مخبون "فَعِلُنْ" ہے، اس کی دو ضرب ہیں:

پہلی ضرب عروض کی طرح محذوف مخبون "فَعِلُنْ" ہے[1]، جیسے:

لِلْفَتَى عَقْلٌ يَعِيْشُ بِهِ * حَيْثُ تَهْدِيْ سَاقَهُ قَدَمُهْ

لِلْفَتَىْ عَقْ	لُنْ يَعِيْ	شُ بِهِيْ	*	حَيْثُ تَهْدِيْ	سَاقَهُوْ	قَدَمُهْ
/ه//ه/ه	/ه//ه	/ه//ه	*	/ه//ه/ه	/ه//ه	/ه/ه
فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعْلُنْ
سالم	سالم	محذوف مخبون	☆	سالم	سالم	محذوف مخبون

دوسری ضرب ابتر "فَعْلُنْ" ہے،[2] جیسے:

رُبَّ نَارٍ بِتُّ أَرْمُقُهَا * تَقْضَمُ الْهِنْدِيَّ وَالْغَارَا

رُبْبَ نَاْرِنْ	بِتْتُ أَرْ	مُقُهَاْ	*	تَقْضِمُلْ هِنْ	دِيْيَ وَلْ	غَاْرَاْ
/ه//ه/ه	/ه//ه	///ه	*	/ه//ه/ه	/ه//ه	/ه/ه
فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعِلُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعْلُنْ
سالم	سالم	محذوف مخبون	*	سالم	سالم	ابتر

٦۔ بحر مدید میں زحافات وعلل:

بحر مدید میں درج ذیل زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں:

---

(١) العروض لابن جنی: ٦٤، القسطاس فی العروض: ٧٤۔

(٢) العروض لابن جنی: ٦٧، القسطاس فی العروض: ٧٦۔

(الف)۔ خبن (ب)۔ کف (ج)۔ شکل (د)۔ بتر (ھ)۔ قصر (و)۔ حذف

(الف)۔ خبن:

خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''فَاْعِلُنْ'' مخبون ہو کر ''فَعِلُنْ'' بن جاتا ہے اور ''فَاْعِلَاْتُنْ'' مخبون ہو کر ''فَعِلَاْتُنْ'' بن جاتا ہے۔ یہ زحاف حشو، عروض اور ضرب سب میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف عروض کی پانچویں، چھٹی نوع میں اور ضرب کی پانچویں نوع میں لازم مستحسن ہے[1]۔

(ب)۔ کف:

کف وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں ساتویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''فَاْعِلَاْتُنْ'' مکفوف ہو کر ''فَاْعِلَاْتُ'' بن جاتا ہے۔ یہ زحاف حشو میں شاذونادر واقع ہوتا ہے[2]۔

(ج)۔ شکل:

شکل خبن مع الکف کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے اور ساتویں ساکن کو حذف کیا گیا ہو، جیسے: ''فَاْعِلَاْتُنْ'' مشکول ہو کر ''فَعِلَاتُ'' بن جاتا ہے، یہ زحاف حشو میں واقع ہوتا ہے، لیکن اس کا وقوع قبیح ہے[3]۔

(د)۔ بتر:

حذف اور قطع (وتد مجموع کے ساکن کو حذف کر کے ماقبل کو ساکن کرنا) کے جمع کرنے کو "بتر" کہتے ہیں، جیسے: ''فَاعِلَاتُنْ'' سے "تُنْ" حذف کی وجہ سے اور "الف" قطع کے سبب گر جائے گا اور عین ساکن ہو جائے گا تو ''فَاعِلْ'' باقی رہے گا۔ پھر اسے یا اپنے حال پر چھوڑ دیں گے یا اسے وزن مانوس ''فَعْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے۔ یہ علت نقص ضرب کی چوتھی اور چھٹی نوع میں واقع ہوتی ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علتِ لازمہ ہے[4]۔

(ھ)۔ قصر:

رکن کے آخر میں سبب خفیف کے ساکن کو گرا دینا اور ساکن سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کر دینا قصر کہلاتا ہے، ساکن حرف خواہ رکن کا پانچواں حرف ہو یا ساتواں حرف، جیسے: ''فَاعِلَاتُنْ'' میں "ن" ساکن کو گرا کر "ت" متحرک کو ساکن کیا جائے تو ''فَاعِلَاتْ'' بن جائے گا۔ یہ علت نقص ضرب کی دوسری نوع میں واقع

(۱) المذکرات فی العروض: ۲۸۳، المعجم المفصل: ۱۳۵، المرشد الوافی: ۵۴۔
(۲) المذکرات فی العروض: ۲۸۳، المعجم المفصل: ۱۳۵، المرشد الوافی: ۵۴۔
(۳) مذکرات فی العروض: ۲۸۳، المعجم المفصل: ۱۳۵، المرشد الوافی: ۵۴۔
(٤) مذکرات فی العروض: ۲۸۳، المعجم المفصل: ۱۳۵، المرشد الوافی: ۵۴۔

ہوتا ہے۔اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت لازمہ ہے[1]۔

(و)۔حذف:

رکن کے آخر سے سببِ خفیف کے گرانے کو حذف کہتے ہیں، جیسے: ''فَاعِلَاتُنْ'' کے آخر سے سبب خفیف ''تُنْ'' گرا کر ''فَاعِلَاْ'' بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن ''فَاعِلُنْ'' وزن کی طرف پھیر دیں گے۔یہ علت نقص عروض کی دوسری، تیسری اور چوتھی نوع میں واقع ہوتی ہے اور ضرب کی
چوتھی اور چھٹی نوع میں واقع ہوتی ہے۔اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت لازمہ ہے۔

۷۔قواعد عروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر مدید ثقیل علی السمع ہے،اسی وجہ سے شعراء اس بحر میں شعر کہنے سے اجتناب کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ یہ بحر مشاہیر شعراء امرء القیس، زہیر بن سلمی، نابغہ، اعشی اور متنبی وغیرہ کے اشعار میں نہیں پایا جاتا[2]۔

قاعدہ نمبر ۲: بحر مدید ہمیشہ مجزوء سداسی استعمال ہوتا ہے، یہ شاذونادر تام استعمال ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۳: بحر مدید کے عروض میں خبن، کف اور شکل واقع ہوتے ہیں، لیکن یہ اس کی ضروب میں ممنوع ہیں، کیونکہ اس صورت میں حرکتِ قصیرہ پر وقف کرنا لازم آئے گا اور یہ جائز نہیں[3]۔

قاعدہ نمبر ۴: بحر مدید کی یہ انواع نادر اور قلیل الاستعمال ہیں: ۱۔ عروض صحیح اور اس کی ضرب بھی اسی کی طرح صحیح ہے۔ ۲۔ عروض محذزوف اور اس کی ضرب مقصور ہو۔ ۳۔ عروض محذزوف اور اس کی ضرب محذوف ہو۔ ۴۔ عروض محذوف اور ضرب ابتر ہو۔ ۵۔ عروض مخبون محذوف اور ضرب ابتر ہو[4]۔

قاعدہ نمبر ۵: بحر مدید کی صرف ایک نوع (عروض مخبون محذوف اور ضرب بھی مخبون محذوف ہو) کثیر الاستعمال اور شائع ہے[5]۔

۸۔تمرین:

(الف)۔بحر مدید کا وزن حسب دائرہ بیان کریں۔

(ب)۔بحر مدید کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

(ج)۔بحر مدید کی اقسام وانواع بیان کریں۔

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۲۸۳، المعجم المفصل: ۱۳۵، المرشد الوافی: ۵۴۔
(۲) المعجم المفصل: ۱۳۵، المرشد الوافی: ۵۴۔
(۳) المعجم المفصل: ۱۳۲۔
(۴) المعجم المفصل: ۱۳۲-۱۳۴۔
(۵) المعجم المفصل: ۱۳۴۔

(د)۔ بحر مدید کی کتنی عروض اور ضروب ہیں؟
(ھ)۔ بحر مدید میں کونسے زحافات و علل واقع ہوتے ہیں؟
(و)۔ درج ذیل اشعار کی تطبیق عروضی کریں۔

(١)جُمِعَ الحقُّ لَنَـــا فِیْ إِمَـــام * قَتَلَ الْبُخْلَ وَأَحْيَاالسَّمَاحَـا
(٢) وَثَنٌ يُعْبَدُ فِـىْ رَوْضَـــةٍ * صِيْغَ مِـــنْ دُرٍّ وَمَرْجَـــانِ
(٣)إِنَّ بَيْتًـــا أَنْتَ تَسْـكُنُــه * غَيْرَ مُحْتَـــاجٍ إِلـى السُّرج
(٤)إِنَّ نَاسًا فِیْ الْهَوَى غَدَرُوا * أَحْدَثُـــوْا نَقْـضَ الْمُـوَاثِيْق

۹۔ تطبیق:

(١) جُمِعَ الحقُّ لَنَا فِیْ إِمَامٍ * قَتَلَ الْبُخْلَ وَأَحْيَاالسَّمَاحَا[١]

جُمْعَلْحَقْ	قُلْنَا	فِیْ إِمَامِنْ	*	قَتَلَلْبُخْ	لَوَاحْ	يَسْسَمَاحَا
/ ه/ه/ه	/ ه/ه	/ ه//ه/ه	*	/ / / ه/ه	/ / ه ه	/ ه//ه/ه
فَعِلَاتُنْ	فعِلَنْ	فَاعِلاتُنْ	*	فَعِلَاتُنْ	فعِلَنْ	فَاعِلاتُنْ
مخبون	مخبون	صحيح	*	مخبون	مخبون	صحيح

(٢) وَثَنٌ يُعْبَدُ فِیْ رَوْضَةٍ * صِيْغَ مِنْ دُرٍّ وَمَرْجَانِ[٢]

وَثْنُنْيُعْ	بَدُفِیْ	رَوْضَتِنْ	*	صِيْغَمِنْدُرْ	رِنْوَمَرْ	جَانِیْ
/ ه/ه/ه	/ //ه	/ ه///ه	*	/ ه/ /ه/ه	/ ه/ / ه	/ ه/ه
فَعِلَاتُنْ	فعِلَنْ	فَاعِلُنْ	*	فَاعِلَاتُنْ	فاعِلُنْ	فَعْلُنْ
مخبون	مخبون	محذوف	*	سالم	سالم	أبتر

(٣) إِنَّ بَيْتًا أَنْتَ تَسْكُنُه * غَيْرَ مُحْتَاجٍ إِلى السُّرجِ[٣]

إِنْنَ بَيْتَنْ	أَنْتَتَسْ	كُنُهُوْ	*	غَيْرُ مُحْتَا	جِنْ إِلَسْ	سُرُجِیْ
/ ه//ه/ه	/ ه//ه	/ //ه	*	/ ه/ /ه/ه	/ ه/ / ه	/ //ه

(١) یہ شعر بحر مدید مجزوء صحیح کا ہے۔
(٢) یہ شعر بحر مدید مجزوء مخبون کا ہے۔
(٣) یہ شعر بحر مدید مجزوء ابتر اول کا ہے۔

فَاعْلَاتُنْ	فَاعِلُنْ	فَعِلُنْ	❊	فَاعِلَاتُنْ	فاعِلُنْ	فَعِلُنْ
سالم	سالم	محذوف	❊	سالم	سالم	محذوف

(٤) إِنَّ نَاسًا فِيْ الْهَوَى غَدَرُوا ❊ أَحْدَثُوْا نَقَضَ الْمُوَاثِيْقِ[1]

إِنْنَنَاسَنْ	فَلْهَوَاْ	غَدَرُوْ	❊	أَحْدَثُوْنَقْ	ضَلْمَوَاْ	ثِيْقِيْ
/ ه//ه/ه	/ ه//ه	/ //ه	❊	/ ه/ /ه/ه	/ ه/ / ه	/ ه/ه
فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلُنْ	فَعِلُنْ	❊	فَاعِلَاتُنْ	فاعِلُنْ	فَاعل=فَعْلُنْ
سالم	سالم	محذوف مخبون	❊	سالم	سالم	أبتر

---

(۱) یہ شعر بحر مدید مجزوء ابتر ثانی کا ہے۔

فصل چہارم: بحر بسیط

۱۔ بحر بسیط کا وزن (حسب دائرہ):

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ
/ه/ه//ه	/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه//ه	*	/ه/ه//ه	/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه//ه

۲۔ بحر بسیط کی وجہ تسمیہ:

بسیط کے لغوی معنی بچھے ہوئے کے ہیں اور چونکہ اس کے ارکان سباعیہ میں اسباب بچھے ہوتے ہیں، پھر اس کے بعد وتد مجموع ہے، اس لیے اس کو بسیط کہتے ہیں۔ یا اس کو بسیط اس لیے کہتے ہیں کہ حالت خبن میں اس کے عروض اور ضرب میں تین حرکات پے درپے آتے ہیں جو مبسوط اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں(۱)۔

۳۔ بحر بسیط کی مفتاح:

(الف):

إِنَّ الْبَسِيْطَ لَدَيْهِ يَبْسُطُ الْأَمَلُ	*	مُسْتَفْعِلُنْ فَاْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَعِلُ

(ب):

مُبْسِطٌ لَمْ أَرَى قَطُّ فِيْ بِسَاطَتِهِ	*	مُسْتَفْعِلُنْ فَاْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَاْعِلُ

۴۔ بحر بسیط کی اقسام:

بحر بسیط کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ بسیط تام (مثمن) (ب)۔ بسیط مجزوء (مسدس)

(الف)۔ بسیط تام (مثمن):

وہ بحر بسیط ہے جس کے ہر مصرع میں چار چار ارکان مذکور ہوں۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ بسیط تام مخبون ۲۔ بسیط تام مقطوع

۱۔ بسیط تام مخبون:

تام مخبون وہ بحر بسیط ہے جس کے ہر ہر مصرع میں چار چار ارکان مذکور ہوں اور اس کے عروض تام مخبون ہوں اور ضرب بھی تام مخبون ہو۔ خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''فَاْعِلُنْ'' مخبون ہو کر ''فَعِلُنْ'' بن جاتا ہے، یہ یہاں جاری مجری علت کے ہو گا۔ اس کا وزن یہ ہے۔

(۱) المعجم المفصل: ۶۹۔

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	///ہ		/ ہ/ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	///ہ

۲۔بسیط تام مقطوع:

تام مقطوع وہ بحر بسیط ہے جس کے ہر ہر مصرع میں چار چار ارکان مذکور ہوں اور اس کے عروض تام مخبون ہوں اور ضرب تام مقطوع ہو۔ قطع اس سے عبارت ہے کہ رکن کے آخر سے وتد مجموع کے حرفِ ساکن کو گرانا اور اس سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کرنا جیسے ''فَاعِلُنْ'' کے آخر سے ساکن کو گرایا تو ''فَاعِلْ'' ہوا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس وزن ''فَعْلُنْ'' کی طرف پھیر دیا[1]۔ اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعْلُنْ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	///ہ	*	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ

(ب)۔بسیط مجزوء (مسدس):

وہ بحر بسیط ہے جس کے ہر مصرع میں تین تین ارکان مذکور ہوں۔

پھر اس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔بسیط مجزوء صحیح ۲۔بسیط مجزوء مذیل ۳۔بسیط مجزوء مقطوع اول ۴۔بسیط مجزوء مقطوع ثانی

۱۔بسیط مجزوء صحیح:

بسیط مجزوء صحیح وہ بحر بسیط ہے جس کے عروض مجزوء صحیح ہوں اور ضرب بھی مجزوء صحیح ہو۔ صحیح اس کو کہتے ہیں کہ جو زحافات و علل سے محفوظ ہو[2]۔ جیسے:

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	*	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ

۲۔بسیط مجزوء مذیل:

بسیط مجزوء مذیل وہ بحر بسیط ہے جس کے عروض مجزوء صحیح ہو اور ضرب مجزوء مذیل ہو۔ تذییل اس علت زیادت کو کہتے ہیں کہ جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اس پر ایک حرف ساکن بڑھایا جائے، یعنی متحرک اور ساکن

---

[1] مذکرات فی العروض:۸۱۔

[2] مذکرات فی العروض:۸۱۔

حرف کے درمیان میں ایک حرف ساکن (الف) زیادہ کرنا، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ''میں لام کے بعد الف زیادہ کرنے سے ''مُسْتَفْعِلَانْ''بن جاتا ہے، جیسے:

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلانْ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	*	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ ہ

۳۔بسیط مجزوء مقطوع اول:

بسیط مجزوء مقطوع اول وہ بحر بسیط ہے جس کے عروض مجزوء صحیح ہوں اور ضرب مجزوء مقطوع ہو۔ قطع اس سے عبارت ہے کہ رکن کے آخر سے وتد مجموع کے حرفِ ساکن کو گرانا اور اس سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کرنا[۱]، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' کے آخر سے ساکن کو گرایا تو ''مُسْتَفْعِلُ''ہوا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس کو مانوس وزن ''مَفْعُوْلُنْ''کی طرف پھیر دیا[۲]۔ جیسے:

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مَفْعُوْلُنْ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	*	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ ہ/ہ/ہ

۴۔بسیط مجزوء مقطوع ثانی:

بسیط مجزوء مقطوع وہ بحر بسیط ہے جس کے عروض مجزوء مقطوع ہو اور ضرب مجزوء مقطوع ہو۔ قطع اس سے عبارت ہے کہ رکن کے آخر سے وتد مجموع کے حرفِ ساکن کو گرانا اور اس سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کرنا، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' کے آخر سے ساکن کو گرایا تو ''مُسْتَفْعِلُ''ہوا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس وزن ''مَفْعُوْلُنْ''کی طرف پھیر دیا۔ جیسے:

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مَفْعُوْلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مَفْعُوْلُنْ

(۱) بعض عروضیین کہتے ہیں کہ قطع وتد مجموع کے متحرک حرف کو گرانے کا نام ہے، جیسے: ''فَاعِلُنْ'' سے ''لام'' متحرک گرانے سے ''فَاعِنْ'' یا ''فَالُنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزنِ مانوس ''فَعْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے اور ''مُتَفَاعِلُنْ'' کو مقطوع کرکے ''مُتَفَاعِنْ'' یا ''مُتَفَالُنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزن مانوس ''فَعِلَاتُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے اور اسی طرح ''مُسْتَفْعِلُنْ'' میں قطع کر ہو کر ''مُسْتَفْلُنْ'' یا ''مُسْتَفْعِنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزن مانوس ''مَفْعُوْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے۔ لیکن اس تعریف کو اکثر عروضیین نے نظر انداز کیا ہے، کیونکہ اس میں علت رکن کے آخر میں نہیں ہوتا، بلکہ رکن کے درمیان میں یہ تبدیلی ہوتی ہے۔ ہامش المعجم المفصل فی علم العروض والقافیہ: ۷۷۔۳۔

(۲) مذکرات فی العروض: ۸۱۔

/ ٥/٥//٥	/ ٥//٥	/ ٥/٥/٥	*	/ ٥/٥//٥	/ ٥//٥	/ ٥/٥/٥

مذکورہ اقسام کے علاوہ بحر بسیط کی ایک اور قسم بھی ہے جس کو مخلّع بسیط کہتے ہیں۔

مخلّع بسیط کی تعریف:

مخلّع بسیط وہ بحر بسیط ہے جس کے عروض مجزوء مکبول "فَعُوْلُنْ"ہوں اور ضرب بھی مجزوء مکبول "فَعُوْلُنْ" ہو۔ کبل اجتماع خبن مع القطع کو کہتے ہیں، تو یہ "مُتَفْعِلُ" بن جائے گا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو "فَعُوْلُنْ" مانوس وزن کی طرف پھیر دیں گے۔ اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعُوْلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	فَعُوْلُنْ
/ ٥/٥//٥	/ ٥//٥	//٥/٥	*	/ ٥/٥//٥	/ ٥//٥	//٥/٥

۵۔ بحر بسیط کے عروض اور ضروب:

بحر بسیط کی تین عروض اور چھ ضربیں ہیں:

پہلی عروض مخبون "فَعِلُنْ" ہے اور اس کی دو ضرب ہیں:

پہلی ضرب "فَعِلُنْ" عروض کی مخبون "فَعِلُنْ" ہے[۱]، جیسے:

يَا حَارِ لَا أُرْمَيَنْ مِنْكُمْ بَدَاهِيَةٍ * لَمْ تَلْقَهَا سُوْقَةٌ قَبْلِيْ وَمَا مَلِكُ

يَاْ حَارِ لَاْ	أُرْمَيَنْ	مِنْكُمْ بَدَا	هيَتِنْ	*	لَمْ تَلْقَهَا	سُوْقَتُنْ	قَبْلِيْ وَمَاْ	مَلِكُوْ
/ ٥/٥//٥	/ ٥//٥	/ ٥/٥//٥	///٥	*	/ ٥/٥//٥	/ ٥//٥	/ ٥/٥//٥	///٥
مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ
سالم	سالم	سالم	مخبون	*	سالم	سالم	سالم	مخبون

دوسری ضرب مقطوع "فَعْلُنْ" ہے،[۲] جیسے:

قَدْ أَشْهَدُ الْغَارَةَ الشَّعْوَاءَ تَحْمِلُنِيْ * جَرْداء مَعْرُوقَةُ اللَّحيينِ سُرْحُوْبُ

قَدْ أَشْهَدُ لْ	غَارَتَشْ	شَعْوَاءَ تَحْ	مِلُنِيْ	*	جَرْداء مَعْ	رُوقَتل	لحييَنِ سُر	حُوْبُو

---

(۱) العروض لابن جنی: ۷۱، القسطاس فی العروض: ۷۹۔

(۲) العروض لابن جنی: ۷۱، القسطاس فی العروض: ۷۹۔

/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/// ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعْلُنْ
سالم	سالم	سالم	مخبون	*	سالم	سالم	سالم	مقطوع

دوسری عروض مجزوء صحیح ہے، اس کی تین ضرب ہیں:

پہلی ضرب مجزوءمذیل "مُسْتَفْعِلَاْنْ" ہے، جیسے:

إِنَّا ذَمَمْنَا عَلَى مَا خَيَّلَتْ * سَعْدَ بْنَ زَيْدٍ وَعَمْراً مِنْ تَمِيْمٍ(۱)

إِنْ نَاْ ذَمَمْ	نَا عَلَى	مَا خَيْ يَلَتْ	*	سَعْدَ بْنَ زَيْ	دِنْ وَعَمْ	رَنْ مِنْ تَمِيْم
/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
سالم	سالم	صحيح	*	سالم	سالم	مذيل

دوسری ضرب عروض کے مثل صحیح ہے، جیسے:

مَاذَا وُقُوْفِيْ عَلَى رَبْعٍ خَلَا * مُخْلَوْلِقٍ دَارِسٍ مُسْتَعْجِمِ

مَاذَا وُقُوْ	فِيْ عَلَى	رَبْعِ خَلَا	*	مُخْلَوْلِقِنْ	دَارِسِنْ	مُسْتَعْجِم
/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
سالم	سالم	صحيح	*	سالم	سالم	صحيح

تیسری ضرب مجزوءمقطوع "مَفْعُوْلُنْ" ہے،(۲) جیسے:

سِيْرُوْا مَعاً إِنَّمَا مِيْعَادُكُمْ * يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ بَطْنَ الْوَادِيْ

سِيْرُوْا مَعَنْ	إِنْ نَمَا	مِيْعَادُكُمْ	*	يَوْمَثْ ثُلَا	ثَاءِ بَطْ	نَلْوَادِيْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	/ہ/ہ/ہ

(۱) یہ شعر مجزوء ہونے کی وجہ سے ایک جزء "فَاْعِلُنْ" دونوں مصرعوں سے ساقط ہو گیا ہے۔
(۲) العروض لابن جنی: ۷۳، القسطاس فی علم العروض: ۸۱۔

مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مَفْعُوْلُنْ
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	مقطوع

تیسری عروض مجزوء مقطوع "مَفْعُوْلُنْ" ہے،اس کی ضرب اسی کی مانند مقطوع "مَفْعُوْلُنْ" ہے [1]، جیسے:

مَا هَيَّجَ الشَّوقَ مِنْ أَطْلَالٍ * أَضْحَتْ قِفَاراً كَوَحْيِ الْوَاحِي

مَا هَيْ يَجَشْ	شَوْقَ منْ	أَطْلَالِنْ	*	أَضْحَتْ قِفَا	رَنْ كَوَحْ	يِلْوَاحِيْ
/٥//٥/	/٥//٥	/٥/٥/٥	*	/٥/٥//٥	/٥//٥	/٥/٥/٥
مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مَفْعُوْلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	مَفْعُوْلُنْ
سالم	سالم	مقطوع	*	سالم	سالم	مقطوع

٦۔بحر بسیط میں زحافات وعلل:

بحر بسیط میں درج ذیل زحافات وعلل پائے جاتے ہیں:

(الف)۔خبن (ب)۔طی (ج)۔خبل (د)۔قطع (ھ)۔تذییل (و)۔کبل

(الف)۔خبن:

خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیاجائے، جیسے:"فَاْعِلُنْ"مخبون ہوکر "فَعِلُنْ"بن جاتاہے اور "مُسْتَفْعِلُنْ" مخبون ہوکر "مُفَاعَلُنْ"بن جاتاہے،جب "مُسْتَفْعِلُنْ"سے دوسرا ساکن "سین" حذف کیاتو "مُتَفْعِلُنْ" ہوا۔پھر اسے "مُفَاعَلُنْ" بنالیا۔یہ زحاف حشو،عروض اور ضروب تینوں میں پائی جاتی ہے۔اس کا حکم یہ ہے کہ عروض اور ضروب میں واقع ہونالازمی ہے اور حشو میں لازم نہیں [2]۔

(ب)۔طی:

طی وہ زحاف مفردہ ہے جس میں چوتھے ساکن کو حذف کیاجائے، جیسے:"مُسْتَفْعِلُنْ"مطوی ہو کر "مُسْتَعِلُنْ"بن جاتاہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ "مُفْتَعِلُنْ"بن جاتاہے۔یہ زحاف حشو، عروض اور ضرب میں واقع ہوتاہے۔اس کا حکم یہ ہے کہ یہ لازم نہیں۔

(ج)۔خبل:

---

[1] العروض لابن جنی:۷۳، القسطاس فی علم العروض:۸۱۔
[2] مذکرات فی العروض:۸۴۔

خبل خبن مع الطی کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے اور چوتھے ساکن کو حذف کیا گیا ہو، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' مخبول ہو کر ''مُتَعِلُنْ'' بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے ہے تو اسے مانوس بنا لیتے ہیں تو یہ ''فَعَلَتُنْ'' بن جاتا ہے۔ یہ حشو، عروض اور ضرب تینوں میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا وقوع قبیح غیر لازم ہے[1]۔

(د)۔ قطع:

قطع رکن کے آخر سے وتد مجموع کے حرفِ ساکن کو گرانے اور اس سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کرنے کا نام ہے، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' کے آخر سے ساکن کو گرایا تو ''مُسْتَفْعِلْ'' ہوا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس وزن ''مَفْعُوْلُنْ'' کی طرف پھیر دیا اور ''فَاعِلُنْ'' کے آخر سے ساکن کو گرایا تو ''فَاعِلْ'' ہوا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس وزن ''فَعْلُنْ'' کی طرف پھیر دیا۔ یہ علت عروض اور ضرب میں واقع ہوتی ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا وقوع مستحسن لازم ہے[2]۔

(ھ)۔ تذییل:

تذییل اس علت زیادت کو کہتے ہیں کہ جس رکن کے آخر میں وتد مجموع ہو اس پر ایک حرف ساکن بڑھایا جائے، یعنی متحرک اور ساکن حرف کے درمیان میں ایک حرف ساکن (الف) زیادہ کرنا، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' میں لام کے بعد الف زیادہ کرنے سے ''مُسْتَفْعِلَانْ'' بن جاتا ہے۔ یہ علت صرف ضرب میں واقع ہوتی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت حسنہ لازمہ ہے۔

(و)۔ کبل:

کبل اجتماع خبن مع القطع کو کہتے ہیں، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' مکبول ہو کر ''مُتَفْعِلْ'' بن جائے گا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو ''فَعُوْلُنْ'' مانوس وزن کی طرف پھیر دیں گے۔ یہ علت مخلع بسیط کے عروض اور ضرب میں واقع ہوتا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت حسنہ لازمہ ہے[3]۔

---

(1) مذکرات فی العروض: ۸۴۔

(2) بعض عروضیین کہتے ہیں کہ قطع وتد مجموع کے متحرک حرف کو گرانے کا نام ہے، جیسے: ''فَاعِلُنْ'' سے ''لام'' متحرک گرانے سے ''فَاعِنْ'' یا ''فَالُنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزنِ مانوس ''فَعْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے اور ''مُتَفَاعِلُنْ'' کو مقطوع کر کے ''مُتَفَاعِنْ'' یا ''مُتَفَالُنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزن مانوس ''فَعِلَاتُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے اور اسی طرح ''مُسْتَفْعِلُنْ'' میں قطع کر ہو کر ''مُسْتَفْلُنْ'' یا ''مُسْتَفْعِنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزن مانوس ''مَفْعُوْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے۔ لیکن اس تعریف کو اکثر عروضیین نے نظر انداز کیا ہے، کیونکہ اس میں علت رکن کے آخر میں نہیں ہوتا، بلکہ رکن کے درمیان میں یہ تبدیلی ہوتی ہے۔ ہامش المعجم المفصل فی علم العروض والقافیہ: ۳۷۷۔

(3) مذکرات فی العروض: ۸۴۔

۷۔ قواعدِ عروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر بسیط بحور طویلہ میں سے ایک بحر ہے اور یہ بحر کثرت استعمال اور شیوع میں طویل کی مانند ہے[(۱)]۔

قاعدہ نمبر ۲: اکثر مولدین شعراء نے بحر بسیط میں اشعار کہے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۳: مجزوءبسیط قلیل الاستعمال ہے، کیونکہ اس میں ثقیل پایا جاتا ہے[(۲)]۔

قاعدہ نمبر ۴: مخلع بسیط کو شعراء عصر عباسی نے مستحسن قرار دیا ہے اور انہوں نے اکثر اشعار اس میں کہے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۵: بعض عروضیین نے بحر بسیط کے مشطورات اور منہوکات ذکر کی ہیں، لیکن وہ مہجور اور غیر شائع ہیں۔

قاعدہ نمبر ۶: بحر بسیط کے یہ تین قسمیں (تام مخبون، تام مقطوع، مخلع بسیط) زیادہ مستعمل اور شائع ہیں[(۳)]۔

۸۔ تمرین:

(الف)۔ بحر بسیط کا وزن حسب دائرہ بیان کریں۔

(ب)۔ بحر بسیط کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

(ج)۔ بحر بسیط کی کتنی قسمیں ہیں؟

(د)۔ بحر بسیط کی کتنی عروض اور ضروب ہیں؟

(ھ)۔ بحر بسیط میں کونسے زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟

(و)۔ درج ذیل کی تطبیق عروضی کریں۔

(١) وَإِنَّ صَخْراً لَتَـأْتَمُّ الهُـدَاةُ بِـه * كَـأَنَّـه عَلَـمٌ فِيْ رَأْسِـه نَـار

(٢) لَا تُؤْتِ نُصْحَكَ مَفْتُوْنًا بِمَذْهَبِه * فَمَـا لِأَعْمى بِضَوْءِ الـصُّبْحِ مُنْتَفَـع

(٣) حُسْنِ الْحَضَـارِةِ مَجْلُوْبٌ بِتَطْرِيَةٍ * وَفِيْ الْبَدَاوَةِ حُسْنِ غَيْـرِ مَـجْلُوْب

(٤) اَلْخَيْلُ وَاللَّيْلُ وَالْلبَيْدَاءُ تَعْرِفُنِـيْ * وَالسَّيْفُ وَالرُّمْحُ وَالْقِرْطَاسُ وَالْقَلَم

(٥) يُدِيْرُفِـيْ كَفِّـه مُـدَامًـا * أَلَـذُّ مِـنْ غَفْلَـةِ الـرَّ قِـيْـب

(٦) يَـاأُمَّ عُمْرٍو جَزَاكِ اللهُ مَكْرُمَةً * رُدِّيْ عَلَيَّ فُـؤَادِيْ أَيْنَمَـا كَـانَـا

---

(۱) المعجم المفصل: ۷۴۔

(۲) المعجم المفصل: ۷۴۔

(۳) مذکرات فی العروض: ۸۳۔

(۷)أَمَّــا الْفُؤَادُ فَحَسْبِیْ أَنْتَ سَاكِنُه * وَصَــاحِبُ الْبَيْتِ أَدْرى بِــالَّذِیْ فِيْه

(۸)قَــامَتْ بِــإِبْرِيْقِهَا وَاللَّيْلُ مُعْتَكِرٌ * فَـلَاحَ مِنْ وَجْـهِـهَـا فِیْ الْبَيْتِ لَأْلَاء

(۹)أَصْبَحْتُ وَالشَّيْبُ قَدْعَـلَانِــیْ * يَدْعُــوْ حَثِيْثًــا إِلَـــیَ الْخِضَـــاب

(۱۰)وَحَمْدُكَ الْمَرْأَ مَــــا لَمْ تَبْلُه خَطَــأٌ * وَذَمُّـك الْمَرْأَ بَعْدَالْحَـمْــدِ تَكْـذِيْــب

۹۔ تطبیق:

(۱)

وَإِنَّ صَخْراً لَتَأْتَمُّ الْهُدَاةُ به * كَأَنَّه عَلَمٌ فِیْ رَأْسِه نَار

وَإِنْنَصَخْ	رَنْلَتَأْ	تَمُمُلْهُدَا	تُبْهِی	*	كَأَنْنَهُوْ	عَلَمُنْ	فِیْرَأْسِهِی	نَارُوْ
/ / ه// ه	/ ه// ه	/ ه/ ه// ه	/ ه/ ه	*	/ / ه// ه	/ / / ه	/ ه/ ه// ه	/ ه/ ه
مُتَعِلُنْ= مفاعلن	فاعلن	مستفعلن	فعِلن	*	مُتَعِلُنْ= مفاعلن	فعِلن	مستفعلن	فَاعِلْ= فعْلن
مخبون	سالم	سالم	مخبون	*	مخبون	مخبون	سالم	مقطوع

(۲)

لَا تُؤْتِ نُصْحَكَ مَفْتُوْنًا بِمَذْهَبِه * فَمَا لِأَعْمی بِضَوْءِ الصُّبْحِ مُنْتَفَع

لَاتُؤْتِنُصْ	حَكَمَفْ	تُؤْنَنْبِمَذْ	هَبِهِیْ	*	فَمَالِأَعْ	مَابِضَوْ	ئِصْصُبْحِمُنْ	تَفَعُوْ
/ ه/ ه// ه	/ // ه	/ ه/ ه// ه	/ // ه	*	/ / ه// ه	/ ه/ / ه	/ ه/ ه// ه	/ // ه
مستفعلن	فعِلن	مستفعلن	فعِلن	*	مُتَعِلُنْ= مفاعلن	فاعلن	مستفعلن	فعِلن
سالم	مخبون	سالم	مخبون	*	مخبون	سالم	سالم	مخبون

(٣)

حُسْنِ الْحَضَارَةِ مَجْلُوْبٌ بِتَطْرِيَةٍ * وَفِيْ الْبَدَاوَةِ حُسْنٍ غَيْرِ مَجْلُوْب

حُسْنُلْحَضَا	رَتِمَجْ	لُوْبُنْبَطْ	رِيَتِنْ	*	وَفِلْبَدَا	وَتِحُسْ	نُنْغَيْرُمَجْ	لُوْبِىْ
/ه/ه//ه	///ه	/ه/ه//ه	///ه	*	//ه//ه	///ه	/ه/ه//ه	/ه/ه
مستفعلن	فعِلن	مستفعلن	فعِلن	*	مُتَفْعِلُن= مفاعلن	فعلن	مستفعلن	فاعِلْ= فعْلن
سالم	مخبون	سالم	مخبون	*	مخبون	مخبون	سالم	مقطوع

(٤)

اَلْخَيْلُ وَاللَّيْلُ وَالْبَيْدَاءُ تَعْرِفُنِىْ * وَالسَّيْفُ وَالرُّمْحُ وَالْقِرْطَاسُ وَالْقَلَم

اَلْخَيْلُوَلْ	لَيْلُوَلْ	بَيْدَاءُتَعْ	رِفُنِىْ	*	وَسْسَيْفُوَرْ	رُمْحُوَلْ	قِرْطَاسُوَلْ	قَلَمُوْ
/ه/ه//ه	/ه//ه	/ه/ه//ه	///ه	*	/ه/ه//ه	/ه//ه	/ه/ه//ه	///ه
مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	فعِلن	*	مستفعلن	فاعلن	مستفعلن	فعلن
سالم	سالم	سالم	مخبون	*	سالم	سالم	سالم	مخبون

(٥)

يُدِيْرُفِىْ كَفِّه مُدَامًا * أَلَذُّ مِنْ غَفْلَةِ الرَّ قِيْب

يُدِيْرُفِىْ	كَفْفِهِى	مُدَامَنْ	*	أَلَذْذَمِنْ	غَفْلَتِرْ	رَقِيْبِىْ
//ه//ه	/ه//ه	//ه/ه	*	//ه//ه	/ه//ه	//ه/ه
مُتَفْعِلُنْ = مفاعلن	فَاعِلُنْ	مُتفعل = فعولن	*	مُتَفْعِلُنْ = مفاعلن	فَاعِلُنْ	مُتفعل = فعولن
مخبون	سالم	مكبول/ مخبون	*	مخبون	سالم	مكبول/ مخبون

(٦)

يَاأُمَّ عُمْرٍو جَزَاكِ اللهُ مَكْرُمَةً ❊ رُدِّیْ عَلَیَّ فُؤَادِیْ أَیْنَمَا كَانَا

يَاأُمْمَعَمْ	رِنْجَزَا	كِلْلَاهُمَكَ	رُمَتَنْ	❊	رُدْدِيْعَلَیَّ	يَفُئَا	دِيْأَيْنَمَا	كَانَا
/ ه/ ه//ه	/ ه//ه	/ ه/ه//ه	/ //ه	❊	/ ه/ ه//ه	/ //ه	/ ه/ه//ه	/ ه/ه
مُسْتَفْعِلُنْ	فاعلن	مُسْتَفْعِلُنْ	فعِلن	❊	مُسْتَفْعِلُنْ	فاعلن	مُسْتَفْعِلُنْ	فعلن
سالم	سالم	سالم	مخبو	❊	سالم	مخبون	سالم	مقطوع

(٧)

أَمَّا الْفُؤَادُ فَحَسْبِیْ أَنْتَ سَاكِنُه ❊ وَصَاحِبُ الْبَیْتِ أَدْری بِالَّذِیْ فِیْه

أَمْمَلْفُئَا	دُفَحَسْ	بِيْأَنْتَسَا	كِنُهُوْ	❊	وَصَاحِبُلْ	بَيْتِأَدْ	رَابِلْلِذِیْ	فِيْهِیْ
/ ه/ ه//ه	/ //ه	/ ه/ه//ه	/ //ه	❊	/ / ه/ ه	/ ه//ه	/ ه/ه//ه	/ ه/ه
مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ	❊	مُتَفْعِلُنْ= مُفَاعِلُنْ	فَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فِعْلِنْ
سالم	مخبون	سالم	مخبون	❊	مخبون	سالم	سالم	مقطوع

(٨)

قَامَتْ بِإِبْرِيْقِهَا وَاللَّيْلُ مُعْتَكِرٌ ❊ فَلَاحَ مِنْ وَجْهِهَا فِیْ الْبَیْتِ لَأْلَاء

قَامَتْبِإِبْ	رِيْقِهَا	وَلْلَيْلُمُعْ	تَكِرُنْ	❊	فَلَاحَمِنْ	وَجْهِهَا	فِلْبَيْتِلَأْ	لَأئُوْ
/ ه/ ه//ه	/ ه//ه	/ ه/ه//ه	/ //ه	❊	/ / ه/ ه	/ ه//ه	/ ه/ه//ه	/ ه/ه
مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ	❊	مُتَفْعِلُنْ	فَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِل
سالم	سالم	سالم	مخبون	❊	مخبون	سالم	سالم	مقطو

(۹)

أَصْبَحْتُ وَالشَّيْبُ قَدْعَلَانِیْ ❋ يَدْعُوْ حَثِيْثًا إِلَى الْخِضَاب

أَصْبَحْتُوَش	شَيْبُقَدْ	عَلَانِیْ	❋	يَدْعُوْحَثِی	ثَنْ إِلَلْ	خِضَابِیْ
/ ہ/ ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ / ہ/ہ	❋	/ ہ/ ہ//ہ	/ ہ//ہ	/ / ہ/ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلُنْ	مُتفعل = فعولن	❋	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلُنْ	مُتفعل = فعولن
سالم	سالم	مکبول/ مخبون	❋	سالم	سالم	مکبول/ مخبو

(۱۰)

وَحَمْدُكَ الْمَرْأَ مَا لَمْ تَبْلُه خَطَأٌ ❋ وَذَمَّكَ الْمَرْأَ بَعْدَالْحَمْدِ تَكْذِيْب

وَحَمْدُكَلْ	مَرْأَمَا	لَمْ تَبْلُهُوْ	خَطَئُنْ	❋	وَذَمْمُكَلْ	مَرْءبَعْ	دَلْحَمْدِتَكْ	ذِيْبُوْ
/ / ہ/ /ہ	/ ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	/ //ہ	❋	/ / ہ/ /ہ	/ ہ//ہ	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ/ہ
مُتَفْعِلُنْ= مُفَاعِلُنْ	فَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ	❋	مُتَفْعِلُنْ مُفَاعِلُنْ	فَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعل =فعْلن
مخبون	سالم	سالم	مخبون	❋	مخبون	سالم	سالم	مقطوع

فصلِ پنجم: بحر سریع

۱۔ بحر سریع کا وزن (حسب دائرہ):

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاْتُ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاْتُ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ/ہ/	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ/ہ/

۲۔ بحر سریع کی وجہ تسمیہ:

بحر سریع کو سریع اس لیے کہتے ہیں کہ سریع "سُرعت" سے ماخوذ ہے اور سرعت کے معنی شتابی، جلدی اور عجلت کے ہیں، چونکہ یہ بحر جلد پڑھی جاتی ہے اس لیے اسے بحر سریع کہتے ہیں اور اس میں سرعت کی وجہ اسباب خفیفہ کا پے درپے آنا ہے، چونکہ اسباب اوتاد کی بنسبت پڑھنے میں جلدی پڑھے جاتے ہیں۔

۳۔ مفتاح بحر سریع:

(الف):

بَحْرٌ سَرِیْعٌ مَــــاْلَہٗ سَاْحِــلُ	*	مُسْتَفْعِـلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ مَفْعُوْلَاْتُ

(ب):

إِنَّ السَّــرِیْعَ مَــا غَدَا عَــاْقِـــلُ	*	مُسْتَفْعِلُنْ مُسْتَفْعِلُنْ فَـاْعِــلُ

۴۔ بحر سریع کی اقسام:

بحر سریع کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ تام (مسدس) (ب)۔ مشطور (مثلث)

(الف)۔ تام (مسدس):

وہ بحر سریع ہے جس کے ہر مصرع میں تین تین ارکان مذکور ہوں[1]۔ پھر اس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ تام مطوی موقوف ۲۔ تام مطوی مکسوف ۳۔ تام اصلم ۴۔ تام مخبول مکسوف

۱۔ تام مطوی موقوف:

وہ بحر سریع ہے جس کے ہر مصرع میں تین تین ارکان مذکور ہوں اور اس کے عروض تام مطوی مکسوف ہوں۔ طی وہ زحاف مفردہ ہے جس میں چوتھے ساکن کو حذف کیا جائے اور ساتویں متحرک کے ساقط کرنے کو کسف

---

[1] مذکرات فی العروض: ۱۸۷۔

کہتے ہیں، جیسے: ''مَفْعُوْ لَاتُ''مطوی ہو کر ''مَفْعُلَاتُ''بن جاتا ہے، پھر اس میں زحاف کسف واقع ہو کر ''مَفْعُلَا'' بن گیا، جس کو ''فَاْعِلُنْ'' رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں اور ضرب تام مطوی موقوف ہو۔ ساتویں متحرک کو ساکن کرنا وقف کہلاتا ہے، جیسے: ''مَفْعُوْ لَاتُ''مطوی ہو کر ''مَفْعُلَاتُ''بن جاتا ہے، پھر اس میں زحاف وقف واقع ہو کر ''مَفْعُلَاتْ''بن گیا، جس کو ''فَاْعِلَاْنْ'' رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں۔ یہاں طی لازم قائم مقام علت کے ہے[1]۔ اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلَاْنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ ہ

۲۔ تام مطوی مکسوف:

وہ بحر سریع ہے جس کے ہر مصرع میں تین تین ارکان مذکور ہوں اور اس کے عروض تام مطوی مکسوف ہوں۔ طی وہ زحاف مفردہ ہے جس میں چوتھے ساکن کو حذف کیا جائے اور ساتویں متحرک کے ساقط کرنے کو کسف کہتے ہیں، جیسے: ''مَفْعُوْ لَاتُ''مطوی ہو کر ''مَفْعُلَاتُ''بن جاتا ہے، پھر اس میں زحاف کسف واقع ہو کر ''مَفْعُلَا'' بن گیا، جس کو ''فَاْعِلُنْ'' رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں۔ اور اس کے ضرب بھی تام مطوی مکسوف ہوں[2]۔ اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ

۳۔ تام اصلم:

وہ بحر سریع ہے جس کے ہر مصرع میں تین تین ارکان مذکور ہوں اور اس کے عروض تام مطوی مکسوف ہوں۔ طی وہ زحاف مفردہ ہے جس میں چوتھے ساکن کو حذف کیا جائے اور ساتویں متحرک کے ساقط کرنے کو کسف کہتے ہیں، جیسے: ''مَفْعُوْ لَاتُ''مطوی ہو کر ''مَفْعُلَاتُ''بن جاتا ہے، پھر اس میں زحاف کسف واقع ہو کر ''مَفْعُلَا'' بن گیا، جس کو ''فَاْعِلُنْ'' رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں۔ اور اس کے ضرب تام اصلم ہوں۔ صلم رکن کے آخر میں جو وتد مفروق ہو اسے گرادینا، بشرطیکہ اس کے بعد کوئی جزء نہ ہو، جیسے: ''مَفْعُوْ لَاتُ'' سے وتد مفروق ''لَاْتُ'' کو

---

[1] مذکرات فی العروض: ۱۸۷۔

[2] مذکرات فی العروض: ۱۸۷۔

گرا دیا تو ''مَفْعُوْ'' باقی رہا، جس کو ''فَعْلُنْ'' رکن مانوس سے بدل دیتے ہیں۔ اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعْلُنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ

۴۔ تام مخبول مکسوف:

وہ بحر سریع ہے جس کے ہر مصرع میں تین تین ارکان مذکور ہوں اور اس کے عروض تام مخبول مکسوف ہوں اور ضرب بھی تام مخبول مکسوف ہو۔ خبل خبن مع الطی کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے اور چوتھے ساکن کو حذف کیا گیا ہو اور ساتویں متحرک کے ساقط کرنے کو کسف کہتے ہیں، جیسے: ''مَفْعُوْلَاتُ'' مکسوف ہو کر ''مَفْعُوْلَاْ'' بن جاتا ہے، پھر یہ مخبول ہو کر ''مَعُلَا'' بن گیا، جس کو ''فَعِلُنْ'' رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں [1]۔ اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	///ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	///ہ

(ب)۔ مشطور (مثلث):

مشطور وہ بحر سریع ہے جس میں تین ارکان مذکور ہوں اور مشطور وہ بیت ہے جس کا نصف حصہ مذکور ہو اور باقی نصف حصہ ساقط ہو چکا ہو، جو نصف حصہ مذکور ہو وہ پورا بیت ہو [2]۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مشطور موقوف ۲۔ مشطور مکسوف

۱۔ مشطور موقوف:

مشطور موقوف وہ بحر سریع ہے جس میں تین ارکان مذکور ہوں اور اس کے عروض مشطور موقوف ہو اور یہی اس کا ضرب ہو۔ ساتویں متحرک کو ساکن کرنا وقف کہلاتا ہے، جیسے: ''مَفْعُوْلَاتُ'' کے ''تُ'' کو ساکن کر کے ''مَفْعُوْلَاتْ'' رہ جاتا ہے جس کو ''مَفْعُوْلَاْنْ'' رکن مانوس میں بدل لیتے ہیں۔ اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاْنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ/ہ ہ

۲۔ مشطور مکسوف:

(۱) مذکرات فی العروض: ۱۸۷۔

(۲) مذکرات فی العروض: ۲۰، المرشد الوافی فی العروض والقوافی: ۲۵۔

مشطور موقوف وہ بحر سریع ہے جس میں تین ارکان مذکور ہوں اور اس کے عروض مکسوف ہو اور یہی اس کا ضرب ہو۔ ساتویں متحرک کے ساقط کرنے کو کسف کہتے ہیں، یعنی جس رکن کے آخر میں وتد مفروق ہو اس وتد کے دوسرے متحرک حرف کے گرانے کو کسف کہتے ہیں، جیسے: ''مَفْعُوْلَاتُ'' کی ''تُ'' گرانے کے بعد ''مَفْعُوْلَا'' باقی رہا، جس کو ''مَفْعُوْلُنْ'' رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں [1]۔ اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلُنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ/ہ

۵۔ بحر سریع کی عروض اور ضروب:

بحر سریع کی چار عروض اور چھ ضربیں ہیں:

پہلی عروض مطویہ مکسوفہ ''فَاْعِلُنْ'' ہے اور اس کی تین ضرب ہیں [2]:

پہلی ضرب مطوی موقوف ''فَاْعِلَاْنْ'' ہے، جیسے:

أَزْمَانَ سَلْمَى لَا يَرَى مِثْلَهَا الرَّاؤُوْنَ * فِيْ شَامِ وَلَا فِيْ عِـــرَاق

أَزْمَانَ	مَى لَا	مِثْ لَهَر	*	رَاؤُوْنَفِي	شَامِنْ وَلَا	فِيْ عِرَاق
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلَانْ
سالم	سالم	مطوي مكسوف	*	سالم	سالم	مطوي

دوسری ضرب عروض کے مثل ''مطوی موقوف'' ہے [3]، جیسے:

هَاجَ الْهَوَى رَسْمٌ بِذَاتِ الْغَضَى * مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِلُ

هَاجَلْ هَوَىْ	رَسْمُنْ بِذَاْ	تِلْ غَضَاْ	*	مُخْلَوْلِقُنْ	مُسْتَعْجِمُنْ	مُحْوِلُوْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاْعِلُنْ

(۱) مذکرات فی العروض:۱۸۷۔
(۲) القسطاس فی العروض:۱۰۸، المعجم المفصل:۹۴۔
(۳) القسطاس فی العروض:۱۰۸، المعجم المفصل:۹۴۔

سالم	سالم	مطوي مكسوف	☆	سالم	سالم	مطوي مكسوف

تیسری ضرب اصلم "فَعْلُنْ" ہے، [1] جیسے:

قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدْ لِقِيْلِ الخَنَا: * مَهْلاً فَقَدْ أَبْلَغْتَ أَسْمَاعِيْ

قَالَتْ وَلَمْ	تَقْصِدْ لِقِيْ	لِلْ خَنَا	*	مَهْلَنْ فَقَدْ	أَبْلَغْتَ أَسْ	مَاعِيْ
/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه//ه	*	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه/ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعْلُنْ
سالم	سالم	مطوي	*	سالم	سالم	اصلم

دوسری مخبول مکسوف "فَعِلُنْ" ہے، اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے، جیسے:

النَّشْرُ مِسْكٌ وَالْوُجُوْهُ دَنَا * نِيْرٌ وَأَطْرَافُ الْأَكُفِّ عَنَمْ

أَنْنَشْرُ مِسْ	كُنْوَلْوُجُوْ	هُ دَنَا	*	نِيْرُنْ وَأَطْ	رَافُلْ أَكُفْ	فِعَنَمْ
/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	///ه	*	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	///ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَعْلُنْ
سالم	سالم	مطوي مكسوف	*	سالم	سالم	مطوي مكسوف

تیسری عروض موقوف "مَفْعُوْلَانْ" ہے اور یہ عروض مشطور (یعنی اس کے نصف اجزاء محذوف ہیں) ہے، اس کی ضرب بھی اسی کے مثل ہے اور اس کے عروض وضرب دونوں ایک ہی ہیں [2]۔ اس کا شعر یہ ہے:

يَنْضَحْنَ فِيْ حَافَاتِهَا بِالْأَبْوَالْ

يَنْضَحْنَ فِيْ	حَافَاتِهَا	بِالْأَبْوَالْ
/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	/ه/ه/ه ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَانْ
سالم	سالم	موقوف

(۱) القسطاس فی العروض:۱۰۸، المعجم المفصل:۹۴۔
(۲) القسطاس فی العروض:۱۱۰، المعجم المفصل:۹۵۔

چوتھی عروض مکسوف "مَفْعُوْلُنْ" ہے، اس کی ضرب عروض کی طرح وہی ہے[۱]۔

يَا صَاحِبَيْ رَحْلِيْ أَقِلاَّ عَذْلِيْ

يَا صَاحِبَيْ	رَحْلِيْ أَقِل	لَا عَذْلِيْ
/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	//ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلُنْ
سالم	سالم	مکسوف

٦۔ بحر سریع میں زحافات وعلل:

بحر سریع میں درج ذیل زحافات وعلل پائے جاتے ہیں:

(الف)۔ خبن (ب)۔ طی (ج)۔ خبل (د)۔ وقف (ھ)۔ کسف (و)۔ طی مع الوقف (ز)۔ صلم (خ)۔ طی مع الکسف (ط)۔ خبل مع الکسف

(الف)۔ خبن:

خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "مُسْتَفْعِلُنْ" مخبون ہو کر "مُفَاعَلُنْ" بن جاتا ہے، جب "مُسْتَفْعِلُنْ" سے دوسرا ساکن "سین" حذف کیا تو "مُتَفْعِلُنْ" ہوا۔ پھر اسے "مُفَاعَلُنْ" بنالیا۔ یہ حشو، عروض اور ضرب تینوں میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف حشو میں مستحسن غیر لازم ہے اور پہلے تین انواع کے عروض اور ضروب میں ممتنع ہے۔[۲]

(ب)۔ طی:

طی وہ زحاف مفردہ ہے جس میں چوتھے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "مُسْتَفْعِلُنْ" مطوی ہو کر "مُسْتَعِلُنْ" بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ "مُفْتَعِلُنْ" بن جاتا ہے۔ یہ زحاف حشو، عروض اور ضرب تینوں میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ حشو میں صحیح ہے، لیکن غیر لازم ہے۔[۳]

(ج)۔ خبل:

خبل خبن مع الطی کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے اور چوتھے ساکن کو حذف کیا گیا ہو، جیسے: "مُسْتَفْعِلُنْ

---

(۱) القسطاس فی العروض: ۱۱۰، المعجم المفصل: ۹۵۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۱۸۹۔
(۳) مذکرات فی العروض: ۱۸۹۔

""مخبول ہوکر ""مُتَعِلُنْ"" بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ""فَعَلَتُنْ"" بن جاتا ہے۔ یہ زحاف حشو، عروض اور ضرب تینوں میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ حشو میں قبیح غیر لازم ہے اور چوتھی نوع کی عروض میں جب علت کیساتھ جمع ہو تو پھر یہ لازم ہوتا ہے۔ (۱)

(د)۔وقف:

ساتویں متحرک کو ساکن کرنا وقف کہلاتا ہے، جیسے: ""مَفْعُوْلَاتُ"" کے ""تُ"" کو ساکن کرکے ""مَفْعُوْلَاتْ"" رہ جاتا ہے جس کو ""مَفْعُوْلَانْ"" رکن مانوس میں بدل لیتے ہیں۔ یہ علت نوع خامس کی عروض (جو ضرب ہی ہے) میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت لازمہ ہے۔

(ھ)۔کسف :

ساتویں متحرک کے ساقط کرنے کو کسف کہتے ہیں، یعنی جس رکن کے آخر میں وتد مفروق ہو اس وتد کے دوسرے متحرک حرف کے گرانے کو کسف کہتے ہیں، جیسے: ""مَفْعُوْلَاتُ"" کی ""تُ"" گرانے کے بعد ""مَفْعُوْلَا"" باقی رہا، جس کو ""مَفْعُوْلُنْ"" رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں، یہ علت چھٹی قسم کے عروض (جو ضرب ہی ہے) میں واقع ہوتی ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت لازمہ ہے۔ (۲)

(و)۔ طی مع الوقف:

طی وہ زحاف مفردہ ہے جس میں چوتھے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ""مُفْعُوْلَاتُ"" مطوی ہوکر ""مُفْعُلَاتُ"" بن جاتا ہے، ساتویں متحرک کو ساکن کرنا وقف کہلاتا ہے، جیسے: ""مَفْعُوْلَاتُ"" مطوی ہوکر ""مَفْعُلَاتُ"" بن جاتا ہے، پھر اس میں زحاف وقف واقع ہوکر ""مَفْعُلَاتْ"" بن گیا، جس کو ""فَاْعِلَاْنْ"" رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں۔ یہ زحاف نوع اول کے ضرب میں واقع ہوتی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ دونوں لازم ہیں۔ (۳)

(ز)۔ صلم:

صلم اس سے عبارت ہے کہ رکن کے آخر میں جو وتد مفروق ہو اسے گرادینا، بشرطیکہ اس کے بعد کوئی جزء نہ ہو، جیسے: ""مَفْعُوْلَاتُ"" سے وتد مفروق ""لَاْتُ"" کو گرادیا تو ""مَفْعُوْ"" باقی رہا، جس کو ""فَعْلُنْ"" رکن مانوس سے بدل دیتے ہیں (۴)۔ یہ علت نوع ثالث کے ضرب میں واقع ہوتی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت لازمہ ہے۔

---

(۱) مذکرات فی العروض:۱۸۹۔
(۲) المذکرات فی العروض:۱۸۹۔
(۳) المذکرات فی العروض:۱۸۹۔
(٤) المرشد الوافی:۳۴، الارشاد الشافی:۵۴، اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۴۰، المعجم المفصل:۳۰۰۔

(ح)۔ طی مع الکسف:

طی وہ زحاف مفردہ ہے جس میں چوتھے ساکن کو حذف کیا جائے اور ساتویں متحرک کے ساقط کرنے کو کسف کہتے ہیں، جیسے: ''مَفْعُوْلَاتُ''، مطوی ہوکر ''مَفْعُلَاتُ'' بن جاتا ہے، پھر اس میں زحاف کسف واقع ہوکر ''مَفْعُلَا'' بن گیا، جس کو ''فَاْعِلُنْ'' رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں۔ یہ علت پہلی تین انواع کے عروض میں اور دوسری نوع کے ضرب میں واقع ہوتی ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ یہ دونوں علت لازمہ ہیں[1]۔

(ط)۔ خبل مع الکسف:

خبل خبن مع الطی کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے اور چوتھے ساکن کو حذف کیا گیا ہو، اور ساتویں متحرک کے ساقط کرنے کو کسف کہتے ہیں، جیسے: ''مَفْعُوْلَاتُ''، مکسوف ہوکر ''مَفْعُوْلَاْ'' بن جاتا ہے، پھر یہ مخبول ہوکر ''مَعُلَا'' بن گیا، جس کو ''فَعِلُنْ'' رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں۔ یہ علت چوتھی نوع کے عروض اور ضرب میں واقع ہوتی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ دونوں علت لازمہ ہیں[2]۔

۷۔ قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر۱: بحر سریع ایک رواں اور شیریں بحر ہے، اس بحر کو شعراء وصف اور تمثیل کے مواقع میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن عربی اشعار میں یہ قلیل الاستعمال ہے[3]۔

قاعدہ نمبر۲: بحر سریع دراصل بحر رجز ہی ہے، لیکن مخصوص شکل اختیار کرنے کی وجہ سے مستقل بحر کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ علامہ جلال حنفی کہتے ہیں: ''الرجز السریع، ثم استقل بین البحور، فعرف بصفته دون أصل تسمیته.''[4]

قاعدہ نمبر۳: بحر سریع میں شعراء عباسیہ نے اکثر اشعار کہے ہیں۔

قاعدہ نمبر۴: بحر سریع میں جس ضرب کا وزن ''فَاعِلن'' اور ''فَعْلُن'' کے وزن پر ہے یہ زیادہ شائع و مستعمل ہوتا ہے اور اس کے بعد جس کا وزن ''فاعلان'' کے وزن پر ہے وہ زیادہ مستعمل ہے اور جس کے عروض وضروب ''فَعِلُن'' کے وزن پر ہیں تو اس کا استعمال نادر ہے[5]۔

قاعدہ نمبر۵: بحر سریع مشطور بحر رجز کے اقرب ہے، بلکہ بعض عروضیین اسے بحر رجز کہتے ہیں۔

---

(۱) المذکرات فی العروض:۱۸۹۔
(۲) المذکرات فی العروض:۱۸۹۔
(۳) المعجم المفصل:۹۷۔
(٤) المذکرات فی العروض:۱۸۵۔
(٥) المعجم المفصل:۹۷۔

قاعدہ نمبر ٦: بحر سریع اکثر تام استعمال ہوتا ہے اور کبھی کبھی مشطور پر استعمال ہوتا ہے[۱]۔
قاعدہ نمبر ۷: بحر سریع مجزوء اور منہوک نہیں آتا، ورنہ یہ رجز مجزوء اور منہوک کے مشابہ بن جاتے گا[۲]۔

۸۔ تمرین:

(الف)۔ بحر سریع کا وزن حسب دائرہ بیان کریں۔
(ب)۔ بحر سریع کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔
(ج)۔ بحر سریع کی کتنی قسمیں ہیں؟
(د)۔ بحر سریع میں کونسے زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟
(ھ)۔ بحر سریع کی کتنی عروض وضروب ہیں؟
(و)۔ درج ذیل اشعار کی تطبیق عروضی کریں۔

(۱) صَلّی عَلَی یَحْیی وَأَشْیَـاعِـه * رَبٌّ غَفُوْرٌ وَّشَفِیْعٌ مُّطَـاعْ
(۲) لَا تَشْغَل الْبَالَ بمَاضِیْ الزَّمَانْ * وَلَا بـآتِ الْعُمْر قَبْلَ الْأَوَانْ
(۳) بَاتَ نَدِیْمًـا لِّیَ حَتّی الصَّبَـاح * أَغْیَدُ مَجْدُوْلُ مَکَـانِ الْوِشَاحْ
(٤) کَأَنَّمَـا نَدِیْمًـا یَبْسِمُ عَنْ لُؤْ لُؤ * مُنَضَّـدٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ أَقَـاحْ
(۵) وَاحْلُبْ لِأَضْیَـافِكَ أَلْبَانَهَـا * فَـإِنَّ شَـرَّ اللَّبَن الْـوَالِـجُ
(٦) أَبْـلِغْ أَمِـیْـرَ الْمُؤْمِنِـیْـنَ الَّذِیْ * قَدْعَمَّنَـا باللُّطْفِ وَالْفَضْل
(۷) جَـرَّبْتُ قَوْمًـا فَتَجَنَّبْتُـهُـمْ * وَرُسُلُ الْعَقْـل التَّجَـارِیْب
(۸) لَا یُنْجِـزُ الْمِیْعَـادَ فِیْ یَوْمِـهِ * وَلَا یَعِـیْ مَـا قَـالَ بالْأَمْس
(۹) یَـا صَـاحِبَ الدُّنْیَا الْمُحِبُّ لَهَا * أَنْتَ الَّذِیْ لَا تَنْقَضِـیْ تَعَبُـهْ
(۱۰) اَلدَّارُ قَفْرٌ وَالـرُّسُوْمُ کَمَـا * رَقَّشَ فِـیْ ظَهْـرِ الْأَدِیْم قَلَمْ

---

(۱) المذکرات فی العروض: ۱۸۵۔
(۲) المذکرات فی العروض: ۱۸۵۔

۹۔ تطبیق:

(۱)

صَلِّ عَلَى يَحْيِي وَأَشْيَاعِه		رَبٌّ غَفُوْرٌ وَّشَفِيْعٌ مُّطَاعْ

صَلْلَاعَلَا	يَحْيَاوَأَشْ	يَاعِهِيْ	*	رَبْبُنْغَفُوْ	رُنْوَشَفِيْ	عُمْمُطَاعْ
/ ه/ه//ه	/ ه/ ه/ / ه	/ ه//ه	*	/ ه/ه//ه	/ ه///ه	/ ه//ه ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُلا=فَاعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مَسْتَعِلُنْ= مَفْتَعِلُنْ	مَفْعُلَاتْ= فَاعِلَانْ
سالم	سالم	مطوي	*	سالم	مطوی	مطوی

(۲)

لَا تَشْغَلِ الْبَالَ بِمَاضِيْ الزَّمَانْ		وَلَا بِآتِ الْعُمْرِ قَبْلَ الْأَوَانْ

لَاتَشْغَلِلْ	بَالَبِمَا	ضِزْزَمَانْ	*	وَلَابِئَا	تِلْعُرِقَبْ	لَلْأَوَانْ
/ ه/ه//ه	/ ه/ / / ه	/ ه//ه ه	*	/ / ه//ه	/ ه///ه	/ ه//ه ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مَسْتَعِلُنْ= مَفْتَعِلُنْ	مَفْعُلَاتْ= فَاعِلَانْ	*	مُتَفْعِلُنْ= مُفَاعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُلَاتْ= فَاعِلَانْ
سالم	مطوی	مطوي موقوف مصرع	*	مخبون	سالم	مطوی موقوف مصرع

(۳)

بَاتَ نَدِيْمًا لِّيَ حَتَّى الصَّبَاحِ		أَغْيَدُمَجْدُوْلُ مَكَانِ الْوِشَاحْ

بَاتَ نَدِیْ	مَلْلِيَحَتْ	تَصْصَبَاحْ	*	أَغْيَدُمَجْ	دُوْلُكَا	نِلْوِشَاحْ
/ ه///ه	/ ه/ / / ه	/ ه//ه ه	*	/ ه/ / / ه	/ ه///ه	/ ه//ه ه
مَسْتَعِلُنْ=مَفْتَعِلُنْ	مَسْتَعِلُنْ=مَفْتَعِلُنْ	مَفْعُلَاتْ= فَاعِلَانْ	*	مَسْتَعِلُنْ=مَفْتَعِلُنْ	مَسْتَعِلُنْ=مَفْتَعِلُنْ	مَفْعُلَاتْ= فَاعِلَانْ

مطوی	مطوی	مطوي موقوف مصرّع	*	مطوی	مطوی	مطوی موقوف مصرع

(٤)

كَأَنَّمَا نَدِيًّا يَبْسِمُ عَنْ لُؤْ لُؤٍ مُنَضَّدٍ أَوْ بَرَدٍ أَوْ أَقَاحْ

كَأَنْنَمَا	تَبْسِمُعَنْ	لُئْلُئِنْ	❋	مُنَضْضَدِنْ	أَوْبَرَدِنْ	أَوْأَقَاحْ
/ / ہ//ہ	/ ہ/ / / ہ	/ ہ//ہ	❋	/ / ہ/ / ہ	/ ہ///ہ	/ ہ//ہ ہ
مُتَفْعِلُنْ=مَفَاعِلُنْ	مَسْتَعِلُنْ= مَفْتَعِلُنْ	مَفْعُلا=فَاعِلُنْ	❋	مُتَفْعِلُنْ= مَفَاعِلُنْ	مَسْتَعِلُنْ=مَفْتَعِلُنْ	مَفْعُلَاتْ= فَاعلَانْ
مخبون	مطوی	مطوی مکسوف	❋	مطوی	مطوی	مطوی موقوف

(٥)

وَاحْلُبْ لِأَضْيَافِكَ أَلْبَانَهَا ❋ فَإِنَّ شَرَّ اللَّبَنِ الْوَالِجُ

وَحْلُبِلْأَضْ	يَافَك أَلْ	بَانَہَا	❋	فَإِنْنَشَرْ	رِلْلَبَنِلْ	وَالِجُوْ
/ ہ/ ہ/ہ	/ ہ/ / / ہ	/ ہ//ہ	❋	/ / ہ/ / ہ	/ ہ///ہ	/ ہ//ہ
مُسْتَفْعِلُنْ	مَسْتَعِلُنْ= مَفْتَعِلُنْ	مَفْعُلا= فَاعِلُنْ	❋	مُتَفْعِلُنْ=مَفَاعِلُنْ	مَسْتَعِلُنْ=مَفْتَعِلُنْ	مَفْعُلَا= فَاعلُنْ
سالم	مطوی	مطوی مکسوف	❋	مخبون	مطوی	مطوی مکسوف

(٦)

أَبْلِغْ أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِیْ ❋ قَدْعَمَّنَا بِاللُّطْفِ وَالْفَضْلِ

أَبْلِغْ أَمِیْ	رَلْمُئْمِنِیْ	نَلْلَذِیْ	❋	قَدْعَمْمَنَا	بِلْلُطْفِوَلْ	فَضْلِیْ

/ ه/ ه//ه	/ ه/ ه/ / ه	/ ه//ه	❊	/ ه/ ه/ / ه	/ ه/ه//ه	/ ه/ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُلا= فَاعِلُنْ	❊	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْ=فَعْلن
سالم	سالم	مطوى مكسوف	❊	سالم	سالم	أصلم

(٧)

جَرَّبْتُ قَوْمًا فَتَجَنَّبْتُهُمْ ❊ وَرُسُلُ الْعَقْلِ التَّجَارِيْب

جَرْرَبْتُقَوْ	مَنْفَتَجَنْ	نَبْتُهُمْ	❊	وَرُسُلْلُ	عَقْلِتَتْجَا	رِيْبُوْ
/ ه/ ه//ه	/ ه/ / / ه	/ ه//ه	❊	/ه/ / /	/ ه//ه/ه	/ ه/ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مستعلن= مفتعلن	مَفْعُلا= فَاعِلُنْ	❊	مَتَعِلَنْ= فَعَلَتُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْ=فَعْلن
سالم	مطوي	مطوى مكسوف	❊	مخبول	سالم	أصلم

(٨)

لَا يُنْجِزُ الْمِيْعَادَ فِىْ يَوْمِهِ ❊ وَلَا يَعِىْ مَا قَالَ بِالْأَمْسِ

لَايُنْجِزُلْ	مِيْعَادَفِىْ	يَوْمِهِى	❊	وَلَايَعِى	مَاقَالَبِلْ	أَمْسِى
/ ه/ ه//ه	/ ه/ ه/ / ه	/ ه//ه	❊	/ / ه/ / ه	/ ه/ه//ه	/ ه/ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مستعلن= مفتعلن	مَفْعُلا= فَاعِلُنْ	❊	متفعلن= مفاعلن	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْ=فَعْلن
سالم	سالم	مطوى	❊	مخبون	سالم	أصلم

(۹)

يَاصَاحِبَ الدُّنْيَا الْمُحِبُّ لَهَا   أَنْتَ الَّذِىْ لَا تَنْقَضِىْ تَعَبُهْ

يَاصَاحِبَدْ	دُنْيَلْمُحِبْ	بَلَهَا	❋	أَنْتَلْلَذِىْ	لَاتَنْقَضِىْ	تَعَبُهْ
/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	///ه	❋	/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	///ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَعُلَا= فعلنْ	❋	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَعُلَا= فعلنْ
سالم	سالم	مخبول مکسوف	❋	سالم	سالم	مخبول مکسوف

(۱۰)

اَلدَّارُ قَفْرٌ وَالرُّسُوْمُ كَمَا   رَقَّشَ فِىْ ظَهْرِالْأَدِيْمِ قَلَمْ

أَدْدَارُقَفْ	رُنْوَرْرَسُوْ	مُكَمَا	❋	رَقْقَشَفِىْ	ظَهْرِالْأَدِيْمِ	مِقَلَمْ
/ه/ه//ه	/ه/ه//ه	///ه	❋	/ه///ه	/ه/ه//ه/	///ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	مَعُلَا= فعِلنْ	❋	مستعلن= مفتعلن	مُسْتَفْعِلُنْ	مَعُلَا= فعِلنْ
سالم	سالم	مخبول مکسوف	❋	مطوی	سالم	مخبول مکسوف

فصلِ ششم: بحرِ منسرح

۱۔ بحرِ منسرح کا وزن (حسبِ دائرہ):

مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاتُ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاتُ	مُسْتَفْعِلُنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ/ہ/	/ہ/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ/ہ/	/ہ/ہ//ہ

۲۔ بحرِ منسرح کی وجہِ تسمیہ:

منسرح کے معنی آسان کیے ہوئے کے ہیں اور چونکہ یہ بحر سہل اور آسان ہے، اس لیے اس کا نام منسرح رکھا گیا ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس بحر کا نام منسرح اس لیے ہے کہ انسراخ کے معنی کپڑے اتارنے کے ہیں اور چونکہ اس بحر میں کبھی ایسا اختصار ہوتا ہے کہ شعراء دو ہی رکن "مُسْتَفْعِلُنْ" اور "مَفْعُولاتُ" کو ساری بیت اعتبار کرلیتے ہیں، اس نقصان کو کپڑے اُتارنے سے تشبیہ دے کر اس کا نام منسرح رکھا لیا گیا ہے[۱]۔

۳۔ مفتاح بحرِ منسرح:

(الف):

مُنْسَرِحٌ فِيْهِ يُضْرَبُ الْمَثَلُ	*	مُسْتَفْعِلُنْ مَفْعُولاتُ مُفْتَعِلُ

(ب):

مُنْسَرِحٌ قَدْ أَطَلَّ مِنْ أُفُقٍ	*	مُسْتَفْعِلُنْ مَفْعُوْلَاْتُ مُفْتَعِلُ

۴۔ بحرِ منسرح کی اقسام:

بحر منسرخ کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ منسرح تام (ب)۔ منسرح منہوک

(الف)۔ منسرح تام:

منسرح تام وہ بحر ہے جس کے ہر ایک بیت میں تین ارکان مذکور ہوں۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ تام مطوی ۲۔ تام مقطوع

۱۔ تام مطوی:

تام مطوی وہ بحر منسرح ہے جس کے عروض تام صحیح ہو اور ضرب تام مطوی ہو۔ طی وہ زحاف مفردہ ہے

---

(۱) المعجم المفصل: ۱۴۶، بحر الفصاحت، نجم الغنی خان: ۱/ ۳۰۶۔

جس میں چوتھے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' مطوی ہو کر ''مُسْتَعِلُنْ'' بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ ''مُفْتَعِلُنْ'' بن جاتا ہے۔ یہاں یہ زحاف لازم قائم مقام علت کے ہے[۱]۔ اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاتُ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاتُ	مُفْتَعِلُنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ/ہ/	/ہ/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ/ہ/	/ہ///ہ

۲۔ تام مقطوع:

تام مقطوع وہ بحر منسرح ہے جس کے عروض تام صحیح ہو اور ضرب تام مقطوع ہو۔ قطع اس سے عبارت ہے کہ رکن کے آخر سے وتد مجموع کے حرفِ ساکن کو گرانا اور اس سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کرنا[۲]، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' کے آخر سے ساکن کو گرایا تو ''مُسْتَفْعِلُ'' ہوا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس وزن ''مَفْعُوْلُنْ'' کی طرف پھیر دیا[۳]۔ اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاتُ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاتُ	مَفْعُوْلُنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ/ہ/	/ہ/ہ//ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ/ہ/	/ہ/ہ/ہ

(ب)۔ منسرح منہوک:

منسرح منہوک وہ بحر ہے جس کے دو تہائی اجزاء ساقط ہوں، اس کا عروض ضرب ہو اور جو بیت مذکور ہو وہ پورا بیت ہو۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ منہوک موقوف ۲۔ منہوک مکسوف

ا۔ منہوک موقوف:

---

(۱) المذکرات فی العروض: ۲۰۴۔

(۲) بعض عروضیین کہتے ہیں کہ قطع وتد مجموع کے متحرک حرف کو گرانے کا نام ہے، جیسے: ''فَاعِلُنْ'' سے ''لام'' متحرک گرانے سے ''فَاعِنْ'' یا ''فَالُنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزنِ مانوس ''فَعْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے اور ''مُتَفَاعِلُنْ'' کو مقطوع کر کے ''مُتَفَاعِنْ'' **یا** ''مُتَفَالُنْ'' **بن جائے گا**، پھر اسے وزن مانوس ''فَعِلَاتُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے اور اسی طرح ''مُسْتَفْعِلُنْ'' میں قطع کر ہو کر ''مُسْتَفْلُنْ'' یا ''مُسْتَفْعِنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزن مانوس ''مَفْعُوْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے۔ لیکن اس تعریف کو اکثر عروضیین نے نظر انداز کیا ہے، کیونکہ اس میں علت رکن کے آخر میں نہیں ہوتا، بلکہ رکن کے درمیان میں یہ تبدیلی ہوتی ہے۔ ہامش المعجم المفصل فی علم العروض والقافیہ: ۳۷۷۔

(۳) المذکرات فی العروض: ۲۰۴۔

منہوک موقوف وہ بحر منسرح ہے جس کے عروض منہوک موقوف ہو اور یہی اس کا ضرب بھی ہے، ساتویں متحرک کو ساکن کرنا وقف کہلاتا ہے، جیسے: ''مَفْعُوْلَاتُ'' کے ''تُ'' کو ساکن کرکے ''مَفْعُوْلَاتْ'' رہ جاتا ہے جس کو ''مَفْعُوْلَانْ'' رکن مانوس میں بدل لیتے ہیں[1]۔

اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْـعِــــلُــــنْ	مَـــفْـعُــــوْلَانْ
/٥/٥//٥	/٥/٥/٥٥

۲۔ منہوک مکسوف:

منہوک مکسوف وہ بحر منسرح ہے جس کے عروض منہوک مکسوف ہو اور یہی اس کے ضرب بھی ہے۔ ساتویں متحرک کے ساقط کرنے کو کسف کہتے ہیں، یعنی جس رکن کے آخر میں وتد مفروق ہو اس وتد کے دوسرے متحرک حرف کے گرانے کو کسف کہتے ہیں، جیسے: ''مَفْعُوْلَاتُ'' کی ''تُ'' گرانے کے بعد ''مَفْعُوْلَا'' باقی رہا، جس کو ''مَفْعُوْلُنْ'' رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں[2]۔

اس کا وزن یہ ہے:

مُسْتَفْـعِــــلُــــنْ	مَـــفْـعُـــوْلُــــنْ
/٥/٥//٥	/٥/٥/٥

۵۔ بحر منسرح کے عروض اور ضروب:

بحر منسرح کے تین عروض اور چار ضروب ہیں:

پہلی عروض تام صحیح ''مُسْتَفْعِلُنْ'' ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں:

پہلی ضرب تام مطوی ''مُسْتَعِلُنْ = مُفْتَعِلُنْ'' ہے، جیسے:

إِنَّ ابْنَ زَيْدٍ لَاْ زَالَ مُسْتَعْمِلاً * لِلْخَيْرِ يُفْشِيْ فِيْ مِصْرِهِ الْعُرُفَا

إِنْبَنْزَيْ	دِنْ لَاْ زَاْلَ	مُسْتَعْمِلَنْ	*	لِلْخَيْرُيُفْ	شِيْ فِيْ مِصْر	هِلْعُرُفَا
/٥/٥//٥	/٥/٥/٥/	/٥/٥//٥	*	/٥/٥//٥	/٥/٥/٥/	/٥///٥

---

[1] المذکرات فی العروض: ۲۰۴۔

[2] المذکرات فی العروض: ۲۰۴۔

مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاْتُ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاْتُ	مُسْتَعِلُنْ= مُفْتَعِلُنْ
سالم	سالم	صحيح	*	سالم	سالم	مطوي

دوسری ضرب تام مقطوع "مُسْتَفْعِلْ= مَفْعُوْلُنْ" ہے، جیسے:

أَوَّلُ بَدْءِ الْمُشِيْبِ وَاحِدَةٌ * تُشْعِلُ مَا جَاوَزَتْ مِنِ الشَّعْرِ

إِوْوَلُ بَدْ	ءِلْمُشِيْب	وَاحِدَتُنْ	*	تُشْعِلُمَا	جَاوَزَتْ م	نَشْشَعْرِيْ
/٥///٥	/٥/٥/٥/	/٥//٥/	*	/٥///٥	/٥/٥/٥/	/٥//٥
مُسْتَعِلُنْ= مُفْتَعِلُنْ	مَفْعُوْلَاْتُ =فَاعِلَاْتُ	مُسْتَعِلُنْ= مُفْتَعِلُنْ	*	مُسْتَعِلُنْ= مُفْتَعِلُنْ	مَفْعُوْلَاْتُ= فَاعِلَاْتُ	مُسْتَعِلْ= مَفْعُوْلُنْ
مطوي	مطوي	مطوي صحيح	*	مطوي	مطوي	مقطوع

دوسری عروض منہوک موقوف "مَفْعُوْلَاْتْ" ہے اور یہ اسی کی ضرب بھی ہے، جیسے:

صَبْراً بَنِي عَبْدِ الدَّارْ[1]

صَبْرَنْ بَنِيْ	عَبْدِ لدْدَارْ
/٥/٥//٥	/٥/٥/٥/
مَسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاْتُ=مَفْعُوْلَاْنْ
سالم	موقوفة/ وهي الضرب

تیسری عروض منہوک مکسوف "مَفْعُوْلَا= مَفْعُوْلُنْ" ہے اور یہی ضرب بھی ہے، جیسے:

وَيْلُمِّ سَعْدٍ سَعْدَا[2]

وَيْلُمْمِ سَعْ	دِنْ سَعْدَاْ
/٥/٥//٥	/٥/٥/٥/

(۱) یہ ہند بنت عتبہ کا قول ہے جو اس نے بنی عبد الدار کو غزوہ احد کے دن کہا تھا جنہوں نے مشرکین کا جھنڈا اٹھایا تھا۔
(۲) یہ قول ام سعد بنت معاذ نے اس وقت کہا تھا جب ان کا بیٹا سعد فوت ہوا۔ المعجم المفصل:۱۴۸۔

مَسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَا= مَفْعُوْلُنْ
سالم	مكسوفة/ وهي الضرب

٦۔بحر منسرح میں زحافات وعلل:

بحر منسرح میں درج ذیل زحافات وعلل پائے جاتے ہیں۔

(الف)۔خبن (ب)۔طی (ج)۔خبل (د)۔وقف (ھ)۔کسف (و)۔قطع

(الف)۔خبن:

خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "مُسْتَفْعِلُنْ" مخبون ہو کر "مُتَفْعِلُنْ" بن جاتا ہے، پھر اس کو رکن مانوس کی طرف نقل کیا تو "مُفَاعَلُنْ" بن گیا اور "مَفْعُوْلَاْتُ" مخبون ہو کر "فَعُوْلَاْتُ" بن جاتا ہے۔یہ زحاف حشو، عروض اور ضروب تینوں میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف "مُسْتَفْعِلُنْ" میں درست غیر لازم ہے اور "مَفْعُوْلَاْتُ" میں قبیح ہے۔یہ زحاف ضرب اول میں ممتنع ہے، کیونکہ یہ وجوباً مطوی ہے، اگر اس میں خبن واقع ہو تو یہ مخبول بن جائے گا اور پانچ حرکات کا اجتماع لازم آئے گا، جو کہ جائز نہیں۔

(ب)۔طی:

طی وہ زحاف مفردہ ہے جس میں چوتھے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "مُسْتَفْعِلُنْ" مطوی ہو کر "مُسْتَعِلُنْ" بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ "مُفْتَعِلُنْ" بن جاتا ہے اور "مُفْعُوْلَاْتُ" مطوی ہو کر "مُفْعُلَاْتُ" بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ "فَاعِلَاْتُ" بن جاتا ہے، یہ زحاف حشو، عروض اور ضروب تینوں میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ حسن غیر لازم ہے اور یہ دوسری اور تیسری عروض میں ممتنع ہے۔

(ج)۔خبل:

خبل خبن مع الطی کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے اور چوتھے ساکن کو حذف کیا گیا ہو، جیسے: "مُسْتَفْعِلُنْ" مخبول ہو کر "مُتَعِلُنْ" بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ "فَعَلَتُنْ" بن جاتا ہے اور "مُفْعُوْلَاتُ" مخبول ہو کر "مُعِلَاتُ" بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ "فَعِلَاتُ" بن جاتا ہے[1]۔

---

[1] مذکرات فی العروض:۲۰٦۔

(د)۔ وقف:

ساتویں متحرک کو ساکن کرنا وقف کہلاتا ہے، جیسے: ''مَفْعُوْلَاتُ'' کے ''تُ'' کو ساکن کرکے ''مَفْعُوْلَاتْ'' رہ جاتا ہے جس کو ''مَفْعُوْلَانْ'' رکن مانوس میں بدل لیتے ہیں، یہ علت عروض منہوکہ (جو ضرب ہی ہے) میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت لازمہ ہے(۱)۔

(ھ)۔ کسف:

ساتویں متحرک کے ساقط کرنے کو کسف کہتے ہیں، یعنی جس رکن کے آخر میں وتد مفروق ہو اس وتد کے دوسرے متحرک حرف کے گرانے کو کسف کہتے ہیں، جیسے: ''مَفْعُوْلَاتُ'' کی ''تُ'' گرانے کے بعد ''مَفْعُوْلَا'' باقی رہا، جس کو ''مَفْعُوْلُنْ'' رکن مانوس سے بدل لیتے ہیں، یہ علت عروض منہوکہ (جو ضرب ہی ہے) میں واقع ہوتی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت لازمہ ہے(۲)۔

(و)۔ قطع:

قطع اس سے عبارت ہے کہ رکن کے آخر سے وتد مجموع کے حرفِ ساکن کو گرانا اور اس سے پہلے متحرک حرف کو ساکن کرنا، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' کے آخر سے ساکن کو گرایا تو ''مُسْتَفْعِلْ'' ہوا، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اس کو مانوس وزن ''مَفْعُوْلُنْ'' کی طرف پھیر دیا، یہ علت ضرب تام میں واقع ہوتی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت لازمہ ہے(۳)۔

۷۔ قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر منسرح رقت وروانگی میں دیگر بحور سے ممتاز ہے، لیکن شعراء اس سے اعراض کرتے ہیں، کیونکہ یہ مشکل ترین بحروں میں سے ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ بحر عربی شعر میں قلیل الشیوع ہے۔(۴)

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۲۰۶۔

(۲) مذکرات فی العروض: ۲۰۶۔

(۳) بعض عروضیین کہتے ہیں کہ قطع وتد مجموع کے متحرک حرف کو گرانے کا نام ہے، جیسے: ''فَاعِلُنْ'' سے ''لام'' متحرک گرانے سے ''فَاعِنْ'' یا ''فَالُنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزنِ مانوس ''فَعْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے اور ''مُتَفَاعِلُنْ'' کو مقطوع کرکے ''مُتَفَاعِنْ'' **یا** ''مُتَفَالُنْ'' **بن** جائے گا، پھر اسے وزن مانوس ''فَعِلَاتُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے اور اسی طرح ''مُسْتَفْعِلُنْ'' میں قطع کرکے ''مُسْتَفْلُنْ'' یا ''مُسْتَفْعِنْ'' بن جائے گا، پھر اسے وزن مانوس ''مَفْعُوْلُنْ'' کی طرف پھیر دیں گے۔ لیکن اس تعریف کو اکثر عروضیین نے نظر انداز کیا ہے، کیونکہ اس میں علت رکن کے آخر میں نہیں ہوتا، بلکہ رکن کے درمیان میں یہ تبدیلی ہوتی ہے۔ ہامش المعجم المفصل فی علم العروض والقافیہ: ۳۷۷۔

(٤) المعجم المفصل: ۱۴۹۔

قاعدہ نمبر۲: بحر منسرح میں مکانفہ جاری ہوتا ہے، مکانفہ (باب مفاعلہ) کا لغوی معنی ایک دوسرے کو پکڑ لینا ہیں اور اصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ دو سبب خفیف ایک جزء میں جمع ہوں تو ان میں تینوں صورتیں جائز قرار دینا کہ دونوں سالم، دونوں مزاحف، یا ایک سالم اور ایک مزاحف، یعنی دونوں سببوں کے دونوں ساکنوں کو بحال رکھنا جائز ہو۔ یا دونوں کو حذف کرنا جائز ہو۔ یا ان دونوں ساکنوں میں سے ایک کو حذف کرنا اور ایک کو بحال رکھنا جائز ہو۔ ان تینوں حکموں کا الگ الگ نام مکانفہ ہے، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' میں ''سین'' اور ''فاء'' دونوں کو سلامت رکھنا اور اسے ''مُسْتَفْعِلُنْ'' پڑھنا جائز ہے اور ''سین وفاء'' دونوں کو حذف ''مُتَعِلُنْ'' کرکے پڑھنا بھی جائز ہے پھر اسے مانوس بناکر ''فَعِلَتُنْ'' پڑھا جائے گا۔ یا پہلے سبب میں زحاف کرنا اور دوسرے اپنے حال پر چھوڑ دینا بھی جائز ہے، جیسے: ''مَفَاعَلُنْ'' اور یا پہلے سبب کو اپنے حال پر چھوڑنا اور دوسرے میں زحاف کرنا بھی جائز ہے، جیسے: ''مُفْتَعِلُنْ'' بنانا۔ عروضیین اسے یوں تعبیر کرتے ہیں کہ ''مُسْتَفْعِلُنْ'' کے ''فاء'' اور ''سین'' میں مکانفہ ہے[۱]۔

قاعدہ نمبر۳: جس طرح بحر منسرح میں مکانفہ واقع ہوتا ہے تو اسی طرح اس میں معاقبہ بھی واقع ہوتا ہے، معاقبہ (باب مفاعلہ) کا لغوی معنی ایک دوسرے کے پیچھے آنا اور اصطلاح عروضیین میں عبارت ہے: دو سبب خفیف (ایک رکن یا دو رکن میں) جمع ہوں تو دونوں سبب کو زحاف سے سلامت رکھنا یا کسی ایک کو سلامت رکھنا اور دوسرے میں زحاف کرنے کو معاقبہ کہتے ہیں، یعنی جب دو سبب کے دو ساکن ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور ان دونوں ساکنوں کو ایک ساتھ گرانا جائز نہ ہو تو اس وقت غور کرنا ہوگا کہ دونوں ساکنوں کو بحال رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ان دونوں کو بحال رکھنا جائز ہو اور دونوں میں سے کسی ایک کو گرانا بھی جائز ہو تو اس کو معاقبہ کہتے ہیں، جیسے: ''مَفَاعِيْلُنْ'' کے دونوں اسباب کے ساکنوں کو بحال رکھتے ہوئے ''مَفَاعِيْلُنْ'' سالم پڑھنا۔ یا ''نون'' ساکن کف کی وجہ سے حذف ہو تو ''یاء'' قبض سے سالم رہے گی تو اس کا وزن ''مَفَاعِيْلُ'' ہوگا۔ یا ''یاء'' ساکن کو قبض کی وجہ سے گرے گا تو اس کا وزن ''مَفَاعِلُنْ'' ہوگا[۲]۔

قاعدہ نمبر۴: مکانفہ زحاف کا نام نہیں، بلکہ ایک حکم کا نام ہے۔

۷۔ تمرین:

(الف)۔ بحر منسرح کا وزن حسب دائرہ بیان کریں۔

(ب)۔ بحر منسرح کی وجہ تسمیہ اور مفتاح کیا ہے؟

(ج)۔ بحر منسرح کی اقسام وانواع بیان کریں۔

---

(۱) المعجم المفصل: ۴۲۷، المذکرات فی العروض: ۲۰۷۔

(۲) مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: المعجم المفصل: ۴۱۴، مذکرات فی العروض: ۲۰۷۔

(د)۔ بحر منسرح کی کتنی عروض اور ضروب ہیں؟
(ھ)۔ بحر منسرح میں کونسے زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟
(و)۔ درج ذیل اشعار کی تطبیق عروضی کریں۔

(۱)نَحْنُ بِمَا عِنْدَنَا وَأَنْتَ بمَا * عِنْدَكَ رَاض وَالرَّأْيُ مُخْتَلِفُ
(۲)قَدْ يَجْمَعُ الْمَـــالَ غَيْرُ آكِلِه * وَيَأْكُلُ الْـمَالَ غَيْرُ مَنْ جَمَعَهْ
(۳)وَكَيْفَ لَا يُحْسَــدُامْرُؤٌ عَلَمٌ * لَهُ عَلَى كُلِّ هَــامَــةٍ قَـــدَم
(٤)يَامَنْزِلًا لِلْأَضْيَـافْ
(٥)وَمُنْتَدًى لِلْأَشْـرَافْ
(٦)عَلْقَمُ إِنِّــيْ مَقْتُــوْلْ
(٧)وَإِنَّ لَحْمِىْ مَـأْكُوْلْ
(٨)مَهْـلًا عَذُوْلِىْ مَهْلًا
(٩)إِنْ كُنْتَ تَبْغِىْ نَيْلًا
(١٠)مِنِّىْ وَتَبْغِىْ عَذْلًا

۸۔ تطبیق:

(۱)

نَحْنُ بِمَا عِنْدَنَا وَأَنْتَ بِمَا * عِنْدَكَ رَاضٍ وَالرَّأْىُ مُخْتَلِفُ

نَحْنُبِمَا	عِنْدَنَاوَ	أَنْتَ بِمَا	*	عِنْدَكَ رَا	ضِنْ وَرْرَأْىُ	مُخْتَلِفُوْ
/ ہ/ //ہ	/ ہ/ / /ہ/	/ ہ///ہ	*	/ ہ/ / / ہ	/ ہ/ہ/ ہ/	/ ہ///ہ
مستعلن =مفتعلن	مفعلاتُ= فاعلاتُ	مستعلن = مفتعلن	*	مستعلن= مفتعلن	مفعولاتُ	مستعلن =مفتعلن
مطوی	مطوی	مطوی صحیح	*	مطوی	سالم	مطوی

(۲)

قَدْ يَجْمَعُ الْمَالَ غَيْرُ آكِلِهِ * وَيَأْكُلُ الْمَالَ غَيْرُ مَنْ جَمَعَهْ

قَدْيَجْمَعُلْ	مَالَ غَيْرُ	أَاكِلِهِیْ	*	وَيَأْكُلُلْ	مَالَ غَيْرُ	مَنْجَمَعَهْ
/ ه/ //ه	/ ه/ / ه/	/ ه///ه	*	/ / ه/ / ه	/ ه//ه/	/ ه///ه
مُسْتَفْعِلُنْ	مفعلاتُ =فاعلاتُ	مستعلن= مفتعلن	*	متفعلن =مفاعلن	مفعلاتُ =فاعلاتُ	مستعلن = مفتعلن
سالم	مطوی	مطوی صحیح	*	مخبون	مطوی	مطوی

(۳)

وَكَيْفَ لَا يُحْسَدُامْرُؤٌ عَلَمٌ * لَهُ عَلَى كُلِّ هَامَةٍ قَدَم

وَكَيْفَلَا	يُحْسَدُمْرُ	ءُنْ عَلَمُنْ	*	لَهُوْعَلَا	كُلْلِهَامَ	تِنْ قَدَمُوْ
/ / ه//ه	/ ه/ / ه/	/ ه///ه	*	/ / ه/ / ه	/ ه//ه/	/ ه///ه
متفعلن= مفاعلن	مفعلاتُ =فاعلاتُ	مستعلن =مفتعلن	*	متفعلن =مفاعلن	مفعلاتُ =فاعلاتُ	مستعلن =مفتعلن
مخبون	مطوی	مطوی صحیح	*	مخبون	مطوی	مطوی

(٤)

يَامَنْزِلًا لِلْأَضْيَافْ[1]

يَامَنْزِلَنْ	لِلْأَضْيَافْ
/ ه/ه//ه	/ ه/ه/ه ه

(۱) یہ تمام اشعار منسرح مجزوء موقوف ہیں۔

مُسْتَفْعِلُنْ	مَفْعُوْلَاتْ=مَفْعُوْلَانْ
سالم	منهوك[۱]

(۵)

وَمُنْتَدًى لِلْأَشْرَافْ

وَمُنْتَدَنْ	لِلْأَشْرَافْ
/ /ہ//ہ	/ ہ/ہ/ہ ہ
مُتفعلن=مفاعلن	مَفْعُوْلَاتْ=مَفْعُوْلَانْ
مخبون	منهوك[۲]

(٦)

عَلْقَمُ إِنِّيْ مَقْتُوْلْ

عَلْقَمُ إِنْ	نِيْ مَقْتُوْلْ
/ ہ///ہ	/ ہ/ہ/ہ ہ
مستعلن=مفتعلن	مَفْعُوْلَاتْ=مَفْعُوْلَانْ
مطوی	منهوك[۳]

(٧)

وَإِنَّ لَحْمِيْ مَأْكُوْلْ

وَإِنْنَلَحْ	مِيْ مَأْكُوْلْ
/ /ہ//ہ	/ ہ/ہ/ہ ہ
مُتفعلن=مفاعلن	مَفْعُوْلَاتْ=مَفْعُوْلَانْ
مخبون	منهوك[۱]

---

(۱) یہ ضرب ہے۔
(۲) یہ ضرب ہے۔
(۳) یہ ضرب ہے۔

(۸)

مَهْلًا عَذُوْلِیْ مَهْلًا[۲]

مَهْلَنْ عَذُوْ	لِیْ مَهْلَا
/ه/ه//ه	/ه/ه/ه
مُستفعلن	مَفْعُوْلَا=مَفْعُوْلن
سالم	مکسوف[۳]

(۹)

إِنْ كُنْتَ تَبْغِیْ نَیْلًا

إِنْ كُنْتَبْ	غِیْنَیْلَا
/ه/ه//ه	/ه/ه/ه
مُستفعلن	مَفْعُوْلَا=مَفْعُوْلن
سالم	مکسوف[۴]

(۱۰)

مِنِّیْ وَتَبْغِیْ عَذْلًا

مِنْنِیْ وَتَبْ	غِیْعَذْلَا
/ه/ه//ه	/ه/ه/ه
مُستفعلن	مَفْعُوْلَا=مَفْعُوْلن
سالم	مکسوف[۵]

---

(۱) یہ ضرب ہے۔

(۲) یہ تمام اشعار منسرح منہوک مکسوف ہیں۔

(۳) یہ ضرب ہے۔

(٤) یہ ضرب ہے۔

(٥) یہ ضرب ہے۔

فصلِ ہفتم: بحر خفیف

۱۔ بحر خفیف کا وزن (حسب دائرہ):

فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه

۲۔ بحر خفیف کی وجہ تسمیہ:

خفیف کے لغوی معنی ہلکے کے ہیں اوراس بحر کے ارکان بھی ہلکے ہیں، کیونکہ اس میں دو سبب خفیف وتد مجموع کو گھیرے ہوئے ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اسباب اوتاد سے خفیف اور ہلکے ہوتے ہیں،اس وجہ سے اسے بحر خفیف کہتے ہیں[1]۔

۳۔ مفتاح بحر خفیف:

(الف):

يَاْ خَفِيْفًا أَلْحَاْظُكُمْ فَاْتِكَاْتُ	*	فَاْعِلَاْتُنْ مُسْتَفْعِ لُنْ فَــاْعِلَاْتُ

(ب):

يَا خَفِيْفَ الصَّبَا أَطْلَتَ الْفِرَاقَ	*	فَــاْعِلَاْتُنْ مُسْتَفْعِ لُنْ فَــاْعِلَاْتُ

(ج):

يَاْ خَفِيْفًا خَفَّتْ بِهِ الْحَرَكَــاْتُ	*	فَــاْعِلَاتُنْ مُسْتَفْعِ لُنْ فَــاْعِلَاتُنْ

۴۔ بحر خفیف کی اقسام:

بحر خفیف کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ تام (مسدس)　　(ب)۔ مجزوء مربع

(الف)۔ تام (مسدس):

خفیف تام وہ بحر ہے جس کے ہر ایک بیت میں تین ارکان مذکور ہوں۔ پھر اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ تام صحیح　　۲۔ تام محذوف اول　　۳۔ تام مخذوف ثانی

۱۔ تام صحیح:

---

(۱) المرشد الوافی:۹۸، الکافی:۱۰۹، الاقناع:۱۴۸، المعجم المفصل:۷۶، بحر الفصاحت:۱/۳۴۱۔

تام صحیح وہ بحر خفیف ہے جس کے عروض تام صحیح "فَاْعِلَاْتُنْ" ہوں اور ضرب بھی تام صحیح "فَاْعِلَاْتُنْ" ہو[۱]، جیسے:

فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
/ ٥//٥/٥	/ ٥/٥//٥	/ ٥//٥/٥	*	/ ٥//٥/٥	/ ٥/٥//٥	/ ٥//٥/٥
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	صحیح

۲۔ تام محذوف اول:

تام محذوف اول وہ بحر خفیف ہے جس کے عروض تام صحیح "فَاْعِلَاْتُنْ" ہو اور ضرب تام محذوف ہو۔ عرضیین کی اصطلاح میں رکن کے آخر سے سببِ خفیف کے گرانے کو حذف کہتے ہیں، جیسے: "فَاْعِلَاْتُنْ" کے آخر سے سبب خفیف "لُنْ" گرا کر "فَاْعِلَاْ" بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن "فَاْعِلُنْ" وزن کی طرف پھیر دیں گے[۲]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلُنْ
/ ٥//٥/٥	/ ٥/٥//٥	/ ٥//٥/٥	*	/ ٥//٥/٥	/ ٥/٥//٥	/ ٥//٥
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	محذوف

۳۔ تام محذوف ثانی:

تام محذوف ثانی وہ بحر خفیف ہے جس کے عروض تام محذوف "فَاْعِلُنْ" ہوں اور ضرب بھی تام محذوف "فَاْعِلُنْ" ہو۔ عرضیین کی اصطلاح میں رکن کے آخر سے سببِ خفیف کے گرانے کو حذف کہتے ہیں، جیسے: "فَاْعِلَاْتُنْ" کے آخر سے سبب خفیف "لُنْ" گرا کر "فَاْعِلَاْ" بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن "فَاْعِلُنْ" وزن کی طرف پھیر دیں گے[۳]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلُنْ

(۱) مذکرات فی العروض: ۲۲۱۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۲۲۱۔
(۳) مذکرات فی العروض: ۲۲۱۔

/ہ//ہ/ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ	*	/ہ//ہ/ہ	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	محذوف

(ب)۔ مجزوء (مربع):

خفیف مجزوء مربع وہ بحر ہے جس کے ہر ایک بیت میں دو ارکان مذکور ہوں۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں:

ا۔ مجزوء صحیح ۲۔ مجزوء مخبون مقصور

ا۔ مجزوء صحیح:

مجزوء صحیح وہ بحر خفیف ہے جس کے عروض مجزوء صحیح "مُسْتَفْعِ لُنْ" ہو اور ضرب بھی مجزوء صحیح "مُسْتَفْعِ لُنْ" ہو،[1] جیسے:

فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ
/ہ//ہ/ہ	/ہ/ہ//ہ	*	/ہ//ہ/ہ	/ہ/ہ//ہ
سالم	سالم	*	سالم	سالم

۲۔ مجزوء مخبون مقصور:

مجزوء مخبون مقصور وہ بحر خفیف ہے جس کے عروض مجزوء صحیح "فَاْعِلَاْتُنْ" ہو اور ضرب مجزوء مخبون مقصور ہو۔ خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "مُسْتَفْعِ لُنْ" مخبون ہو کر "مُتَفْعِ لُنْ" بن جاتا ہے، پھر اس میں قصر واقع ہوا۔ اور قصر سبب خفیف کے ساکن کو گرا کر اس کے متحرک کو ساکن کرنا ہے، جیسے: "مُتَفْعِ لُنْ" میں "ن" ساکن کو گرا کر "ل" متحرک کو ساکن کیا جائے تو "مُتَفْعِ لُنْ" بن جائے گا، پھر اسے وزن مانوس "فَعُوْلُنْ" کی طرف پھیر دیں گے[2]۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	فَعُوْلُنْ
/ہ//ہ/ہ	/ہ/ہ//ہ	*	/ہ//ہ/ہ	//ہ/ہ
سالم	سالم	*	سالم	مخبون مقصور

(۱) مذکرات فی العروض: ۲۲۱۔

(۲) المذکرات فی العروض: ۲۲۱۔

۵۔بحر خفیف کے عروض اور ضروب:

بحر خفیف کی تین عروض اور پانچ ضربیں ہیں:

پہلی عروض صحیح "فَاْعِلَاْتُنْ" ہے اور اس کی دو ضربیں ہیں:

پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح "فَاْعِلَاْتُنْ" ہے[1]، جیسے:

حَلَّ أَهْلِيْ مَا بَيْنَ دَرْنِيْ فَبَادُوْ * لِيْ وَحَلَّتْ عُلْوِيَّةٌ بِالسِّخَالِ

حَلْلَ أَهْلِيْ	مَا بَيْنَ دَرْ	نِيْ فَبَادُوْ	*	لِيْ وَحَلْلَتْ	عُلْوِيْيَتُنْ	بِسْسِخَاْلِيْ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه
فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ
سالم	سالم	صحيح	*	سالم	سالم	صحيح

دوسری ضرب محذوف "فَاْعِلُنْ" ہے[2]، جیسے:

لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ ثُمَّ هَلْ آتِيَنْهُمْ * أَمْ يَحُوْلَنَ مِنْ دُوْنِ ذَاْكَ الرَّدَى

لَيْتَ شِعْرِيْ	هَلْ ثُمْمَ هَلْ	أَاْتِيَنْهُمْ	*	أَمْ يَحُوْلَنْ	مِنْ دُوْنِ ذَاْ	كَرْرَدَىْ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه
فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْتُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلُنْ
سالم	سالم	صحيح	*	سالم	سالم	محذوف

دوسری عروض محذوف "فَاْعِلُنْ" ہے اور اس کی ضرب بھی اسی کے مثل محذوف "فَاْعِلُنْ" ہے[3]، جیسے:

إِنْ قَدَرْنَا يَوْماً عَلَى عَامِرٍ * نَمْتَثِلْ مِنْهُ أَوْ نَدَعْهُ لَكُمْ

إِنْ قَدَرْنَاْ	يَوْمَنْ عَلَىْ	عَاْمِرِنْ	*	نَمْتَثِلْ مِنْ	هُوْ أَوْ نَدَعْ	هُوْ لَكُمْ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه	*	/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه

(۱) العروض لابن جنی: ۱۲۷، القسطاس فی علم العروض: ۱۱۵، مفتاح العلوم: ۵۵۴، المعجم المفصل: ۷۷۔
(۲) العروض لابن جنی: ۱۲۷، القسطاس فی علم العروض: ۱۱۵، مفتاح العلوم: ۵۵۴، المعجم المفصل: ۷۷۔
(۳) العروض لابن جنی: ۱۲۹، القسطاس للزمخشری: ۱۱۶، مفتاح العلوم للسکاکی: ۵۵۵، المعجم المفصل: ۷۸۔

فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلُنْ
سالم	سالم	محذوف	*	سالم	سالم	محذوف

تیسری عروض مجزوء صحیح "مُسْتَفْعِ لُنْ" ہے، اس کی دو ضربیں ہیں:

پہلی ضرب عروض کے مثل صحیح "مُسْتَفْعِ لُنْ" ہے،[1] جیسے:

لَيْتَ شِعْرِيْ مَا ذَا تَرَى * أَمُّ عَمْرٍو فِيْ أَمْرِنَا

لَيْتَ شِعْرِيْ	مَاْ ذَاْ تَرَىْ	*	إِنْ قَدَرْنَاْ	يَوْمَنْ عَلَىٰ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	*	/ه//ه/ه	/ه/ه//ه
فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ
سالم	سالم	*	سالم	سالم

دوسری ضرب مجزوء مخبون مقصور "فَعُوْلُنْ" ہے[2]، جیسے:

كُلُّ خَطْبٍ إِنْ لَمْ تَكُوْ * نُوْا غَضِبْتُمْ يَسِيْرُ

كُلْلُ خَطْبِنْ	إِنْ لَمْ تَكُوْ	*	نُوْا غَضِبْتُمْ	يَسِيْرُوْ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	*	/ه//ه/ه	//ه/ه
فَاْعِلَاْتُنْ	مُسْتَفْعِ لُنْ	*	فَاْعِلَاْتُنْ	فَعُوْلُنْ
سالم	سالم	*	سالم	محبون مقصور

۶۔ بحر خفیف میں زحافات وعلل:

بحر خفیف میں درج ذیل زحافات وعلل پائے جاتے ہیں:

(الف)۔ خبن (ب)۔ کف (ج)۔ شکل (د)۔ خبن مع القصر (ھ)۔ حذف (و) تشعیث

(الف)۔ خبن:

خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "فَاْعِلَاْتُنْ" مخبون ہو کر "فَعِلَاْتُنْ" بن جاتا ہے اور "مُسْتَفْعِ لُنْ" مخبون ہو کر "مُتَفْعِ لُنْ" بن جاتا ہے، پھر اسے وزن مانوس "مَفَاْعِ

(۱) العروض لابن جنی: ۱۲۹، القسطاس للزمخشری: ۱۱۸، مفتاح العلوم: ۵۵۵، المعجم المفصل: ۷۸۔

(۲) العروض لابن جنی: ۱۳۰، القسطاس للزمخشری: ۱۱۸، مفتاح العلوم: ۵۵۵، المعجم المفصل: ۷۸۔

لُنْ" سے بدل دیتے ہیں۔ یہ زحاف حشو، عروض اور ضرب تینوں میں واقع ہوتی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف سوائے نوع خامس کے ضرب کے علاوہ دیگر ضروب میں لازم نہیں[1]۔

(ب)۔ کف:

کف وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں ساتویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "فَاْعِلَاْتُنْ" مکفوف ہو کر "فَاْعِلَاْتُ" بن جاتا ہے اور "مُسْتَفْعِ لُنْ" مکفوف ہو کر "مُسْتَفْعِ لُ" بن جاتا ہے، یہ زحاف حشو اور ضرب میں واقع ہوتا ہے جب کہ ضروب میں ممتنع ہے، کیونکہ اس صورت میں حرکتِ قصیرہ پر وقف کرنا لازم آئے گا، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف نادر، قبیح اور غیر لازم ہے[2]۔

(ج)۔ شکل:

شکل خبن مع الکف کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے اور ساتویں ساکن کو حذف کیا گیا ہو، جیسے: "فَاْعِلَاْتُنْ" مشکول ہو کر "فَعِلَاتُ" بن جاتا ہے اور "مُستَفْعِ لُنْ" مشکول ہو کر "مُتَفْعِ لُ" بن جاتا ہے، پھر اس کو مانوس وزن "مَفَاعِ لُ" سے بدل دیتے ہیں، یہ زحاف مرکب حشو اور ضرب میں واقع ہوتا ہے، لیکن ضرب میں اس کا وقوع ممنوع ہے، کیونکہ اس صورت میں حرکتِ قصیرہ پر وقف کرنا لازم آئے گا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف نادر، اقبح اور غیر لازم ہے۔

(د)۔ خبن مع القصر:

خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "مُسْتَفْعِ لُنْ" مخبون ہو کر "مُتَفْعِ لُنْ" بن جاتا ہے، پھر اس میں قصر واقع ہوا۔ اور قصر سبب خفیف کے ساکن کو گرا کر اس کے متحرک کو ساکن کرنا ہے، جیسے: "مُتَفْعِ لُنْ" میں "ن" ساکن کو گرا کر "ل" متحرک کو ساکن کیا جائے تو "مُتَفْعِ لُنْ" بن جائے گا، پھر اسے وزن مانوس "فَعُوْلُنْ" کی طرف پھیر دیں گے۔ یہ زحاف نوع خامس کے ضرب میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ دونوں زحاف لازم ہیں[3]۔

(ھ)۔ حذف:

عرضیین کی اصطلاح میں رکن کے آخر سے سببِ خفیف کے گرانے کو حذف کہتے ہیں، جیسے: " فَاعِلَاتُنْ" کے آخر سے سبب خفیف "لُنْ" گرا کر "فَاعِلَاْ" بن جاتا ہے، چونکہ یہ وزن غیر مانوس ہے اسے مانوس وزن "فَاعِلُنْ

---

[1] المذکرات فی العروض: ۲۲۳۔
[2] المذکرات فی العروض: ۲۲۳۔
[3] المذکرات فی العروض: ۲۲۳۔

"وزن کی طرف پھیر دیں گے۔ یہ علت نقص دوسری قسم کے عروض میں اور تیسری قسم کے عروض اور ضرب دونوں میں واقع ہوتا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت لازمہ ہے [۱]۔

(و)۔ تشعیث:

تشعیث وتد مجموع کے حرف اول یا حرف ثانی کے حذف کرنے کو کہتے ہیں، جیسے: "فَاعِلَاتُنْ" کے وتد مجموع سے پہلے حرف کو حذف کریں تو "فَاعاتُنْ" بن جائے گا اور اگر دوسرے حرف کو حذف کریں تو "فَالَاتُنْ" بن جائے گا، پھر اسے رکن مانوس "مَفْعُولُنْ" کی طرف پھیر دیں گے۔ یہ علت نقص نوع اول کے عروض اور ضرب میں واقع ہوتی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت قلیل، قبیح اور غیر لازم ہے [۲]۔

۷۔ قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر خفیف اخف البحور علی الطبع کہلاتا ہے، روانگی اور سلاست میں بحر وافر کی مانند ہے۔

قاعدہ نمبر ۲: بحر خفیف پر اشعار نثر کے قریب تر ہوتے ہیں [۳]۔

قاعدہ نمبر ۳: بحر خفیف پر اشعار بہادری وشجاعت، افتخار اور مرثیہ کے موقع پر کہے جاتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۴: بحر خفیف کی پہلی قسم صحیح تام مخبون اور مشعث ہوتی ہیں۔

قاعدہ نمبر ۵: دوسری قسم خفیف تام محذوف اول اور تیسری قسم خفیف تام محذوف ثانی میں اکثر خبن مع الحذف ہوتا ہے [۴]۔

قاعدہ نمبر ۶: بحر خفیف میں جو زحافات ہوتے ہیں تو یہ علی سبیل المعاقبہ واقع ہوتے ہیں، اس طور پر کہ جب ایک رکن میں خبن واقع ہو تو اس کا ما قبل کف سے محفوظ ہو گا، اور جب کف داخل ہو تو اس کا ما قبل خبن سے محفوظ ہو گا اور جب ایک رکن مشکل ہو تو اس کا ما قبل کف سے محفوظ ہو گا اور مابعد خبن سے محفوظ ہو گا [۵]۔

۸۔ تمرین:

(الف)۔ بحر خفیف کی وجہ تسمیہ اور مفتاح بیان کریں۔

(ب)۔ بحر خفیف کا وزن حسب دائرہ بیان کریں۔

(ج)۔ بحر خفیف کی اقسام وانواع بیان کریں۔

---

(۱) المذکرات فی العروض: ۲۲۳۔

(۲) المذکرات فی العروض: ۲۲۳۔

(۳) المعجم المفصل: ۸۱۔

(۴) المذکرات فی العروض: ۲۲۵۔

(۵) المذکرات فی العروض: ۲۲۳۔

(د)۔ بحر خفیف کی کتنی عروض اور ضروب ہیں؟
(ھ)۔ بحر خفیف میں کونسے زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟
(و)۔ درج ذیل اشعار کی تطبیق عروضی کریں۔

(١) كَمْ كَرِيْمٍ أَزْرَىْ بِهِ الدَّهْرَ يَوْمًـا * وَلَئِيْمٍ تَسْعى إِلَيْهِ الْوُفُوْدُ

(٢) لَيْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَيِّتٍ * إِنَّمَاالْمَيْتُ مَيِّتُ الْأَحْيَــاءِ

(٣) لَسْتُ أَدْرِيْ مَا ذَا يَقُوْلُوْنَ فِيْنَـا * غَيْرَ أَنِّيْ مِمَّنْ يَقُوْلُ الْيَقِيْنْ

(٤) إِنْ قَدَرْنَـا يَوْمًا عَلى عَــــامِرٍ * نَمْتَثِلْ مِنْهُ أَوْ نَدَعْهُ لَكُــمْ

۹۔ تطبیق:

(١)

كَمْ كَرِيْمٍ أَزْرَىْ بِهِ الدَّهْرَ يَوْمًا   وَلَئِيْمٍ تَسْعى إِلَيْهِ الْوُفُوْدُ

كَمْ كَرِيْمِنْ	أَزْرَابِهِدْ	دِهْرُيَوْمَنْ	*	وَلَئِيْمِنْ	تَسْعَاإِلَيْ	هِلْوُفُوْدُوْ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه	*	///ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه
فَاعِلَاتُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلَاتُنْ	*	فَعِلَاتُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلَاتُنْ
سالم	سالم	صحیح	*	مخبون	سالم	صحیح

(٢)

لَيْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَيِّتٍ * إِنَّمَاالْمَيْتُ مَيِّتُ الْأَحْيَاءِ

لَيْسَ مَنْ مَا	تَفَسْتَرَا	حَبِمَيْتُنْ	*	إِنْنَمَلْمَىْ	تُمَيْيِتُلَ	أَحْيَائِيْ
/ه//ه/ه	//ه//ه	///ه/ه	*	/ه//ه/ه	//ه///	/ه/ه/ه
فَاعِلَاتُنْ	مُتَفْعِلُنْ	فَعِلَاتُنْ	*	فَاعِلَاتُنْ	مُتَفْعِلُنْ	فَالَاتُنْ
سالم	مخبون	صحیح	*	سالم	مخبون	مُشعَّث

(۳)

لَسْتُ أَدْرِیْ مَا ذَا یَقُوْلُوْنَ فِیْنَا * غَیْرَ أَنِّیْ مِمَّنْ یَقُوْلُ الْیَقِیْنْ

لَسْتُ أَدْرِیْ	مَاْذَا یَقُوْ	لُوْنَ فِیْنَاْ	*	غَیْرَ أَنْنِيْ	مِمْمَنْ یَقُوْ	لُلْیَقِیْنْ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه/ه	*	/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه ه
فَاعِلَاتُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلَاتُنْ	*	فَاعِلَاتُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلَانْ
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	

(٤)

إِنْ قَدَرْنَا یَوْمًا عَلٰی عَامِرٍ * نَمْتَثِلْ مَنْهُ أَوْ نَدَعْهُ لَکُمْ

إِنْ قَدَرْنَاْ	یَوْمَنْ عَلٰی	عَامِرِنْ	*	نَمْتَثِلْ مِنْ	هُوْأَوْ نَدَعْ	هُوْلَکُمْ
/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه	*	/ه//ه/ه	/ه/ه//ه	/ه//ه
فَاعِلَاتُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلُنْ	*	فَاعِلَاتُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	فَاعِلُنْ
سالم	سالم		*	سالم	سالم	

فصلِ ہشتم: بحرِ مضارع

۱۔ بحرِ مضارع کا وزن (حسب دائرہ):

مَفَاْعِيْلُنْ	فَاْعِ لَاْتُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ	*	مَفَاْعِيْلُنْ	فَاْعِ لَاْتُنْ	مَفَاْعِيْلُنْ
//ہ/ہ/ہ	/ہ//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ	*	//ہ/ہ/ہ	/ہ//ہ/ہ	//ہ/ہ/ہ

۲۔ بحرِ مضارع کی وجہ تسمیہ:

مضارِع کا لغوی معنی مشابہ کے ہیں اور چونکہ یہ بحر خفیف کے مشابہ و مماثل ہے اور امام زجاجؒ کہتے ہیں کہ یہ بحر مجتث کے حالتِ قبض میں مشابہ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بحر ہزج کے مشابہ ہے، کیونکہ یہ دونوں تقدیم الاوتاد علی الاسباب میں ایک دوسرے کے مانند ہیں اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ بحر منسرح کے مماثل ہے، اس لیے اسے بحر مضارع کہتے ہیں [۱]۔

۳۔ مفتاح بحرِ مضارع:

(الف):

تُـــعَــدُّ الْمُضَـــــارِعَـــــاْتُ	*	مَفَــاْعِيْـــلُـنْ فَــاْعِ لَاْتُ

(ب):

مُـضَــــاْرِعُ يَـــاْ جَـمِــيْـــلُ	*	مَــفَــاْعِيْــلُ فَـــاْعِـــلَاْتُ

۴۔ بحرِ مضارع کی اقسام:

بحر مضارع صرف مجزوء استعمال ہوتا ہے [۲]، اس کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ مضارع مجزوء صحیح مکفوف الحشو (ب)۔ مضارع مجزوء صحیح مقبوض الحشو

(الف)۔ مضارع مجزوء صحیح مکفوف الحشو:

وہ بحر مضارع ہے جس کے عروض مجزوء صحیح ہو اور ضرب بھی مجزوء صحیح ہو اور حشو وجوباً مکفوف ہو۔ کف وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں ساتویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''مَفَاْعِيْلُنْ'' مکفوف ہو کر ''مَفَاْعِيْلُ'' بن جاتا ہے [۳]۔ اس کا وزن یہ ہے:

---

(۱) المعجم المفصل: ۱۳۹۔

(۲) مذکرات فی العروض: ۲۶۰۔

(۳) مذکرات فی العروض: ۲۶۰۔

مَفَاْعِيْلُ	فَاْعِ لَاْتُنْ	*	مَفَاْعِيْلُ	فَاْعِ لَاْتُنْ
/ / ہ/ہ/	/ ہ//ہ/ہ	*	/ / ہ/ہ/	/ ہ//ہ/ہ

(ب)۔ مضارع مجزوء صحیح مقبوض الحشو:

وہ بحر مضارع ہے جس کے عروض مجزوء صحیح ہو اور ضرب بھی مجزوء صحیح ہو اور حشو وجوباً مقبوض ہو۔ قبض وہ زحاف مفردہ ہے جس میں پانچویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "مَفَاْعِيْلُنْ" مقبوض ہو کر "مَفَاْعِلُنْ" بن جاتا ہے[1]۔ اس کا وزن یہ ہے:

مَفَاْعِلُنْ	فَاْعِ لَاْتُنْ	*	مَفَاْعِلُنْ	فَاْعِ لَاْتُنْ
/ / ہ//ہ	/ ہ//ہ/ہ	*	/ / ہ//ہ	/ ہ//ہ/ہ

۵۔ بحر مضارع کے عروض اور ضروب:

بحر مضارع کی صرف ایک عروض ہے جو مجزوء صحیح "فَاْعِ لَاْتُنْ" ہے اور اس کی ضرب بھی اس کی مانند مجزوء صحیح "فَاْعِ لَاْتُنْ" ہے[2] اور اس کی حشو وجوباً مکفوف ہو، اس کو مضارع مجزوء صحیح مکفوف الحشو کہتے ہیں، جیسے:

دَعَانِيْ إِلَى سُعَادٍ * دَوَاعِيْ هَوَى سُعَادِ

دَعَاْنِيْ إِ	لَیْ سُعَادِنْ	*	دَوَاعِيْ هَـ	وَیْ سُعَادِيْ
/ / ہ/ہ/	/ ہ//ہ/ہ	*	/ / ہ/ہ/	/ ہ//ہ/ہ
مَفَاْعِيْلُ	فَاْعِ لَاْتُنْ	*	مَفَاْعِيْلُ	فَاْعِ لَاْتُنْ
مکفوف	صحیح	*	مکفوف	صحیح

اور اس کی دوسری قسم مجزوء صحیح "فَاْعِ لَاْتُنْ" ہے اور اس کی ضرب بھی اس کی مانند مجزوء صحیح "فَاْعِ لَاْتُنْ" ہے[3] اور اس کی حشو وجوباً مقبوض "مَفَاْعِلُنْ" ہو، اس کو مضارع مجزوء صحیح مقبوض الحشو کہتے ہیں، جیسے:

وَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَالَ * فَمَا أَرَى مِثْلَ زَيْدٍ

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۲۶۰۔
(۲) العروض لابن جنی: ۱۳۴، القسطاس فی علم العروض: ۱۱۹، المعجم المفصل: ۱۳۹۔
(۳) العروض لابن جنی: ۱۳۴، القسطاس فی علم العروض: ۱۱۹، المعجم المفصل: ۱۳۹۔

وَقَدْ رَأَيْ	تُرْرِجَالَا	*	فَمَا أَرَا	مِثْلَ زَيْدِنْ
/ / ه//ه	/ ه//ه/ه	*	/ / ه//ه	/ ه//ه/ه
مَفَاْعِلُنْ	فَاْعِ لَاْتُنْ	*	مَفَاْعِلُنْ	فَاْعِ لَاْتُنْ
مقبوض	صحیح	*	مقبوض	صحیح

۶۔بحر مضارع میں زحافات وعلل:

بحر مضارع میں درج ذیل زحافات وعلل پائے جاتے ہیں:

(الف)۔کف (ب)۔قبض (ج)۔خرب (د)۔شتر

(الف)۔کف:

کف وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں ساتویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''مَفَاْعِيْلُنْ''مکفوف ہوکر ''مَفَاْعِيْلُ''بن جاتا ہے اور''فَاْعِ لَاْتُنْ''مکفوف ہوکر''فَاْعِ لَاْتُ''بن جاتا ہے۔یہ زحاف صرف حشو میں واقع ہوتا ہے،اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف حشو میں علی سبیل المراقبہ داخل ہوتا ہے[۱]۔

(ب)۔قبض:

قبض وہ زحاف مفردہ ہے جس میں پانچویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے:''مَفَاْعِيْلُنْ''مقبوض ہوکر''مَفَاْعِلُنْ''بن جاتا ہے،یہ زحاف صرف حشو میں واقع ہوتا ہے اوراس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف حشو میں علی سبیل المراقبہ متحقق ہوتا ہے[۲]۔

(ج)۔خرب:

خرب خرم اور کف کے اجتماع کو کہتے ہیں، جیسے: ''مَفَاعِيْلُنْ''سے ''میم''بسبب خرم اور ''نون'' بسبب کف کے گرادیں تو''فَاعِيْلُ''باقی رہے گا،جس کی جگہ ''مَفْعُوْلُ''رکھ لیتے ہیں۔یہ علت جزء اول میں واقع ہوتا ہے،اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت غیر لازمہ جاری مجری زحاف ہے[۳]۔

(د)۔شتر:

شتر عروضیین کی اصطلاح میں''مَفَاعِيْلُنْ''میں خرم اور قبض کے اجتماع سے عبارت ہے،یعنی''میم''بسبب

---

(۱) مذکرات فی العروض:۲۶۱۔

(۲) مذکرات فی العروض:۲۶۱۔

(۳) مذکرات فی العروض:۲۶۱۔

خرم کے اور "ی" بسبب قبض کے گرادیں تو مزاحف رکن "فَاعِلُنْ" باقی رہ جاتا ہے، یہ علت جزء اول میں واقع ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت جاری مجری زحاف ہے (۱)۔

۷۔ قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر مضارع بھی بحر مقتضب اور بحر مجتث کی طرح قلیل الاستعمال ہے (۲)۔

قاعدہ نمبر ۲: اکثر حضرات نے بحر مضارع کے شاذونادر استعمال ہونے کی وجہ سے اس کا انکار کیا ہے (۳)۔

قاعدہ نمبر ۳: بحر مضارع صرف مجزوء رباعی الاجزاء مستعمل ہے۔

قاعدہ نمبر ۴: بحر مضارع اکثر غناء اور رقت میں استعمال ہوتا ہے، اس بحر میں شجاعت وبہادری، فخر، اعتذار اور مدح وغیرہ کے لیے اشعار نہیں کہے جاتے ہیں (۴)۔

قاعدہ نمبر ۵: بحر مضارع میں مراقبہ ہوتا ہے، مراقبہ (باب مفاعلہ) کا لغوی معنی ایک دوسرے کی نگہبانی کرنا اور اصطلاح میں عبارت ہے کہ ایک رکن میں دو سبب خفیف جمع ہوں تو لازماً ایک کو سلامت رکھنا اور ایک میں زحاف کرنا، کیونکہ دونوں ساکنوں کو ایک ساتھ گرانا اور ایک ساتھ بحال رکھنا جائز نہ ہو تو ایسی صورت میں ایک ساکن کو گرانا اور ایک کو بحال رکھنا ضروری ہے اسی کا نام مراقبہ ہے، جیسے: "مَفَاعِیْلُنْ" کی "یاء" اور "نون" میں سے کسی ایک کو حذف کرنا اور دوسرے کو سلامت رکھنا۔ یعنی اگر "مَفَاعِیْلُنْ" سے "یاء" کو گرا جائے تو "نون" بحال رہے گا اور اگر "نون" ساکن کو گرایا جائے تو "یا" بحال رہے گی کہ "مَفَاعِیْلُنْ" میں "یاء" اور "نون" کا ایک ساتھ حذف جائز نہیں (۵)۔

قاعدہ نمبر ۶: بحر مضارع مکفوف الحشو "مَفَاعِیْلُ" ہوگا یا مقبوض الحشو "مَفَاعِلُنْ" ہوگا، ان دونوں صورتوں میں سے ایک ضرور ہوگا۔ اس کا حشو "مَفَاعِیْلُنْ" نہیں ہوگا (۶)۔

قاعدہ نمبر ۷: جس طرح بحر مضارع کے حشو میں کف اور قبض دونوں کا جمع ہونا ممنوع ہے تو اسی طرح کف اور قبض سے حشو کا خالی ہونا بھی ممنوع ہے، اس لیے "مَفَاعِیْلُنْ" میں کف اور قبض دونوں کا واقع ہو کر "مَفَاعِلُ" پڑھنا

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۲۶۱۔
(۲) المعجم المفصل: ۱۴۱۔
(۳) المعجم المفصل: ۱۴۱۔
(۴) المعجم المفصل: ۱۴۱۔
(۵) المعجم المفصل: ۴۰۳۔
(۶) مذکرات فی العروض: ۲۶۱۔

ممنوع ہے، اس کو مراقبہ کہتے ہیں[1]۔

۸۔ تمرین:

(الف)۔ بحر مضارع کا وزن اور وجہ تسمیہ بیان کریں۔

(ب)۔ بحر مضارع کی اقسام وانواع بیان کریں۔

(ج)۔ بحر مضارع کی کتنی عروض اور ضروب ہیں؟

(د)۔ بحر مضارع میں کونسے زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟

(ھ)۔ درج ذیل اشعار کی تطبیق عروضی کریں۔

(١)أَلَا مَـنْ يَبِيْعُ نَوْمًـا * لِمَنْ قَـطُّ لَا يَنَـامُ

(٢)لِمَنْ ذَابَ فِيْ هَـوَاه' * وَمَن شَفَّـهُ الْهُيَـام'

(٣)لَئِنْ كَانَ لَيْسَ يَشْكُوْ * لَقَدْ هَدَّه' السَّقَـام'

(٤)وَمَنْ نَامَ فَالْكَرَى ذَا * كَ فِيْ شَرْعِهِ الْحَـرَام'

(٥)وَقَدْ رَأَيْتُ الرِّجَال * فَمَـا أَرَى مِثْلَ زَيْدٍ

(٦)إِذَا دَنَـا مِنْكَ شِبْراً * فَأَدْنَه مِنْكَ بَـاعـاً

۹۔ تطبیق:

(١)

أَلَا مَنْ يَبِيْعُ نَوْمًا * لِمَنْ قَطُّ لَا يَنَامُ[2]

أَلَامَنْیَ	بِيْعُ نَوْمَنْ	*	لِمَنْقَطْطُ	لَايَنَامُوْ
//ه/ه/	/ه//ه/ه	*	//ه/ه/	/ه//ه/ه
مَفَاعِيْلُ	فَاْعِ لَا تُنْ	*	مَفَاعِيْلُ	فَاْعِ لَا تُنْ
مکفوف	صحیح	*	مکفوف	صحیح

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۲۶۱۔

(۲) یہ اشعار بحر مضارع صحیح مجزوء مکفوف الحشو کے ہیں۔

(۲)

لِمَنْ ذَابَ فِیْ هَوَاه، ❉ وَمَن شَفَّهُ الهُیَام،

لِمَنْذَابَ	فِیْهَوَاهُ	❉	وَمَنْ شَفْفَ	هُلْهُیَامُوْ
//ه/ه/	/ه//ه/	❉	//ه/ه/	/ه//ه/ه
مَفَاعِیْلُ	فَاْع لَا تُ	❉	مَفَاعِیْلُ	فَاْع لَا تُ
مکفوف	صحیح مکفوف جوازا	❉	مکفوف	صحیح

(۳)

لَئِنْ كَانَ لَیْسَ یَشْكُوْ ❉ لَقَدْ هَدَّه، السِّقَام،

لَئِنْ كَانَ	لَیْسَیَشْكُوْ	❉	لَقَدْ هَدْدَ	هُسْسِقَامُوْ
//ه/ه/	/ه//ه/ه	❉	//ه/ه/	/ه//ه/ه
مَفَاعِیْلُ	فَاْع لَا تُنْ	❉	مَفَاعِیْلُ	فَاْع لَا تُنْ
مکفوف	صحیح	❉	مکفوف	صحیح

(٤)

وَمَنْ نَامَ فَالْكَرَى ذَا ❉ كَ فِیْ شَرْعَهِ الْحَرَام،

وَمَنْ نَامَ	فَلْكَرَاذَا	❉	كَفِیْ شَرْعَ	هِلْحَرَامُوْ
//ه/ه/	/ه//ه/ه	❉	//ه/ه/	/ه//ه/ه
مَفَاعِیْلُ	فَاْع لَا تُنْ	❉	مَفَاعِیْلُ	فَاْع لَا تُنْ
مکفوف	صحیح	❉	مکفوف	صحیح

(٥)

وَقَدْ رَأيْتُ الرِّجَال ❋ فَمَا أَرَى مِثْلَ زَيْدٍ[١]

وَقَدْرَأَىْ	تُرْرِجَالَا	❋	فَمَاأَرَا	مِثْلَ زَيْدِنْ
/ / ٥//٥	/ ٥//٥/٥	❋	/ / ٥//٥	/ ٥//٥/٥
مَفَاعِلُنْ	فَاْع لَا تُنْ	❋	مَفَاعِلُنْ	فَاْع لَا تُنْ
مقبوض	صحيح	❋	مقبوض	صحيح

(٦)

إِذَا دَنَا مِنْكَ شِبْراً ❋ فَأَدْنَه مِنْكَ بَاعاً

إِذَادَنَا	مِنْكَ شِبْرَنْ	❋	فَأَدْنِهِىْ	مِنْكَبَاعًا
/ / ٥//٥	/ ٥//٥/٥	❋	/ / ٥//٥	/ ٥//٥/٥
مَفَاعِلُنْ	فَاْع لَا تُنْ	❋	مَفَاعِلُنْ	فَاْع لَا تُنْ
مقبوض	صحيح	❋	مقبوض	صحيح

(١) یہ اشعار بحر مضارع صحیح مجزوء مقبوض الحشو کے ہیں۔

فصلِ نہم: بحرِ مقتضَب

۱۔ بحرِ مقتضَب کا وزن (حسبِ دائرہ):

مَفْعُوْلَاْتُ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ	*	مَفْعُوْلَاْتُ	مُسْتَفْعِلُنْ	مُسْتَفْعِلُنْ
/ہ/ہ/ہ/	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ	*	/ہ/ہ/ہ/	/ہ/ہ//ہ	/ہ/ہ//ہ

۲۔ بحرِ مقتضَب کا وجہ تسمیہ:

مقتضَب کے لغوی معنی ایک چیز سے نکلا ہوا اور کاٹا ہوا ہیں اور چونکہ یہ بحر منسرح سے نکلی ہوئی بحر ہے، کیونکہ بحر منسرح کے پہلے تفعیلہ اور رکن کو حذف کرنے سے یہ بحر حاصل ہو جاتی ہے، اس لیے اسے بحر مقتضَب کہتے ہیں (۱)۔

۳۔ مفتاحِ بحرِ مقتضَب:

(الف):

اِقْتَضِبْ كَمَا سَأَلُوْا	*	فَاْعِلَاتُ مُفْتَعِلُ

(ب):

اِقْتَضِبْ بَلَاْ سَبَبٍ	*	فَاْعِلَاْتُ مُفْتَعِلُ

۴۔ بحرِ مقتضَب کی اقسام:

بحرِ مقتضَب کی صرف ایک ہی قسم مقتضَب مجزوء مطوی ہے:

مقتضَب مجزوء مطوی:

وہ بحر ہے جس کے ہر ایک مصرع میں دو دو ارکان مذکور ہو اور اس کے عروض اور ضرب مطوی ہوں۔ طی وہ زحاف مفردہ ہے جس میں چوتھے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "مُسْتَفْعِلُنْ" مطوی ہو کر "مُسْتَعِلُنْ" بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ "مُفْتَعِلُنْ" بن جاتا ہے۔ اس کا وزن یہ ہے:

فَاْعِلَاْتُ	مُفْتَعِلُنْ	*	فَاْعِلَاْتُ	مُفْتَعِلُنْ
/ہ//ہ/	/ہ///ہ	*	/ہ//ہ/	/ہ///ہ

۵۔ بحرِ مقتضَب کے عروض اور ضروب:

(۱) المعجم المفصل: ۱۴۳، بحر الفصاحت: ۱/۳۱۱۔

بحرِ مقتضَب کی ایک عروض ہے جو مطوی "مُفْتَعِلُنْ" ہے اوراس کی ایک ہی ضرب اسی کی مانند مطوی "مُفْتَعِلُنْ" ہے،[۱] جیسے:

أَعْرَضَتْ فَلَاحَ لَهَا * عَارِضَانِ كَالْبَرَدِ

أَعْرَضَتْفَ	لَاحَلَهَا	*	عَارِضَانِ	كَلْبَرِدِ
/ہ//ہ/	/ہ///ہ	*	/ہ//ہ/	/ہ///ہ
مُفْعِلَاتُ=فَاعِلَاتُ	مُفْتَعِلُنْ	*	فَاعِلَاتُ	مُفْعِلَاتُ=مُفْتَعِلُنْ
مطوي	مطوي	*	مطوي	مطوي

۶۔ بحرِ مقتضَب میں زحافات وعلل:

بحرِ مقتضَب میں درج ذیل زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں:

(الف)۔ خبن (ب)۔ طی

(الف)۔ خبن:

خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "مُسْتَفْعِلُنْ" مخبون ہوکر "مُتَفْعِلُنْ" بن جاتا ہے، پھر اس کو رکن مانوس کی طرف نقل کیا تو "مُفَاعَلُنْ" بن گیا اور "مَفْعُوْلَاتُ" مخبون ہوکر "مَعُوْلَاتُ" بن جاتا ہے اور پھر اسے وزن مانوس "فَعُوْلَاتُ" سے بدل دیتے ہیں۔ یہ زحاف حشو، عروض اور ضرب تینوں میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف حشو میں علی سبیل المراقبہ داخل ہوتا ہے[۲]۔

(ب)۔ طی:

طی وہ زحاف مفردہ ہے جس میں چوتھے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: "مُسْتَفْعِلُنْ" مطوی ہوکر "مُسْتَعِلُنْ" بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ "مُفْتَعِلُنْ" بن جاتا ہے اور "مُفْعُوْلَاتُ" مطوی ہوکر "مَفْعُلَاتُ" بن جاتا ہے، تاہم یہ غیر مانوس ہے تو اسے مانوس بنالیتے ہیں تو یہ "فَاعِلَاتُ" بن جاتا ہے۔ یہ زحاف حشو، عروض اور ضرب تینوں میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف عروض اور ضرب میں واقع ہوتا ہے اور حشو میں علی سبیل المراقبہ زحافِ لازمہ کے طور پر داخل ہوتا ہے[۳]۔

---

(۱) العروض لابن جنی: ۱۳۷، مفتاح العلوم: ۵۵۹، علم العروض والقافیہ: ۱۳۶۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۲۶۸۔
(۳) مذکرات فی العروض: ۲۶۸۔

۷۔ قواعدِ عَروضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر مقتضب مجزوء ہی استعمال ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۲: بحر مقتضَب بھی بحر مضارع اور بحر مجتث کی طرح قلیل الاستعمال ہے[1]۔

قاعدہ نمبر ۳: بعض حضرات نے بحر مقتضب کے نادر ہونے کی وجہ سے اس کو بحور میں شمار کرنے سے انکار کیا ہے[2]۔

قاعدہ نمبر ۴: بحر مقتضب اکثر غزلیات اور زُہد و حِکَم کے مواقع میں استعمال ہوتا ہے[3]۔

قاعدہ نمبر ۵: بحر مقتضب کے تمام اجزاء میں خبن اور طی واقع ہوتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۶: خبن اور طی دونوں "مُفْعُوْ لَاْتُ" میں واقع نہیں ہوتے، بلکہ ان میں معاقبہ ہے، اگر خبن واقع ہوا تو طی واقع نہیں ہوگا اور اگر طی واقع ہوا تو خبن واقع نہیں ہوگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں واقع نہ ہوں[4]۔

قاعدہ نمبر ۷: بعض عروضیین کہتے ہیں کہ اس بحر میں خبن اور طی علی سبیل المراقبہ واقع ہوتے ہیں، یعنی یہ ممکن نہیں کہ ان کے اجزاء اس سے خالی ہوں[5]۔

قاعدہ نمبر ۸: اس بحر کے عروض اور ضروب میں خبل (اجتماع الخبن والطی) جائز نہیں، کیونکہ خبل کے بعد رکن "مُتَعِلُنْ" بن جاتا ہے، جس میں متوالی اربع حرکات ہیں اور اس سے پہلے حشو کا آخری حرف بھی متحرک ہوتا ہے تو اس صورت میں پانچ پے درپے حرکات کا اجتماع لازم آئے گا اور یہ عربی لغت میں جائز نہیں[6]۔

۸۔ تمرین:

(الف)۔ بحر مقتضب کا وزن اور وجہ تسمیہ بیان کریں۔

(ب)۔ بحر مقتضب کی اقسام وانواع بیان کریں۔

(ج)۔ بحر مقتضب کی کتنی عروض اور ضروب ہیں؟

(د)۔ بحر مقتضب میں کونسے زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟

(ھ)۔ درج ذیل اشعار کی تطبیق عروضی کریں۔

---

(۱) المعجم المفصل: ۱۴۵۔
(۲) المعجم المفصل: ۱۴۵۔
(۳) المعجم المفصل: ۱۴۵۔
(٤) مذکرات فی العروض: ۲٦۸۔
(٥) مذکرات فی العروض: ۲٦۸۔
(٦) مذکرات فی العروض: ۲٦۸۔

(۱)لَا أَدْعُوْكَ مِنْ بُعُدِ	❊	بَـلْ أَدْعُـوْكَ مِـنْ كَثَب
(۲)أَقْبَلَتْ فَلَاحَ لَهَــا	❊	عَـــارِضَـــانِ كَـلْبَـــرَدِ
(۳)يَقُـوْلُـوْنَ لَا بَعِدُوْا	❊	وَهُـــمْ يَـدْفِـنُوْنَـــهُـم‘

۹۔ تطبیق:

(۱)

لَا أَدْعُوْكَ مِنْ بُعُدِ ❊ بَلْ أَدْعُوْكَ مِنْ كَثَبِ

لَاأَدْعُوْكَ	مِنْ بُعُدِیْ	❊	بَلْ أَدْعُوْكَ	مِنْ كَثَبِیْ
/ہ/ہ/ہ/	/ہ///ہ	❊	/ہ/ہ/ہ/	/ہ///ہ
مَفْعُوْلَاتُ	مفتعلن	❊	مَفْعُوْلَاتُ	مفتعلن
سالم	مطوی	❊	سالم	مطوی

(۲)

أَقْبَلَتْ فَلَاحَ لَهَا ❊ عَارِضَانِ كَلْبَرَدِ

أَقْبَلَتْفَ	لَا حَلَهَا	❊	عَارِضَانِ	كلْبَرَدِیْ
/ہ//ہ/	/ہ///ہ	❊	/ہ//ہ/	/ہ///ہ
مفعلات=فَاعلات	مفتعلن	❊	مفعلات=فَاعلات	مفتعلن
مطوی	مطوی	❊	مطوی	مطوی

(۳)

يَقُوْلُوْنَ لَا بَعِدُوْا ❊ وَهُمْ يَدْفِنُوْنَهُم‘

يَقُوْلُوْنَ	لَا بَعْدُوْ	❊	وَهُمْ يَدْفِ	نُوْنَهُمُوْ
/ہ//ہ/	/ہ///ہ	❊	/ہ//ہ/	/ہ///ہ
معُولاتُ=مفاعيلُ	مفتعلن	❊	معُولاتُ=مفاعيلُ	مفتعلن
مخبون	مطوی	❊	مخبون	مطوی

فصلِ دہم: بحرِ مُجتَثّ

۱۔ بحرِ مُجتَثّ کا وزن (حسبِ دائرہ):

مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	*	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاْ تُنْ	فَاْعِلَاتُنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ/ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ/ہ	/ہ//ہ/ہ

۲۔ بحرِ مُجتَثّ کی وجہ تسمیہ:

مُجتَثّ کا لغوی معنی "جڑ سے اکھیڑے ہوئے کے ہیں" اور چونکہ بحر مجتث بحر خفیف سے لیا جاتا ہے، گویا کہ بحر خفیف کو جڑ سے اکھیڑ دیا گیا ہے، کیونکہ اگر بحر خفیف سے پہلا تفعیلہ گرا دیا جائے تو یہ بحر مجتث بن جاتا ہے[1]۔

۳۔ مفتاحِ بحرِ مُجتَثّ:

(الف):

مَـــاْ جَثَّنِیْ بَـــاَرِقَـــاْتُ	*	مُسْتَفْعِ لُنْ فَـــاْعِـلَاتُ

(ب):

وَلَـــنْ تَـجُـثَّ الثَّـــقَـــاتُ	*	مُسْتَفْعِـلُـنْ فَـاْعِـلَاْتُ

(ج):

إِنْ جُـثَّـتِ الْـحَـرَكَـاْتُ	*	مُسْتَفْعِ لُنْ فَـاْعِـلَاتُـنْ

۴۔ بحرِ مُجتَثّ کی اقسام:

بحر مجتث کی صرف ایک ہی قسم مجتث مجزوء صحیح "فَاْعِلَاتُنْ" ہے، مجتث مجزوء صحیح وہ بحر ہے جس میں دو دو ارکان مذکور ہوں اور یہ زحافات وعلل سے محفوظ ہو، جیسے:

مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	*	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاتُنْ
/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ/ہ	*	/ہ/ہ//ہ	/ہ//ہ/ہ

۵۔ بحرِ مُجتَثّ کے عروض اور ضروب:

بحرِ مُجتَثّ کی ایک ہی عروض ہے جو صحیح "فَاْعِلَاتُنْ" ہے اور اسی کے مثل ضرب بھی صحیح "فَاْعِلَاتُنْ"

---

(۱) المعجم المفصل: ۱۲۷، بحر الفصاحت: ۱/ ۳۲۴، المرشد الوافی: ۱۱۵، الارشاد الشافی: ۱۰۳۔

ہے،[1] جیسے:

الْبَطْنُ مِنْهَا خَمِيْصٌ * وَالْوَجْهُ مِثْلُ الْهِلَالِ

الْبَطْنُ مِنْ	هَاْ خَمِيْصُنْ	*	وَلْوَجْهُ مِثْ	لُلْ هِلَاْلِيْ
/ ہ/ہ//ہ	/ ہ//ہ/ہ	*	/ ہ/ہ//ہ	/ ہ//ہ/ہ
مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاتُنْ	*	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاْعِلَاتُنْ
سالم	صحیح	*	سالم	صحیح

٦۔ بحر مجتث میں زحافات وعلل:

بحر مجتث میں درج ذیل زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں:

(الف)۔ خبن (ب)۔ کف (ج)۔ شکل (د)۔ تشعیث

(الف)۔ خبن:

خبن وہ زحاف مفردہ ہے جس میں دوسرے ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''مُسْتَفْعِلُنْ'' مخبون ہو کر ''مُتَفْعِلُنْ'' بن جاتا ہے، پھر اس کو رکن مانوس کی طرف نقل کیا تو ''مُفَاعَلُنْ'' بن گیا اور ''فَاْعِلَاْتُنْ'' مخبون ہو کر ''فَعِلَاْتُنْ'' بن جاتا ہے۔ یہ زحاف حشو، عروض اور ضرب تینوں میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف حسن غیر لازم ہے[2]۔

(ب)۔ کف:

کف وہ زحافِ مفردہ ہے جس میں ساتویں ساکن کو حذف کیا جائے، جیسے: ''مُسْتَفْعِ لُنْ'' مکفوف ہو کر ''مُسْتَفْعِ لُ'' بن جاتا ہے اور ''فَاْعِلَاْتُنْ'' مکفوف ہو کر ''فَاْعِلَاْتُ'' بن جاتا ہے۔ یہ زحاف حشو اور عروض میں واقع ہوتی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف غیر لازم ہے اور یہ زحاف ضرب میں ہوتا، کیونکہ اس صورت میں حرکتِ قصیرہ پر وقف کرنا لازم آئے گا، جو کہ درست نہیں[3]۔

(ج)۔ شکل:

شکل خبن مع الکف کو کہتے ہیں کہ جس میں دوسرے اور ساتویں ساکن کو حذف کیا گیا ہو، جیسے: ''فَاْعِلَاْتُنْ

---

(1) العروض لابن جنی: ۱۳۹، القسطاس للزمخشری: ۱۲۲، المعجم المفصل: ۱۲۷۔
(2) المذکرات فی العروض: ۲۷۴۔
(3) مذکرات فی العروض: ۲۷۴۔

’’مشکول ہو کر ’’فَعِلَاتُ‘‘ بن جاتا ہے اور ’’مُستَفْعِ لُنْ‘‘ مشکول ہو کر ’’مُتَفْعِ لُ‘‘ بن جاتا ہے، پھر اس کو مانوس وزن ’’مَفَاعِ لُ‘‘ سے بدل دیتے ہیں۔ یہ زحاف مرکب صرف حشو اور عروض میں واقع ہوتا ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ زحاف قبیح غیر لازم ہے اور یہ ضرب میں واقع نہیں ہوتا، کیونکہ اس صورت میں بھی حرکت قصیرہ پر وقف کرنا لازم آئے گا اور یہ درست نہیں[۱]۔

(د)۔ تشعیث:

تشعیث وتد مجموع کے حرف اول یا حرف ثانی کے حذف کرنے کو کہتے ہیں، جیسے: ’’فَاعِلَاتُنْ‘‘ کے وتد مجموع سے پہلے حرف کو حذف کریں تو ’’فَاعاتُنْ‘‘ بن جائے گا اور اگر دوسرے حرف کو حذف کریں تو ’’فَالَاتُنْ‘‘ بن جائے گا، پھر اسے رکن مانوس ’’مَفْعُولُنْ‘‘ کی طرف پھیر دیں گے۔ یہ علت نقص صرف ضرب میں واقع ہوتی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ علت غیر لازمہ جاری مجری زحاف ہے[۲]۔

۷۔ قواعدِ عرَوضیہ:

قاعدہ نمبر ۱: بحر مجتث اصل میں بحر خفیف مجزوء کا مقلوب ہے۔

قاعدہ نمبر ۲: بحر مجتث صرف مجزوء ہی استعمال ہوتا ہے[۳]۔

قاعدہ نمبر ۳: تشعیث عدم لزوم میں زحاف کی مانند ہے اور تشعیث ضرب میں علی سبیل المعاقبہ ہوگی، یعنی اگر تشعیث ہوگا تو خبن نہیں ہوگا اور اگر خبن ہو تو تشعیث نہیں ہوگا[۴]۔

قاعدہ نمبر ۴: اصطلاح عروضیین میں عبارت ہے: دو سبب خفیف (ایک رکن یا دو رکن میں) جمع ہوں تو دونوں سبب کو زحاف سے سلامت رکھنا یا کسی ایک کو سلامت رکھنا اور دوسرے میں زحاف کرنے کو معاقبہ کہتے ہیں، یعنی جب دو سبب کے دو ساکن ایک ساتھ جمع ہو جائیں اور ان دونوں ساکنوں کو ایک ساتھ گرانا جائز نہ ہو تو اس وقت غور کرنا ہوگا کہ دونوں ساکنوں کو بحال رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ان دونوں کو بحال رکھنا جائز ہو اور دونوں میں سے کسی ایک کو گرانا بھی جائز ہو تو اس کو معاقبہ کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۵: بحر مجتث میں معاقبہ خبن اور کف کے درمیان ہوگا اور یہ چار تفعیلات (مُسْتَفْعِ لُنْ، فَاْعِلَاتُنْ، مُسْتَفْعِ لُنْ، فَاْعِلَاتُنْ) پر مشتمل ہے[۵]۔

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۲۷۴۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۲۷۴۔
(۳) المعجم المفصل: ۱۲۷۔
(۴) مذکرات فی العروض: ۲۷۵۔
(۵) مذکرات فی العروض: ۲۷۵۔

قاعدہ نمبر ۶: بحر مجتث میں معاقبہ کے یہ تین مواضع ہیں:
۱۔ تفعیلہ اولی "مُسْتَفْعِ لُنْ" کے "ن" اور تفعیلہ ثانیہ "فَاْعِلَاتُنْ" کے "الف" میں معاقبہ ہو۔
۲۔ تفعیلہ ثانیہ "فَاْعِلَاتُنْ" کے "ن" اور تفعیلہ ثالثہ "مُسْتَفْعِ لُنْ" کے "سین" میں معاقبہ ہو۔
۳۔ تفعیلہ ثالثہ "مُسْتَفْعِ لُنْ" کے "ن" اور تفعیلہ رابعہ "فَاْعِلَاتُنْ" کے "الف" میں معاقبہ ہو[1]۔
قاعدہ نمبر ۷: معاقبہ کی یہ آٹھ صورتیں اس طور پر (مُسْتَفْعِ لُنْ، فَاْعِلَاتُنْ، مُسْتَفْعِ لُنْ، فَاْعِلَاتُنْ) میں ممکن ہیں:
۱۔ تفعیلہ اولی مکفوف "مُسْتَفْعِ لُ" ہو اور تفعیلہ ثانیہ سالم "فَاْعِلَاتُنْ" ہو۔
۲۔ تفعیلہ ثانیہ مخبون "فَعِلَاتُنْ" ہو اور تفعیلہ اولی سالم "مُسْتَفْعِ لُنْ" ہو۔
۳۔ تفعیلہ ثانیہ مکفوف "فَاْعِلَاتُ" ہو اور تفعیلہ ثالثہ سالم "مُسْتَفْعِ لُنْ" ہو۔
۴۔ تفعیلہ ثالثہ مخبون "مُتَفْعِ لُنْ" ہو اور تفعیلہ ثانیہ سالم "فَاْعِلَاتُنْ" ہو۔
۵۔ تفعیلہ ثالثہ مکفوف "مُسْتَفْعِ لُ" ہو اور تفعیلہ رابعہ سالم "فَاْعِلَاتُنْ" ہو۔
۶۔ تفعیلہ رابعہ مخبون "فَعِلَاتُنْ" ہو اور تفعیلہ ثالثہ سالم "مُسْتَفْعِ لُنْ" ہو۔
۷۔ تفعیلہ ثانیہ مشکل "فَعِلَاتُ" ہو اور تفعیلہ اولی "مُسْتَفْعِ لُنْ" اور ثالثہ "مُسْتَفْعِ لُنْ" سالم ہوں۔
۸۔ تفعیلہ ثالثہ مشکل "مُتَفْعِ لُنْ" ہو اور تفعیلہ ثانیہ "فَاْعِلَاتُنْ" اور رابعہ "فَاْعِلَاتُنْ" سالم ہوں[2]۔

۸۔ تمرین:

(الف)۔ بحر مجتث کا وزن حسب دائرہ اور وجہ تسمیہ بیان کریں۔
(ب)۔ بحر مجتث کی اقسام وانواع بیان کریں۔
(ج)۔ بحر مجتث کی کتنی عروض اور ضروب ہیں؟
(د)۔ بحر مجتث میں کونسے زحافات وعلل واقع ہوتے ہیں؟
(ھ)۔ درج ذیل اشعار کی تطبیقِ عروضی کریں۔

(۱) لَا تَــأْمَــنْ الدَّهْــرَ وَالْبَسْ * لِكُلِّ حَــالٍ لِبَــاســاً
(۲) وَالسِّحْــرُ إِنْ كَانَ حَقًّــا * فَــإِنَّــهُ فِــيْ الْعُيُــوْنِ
(۳) يَا مَنْ عَلَى الحُبِّ يَلْحِيْ * لَا تَلْحِنِــيْ إِنْ مِثْلِيْ لَنْ يُلَامَا
مُسْتَهَاماً

---

[1] مذکرات فی العروض: ۲۷۵۔
[2] مذکرات فی العروض: ۲۷۵۔

۹۔ تطبیق:

(۱)

لَا تَأْمَنْ الدَّهْرَ وَالْبَسْ ❋ لِكُلِّ حَالٍ لِبَاساً

لَاتَأْمَنِدْ	دَهْرَوَلْبَسْ	❋	لِكُلْلِ حَا	لِنْلِبَاسَا
/ ه/ه //ه	/ ه//ه/ه	❋	/ / ه//ه	/ ه//ه/ه
مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاعِلَاتُنْ	❋	مفَاعِلُنْ	فاعِلاتُنْ
سالم	صحیح	❋	مخبون	صحیح

(۲)

وَالسِّحْرُ إِنْ كَانَ حَقًّا ❋ فَإِنَّهٗ فِیْ الْعُيُوْنِ

وَسْسِحْرُإِنْ	كَانَ حَقْقَنْ	❋	فَإِنْنَهُوْ	فِلْعُيُوْنِی
/ ه/ه //ه	/ ه//ه/ه	❋	/ / ه//ه	/ ه//ه/ه
مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاعِلَاتُنْ	❋	مفَاعِلُنْ	فاعِلاتُنْ
سالم	صحیح	❋	مخبون	صحیح

(۳)

يَا مَنْ عَلَى الْحُبِّ يَلْحِیْ مُسْتَهَاماً ❋ لَا تَلْحِنِیْ إِنْ مِثْلِیْ لَنْ يُلَامَا

يَامَنْ عَلَلْ	حُبْبِ يَلْحِیْ	مُسْتَهَامَاْ	*	لَا تَلْحِنِیْ	إِنْنَ مِثْلِیْ	لَنْ يُلَامَاْ
/ ه/ه//ه	/ ه//ه/ه	/ ه//ه/ه	*	/ ه/ه//ه	/ ه//ه/ه	/ ه//ه/ه
مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ	*	مُسْتَفْعِ لُنْ	فَاعِلَاتُنْ	فَاعِلَاتُنْ
سالم	سالم	صحیح	*	سالم	سالم	صحیح

بابِ پنجم :

علم القوافی

یہ باب درج ذیل پانچ فصلوں پر مشتمل ہے :
فصلِ اول : قافیہ کی تعریف واقسام * فصلِ دوم : حروف قافیہ * فصلِ سوم : حرکاتِ حروفِ قافیہ *
فصلِ چہارم : اقسامِ قافیہ * فصل پنجم : عیوب قافیہ

فصلِ اول: قافیہ کی تعریف واقسام

ا۔ قافیہ کا لغوی اور اصطلاحی تعریف:

قافیہ لغت میں ''قَفَا يَقْفُوْ قَفْواً وَ قُفُوّاً'' سے مشتق ہے، جس کے معنی پیروی کرنے اور کسی کے پیچھے لگنے کے ہیں[۱]، قرآن مجید میں ہے: ''ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ.'' (الحدید:۲۷)۔
عربی محاورہ ہے: ''قَفَوْتُه وَ قَفَوْتُ أَثْرَه''. (یعنی میں نے اس کا پیچھا کیا اور اس کے نشانِ قدم پر گیا)، چونکہ قافیہ بھی کلام موزون کے آخر میں واقع ہوتا ہے۔ یا اس لیے کہ ابیات میں ایک قافیہ دوسرے قافیہ کے تابع ہوتا ہے، اس لیے اسے قافیہ کہتے ہیں[۲]۔ اور قافیہ کا اطلاق گُدی (گردن کا پچھلا حصہ) پر بھی ہوتا ہے، صحیح بخاری میں حدیث ہے:

''يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ.''[۳]

قافیہ کی اصطلاحی تعریف میں اختلاف ہے، اس میں کئی مذہب ہیں، جن میں دو مشہور ہیں:
پہلا مذہب: امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ کے نزدیک شعر کے آخر میں دو ساکن سے پہلے جو متحرک ہو اس سے اخیر بیت تک قافیہ ہے، یعنی شعر کے آخر میں دو ساکنوں کے درمیان متحرک حروف اور وہ متحرک حرف جو پہلے ساکن سے پہلے ہے ان سب کے مجموعہ کا نام قافیہ ہے۔
دوسرا مذہب: امام اخفش سعید بن مَسعدہؒ کے نزدیک شعر کے آخری کلمہ کو قافیہ کہتے ہیں، جیسے:

مِكَرٍّ مِفَرٍّ مُقْبِلٍ مُدْبِرٍ مَعًا   كَجُلْمُودِ صَخْرٍ حَطَّهُ السَّيْلُ مِنْ عَلِ

اس شعر میں امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ کے نزدیک قافیہ ''مِنْ عَلِ'' ہے اور امام اخفشؒ کے نزدیک قافیہ ''عَلِ'' ہے، امام خلیلؒ کا مذہب اصوب اور امام اخفش کا ایسر ہے[۴]۔
ان کے علاوہ دیگر نو مذاہب ہیں، جو غیر مشہور ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

---

(۱) قال المولوي عبد الحكيم: القافية مشتقّة من القفو وهو التبعية لأنّ القوافي يجيء بعضها إثر بعض. قال في المطوّل: القافية الكلمة الأخيرة من البيت والتقفية هي التوافق على الحرف الأخير. (کشاف اصطلاحات الفنون:۲/۱۲۹۷)

(۲) اسی محاورہ سے ''کلام مقفی'' کا لفظ ماخوذ ہے، لیکن اس صورت میں قافیہ اسم مفعول کے معنی میں ہوگا اور لفظ ''قافیہ'' میں حرف ''تاء'' معنیٔ وصفیت سے اسمیت کی طرف نقل کرنے کے لیے لگایا گیا ہے۔

(۳) صحیح بخاری:۲/۵۳، رقم:۱۱۴۲، صحیح مسلم:۱/۵۳۸، رقم:۷۷۶۔

(٤) القوافی للتنوخی:۵۶، الکافی:۱۴۹، المرشد الوافی:۱۵۲، مذکرات فی العروض:۲۷۔

پہلا مذہب: امام فراء اور قطرب نحوی فرماتے ہیں کہ قافیہ حرف روی کو کہتے ہیں[1]۔

دوسرا مذہب: ابن کیسان کے نزدیک قافیہ ہر وہ حرف ہے جو بیت کے آخر میں مکرر مذکور ہو[2]۔

تیسرا مذہب: بعض حضرات کہتے ہیں کہ بیت کا نصف آخیر قافیہ ہے۔

چوتھا مذہب: بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ پورا بیت قافیہ ہے۔

پانچواں مذہب: بعض کہتے ہیں کہ پورا قصیدہ ہی قافیہ ہوتا ہے[3]۔

چھٹاواں مذہب: بعض علماء فرماتے ہیں کہ کلمہ اخیرہ مع کلمہ سابقہ قافیہ ہے۔

ساتواں مذہب: بعض حضرات آخری دو حروف کو قافیہ کہتے ہیں۔

آٹھواں مذہب: بعض کہتے ہیں کہ آخر رکن عروضی قافیہ ہے۔

نواں مذہب: بعض حضرات کہتے ہیں کہ مصرعِ ثانی قافیہ ہے[4]۔

۲۔ تقسیم قافیہ باعتبار حرکات (بین الساکنین):

امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ کی تعریف کے مطابق قافیہ کی پانچ قسمیں ہیں[5]:

(الف)۔ قافیہ متواترہ (ب)۔ قافیہ متدارکہ (ج)۔ قافیہ متراکبہ (د)۔ قافیہ متکاوسہ (ھ)۔ قافیہ مترادفہ

(الف)۔ قافیہ متواترہ:

---

(۱) فسادمذهب الأخفش: إجماع اهل العروض على أن فى القوافى يقال لها:"المتكاوس":وهى ما اجتمع فى آخرالبيت أربعة متحركات بين ساكنين، مثل قول الشاعر:

قَدْ جَبَرَ الدِّيْنَ الإِلَهُ فَجَبَرْ

قوله:"لَاهُ فَجَبَرْ":هوالقافية مع الساكن الذى قبل الهاء ، وهو الألف، فهذه كلمة وبعض آخرى، فيترتب على قول الأخفش ترك قافية المتكاوس، وهى موجودة بالإجماع، وتكون من كلمة ابداً-

فسادمذهب قطرب والفراء: قولهم:"قافية دليل على أنها ليست بالحرف، لأن العرف يقتضى أنه إذا قيل لك: أجمع قوافى"، أن تجمع كلماً ولاتجمع أحرفاً ،وأيضاً: يترتب عليه ترک بقية حروف القافية.(المرشد الوافی:۱۵۳)

(۲) المرشد الوافی:۱۵۵۔

(۳) المرشد الوافی:۱۵۳۔

(٤) العروض والقوافی:۱۱۶۔

(٥) کیونکہ ہر دو حرف ساکن مذکور کے درمیان یاتوایک حرف متحرک ہوگا، یادویاتین، یاچار۔ اوریاان کے درمیان کوئی حرف متحرک نہیں ہوگا۔ ان کی علاوہ اور کوئی صورت ممکن نہیں۔ پہلی صورت میں قافیہ متواتر، دوسری صورت میں متدارک، تیسری صورت میں متراکب، چوتھی صورت میں متکاوس اورپانچویں صورت میں مترادف کہلائے گا۔

قافیہ متواترہ وہ قافیہ ہے جس کے دونوں ساکنوں کے درمیان ایک حرف حرکت ہو، اس کو متواتر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں پے درپے حرکت اور سکون ہوتا ہے، جیسے:

جَرَاحَـــاتُ السِّـــنَانِ لَهَـــا الْتِئَـــامُ وَلَا يَلْتَـــامُ مَـــا جَـــرَحَ الْلِسَـــانُ

اس شعر میں قافیہ "سَانُوْ" ہے جو دو ساکنوں "الف" اور "واؤ" کے درمیان "ن" متحرک درمیان واقع ہے اور یہ کلمہ کا ایک حصہ ہے جو چار حروف پر مشتمل ہے[۱]۔

(ب)۔ قافیہ متدارکہ:

قافیہ متدارکہ وہ قافیہ ہے جس کے دونوں ساکنوں کے درمیان دو حرف متحرک ہوں، اس کو متدارک اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں دوسرا متحرک پہلے متحرک کے درپے ہوتا ہے، جیسے:

أَنَـــا النَّبِـــيُّ لاَ كَـــذِبْ أَنَـــا ابْـــنُ عَبْـــدِ الْمُطَّلِـــبْ

اس شعر میں قافیہ " مُطْطَلِبْ" ہے جو دو ساکنوں "طاء" اور "باء" کے درمیان دو حرف "طاء" اور "لام" متحرک ہیں اور یہ پورا کلمہ ہے جو پانچ حرفوں پر مشتمل ہے[۲]۔

(ج)۔ قافیہ متراکبہ:

قافیہ متراکبہ وہ قافیہ ہے جس کے دو ساکنوں کے درمیان تین حروف متحرک ہوں، اس کو متراکب اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں پے درپے حرکات ہوتے ہیں، گویا وہ ایک دوسرے پر سوار ہیں، جیسے:

لَا تُعَـــادِ النَّـــاسَ فِيْ أَوْطَـــانِهِمْ قَلَّـــمَا يُرْعَـــى غَرِيْـــبُ الْـــوَطَنِ

اس شعر میں قافیہ "بُلْوَطَنِيْ" ہے جو دو ساکنوں "لام" اور "ی" کے درمیان تین حروف "واو، طاء، نون" متحرک ہیں اور یہ ایک پورا کلمے اور کلمے کے ایک حصہ پر مشتمل ہے اور اس کے چھ حروف ہیں[۳]۔

(د)۔ قافیہ متکاوسہ:

قافیہ متکاوسہ وہ قافیہ ہے جس کے دونوں ساکنوں کے درمیان پے درپے چار حروف متحرک ہوں، متکاوس کے لغوی معنی اجتماع، ازدحام اور بھیڑ وہجوم کے ہیں اور چونکہ اس میں حرکات کی کثرت ہوتی ہے اس لیے اسے

---

(۱) القوافی للتنوخی: ۷۰، مذکرات فی العروض: ۳۲۶، المعجم المفصل: ۳۴۸۔
(۲) القوافی للتنوخی: ۷۰، مذکرات فی العروض: ۳۲۶، المعجم المفصل: ۳۴۸۔
(۳) القوافی للتنوخی: ۷۰، مذکرات فی العروض: ۳۲۷، المعجم المفصل: ۳۴۹۔

متکاوس کہتے ہیں، جیسے:

لَمَّـــا رَأَتْنِـــيْ أُمُّ عَمْـــرٍو صَـــدَقَتْ وَ مَنَعَتْنِـــيْ خَيْرَهَـــا وَ شَـــنِفَتْ

اس شعر میں قافیہ "هَاْ وَ شَنِفَتْ" ہے، یہ تین کلموں کا مجموعہ ہے اور سات حروف پر مشتمل ہے[1]۔

(ھ)۔ قافیہ مترادفہ:

قافیہ مترادفہ وہ قافیہ ہے جس کے دونوں ساکن ایک ساتھ جمع ہوں، اس کو مترادف اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں دو ساکن ایک دوسرے کے ردیف اور پے درپے ہوتے ہیں، جیسے:

هَـــذِهِ دَارُهُـــمْ أَقْفَـــرَتْ أَمْ زَبُـــوْرٌ مَحَتْهَـــا الـــدُّهُوْرْ

اس شعر میں "هُوْرْ" قافیہ ہے، یہ پورا کلمہ نہیں، بلکہ کلمہ کا ایک حصہ ہے اور یہ تین حروف پر مشتمل ہے[2]۔

۳۔ قواعد وفوائد:

قاعدہ نمبر ۱: قافیہ کی رعایت واجب ہے، کیونکہ اس سے شعر کی بنیاد مستحکم ہوتی ہے۔

قاعدہ نمبر ۲: امام خلیلؒ کے نزدیک قافیہ یا کلمہ کا ایک حصہ ہوگا، یا پورا کلمہ ہوگا، یا کلمہ کا ایک حصہ اور پورا کلمہ ہوگا، یا دو کلمے ہوں گے، یا دو کلمے اور ایک کلمہ کا حصہ ہوگا اور تین کلمے ہوں گے[3]۔

قاعدہ نمبر ۳: امام خلیلؒ کے مذہب کے مطابق قافیہ یا تین حروف ہوں گے جن میں دو ساکنوں سے پہلے ایک متحرک ہوگا، اس کو قافیہ مترادفہ کہتے ہیں۔ یا چار حروف ہوں گے، جن میں دو ساکنوں سے پہلے متحرک ہوگا اور درمیان میں بھی متحرک ہوگا، اس کو قافیہ متواترہ کہتے ہیں۔ یا پانچ حروف ہوں گے، جن میں دو ساکنوں سے پہلے متحرک ہوگا اور دونوں کے درمیان بھی متحرک ہوگا، اس کو قافیہ متدارکہ کہتے ہیں۔ یا چھے حروف ہوں گے، جن میں دو ساکنوں سے پہلے بھی متحرک ہوگا اور دونوں کے درمیان بھی تین حروف متحرک ہوں گے، اس کو قافیہ متراکبہ کہتے ہیں۔ یا سات حروف ہوں گے، جن میں دو ساکنوں سے پہلے بھی متحرک ہوگا اور دونوں ساکنوں کے درمیان چار حروف متحرک ہوں گے، اس کو قافیہ متکاوسہ کہتے ہیں[4]۔

---

(۱) القوافی للتنوخی: ۶۹، مذکرات فی العروض: ۳۲۷، المعجم المفصل: ۳۴۸۔
(۲) القوافی للتنوخی: ۶۹، مذکرات فی العروض: ۳۲۷، المعجم المفصل: ۳۴۸۔
(۳) المذکرات فی العروض: ۳۲۵۔
(۴) مذکرات فی العروض: ۳۲۵۔

قاعدہ نمبر۴: امام اخفشؒ کلمات متشابہ کو جو آخر ابیات میں واقع ہوتے ہیں قوافی کہتے ہیں، لیکن امام اخفش کے علاوہ دیگر حضرات صرف روی کو قافیہ قرار دیا ہے جو قافیہ کا حرف اصلی اور غیر متبدل ہوتا ہے، مگر امام خلیل اور بعض دیگر عروضیین نے بنظر دقیق قافیہ کو محدود کیا ہے ان حروف وحرکات میں جو آخر کے حرف ساکن سے پہلے بفاصلہ یا بے فاصلہ حرف ساکن مع حرکت ما قبل تک ماخوذ ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساکن مقدم کے ما قبل کی حرکت تو جزء قافیہ ہے، لیکن وہ حرفِ متحرک جس پر یہ حرکت قائم ہے قافیہ میں داخل نہیں، یہی قطرب نحوی کا مذہب ہے، مگر علامہ سکاکیؒ کا مذہب یہ ہے کہ ساکن مقدم سے پہلا حرف مع اپنی حرکت کے قافیہ میں شمار ہوتا ہے اور اگر آخر بیت میں دو حرف ساکن واقع ہوں تو وہ ہر دو حرف مع اپنے ما قبل کی حرکت کے قافیہ ہوں گے[(۱)]۔

قاعدہ نمبر۵: قافیہ مترادفہ حجم کے اعتبار سے سب سے چھوٹا قافیہ ہے اور متکاوسہ سب سے بڑا قافیہ ہے۔

قاعدہ نمبر۶: متکاوس قافیہ عربی میں شاذ و نادر واقع ہے[(۲)]۔

قاعدہ نمبر۷: قافیہ مترادفہ کا آخری ساکن یا الف ہوگا، یا واو ما قبل مضموم ہوگا اور یا یاء ما قبل مکسور ہوگا[(۳)]۔

قاعدہ نمبر۸: قافیہ مترادفہ کے آخر میں شاذ و نادر حروف لین ہوتے ہیں۔

قاعدہ نمبر۹: اگر قافیہ مترادفہ کے آخر میں حروف لین ہوں تو اس اسے مصمت کہتے ہیں[(۴)]۔

قاعدہ نمبر۱۰: یہ ضروری نہیں کہ ہر قصیدہ صرف ایک قافیہ پر مشتمل ہو، بلکہ ایک قصیدہ میں قافیہ متدارکہ اور متراکبہ جمع ہوسکتے ہیں اور متدارکہ اور متراکبہ کیساتھ متکاوسہ بھی جمع ہوسکتا ہے۔

۴۔ تمرین:

(الف)۔ قافیہ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں۔

(ب)۔ قافیہ کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

(ج)۔ قافیہ کی اصطلاحی تعریف میں کتنی مذاہب ہیں؟

(د)۔ امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ کی تعریف کے مطابق قافیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ھ)۔ درج ذیل اشعار میں قافیہ کی نشاندہی کریں، نیز قافیہ کی اقسام میں سے کونسی قسم ہے؟

---

(۱) العروض والقوافی: ۱۱۵-۱۱۶۔
(۲) المعجم المفصل: ۳۴۹۔
(۳) المعجم المفصل: ۳۴۸۔
(۴) المعجم المفصل: ۳۴۸۔

*يَهُوَّنُ عَلَيْنَا أَنْ تُصَابَ جُسُوْمُنَا   وَتَسْلَمُ أَعْرَاضُ لَنَا وَعُقُوْلُ
*وَمَنْ يَكُ ذَا فَضْلٍ فَيَبْخَلْ بِفَضْلِهِ   عَلَى قَوْمِه يُسْتَغْنَ عَنْهُ وَ يُذْمَمأَنْتَ
*يَا صَاحِبَ الدُّنْيًا المُحِبُّ لَهَا   الذِّيْ لَا يَنْقَضِيْ تَعَبُهْ
*وَمَا نَزَلْتُ مِن المَكْرُوه مَنْزِلَةً   إلاَّ وَثِقْتُ بِأَنْ أَلقَى لَهَا فَرَجاً
*حَمِدْتُ إلهي بَعْدَ عُرْوَةَ إذْ نَجَاخِرَاشٌ   وَبَعْضُ الشَّرِّ أَهْوَنُ مِنْ بَعْضِ
*إِنَّ ابْنَ مِيَّادَةَ لَبَّاسُ الحُلَلْ   أَمَرُّ مِنْ مُرٍّ وَأَحْلَى مِنْ عَسَلْ
*مَنْ عَائِدي اللَّيْلَةَ أَمْ مَنْ نَصِيحْ   بِتُّ بِهَمّ فَفُؤَادِي قَرِيحْ
*قد جَبَرَ الدِّينَ الإلهُ فَجَبَرَه   هَلاّ سَأَلْتَ طَلَلاً وَحَمَا
*يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذْعٌ   أَخُبُّ فِيْهَا وَأَضَعُ
*الشَّعْرُ صَعْبٌ وَطَوِيْلٌ سُلَّمُه   إذَا ارْتَقَى فِيْهِ الذِّيْ لَا يَعْلَمُهْ
*لَا تَلْتَمِسْ وَصْلَةً مِنْ مُخْلِفٍ   وَلَا تَكُنْ طَالِباً مَا لَا يُنَالُ

فصلِ دوم: حروف قافیہ

ا۔ حروفِ قافیہ:

حروف قافیہ (جنہیں متقدمین لوازم قافیہ کہتے ہیں) کی چھے قسمیں ہیں:

(الف)۔ روی (ب)۔ وصل (ج)۔ خروج (د)۔ رِدف (ھ)۔ تاسیس (و)۔ دخیل۔

(الف)۔ روی:

روی وہ لازم التکرار حرف ہے جس پر قصیدے کی بناء ہو اور اس کی طرف قصیدہ منسوب ہو، یہی وجہ ہے کہ جو قصیدہ اپنے قافیہ کی طرف منسوب ہوتا ہے اسے حرف روی سے منسوب کیا جاتا ہے، اگر قصیدہ کا حرف روی الف ہو تو اس قصیدے کو الفیہ، اگر دال ہو تو دالیہ اور اگر لام ہو تو لامیہ کہتے ہیں، جیسے:

وَمَنْ لَمْ يَذُدْ عَنْ حَوْضِهِ بِسَلَاحِه يُهَدَّم وَمَن لا يظلِم النّاسَ يُظْلَمِ
وَمَن يغترِبْ يَحْسِبْ عدُوًّا صَديقَهُ وَمَنْ لَمْ يُكَرِّمْ نَفْسَهُ لَمْ يكرَّمِ

ان اشعار میں "يُظْلَمِي" اور "يكرَّمِي" قافیہ ہے اور حرف میم روی ہے۔

روی کی وجہ تسمیہ میں مختلف اقوال ہیں: بعض حضرات فرماتے ہیں کہ روی "رواء" سے مشتق ہے، "رواء" کے معنی رسی کے ہیں، جس طرح رسی کو بٹنے میں اس کے اجزاء کو باہم جمع کیا جاتا ہے اسی طرح یہ حرف ابیات کو ایک قافیہ میں جمع کرتا ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ "رویت المتاع علی البعیر" سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں: "میں نے اونٹ پر بوجھ لاد کر اس کو رسی سے کس دیا"۔ اس رسی کو جس سے بوجھ کسا کرتے ہیں "رِواء" کہتے ہیں اور روی اسی لفظ سے ماخوذ ہے، گویا جس طرح رسی سے بوجھ اور کجاوے کو باندھ دیا جاتا ہے اسی طرح روی سے قصیدے کے حروف کو باندھ دیا جاتا ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ روی کثیر اور شیریں پانی کو کہتے ہیں اور چونکہ یہ حرف بھی شعر کی آبداری اور رونق کا موجب ہوتا ہے، اس لیے اس کو روی کہتے ہیں۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ روی "رویت" سے مشتق ہے جس کے معنی سوچ و بچار کرنے کے ہیں، چونکہ شاعر بھی سب سے پہلے قافیہ کے لیے اس حرف کو سوچ لیتا ہے اس لیے اس کو روی کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ روی "روایت" سے مشتق ہے جس کے معنی جمع کرنے اور حفاظت کرنے کے ہیں تو روی بھی ابیات کو جمع کرتا ہے اور ان کی حفاظت کرتا ہے [1]۔

(ب)۔ وصل:

---

(۱) دیکھئے: المعجم المفصل: ۳۵۲، العروض والقوافی: ۱۱۸-۱۱۹، مذکرات فی العروض: ۳۲۸۔

وصل وہ حرفِ لین (واوٗ، الف، یاء) ہے جو حرکت روی کے اشباع (کھینچنے) سے پیدا ہو۔ یا وہ "ہا" ہے جو روی کے بعد آئے۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ حرکتیں تین ہیں: ضمہ، فتحہ، کسرہ۔ ان تو کھینچنے سے تین حروف ہی بن سکتے ہیں، فتحہ کو کھینچنے سے "الف"، ضمہ کو کھینچنے سے "واوٗ" اور کسرہ کو کھینچنے سے "یاء" بنتی ہے اور اسی طرح "ہاء" کی کل چار صورتیں ہیں:

۱۔ وہ "ہاء" جو حرف روی کیساتھ ملی ہوئی ہو، ساکن ہو۔

۲۔ وہ "ہاء" جو حرف روی کیساتھ ملی ہوئی ہو، متحرکہ مفتوحہ ہو۔

۳۔ وہ "ہاء" جو حرف روی کیساتھ ملی ہوئی ہو مضمومہ ہو۔

۴۔ وہ "ہاء" جو حرف روی کیساتھ ملی ہوئی ہو، مکسور ہو۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ وصل کی کل سات صورتیں ہیں:

۱۔ حرف وصل "الف" کے بعد واقع ہو، یعنی روی کے حرف پر فتحہ ہو اور اس کو کھینچنے سے "الف" پیدا ہو، جیسے:

أَقِــلِّي اللَّــوْمَ عَــاذِلُ وَالعِتَــابْ   وَقُــولِي إِنْ أَصَـبْتُ لَقَــدْ أَصَــابْا

اس شعر میں "أَصَابْا" قافیہ ہے، "باء" حرف روی ہے اور "باء" کی حرکت کو کھینچنے سے جو "الف" پیدا ہوا ہے وہ وصل ہے، یعنی "الف" اشباع وصل ہے۔

۲۔ حرف وصل "واوٗ" کے بعد واقع ہو، یعنی روی کے حرف پر ضمہ ہو اور اس کو کھینچنے سے "واوٗ" پیدا ہو، جیسے:

لَا تَغْفُلُــــنَّ فَــــإِنَّمَا   آجَـــالُكُمْ نَفْــــسٌ يُعَـــدُّ

اس شعر میں "يُعَدْدُوْ" قافیہ ہے، "دال" روی ہے اور "دال" کی حرکت کو کھینچنے سے جو "واوٗ" پیدا ہوا ہے وہ وصل ہے، یعنی "واوٗ" اشباع وصل ہے[1]۔

۳۔ حرف وصل "یاء" کسرہ کے بعد واقع ہو، یعنی حرف روی پر کسرہ ہو اور اس کسرہ کو کھینچنے سے "یاء" پیدا ہو، جیسے:

أَغَـرَّكِ مِنِّـيْ أَنَّ حُبَّـكِ قَـاتِلِي   وَأَنَّـكِ مَهْـمَا تَـأْمُرِي الْقَلْـبَ يَفْعَـلِ

اس شعر میں "يَفْعَلِ" قافیہ ہے، "لام" حرف روی ہے اور "لام" کی حرکت کو کھینچنے سے جو "یاء" پیدا ہوا ہے وہ وصل ہے، یعنی "یاء" اشباع وصل ہے۔

۴۔ حرف وصل "ہاء" جو ساکن ہو، جیسے:

---

(۱) اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۹۲-۹۳، مذکرات فی العروض: ۳۲۹۔

وَقَفْتُ عَلَى رَبْعٍ لِمَيَّةَ نَاقَتِي فَمَا زِلْتُ أَبْكِيْ حَوْلَهُ وَ أُخَاطِبُهُ

اس شعر میں "خَاطِبُهُ" قافیہ ہے، "باء" حرف روی ہے اور "ہا" ساکنہ وصل ہے۔

۵۔ حرف وصل "ہاء" جو متحرک مفتوح ہو، جیسے:

يُوْشِكُ مَنْ فَرَّ مِنْ مَنِيَّتِهِ فِيْ بَعْضِ غِرَّاتِهِ يُوَافِقُهَا

اس شعر میں "وَافِقُهَا" قافیہ ہے، "قاف" حرف روی ہے اور "ہا" متحرک مفتوح وصل ہے۔

۶۔ حرف وصل "ہاء" جو متحرک مضموم ہو، جیسے:

فَيَا لَائِمِيْ دَعْنِي أُغَالِي فَقِيْمَةُ كلِّ النَّاسِ مَا يُحْسِنُوْنَهُ

اس شعر میں "نُوْنَهُوْ" قافیہ ہے، "ن" حرف روی ہے اور "ہاء" متحرک مضموم وصل ہے۔

۷۔ حرفِ وصل "ہاء" جو متحرک مکسور ہو، جیسے:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

اس شعر میں "نَعْلِهِيْ" قافیہ ہے، "لام" حرف روی ہے اور "هِي" وصل ہے[1]۔

(ج)۔خروج:

خروج وہ حرف ہے جو "ہاءِ" وصل کے حرکت کو کھینچنے سے پیدا ہو اور یہ "الف" ہو سکتا ہے، "واوَ" ہو سکتا ہے اور "یاء" ہو سکتی ہے۔ اس کو خروج اس لیے کہتے ہیں کہ یہ وصل سے بھی تجاوز کر کے باہر نکل جاتا ہے۔

۱۔ "واوَ" کی مثال، جیسے:

وَ أَشْرَفُ النَّاسِ أَهْلُ الحُبِّ مَنْزِلَةً وَ أَشْرَفُ الحُبِّ مَا عَفَّتْ سَرَائِرُهُ

اس شعر میں "رَائِرُهُوْ" قافیہ ہے، "راء" حرف روی ہے، "ہاء" وصل ہے اور "واوَ" خروج ہے۔

۲۔ "الف" کی مثال، جیسے:

مَا أَحْسَنَ الدُّنْيَا وَ إِقْبَالَهَا إِذَا أَطَاعَ اللهَ مَنْ نَالَهَا

اس شعر میں "نَالَهَا" قافیہ ہے، "لام" حرف روی ہے، "ہاء" وصل ہے اور "الف" خروج ہے۔

۳۔ "یاء" کی مثال، جیسے:

---

[1] اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۹۲-۹۳، مذکرات فی العروض: ۳۲۹۔

إذا كُنْـتَ فِي حَاجَـةٍ مُرْسِـلاً فَأَرْسِـلْ لَبِيبـاً وَلاَ تُوصِـهِ
وَإِنْ بَـابُ أَمْرٍ عَلَيْـكَ الْتَـوَى فَشَـاوِرْ حَكِـيماً وَلاَ تَعْصِـهِ

پہلے شعر میں "تُوصِهِيْ" قافیہ ہے، "صاد" حرف روی ہے، "ہاء" وصل ہے اور "یاء" خروج ہے اور دوسرے شعر میں "تَعْصِهِيْ" قافیہ ہے، "صاد" حرف روی ہے اور "ہاء" وصل ہے اور "یاء" خروج ہے[1]۔

(د)۔رِدف:

رِدف وہ حرف مدہ یالین ہے جوروی سے پہلے بلا فصل واقع ہو، خواہ روی مقید (ساکن) ہو یا مطلق (متحرک)۔ اس کو رِدف اس لیے کہتے ہیں کہ یہ ردیف کی مانند ہوتا ہے کہ جس طرح ردیف راکب کے کیساتھ ہوتا ہے اسی طرح یہ روی کیساتھ ہوتا ہے، اگر یہ الف ہو تو تمام اشعار میں لازمی طور پر آئے گا اور اگر "واؤ" اور "یاء" ہو تو تمام اشعار میں اس کا آنا جائز ہے اور اس کی پانچ صورتیں ہیں:

پہلی صورت "الف" کی جو روی ساکن (مقید) سے پہلے بلا فصل واقع ہو، جیسے:

قَـدْ رَفَعْنَـا رِايَـةً لِلْمَكْرُمَـاتْ فِيْ سَـبِيْلِ الله لَا نَخْشَـى الْمُـمَاتْ

اس شعر میں "مَاتْ" قافیہ ہے، "تاء" حرف روی ہے اور "الف" رِدف ہے۔

دوسری صورت "الف" کی جو روی متحرک (مطلق) سے پہلے بلا فصل واقع ہو، جیسے:

تَحَـنَّنْ عَـلَيَّ هَـداكَ الْمَلِيْـكُ فَـإِنَّ لِكُـلِّ مَقَـام مَقَـالَا

اس شعر میں "قَالَا" قافیہ ہے، "لام" حرف روی ہے، اس سے پہلے "الف" ردف ہے اور اس کے بعد کا "الف" وصل کا ہے[2]۔

تیسری صورت "واؤ" اور "یاء" کی جو روی ساکن (مقید) سے پہلے بلا فصل واقع ہو۔ "واؤ" اور "یاء" دونوں ایک قصیدہ میں جمع ہوتے ہیں، جیسے:

تَهُـزُّ الْوُجُـوْدَ تُبَاشِـيْرُهَا كَـمَا هَـزَّ مِـنْ وَالِدَيْـهِ الْوَلِيْـدْ
وَيَغْشَـى الـدُّنَا مِـنْ حُلَاهَـا سِـنِيٌّ أَضَـاءَ لَنَـا كُـلَّ حَـالٍ نَضِـيْدْ
مِـنَ الْمَـوْجِ مُلْتَمِـعٌ مِـثْلَمَا تَحَلَّـتْ نُحُـوْرُ الـدُّمِيْ بِالْعُقُوْدْ

---

[1] اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۱۰۴، مذکرات فی العروض: ۳۳۱۔
[2] مذکرات فی العروض: ۳۳۳۔

ان اشعار میں روی "دال" ہے، پہلے اور دوسرے شعر میں "یاء" اور تیسرے میں "واؤ" رِدف ہے۔
چوتھی صورت "واؤ" اور "یاء" کی جو روی متحرک (مطلق) سے پہلے بلا فصل واقع ہو، جیسے:

كُـــلُّ ذِيْ غِيْبَـــةٍ يَـــؤُوْبُ وَ غَائِـــبُ الْمُـــوْتِ لَا يَـــؤُوْبُ
مَـــنْ سَـــأَلَ النَّـــاسَ يَحْرِمُـــوْهُ وَسَـــــــائِلُ اللهِ لَا يَخِيْـــــــبُ

پہلے شعر میں "ؤُوْبُوْ" قافیہ ہے، "باء" حرف روی ہے اور اس سے پہلے "واؤ" ردف اور بعد کا "واؤ" وصل کا ہے اور دوسرے شعر میں "خِيْبُوْ" قافیہ ہے، "باء" حرف روی ہے، اس کے بعد "واؤ" وصل کا ہے اور اس سے پہلے "یاء" ردف کی ہے۔
پانچویں صورت "واؤ" اور "یاء" حروف لین کی جو روی سے پہلے بلا فصل واقع ہو، جیسے:

يَأَيُّهَـــا الْخَـــارِجُ مِـــنْ بَيْتِـــهِ وَهَارِبـــاً مِـــنْ شِـــدَّةِ الْخَـــوْفِ
ضَـــيْفُكَ قَـــدْ جَـــاءَ بِـــزَادٍ لَـــهُ فَـــارْجِعْ تَكُـــنْ ضَـــيْفاً عِـــلَى الضَّـــيْفِ

پہلے شعر میں "خَوْفِي" قافیہ ہے، "فاء" روی ہے اور اس سے پہلے "واؤ" ردف ہے اور "یاء" وصل کی ہے اور دوسرے شعر میں "ضَيْفِيْ" قافیہ ہے، "فاء" روی ہے، اس کے بعد "یاء" وصل کی ہے اور اس سے پہلے "یاء" ردف کی ہے[۱]۔

(ھ)۔ تاسیس:

تاسیس وہ "الف" ہے کہ اس "الف" اور حرف روی کے درمیان کوئی اور حرف ہو، اس کو تاسیس اس لیے کہتے ہیں کہ تاسیس "اساس" سے مشتق ہے جس کے معنی بنیاد کے ہیں، چونکہ قافیہ کی بنیاد اسی حرف پر رکھی جاتی ہے اور اس سے پہلا حرف قافیہ میں داخل نہیں سمجھا جاتا ہے اس لیے اسے تاسیس کہتے ہیں۔

تاسیس کی تین صورتیں ہیں[۲]:

پہلی صورت یہ ہے کہ "الف" تاسیس حرف روی میں داخل ہو، جیسے:

عَلَى قَدْرِ أَهْلِ الْعَزْمِ تَأْتِي الْعَزَائِمُ وَتَـــأْتِيْ عَـــلَى قَـــدْرِ الْكِـــرَامِ الْمُكَـــارِمُ
وَتَعْظُمُ فِيْ عَيْنِ الصَّغِيرِ صِغَارُهَا وَتَصْـــغُرُ فِيْ عَـــيْنِ العَظِـــيمِ الْعَظَـــائِمُ

---

(۱) المذکرات فی العروض: ۳۳۳۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۳۳۴۔

پہلے شعر میں "کَارِمُوْ" قافیہ ہے، "الف" تاسیس کا ہے جو اسی کلمہ میں ہے، "راء" دخیل ہے، "میم" حرف روی ہے اور "واؤ" وصل ہے اور دوسرے شعر میں "طَائِمُوْ" قافیہ ہے، "الف" تاسیس ہے، جو اسی کلمہ میں ہے، "ہمزہ" دخیل ہے، "میم" حرف روی ہے اور "واؤ" وصل ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر حرف روی ضمیر ہو تو پھر حرف تاسیس اس کلمہ میں نہیں ہو گا، بلکہ اس سے ماقبل کلمہ میں ہو گا، جیسے:

أَلَا لَا تَلُوْمَانِيْ كَفَى اللَّومَ مَا بِيَا وَمَا لَكُمَا فِي اللَّومِ خَيْرٌ وَلَا لِيَا
أَلَمْ تَعْلَمَا أَنَّ الْمَلَامَةَ نَفْعُهَا قَلِيْلٌ وَمَا لَوْمِي أَخِيْ مِنْ شَمَالِيَا

پہلے شعر میں "لَا لِيَا" قافیہ ہے، "ی" حرف روی ہے اور "لا" کا "الف" تاسیس کا ہے، یہاں "لی" ضمیر ہے اور "لا" کا "الف" اس سے ماقبل دوسرے کلمہ میں ہے اور "لی" کو "لیا" حرکت کھینچنے کی وجہ سے پڑھا جارہا ہے، اسی طرح دوسرے شعر میں "شَمَالِيَا" قافیہ ہے، "ی" حرف روی ہے اور "شَمَا" میں "الف" تاسیس کا ہے، یہاں "لی" ضمیر ہے اور "شَمَا" کا "الف" اس سے ماقبل دوسرے کلمہ میں ہے اور "لی" کو "لیا" حرکت کھینچنے کی وجہ سے پڑھا جارہا ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ "الف" تاسیس حرف روی کے ایک حصہ میں ہو، جیسے:

فَإِنْ شِئْتُمَا أُلْقِحْتُمَا أَوْ نُتِجْتُمَا إِنْ وَإِنْ شِئْتُمَا مِثْلاً بِمِثْلٍ كَمَا هُمَا
كَانَ عَقْلاً فَاعْقِلَا لِأَخِيْكُمَا بَنَاتِ مَخَاضٍ وَالْفِصَالَ الْمُقَادِمَا

پہلے شعر میں "مَا هُمَا" قافیہ ہے، یہ "ما" اور "ہما" دونوں سے مل کر قافیہ بنے گا اور "ما" کا "الف" کلمہ روی کے ایک حصہ میں ہے۔ "ہما" کی "میم" روی اور "ہما" سے پہلے "ما" کا "الف" تاسیس ہے۔

(و)۔ دخیل:

دخیل وہ حرف متحرک ہے جو تاسیس اور روی کے درمیان واقع ہو۔ چونکہ یہ تاسیس اور روی کے درمیان واقع ہوتا ہے اس لیے اسے دخیل کہتے ہیں، جیسے:

لَعَلَّ انْحِدَارَ الدَّمْعِ يُعقِبُ رَاحَةً مِنَ الوَجْدِ أَوْ يَشْفِيْ نَجِيَّ البَلَابِلِ

اس شعر میں "باء" دخیل ہے، جو "الف" تاسیس اور "لام" حرف روی کے درمیان واقع ہے۔

دخیل کے لیے یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی حرف پورے قصیدہ میں مکرر آئے، بلکہ حرف دخیل بدل سکتا ہے، لیکن اس کی حرکت کا پورے قصیدے میں ایک ہونا ضروری ہے، جیسے متنبی کا شعر ہے۔

وَ هُمْ يُحْسِنُونَ الْعَفْوَ عَنْ كُلِّ مُذْنِبٍ وَ يَحْتَمِلُوْنَ الْغُرْمَ عَنْ كُلِّ غَارِمِ
حَيِيُّوْنَ إِلَّا أَنَّهُمْ فِيْ نِزَالِهِمْ أَقَلُّ حَيَاءً مِنْ شِفَارِ الصَّوَارِمِ
وَ لَوْ لَا احْتِقَارُ الْأُسْدِ شَبَّهْتُهَا بِهِمْ وَلَكِنَّهَا مَعْدُوْدَةٌ فِي الْبَهَائِمِ
سَرَى النَّوْمُ عَنِّي فِيْ سُرَايَ إِلَى الَّذِيْ صَنَائِعُهُ تَسْرِيْ إِلَى كُلِّ نَائِمِ

ان اشعار میں "غَارِمِيْ، وَارِمِيْ، هَائِمِيْ، نَائِمِيْ" قافیہ ہے، "میم" روی ہے، "یاء" وصل ہے اور "الف" تاسیس کا ہے، یہاں "راء" اور "ہمزہ" دخیل ہیں، اگرچہ یہاں حروف مختلف ہیں ایک "راء" اور دوسرا "ہمزہ" ہے، لیکن حرکت سب کی ایک ہی ہے [۱]۔

۲۔ قواعد و فوائد:

قاعدہ نمبر ۱: متقدمین کہتے ہیں کہ لوازم قافیہ چھے حروف اور چھے حرکات ہیں، چھے حروف تو روی، وصل، خروج، ردف، تاسیس اور دخیل ہیں اور حرکات اطلاق، حذو، رس، اشباع، توجیہ اور نفاذ ہیں [۲]۔

قاعدہ نمبر ۲: اطلاق کو مجریٰ بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۳: روی کا ذکر دیگر حروف سے پہلے اس لیے ضروری ہے کہ روی باآنکہ پہلے تین حروف کے بعد واقع ہوتا ہے، لیکن قافیہ کا حرف اصلی یہی سمجھا جاتا ہے اور اس کا مکرر لانا واجب ہے برخلاف دیگر حروف کے کہ وہ قافیہ کے لیے لازم نہیں۔ اگر روی نہ ہو تو قافیہ مفقود ہوگا، لیکن اگر دیگر حروف نہ بھی ہوں تو قافیہ صحیح سمجھا جاتا ہے [۳]۔

قاعدہ نمبر ۴: حرفِ روی اگر ساکن ہو تو اسے مقید کہتے ہیں اور اگر متحرک ہو تو اسے مطلق کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۵: جس حرف روی کے حرکت کھینچنے سے "واؤ، الف، یاء" بنے تو اسے روی مطلق کہتے ہیں اور جو حرف روی ساکن ہو اسے مقید کہتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۶: تمام حروف تہجی روی بن سکتے ہیں، سوائے ان حروف کہ جو کلمہ کے بناء میں زائد ہو وہ روی نہیں بن

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۳۳۴۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۳۲۸۔
(۳) العروض والقوافی: ۱۱۸۔

سکتے[۱]۔

قاعدہ نمبر۷: اگر روی اور "الف" تاسیس کے درمیان ایک سے زیادہ حروف ہو تو اسے "الف" تاسیس کا نہیں کہا جائے گا[۲]۔

قاعدہ نمبر۸: "الف" تاسیس حرف روی سے ہونا ضروری ہے دوسرے کلمہ سے صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب روی ضمیر یا ضمیر کا جزء ہو۔

قاعدہ نمبر۹: رِدف اور تاسیس دونوں حروف مدہ ہیں جو روی سے پہلے واقع ہوتے ہیں، لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ ردف اور روی کے درمیان کوئی حرف نہیں ہوتا اور جب کہ تاسیس اور روی کے درمیان ایک حرف متحرک ہوتا ہے جسے دخیل کہتے ہیں[۳]۔

قاعدہ نمبر۱۰: ردف تاسیس کیساتھ جمع نہیں ہو سکتا، کیونکہ دونوں ساکن ہے اس سے اجتماع ساکنین لازم آتا ہے۔

قاعدہ نمبر۱۱: وصل بیت میں ضروری نہیں، لیکن اگر ایک بیت میں پایا گیا تو پھر پورے قصیدہ میں اس کا التزام ضروری ہے۔

قاعدہ نمبر۱۲: علماء قوافی کا اس بات پر اتفاق ہے کہ چار حروف ایسے ہیں جو بلا اختلاف وصل کے لیے آتے ہیں، جن میں تین حروف مدہ (واؤ، الف، یاء) اور ایک حرف "ہا" ہے اور "ہا" وصل کے لیے اس لیے آتی ہے کہ اس کی حروف مدہ کیساتھ صوت اور مخرج میں مشابہت ہے[۴]۔

قاعدہ نمبر۱۳: اہل علم کا اس میں اختلاف ہے کہ "تاء" تانیث، "کاف" خطابیہ اور "میم" متصلہ بالضمائر وصل کے لیے آتا ہے یا نہیں، بعض جواز اور بعض عدم جواز کے قائل ہیں۔

قاعدہ نمبر۱۴: نون تاکید خفیفہ، ہمزہ ساکنہ (جو "الف" وقف سے بدل ہو) روی اور وصل کے لیے نہیں آسکتے[۵]۔

۳۔ تمرین:

(الف)۔ حروف قافیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ب)۔ روی کی تعریف اور اس کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۳۲۸۔

(۲) مذکرات فی العروض: ۳۳۳۔

(۳) مذکرات فی العروض: ۳۳۳۔

(٤) المعجم المفصل: ۳۵۳۔

(٥) المعجم المفصل: ۳۵۳۔

(ج)۔ وصل کی تعریف اوراس کی صورتیں بیان کریں۔
(د)۔ روف کی تعریف کریں، نیز ردف کی کتنی قسمیں ہیں؟
(ھ)۔ تاسیس اور دخیل کی تعریف کریں۔
(و)۔ درج ذیل اشعار میں حروف قافیہ کی تعیین کیجیے۔

*إذا قــلَّ مــال المــرء قــلَّ صــديقُه — وأومــتْ إليـهِ بـالعيوبِ الأصـابعُ
*أَيُّهـــا القُلْـــبُ لا تَـــدَعْ ذِكْـــرَكَ المَ — وْتَ وَأيْقِـــنْ بِـــمَا يَنُوبُـــكَ مِنْـــه
*إنَّ فِي المَـــوْتِ عِـــبْرَةً واتِّعَاظـــاً — فـازجُرِ القَلْـبَ عـن هَـواكَ وَدَعْـهُ
*اليــومَ يَبْــدُو بَعْضُــهَ أَو كُلُّــهُ — وَمَـــا مِنْـــهُ فَـــلاَ أَحِلُّـــهُ
*مَــنْ لَمْ يَمُــتْ عَبْطَــةً يَمُــتْ هَرَمــاً — لِلمَــوْتِ كَــاسٌ وَالمَـرْءُ ذَايِقُهَــا
*أَمْوَالُنَــا لِــذَوِي المِـيرَاثِ نُجْمَعُهــا — وَدُورُنــا لِخَـرَابِ الـدَّهْرِ نَبْنِيهــا
*وقَــدْ يُعْجِــبُ المَـرْءَ طُــولُ البَقَــا — وَلَمَّـــا يَـــزال يَحُـــوطُ الحَيَـــا
*وَيَلْحَــــقُ أَبنــــاؤُهُ كُلُّهــــم — وَيُـــدْرِكُ حَاجَتَـــه كُلُّهَـــا
*قِفِي قَبْلَ وَشْـكِ البَيْنِ يا ابنةَ مَالَـكٍ — وَعُــوجِي عَلَيْنَــا مِــنْ صُــدُورِ
*لَـئِن كُنْتَ لا تَـدْرِي مَتى أنْتَ مَيِّتٌ — فإنَّــكَ تَـدْرِي أَنَّ غايَتَـكَ المَـوتُ
*وَلَــو أَنَّنــي أَسْــعَى لأدنــى مَعِيْشَــةٍ — كَفَـانِي وَلَمْ أَطْلُـب قلُيـلٌ مِـنَ المَـالِ
*عَفَــتِ الــدِّيَارُ مَحَلُّهَــا فَمُقَامُهَــا — بِمِنــىً تَأَبَّــدَ غُولُهَــا فَرِجَامُهَــا
*أَلا نَـــادِ فِي آثَـــارِهِنَّ الغَوَانِيَـــا — جَمالِكِ سُقِينَ سِمَاما ما لَهُنَّ وَمالِيَا

فصلِ سوم: حرکاتِ حروفِ قافیہ

ا۔ حرکاتِ حرفِ قافیہ:

شاعر پہلے شعر میں جو حرکات لائے تو آخری اشعار تک اسی طرح حرکات لانے کا التزام کرے گا، اسے حرکاتِ قافیہ کہتے ہیں، حرکاتِ قافیہ کی چھ قسمیں ہیں:

(الف)۔ مجری (ب)۔ نفاذ (ج)۔ حذو (د)۔ رس (ھ)۔ اشباع (و)۔ توجیہ۔

(الف)۔ مجری:

مجری (بفتح المیم) روی مطلق کی حرکت کو کہتے ہیں، روی مطلق وہ متحرک حرف ہے جس کے بعد الف ہو۔ چونکہ حرف روی متحرک ہونے کی وجہ سے جریان حاصل کرتا ہے، اس لیے اسے مجریٰ کہتے ہیں، پھر اس کی تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت مجریٰ بالضم کی ہے کہ اگر قافیہ کے آخر میں ضمہ ہو تو اس سے "واوَ" پیدا ہو گا، جیسے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ابو سفیان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا:

أَلَا أَبْلِغْ أَبَا سُفْيَانَ عَنِّي مُغَلْغَلَةً. فَقَدْ بَرِحَ الْخَفَاءُ
بِأَنَّ سُيُوفَنَا تَرَكَتْكَ عَبْدًا وَعَبْدَ الدَّارِ سَادَتُهَا الْإِمَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
أَتَهْجُوهُ وَلَسْتَ لَهُ بِكُفْءٍ فَشَرُّكُمَا لِخَيْرِكُمَا الْفِدَاءُ
هَجَوْتَ مُبَارَكًا بَرًّا حَنِيفًا أَمِينَ اللهِ شَيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
أَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللهِ مِنْكُمْ وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ
فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
لِسَانِي صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيهِ وَبَحْرِي لَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ[1]

ان اشعار میں "ہمزہ" روی مطلق ہے، اس کی حرکت "ضمہ" مجریٰ ہے اور یہ تمام اشعار میں ہے اس لیے کہ اس کا التزام تمام اشعار میں ضروری ہے۔

دوسری صورت مجریٰ بالفتح کی ہے کہ اگر قافیہ کے آخر میں فتحہ ہے تو اس سے "الف" پیدا ہو گا، جیسے متنبی کے یہ اشعار ہیں۔

(۱) البدایۃ والنہایۃ: ۶/ ۵۹۲-۵۹۳۔

وَمَا الشِّعْرُ إِلا مِنْ رُوَاةِ قَصَائِدِي
إذَا قُلْتُ شِعْرًا أَصْبحَ الدَّهرُ مُنْشِدًا
فَسَارَ بِهِ مَنْ لا يَسِيرُ مُشَمّرًا
وغَنَّى بِه مَنْ لا يُغَنِّي مُغَرِّدًا
وَمَا الدَّهرُ إلا مِنْ رواه قَصَائِدِي
إِذَا قُلْتُ شِعْرًا أَصْبَحَ الدَّهْرُ مُنْشِدَا
فَسَارَ بِهِ مَنْ لَا يَسِيْرُ مُشَمِّرًا
وَغَنَّى بَعْدَ مَنْ لَا يُغَنّي مُغَرِّدَا
أجزْنِي إِذَا أَنْشَدْتُ شِعْرًا فَإِنَّهُ
بِشِعْرِي أَتَاكَ المَادِحُوْنَ مُرَدَّدَا
وَدَعْ كُلّ صَوْتٍ غَيْرَ صَوْتِي فَإِنَّنِي
أَنَّا الصَّائِحُ المحكي وَالآخَرُ الصَّدَا
تَرَكْتُ السَّرَى خَلْفِي لِمَنْ قَلَّ مَالُهُ
وَأَنْعَلْتُ أَفْرَاسِي بِنعْمَاكَ عَسْجَدَا
وَقَيَّدْتُ نَفْسِي فِي ذُرَاكَ مَحَبَّةً
وَمِنْ وَجَدَ الإِحْسَان قَيْدًا تَقَيَّدَا
إِذَا سَأَلَ إِنْسَانٌ أَيَّامَهُ الغِنَى
وَكُنْتُ عَلَى بُعْدٍ جَعَلْتك مَوْعِدَا(۱)

ان اشعار میں ”دال“ روی ہے، اس کی حرکت ”فتحہ“ مجریٰ ہے اور یہ تمام اشعار میں ہے اس لیے کہ اس کا التزام تمام اشعار میں ضروری ہے (۲)۔

تیسری صورت مجریٰ بالکسر کی ہے کہ اگر قافیہ کے آخر میں کسرہ ہے تو اس سے ”یاء“ پیدا ہو گا، جیسے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہ اشعار ہیں:

لَقَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ يَوْمَ بَدْرٍ
غَدَاةَ الأَسْرِ وَالقَتْلِ الشَّدِيْدِ
بِأَنَّا حِيْنَ تَشْتَجِرُ الْعَوالِيْ
حُمَاةُ الرَّوْعِ يَوْمَ أَبِي الْوَلِيْدِ
قَتَلْنَا ابْنَي رَبِيْعَةَ يَوْمَ سَارُوْا
إِلَيْنَا فِيْ مُضَاعَفَةِ الْحَدِيدِ
وَفَرَّ بِهَا حَكِيْمٌ يَوْمَ جَالَتْ
بَنُو النَّجَّارِ تَخْطِرُ كَالْأُسْوَدِ
وَوَلَّتْ عِنْدَ ذَاكَ جُمُوْعُ فِهْرٍ
وَأَسْلَمَهَا الْحُوَيْرِثُ مِنْ بَعِيْدِ
لَقَدْ لَاقَيْتُمُ خِزياً وَ ذُلًّا
جَهِيْزاً بَاقِياً تَحْتَ الْوَرِيْدِ
وَكَانَ الْقَوْمُ قَدْ وَلَّوا جَمِيْعاً
وَلَمْ يَلْوُوْا عَلَى الْحَسَبِ التَّلِيْدِ

(۱) نفح الانظار فی منتخبات الاشعار:۷۵۔
(۲) اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۵۳، مذکرات فی العروض:۳۳۶۔

ان اشعار میں حرف روی "دال" ہے اور اس کا کسرہ مجری ہے، جو اس کیساتھ لازم ہے[1]۔

(ب)۔ نفاذ:

نفاذ حرکتِ وصل کی حرکت کو کہتے ہیں، اس کو نفاذ اس لیے کہتے ہیں کہ "نفاذ" کا معنی تجاوز کرنا ہے اور چونکہ یہ بیت کی آخری حرکت ہے، پھر اس کی تین صورتیں ہیں: یہ حرکت یا ضمہ ہو گی، یا فتحہ ہو گی اور یا کسرہ ہو گی۔

پہلی صورت نفاذ بالضمہ کی مثال، جیسے:

وَ جَمِيْعُ مَا نَلْهُوْ بِه مَرَحًا ... مِنْ لَذَّةٍ فَالْمَوْتُ هَادِمُهُ

اس شعر میں "میم" روی ہے، "ہا" وصل اور ضمہ "ہا" نفاذ ہے۔

دوسری صورت نفاذ بالفتحہ کی مثال، جیسے امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ اشعار ہیں:

مــا أَحسَـــنَ الـــدُنيا وَإِقبالَهــا ... إِذا أَطــاعَ اللهَ مَــن نالَهــا
مَــن لَم يــواسِ النّــاسَ مِــن فَضـلِهِ ... عَــرَّضَ لِلإِدبــارِ إِقبالَهــا
فَاحــذَر زَوالَ الفَضــلِ يــا جــابِرُ ... وَأَعطِ مِن دُنياكَ مَن سالَها
فَــإِنَّ ذا العَــرشِ جَزيــلُ العَطــا ... ءِ يُضَــعِفُ بِالحَبَــةِ أَمثالَهــا
وَكَـــم رَأَينـــا مِـــن ذَوي ثَـــروَةٍ ... لَم يَقبَلـــوا بِالشُّـــكرِ إِقبالَهـــا
تـــاهوا عَـــلى الـــدُنيا بِـــأَمواهِم ... وَقَيَّـــدوا بِالبُخـــلِ أَقفالَهـــا
لَـــو شَـــكَروا النِعمَـــةَ زادَتهُـــمُ ... مَقالَـــةً للهِ قَـــد قالَهـــا
لَـــئِن شَـــكَرتُم لأَزيـــدَنَّكُم ... لَكِّـــنَما كُفـــرَهُم غالَهـــا
مَـــن جـــاوَرَ النِعمَـــةَ بِالشُـــكرِ لَم ... يَخـشَ عَـلى النِعمَـةِ مُغتالَهـا
وَالكُفـــرُ بِالنِعمَـــةِ يَـــدعو إِلى ... زَوالِها وَالشُكرُ أَبقى لَها[2]

ان اشعار میں "لام" روی ہے، "ہاء" وصل ہے اور اس کی حرکت فتحہ نفاذ ہے جو اس کیساتھ لازم ہے۔

تیسری صورت نفاذ بالکسرہ کی مثال، جیسے متنبی نے سیف الدولہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

---

(۱) المذکرات فی العروض: ۳۳۶۔
(۲) صید الافکار فی الادب والاخلاق: ۱/ ۳۷۹-۳۸۰۔

*أَعْطَـى وَمَـنَّ عَـلَى المُلُـوْكِ بِعَفْـوِهِ حَتَّـى تَسَـاوَى النَّـاسُ فِي أَفْضَـالِهِ
*وَاللّٰهُ سيُسْـعِدُ كُـلّ يَـوْم جَـدَّهُ وَيَزِيْـدُ مِـنْ أَعْدَائِـهِ فِي آلِـهِ
*يَـرُدُّ الطّعَـانَ المُـرَّ عَـنْ فُرْسَـانِهِ وَيُنَـازِلَ الأَبْطَـالَ عَـنْ أَبْطَالِـهِ
*كَـلٌّ يُرِيْـدُ رِجَالُـهُ لِحَيَاتِـهِ يَـا مَـنْ يُرِيْـدُ حَيَاتَـهُ لِرِجَالِـهِ
*دُوْنَ الحَـلَاوَةِ فِي الزَّمَـانِ مَـرَارَةٌ لَا تُحْتَظَـى إِلَّا عَـلَى الهَوَالِـهِ[۱].
*تَبَاكَيْنَ فاسْتَبْكَيْنَ مَنْ كَانَ ذَا هَوَىً نَـوَائِحُ مَـا تَجْـرِيْ لَهُـنَّ دُمُـوْعُ

ان اشعار میں "لام" روی، "ہاء" وصل اور اس کا کسرہ نفاذ ہے[۲]۔

(ج)۔حذو:

حذو ردف سے پہلے حرف کی حرکت کو کہتے ہیں، حذو کو اس لیے حذو کہتے ہیں کہ اس لغوی معنی برابر کرنا، پیروی کرنا ہے، چونکہ یہ حرکت بھی ردف کی پیروی کرتا ہے اس لیے اسے حذو کہتے ہیں، پھر اس کی پانچ صورتیں ہیں ، یا یہ ضمہ "واؤ" سے پہلے ہو گا، یا یہ فتحہ "واؤ" سے پہلے ہو گا، یا یہ کسرہ "یاء" سے پہلے ہو گا اور یہ یا فتحہ "یاء" سے پہلے ہو گا۔

پہلی صورت ضمہ قبل الواؤ کی مثال، جیسے:

تَبَاكَيْنَ فاسْتَبْكَيْنَ مَنْ كَانَ ذَا هَوَىً نَـوَائِحُ مَـا تَجْـرِيْ لَهُـنَّ دُمُـوْعُ

اس شعر میں "واؤ" مدہ روف ہے اور اس سے پہلے "میم" کا ضمہ حذو ہے۔

دوسری فتحہ قبل الواؤ کی مثال، جیسے:

يَـا أَيُّهَـا الخَـارِجُ مِـنْ بَيْتِـهِ وَهَارِبـاً مِـنْ شِـدَّةِ الخَـوْفِ

اس شعر میں "فاء" روی ہے، "واؤ" حرف لین ردف ہے اور اس سے پہلے "خاء" کا فتحہ حذو ہے۔

تیسری صورت فتحہ قبل الالف کی مثال، جیسے:

أَقِـلِّي اللَّـوْمَ عَـاذِلُ وَالعِتَـابْ وَقُـولِي إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَا

اس شعر میں "باء" روی ہے، اس سے پہلے "الف" مدہ روف ہے اور "صاد" کا فتحہ حذو ہے۔

چوتھی صورت کسرہ قبل الیاء کی مثال، جیسے:

---

(۱) الدر الفرید وبیت القصید: ۴/ ۴۱۴-۴۱۵۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۷۳۳، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۱۵۳۔

وَلَيْسَ يَصِحُّ فِى الْأَذْهَانِ شَيْء إِذَا احْتَاجَ النَّهَارُ إِلَى دَلِيْلِ

اس شعر میں "دَلِيْلِ" قافیہ ہے، آخری "لام" روی ہے، اس سے پہلے "یاء" مدہ روف ہے "لام" کا کسرہ جو روی سے پہلے واقع ہے حذو ہے۔

پانچویں صورت فتحہ قبل الیاء کی مثال، جیسے:

ضَيْفُكَ قَدْ جَاءْ بِزَادٍ لَهُ فَارْجِعْ وَكُنْ ضَيْفاً عَلَى الضَّيْفِ

اس شعر میں "فاء" روی ہے، اس سے پہلے "یاء" حرف لین ردف ہے اور "ضاد" کا فتحہ حذو ہے[۱]۔

(د)۔رس:

رس تاسیس سے پہلے حرف کی حرکت کو کہتے ہیں، رس لغت میں ابتداء کو کہتے ہیں، چونکہ یہ حرکت بھی قافیہ کے ابتداء میں واقع ہوتی ہے اس لیے اسے رس کہتے ہیں، رس کی مثال سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ کے یہ اشعار ہیں جو انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تعریف میں کہے تھے۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ
عَقِيلَةُ حَيٍّ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ كِرَامِ الْمَسَاعِي مَجْدُهُمْ غَيْرُ زَائِلِ
مُهَذَّبَةٌ قَدْ طَيَّبَ اللهُ خِيمَهَا وَطَهَّرَهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَبَاطِلِ
فَإِنْ كُنْتُ قَدْ قُلْتُ الَّذِي قَدْ زَعَمْتُمُ فَلَا رَفَعَتْ سَوْطِي إِلَيَّ أَنَامِلِي
وَكَيْفَ وَوُدِّي مَا حَيِيتُ وَنُصْرَتِي لِآلِ رَسُولِ اللهِ زَيْنِ الْمَحَافِلِ
لَهُ رَتَبٌ عَالٍ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ تَقَاصَرُ عَنْهُ سَوْرَةُ الْمُتَطَاوِلِ[۲]

ان تمام اشعار میں "وَافِلِي، زَائِلِيْ، بَاطِلِيْ، نَامِلِي، حَافِلِي، طَاوِلِي" قوافی ہیں، "لام" روی ہے، "الف" تاسیس ہے، پہلے شعر میں "فاء"، دوسرے میں "ہمزہ" اور تیسرے میں "طاء"، چوتھے میں "میم"، پانچویں میں "فاء" اور چھٹے میں "واؤ" دخیل ہے اور "الف" تاسیس سے پہلے جو فتحہ ہے وہ رس ہے[۳]۔

(ھ)۔اشباع:

---

(۱) مذکرات فی العروض:۳۳۸، علم العروض والقافیہ:۱۳۸، اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۵۳۔
(۲) البدایۃ والنہایۃ:۶/ ۲۰۳-۲۰۴، سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی:۲/ ۱۷۸۔
(۳) اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۵۳، مذکرات فی العروض:۳۳۹۔

اشباع دخیل کی حرکت کو کہتے ہیں، اشباع کے معنی پیٹ بھرنے کے ہیں چونکہ حرف دخیل کا قافیہ میں ہونا لازم نہیں، اس لیے یہ حرکت ایک گونہ قافیہ کو سیر کر دیتی ہے اس لیے اسے اشباع کہتے ہیں، جیسے متنبی کا یہ شعر ہے:

وَمَا الحُسْنُ في وَجْهِ الفَتَى شَرَفاً له　　　إذا لَمْ يَكُنْ في فِعْلِهِ وَالخَلاَئِقِ

اس شعر میں "لَائِقِي" قافیہ ہے، "قاف" روی ہے، "ہمزہ" دخیل ہے اور اس ہمزہ کا کسرہ اشباع ہے[۱]۔

(و)۔توجیہ:

توجیہ روی مقید سے پہلے کی حرکت کو کہتے ہیں، یعنی حرف روی کے ماقبل حرف کی حرکت کو جب کہ روی ساکن ہو اور حروف قافیہ میں سے کوئی حرف اس کیساتھ نہ آیا ہو اسے توجیہ کہتے ہیں۔توجیہ کے معنی متوجہ کرنے کے ہیں ،چونکہ اس کو حرف روی کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے اس لیے اسے توجیہ کہتے ہیں۔توجیہ کی مثال ، جیسے شعر ہے:

بَيْنَ تَبْذِيرٍ وَبُخْلٍ رُتْبَةٌ　　　وَكِلَا هَذَيْنِ إِنْ دَامَ قَتَلْ

اس شعر میں "دَامَ قَتَلْ" قافیہ ہے، "لام" روی ہے اور "لام" سے پہلے "تاء" کی طرف توجیہ ہے[۲]۔

۲۔ تمرین:

(الف)۔ حرکاتِ حرفِ قافیہ کی اقسام بیان کریں۔

(ب)۔ درج اصطلاحات کی تعریفات بمع امثلہ بیان کریں۔

مجری۔ نفاذ۔ حذو۔ رس۔ اشباع۔ توجیہ۔

(ج)۔ درج ذیل اشعار میں حرکات حروف قافیہ کی نشاندہی کریں۔

---

(۱) اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۵۳، مذکرات فی العروض:۳۳۹۔

(۲) اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۵۳، مذکرات فی العروض:۳۳۹۔

*لَعَمْرُكَ مَا تَدْرِي الطَّوَارِقُ بِالحَصَى- وَلاَ زَاجِرَاتُ الطَّيْرِ ما اللهُ صَانِعُ
*إِذَا كُنْتَ ذَا ثَرْوَةٍ مِنْ غِنَى فَأَنْتَ المُسَوَّدُ فِي العَالَمِ
*رَأَيْتُ المَنَايَا خَبْطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِبْ تُمِتْهُ وَمَنْ تُخْطِئْ يُعَمَّرْ فَيَهْرَمِ
مَتَى تَكُ فِي صَدِيْقٍ أَوْ عَدُوٍّ تُخَبِّرْكَ الوُجُوهُ عَنِ القُلُوبِ
*فَإِنْ تَسْأَلُونِي بِالنِّسَاءِ فَإِنَّنِي خَبِيْرٌ بِأَدْوَاءِ النِّسَاءِ طَبِيْبُ
*يَا أَيُّهَا الرَّاكِبُ المُزْجِي مَطِيَّتَهُ سَائِلْ بَنِي أَسَدٍ مَا هَذِهِ الصَّوْت
*رُبَّ مَنْ أَنْضَجْتُ غَيظاً كَبِدَهُ قَدْ تَمَنَّى لِيَ مَوْتاً لَمْ يُطَعْ
* وَغَيَّرَهَا مَا غَيَّرَ النَّاسَ قَبْلَهَا فَبَاتَتْ وَحَاجَاتُ الفُؤَادِ تُصِيْبُهَا
* يُوشِكُ مَنْ فَرَّ مِنْ مَنِيَّتِهِ فِي بَعْضِ غِرَّاتِهِ يُوَافِقُهَا
* قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَى حَبِيْبٍ وَمَنْزِلِ بِسِقْطِ اللِّوَى بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ
* كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

فصلِ چہارم: اقسامِ قافیہ

ا۔ قافیہ کی اقسام وانواع:

روی کی حرکت اور سکون کے اعتبار سے قافیہ کی دو قسمیں ہیں:

(الف)۔ قافیہ مقیدہ (ب)۔ قافیہ مطلقہ

(الف)۔ قافیہ مقیدہ:

قافیہ مقیدہ وہ قافیہ ہے جس میں روی ساکن ہو، پھر اس کی تین قسمیں ہیں:

ا۔ مقیدہ مجردہ ۲۔ مقیدہ مردفہ ۳۔ مقید مؤسسہ

ا۔ مقیدہ مجردہ:

وہ قافیہ مقیدہ ہے جس میں حرف روی ساکن اور "الف" تاسیس اور ردف سے خالی ہو، جیسے:

النَّشْرُ مِسْكٌ وَالْوُجُوْهُ دَنَا (م) نِيْرٌ وَ أَطْرَافُ الْأَكُفِّ عَنَمْ

اس شعر میں "میم" روی ہے، اس سے پہلے روف (حرف مدہ اور حرف لین) نہیں اور اسی طرح یہاں حرف تاسیس بھی موجود نہیں اور دخیل بھی نہیں، کیونکہ دخیل کا وجود تاسیس پر موقوف ہے، جب تاسیس نہیں تو دخیل بھی نہیں ہو گا[1]۔

۲۔ مقیدہ مُردَفہ:

وہ قافیہ مقیدہ ہے جس میں حرف روی ساکن ہو اور اس سے قبل حرف مدہ ہو۔ پھر اس کی تین صورتیں ہیں: یا "واؤ" مدہ ہو گا، یا "الف" مدہ ہو گا اور یا "یاء" مدہ ہو گا۔ پہلے کو قافیہ مقیدہ مردفہ بالواؤ، دوسرے کو قافیہ مقیدہ مردفہ بالالف اور تیسرے کو قافیہ مقیدہ مردفہ بالیاء کہتے ہیں۔

پہلی صورت قافیہ مردفہ بالواؤ کی مثال، جیسے:

أَبْيَاتُ شِعْرِكَ كَالْقُصُوْ (م) رِ وَ لَا قُصُوْرُ بِهَا يَعُوْقْ

اس شعر میں "عُوْقْ" قافیہ ہے، "قاف" روی مقید ساکن ہے، اس سے پہلے "واؤ" مدہ روف ہے۔

دوسری صورت قافیہ مقیدہ مردفہ بالالف کی مثال، جیسے:

إِذَا مَا هَمَمْتَ بِظُلْمِ الْعِبَادْ فَكُنْ ذَاكِراً هَوْلَ يَوْمِ الْمَعَادْ

---

[1] المرشد الوافی: ۱۷۰، المعجم المفصل: ۳۵۸، مذکرات فی العروض: ۳۴۰۔

اس شعر میں "عَادْ" قافیہ ہے، "دال" روی مقید ساکن ہے، اس سے پہلے "الف" مدہ ردف ہے۔

تیسری صورت قافیہ مقیدہ مردفہ بالیاء کی مثال، جیسے:

وَ مِـنَ الْعَجائِـبِ لَفْظُهَـا (م) حُرٌّ وَ مَعْنَا هَا رَقِيْقْ

اس شعر میں "قِيْقْ" قافیہ ہے، "قاف" روی مقید ساکن ہے، اس سے پہلے "یاء" مدہ ردف ہے[1]۔

۳۔ مقیدہ مؤسسہ:

وہ قافیہ مقیدہ ہے جس میں حرف روی ساکن ہو اور اس میں "الف" تاسیس ہو، جیسے:

نَهْنِـهْ دُمُوْعَـكَ إِنَّ مَـنْ يَبْكِيْ مِنَ الْحَدَثَانِ عَاجِزْ

اس شعر میں "عَاجِزْ" قافیہ ہے، "الف" تاسیس ہے، "جیم" دخیل ہے اور یہاں ردف نہیں، کیونکہ ردف تاسیس کیساتھ جمع نہیں ہو سکتا[2]۔

(ب)۔ قافیہ مطلقہ:

قافیہ مطلقہ وہ قافیہ ہے جس میں روی متحرک ہو اور اس کے بعد وصل ہو۔ وصل وہ حرفِ لین (واؤ، الف، یاء) ہے جو حرکت روی کے اشباع (کھینچنے) سے پیدا ہو۔ یا وہ "ہا" ہے جو روی کے بعد آئے۔ خواہ ساکنہ ہو یا متحرکہ ہو۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ حرکتیں تین ہیں: ضمہ، فتحہ، کسرہ۔ ان تو کھینچنے سے تین حروف ہی بن سکتے ہیں، فتحہ کو کھینچنے سے "الف"، ضمہ کو کھینچنے سے "واؤ" اور کسرہ کو کھینچنے سے "یاء" بنتی ہے۔ اس اعتبار سے اس کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ قافیہ مطلقہ مجردہ موصولہ باللین ۲۔ قافیہ مطلقہ مجردہ موصولہ بالہاء ۳۔ قافیہ مطلقہ مردفہ باللین

۴۔ قافیہ مطلقہ مردفہ بالہاء ۵۔ قافیہ مطلقہ مؤسسہ موصولہ باللین ۶۔ قافیہ مطلقہ مؤسسہ بالہاء

۱۔ قافیہ مطلقہ مجردہ موصولہ باللین:

وہ قافیہ ہے جس کے حرف روی کی حرکت میں اشباع ہو، لیکن وہ حرفِ تاسیس اور ردف سے خالی ہو، جیسے:

السَّـيْفُ أَصْـدَقُ أَنْبَـاءً مِـنَ الْكُتُـبِ فِي حَدِّهِ الحَدُّ بَيْنَ الْجِدِّ وَاللَّعِبِ

بِيضُ الصَّفَائِحِ لاَ سُودُ الصَّحَائِفِ مُتُونِهِنَّ جَلاَءُ الشَّكِّ والرِّيَبِ

اس شعر میں "وَلْلَعِبِيْ" اور "وِرْرَيَبِي" قافیہ ہے جو ردف اور تاسیس سے خالی ہے اور اس کے حرف روی

---

[1] المرشد الوافی: ۱۷۰، المعجم المفصل: ۳۵۸، مذکرات فی العروض: ۱۴۱۔

[2] المرشد الوافی: ۱۷۰، المعجم المفصل: ۳۵۸، مذکرات فی العروض: ۱۴۱۔

کیساتھ ''یاء'' موصولہ ہے جو ''ہاء'' کے کسرہ کے اشباع سے پیدا ہوئی ہے[۱]۔

۲۔ قافیہ مطلقہ مجردہ موصولہ بالہاء:

وہ قافیہ ہے جس کے حرف روی کیساتھ ''ہاء'' ملا ہوا ہو، جیسے شعر ہے:

فَلَا مَجْدَ فِي الدُّنْيَا لِمَنْ قَلَّ مَالُهُ   وَلَا مَالَ فِي الدُّنْيَا لِمَنْ قَلَّ مَجْدُهُ

اس شعر میں ''مَجْدُهُ'' قافیہ ہے جو ردف اور تاسیس سے خالی ہے اور اس کیساتھ ''ہاء'' ملا ہوا ہے۔

۳۔ قافیہ مطلقہ مردفہ باللین:

قافیہ میں ردف ہو اور حرف روی حرف لین کیساتھ ملا ہوا ہو، جیسے شعر ہے:

تُعَيِّرُنَا أَنَّا قَلِيلٌ عَدِيدُنَا   فَقُلْتُ لَهَا إِنَّ الْكِرَامَ قَلِيْلُ

اس شعر میں ''لِيْلُوْ'' قافیہ ہے، ''واؤ'' وصل ہے اور اس سے پہلے ''لام'' روی ہے اور اس سے پہلے ''یاء'' ردف ہے، یہاں حرف تاسیس نہیں، کیونکہ تاسیس اور ردف جمع نہیں ہو سکتے[۲]۔

۴۔ قافیہ مطلقہ مردفہ بالہاء:

وہ قافیہ ہے جس میں حرف روف ہو اور روی ''ہاء'' کیساتھ ملا ہوا ہو، جیسے شعر ہے:

مَا أَحْسَنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالَهَا   إِذَا أَطَاعَ اللّٰهَ مَنْ نَالَهَا

اس شعر میں ''نَالَهَا'' قافیہ ہے، ''لام'' روی ہے، ''ہاء'' وصل ہے اور اس کے بعد ''الف'' خروج ہے اور روی سے پہلے ''الف'' ردف ہے، یہاں تاسیس نہیں، کیونکہ تاسیس اور ردف جمع نہیں ہو سکتے۔

۵۔ قافیہ مطلقہ مؤسسہ موصولہ باللین:

وہ قافیہ ہے جس میں حرف تاسیس ہو اور حرف روی حرف لین سے متصل ہو، جیسے شعر ہے:

أَلَا مَنْ لِقَلْبٍ مُسْلِمٍ لِلنَّوائِبِ   أَحَاطَتْ بِهِ الْأَحْزَانُ مِنْ كُلِّ جَانِبِ

اس شعر میں ''جَانِبِيْ'' قافیہ ہے، ''باء'' روی ہے، اس کے بعد ''یاء'' وصل ہے، ''الف'' تاسیس اور ''نون'' دخیل ہے[۳]۔

---

[۱] مذکرات فی العروض: ۳۴۳، المرشد الوافی: ۱۷۰۔
[۲] مذکرات فی العروض: ۳۴۳، المرشد الوافی: ۱۷۰۔
[۳] مذکرات فی العروض: ۳۴۳، المرشد الوافی: ۱۷۰، اہدی السبیل: ۹۹۔

۶۔ قافیہ مطلقہ مؤسسہ بالہاء:

وہ قافیہ ہے جس میں "الف" تاسیس ہو اور حرف روی "ہاء" سے متصل ہو، جیسے شعر ہے:

إذَا كُنْـتَ فِي كُـلِّ الأُمُـورِ مُعَاتِبـاً ... خَلِيْلَكَ لَمْ تَلْقَ الَّذِي لاَ تُعَاتِبُهُ
فَعِـشْ وَاحِـدًا أَوْصِـلْ أَخَـاكَ فَإِنَّـهُ ... مُقَارِفُ ذَنْبٍ مَرَّةً وَمُجَانِبُهْ
إذَا أَنْـتَ لَمْ تَشْرَـبْ مِـرَاراً عَـلَى القَـذَى ... ظَمِئْتَ وَأَيُّ النَّاسِ تَصْفُوْ مَشَارِبُهْ

پہلے شعر میں "عَاتِبُهُ" قافیہ ہے، "باء" روی ہے، "ہاء" وصل ہے، "تاء" دخیل اور "الف" تاسیس ہے۔ دوسرے شعر میں "جَانِبُهْ" قافیہ ہے، "باء" روی ہے، "ہاء" وصل ہے، "نون" دخیل اور "الف" تاسیس ہے اور تیسرے شعر میں "شَارِبُهْ" قافیہ ہے، "باء" روی ہے، "ہاء" وصل ہے، "راء" دخیل اور "الف" تاسیس ہے[1]۔

۲۔ تمرین:

(الف)۔ روی کی حرکت اور سکون کے اعتبار سے قافیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ب)۔ قافیہ مقیدہ کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں۔

(ج)۔ قافیہ مطلقہ کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں۔

(د)۔ درج ذیل اشعار میں قافیہ اور اقسام قافیہ کی نشاندہی کریں۔

*أَلَمْ تَـأْتِ أَهْـلُ المُشْرِـقَيْنِ رِسَـالَتِيْ ... وَأَنِّي نَصِيحٌ لَا يَبِيْتُ عَلى عَتَبِ
*أَلَا مَـنْ لِقَلْـبٍ مُسْـلِمٍ لِلنَّوائِـبِ ... أَحَاطَتْ بِهِ الْأَحْزَانُ مِنْ كُلِّ جَانِبِ
*هُـمْ قَتَلُـوْه كَـيْ يَكُوْنُـوْا مَكَانَـهُ ... كَمَا نَذَرَتْ يَوْمًا بِكِسْرى مِرْازِبُه
*أَنْتْ امْـرَؤٌ لِلْحَـزْمِ عِنْـدَكَ مَنْـزِلِ ... وَلِلدِّيْنِ وَالْإِسْلَامِ مِنْكَ نَصِيْبُ
*أَلَا رُبَّ نَـدْمَانٍ عَـلَيَّ دُمُوْعُـه ... تَفِيْضُ عَلَى الْخَدَّيْنِ سَحًّا سُجُوْمُهَا
*تَوَكُّلـتُ فِيْ رِزْقِـيْ عَـلَى الله خَـالِقِيْ ... وَ أَيْقَنْتُ أَنَّ اللهَ لَا شَكَّ رَازِقِيْ
*إِذَا لَمْ أَجِـدْ خِـلًّا تَقِيًّـا فَوَحْـدَتِيْ ... أَلَذُّ وَ أَشْهَى مِنْ غَوِي أُعَاشِرُه
*وَمَـا أَكْثَـرُ الْإِخْـوَانِ حِـيْنَ تَعُـدُّهُمْ ... وَلَكِنَّهُمْ فِي النَّائِبَاتِ قَلِيْلٌ
*فَـرضٌ عَـلى النَّـاسِ أَن يَتوبـوا ... لَكِنَّ تركَ الذُنوبِ أَوْجَبُ
وَالـدَّهْرُ في صَرفِـهِ عَجيـبٌ ... وَغَفلَةُ الناسِ فيهِ أَعجَبُ

---

[1] مذکرات فی العروض: ۳۴۳، المرشد الوافی: ۱۷۰۔

فصل پنجم: عیوب قافیہ

ا۔ عیوب قافیہ:

عیوب قافیہ سے مراد وہ امور ہیں جن کی وجہ سے قافیہ عیب دار ہو، اگرچہ شعر غلط نہیں ہوتا، لیکن اس کا حسن ختم ہو جاتا ہے، وہ عیوبِ قافیہ درج ذیل چھے ہیں:

(الف)۔ اکفاء (ب)۔ اجازہ (ج)۔ اقواء (د)۔ اصراف (ھ)۔ ایطاء (و)۔ تضمین (ز)۔ سناد

(الف)۔ اکفاء:

روی کا قریب المخارج حروف میں مختلف ہونا اکفاء کہلاتا ہے کہ حرف روی دو شعروں میں قریب المخرج ہو، جیسے:

وَ لَمَّا أَصَابَنِيْ مِنَ الدَّهْرِ بَنْوَةٌ   شُغِلْتُ وَأَلْهَى النَّاسَ عَنِّي شُئُونُهَا
إذا الفَارِغُ المَكفِيُّ مِنْهُمْ دَعَوْتُهُ   أَبَرَّ وَ كَانَتْ دَعْوَةً يَسْتَدِيْمُهَا

پہلے شعر میں روی "ن" ہے اور دوسرے میں "میم" ہے اور یہ دونوں قریب المخرج ہیں[1]۔

(ب)۔ اجازہ:

روی کے حروف کا بعید المخرج ہونے میں مختلف ہونا اجازہ کہلاتا ہے کہ دونوں روی مخرج کے اعتبار سے مختلف ہوں، جیسے:

يُنَاشِدُنِيْ قَيْسٌ قَرَابَةٌ بَيْنَنَا   وَسَيْفِيْ بِكَفِّيْ وَهُوَ مُنْجَرِدٌ يَسْعَى
غَدَرْتَ فَمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ذِمَّةٌ   تُجِيْرُكَ مِنْ سَيْفِيْ وَلَا رَحِمٌ تُرْعَى
سَأَرْحَضُ عَنِّي مَا فَعَلْتَ بِضَرْبَةٍ   عَقِيْمِ البَدِيِّ لَا تُكَرُّ وَلَا تُثْنَى

پہلے اور دوسرے شعر میں روی "عین" ہے اور تیسرے میں "نون" ہے اور یہ دونوں حرف بعید المخرج ہیں[2]۔

(ج)۔ اقواء:

دو شعروں کے مجریٰ (حرف روی کی حرکت) میں کسرہ اور ضمہ کے اختلاف کو اقواء کہتے ہیں کہ ایک شعر میں مجریٰ مکسور ہو تو دوسرے شعر میں مجریٰ مضموم ہو، جیسے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حارث

---

(۱) المرشد الوافی: ۱۷۳، المعجم المفصل فی العروض: ۳۶۲، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۱۶۳۔
(۲) المرشد الوافی: ۱۷۳، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۱۶۳، مذکرات فی العروض: ۳۴۵۔

بن کعب مجاشعی کے ہجو میں کہا تھا:

لَا عَيْبَ بِالْقَوْمِ مِنْ طُوْلٍ وَمِنْ قِصَرٍ۔ جِسْمُ البِغَالِ وَأَحْلامُ الْعَصَافِيْرِ
ذَرُوْا التَّخَاجُؤَ وَامْشُوْا مِشْيَةً سُجُحًا إِنَّ الرِّجَالَ ذَوُوْ عَصْبٍ وَتَذْكِيْرِ
كَأَنَّهُمْ قَصَبٌ جَفَّتْ أَسَافِلُهُ مُثَقَّبٌ نَفَخَتْ فِيْهِ الْأَعَاصِيْرُ

پہلے اور دوسرے شعر میں روی کی حرکت مکسور ہے اور تیسرے میں مضموم ہے[1]۔

(د)۔اصراف:

مجریٰ(حرکتِ روی) میں فتحہ اور غیر فتحہ کے اختلاف کو اصراف کہتے ہیں،اس کی چار صورتیں ہیں:

۱۔انتقال من الفتحة الى الضمة ۲۔انتقال من الفتحة الى الكسرة
۳۔انتقال من الضمة الى الفتحة ۴۔انتقال من الكسرة الى الفتحة

ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے[2]:

۱۔انتقال من الفتحة الى الضمة، جیسے:

أَرَيْتَكَ إِنْ مَنَعْتَ كَلَامَ يَحْيَى تَمْنَعُنِي عَلَى يَحْيَى الْبُكَاءَ
فَفِي طَرْفِي عَلَى عَيْنِي سُهَادٌ وَفِي قَلْبِي عَلَى يَحْيَى الْبَلَاءُ

۲۔انتقال من الفتحة الى الكسرة، جیسے:

أَلَمْ تَرِنِيْ رَدَدْتُ عَلَى ابْنِ لَيْلَى مَنِيْحَتَهُ فَعَجِلْتُ الْأَدَاءَ
وَقُلْتَ لِشَاتِهِ لَمَّا أَتَتْنَا رَمَاكَ اللهُ مِنْ شَاةٍ بِدَاءِ

۳۔انتقال من الضمة الى الفتحة، جیسے:

لَا تَنْكَحَنَّ عَجُوْزاً أَوْ مُطَلَّقَةً وَلَا يَسُوْقَنَّهَا فِيْ دَارِكِ الْقَدَرُ
فَإِنْ أَتَوْكَ وَقَالُوْا إِنَّهَا نَصَفٌ فِإِنْ أَطْيَبَ نِصْفَيْهَا الَّذِيْ غَبَرَا

٤۔انتقال من الكسرة الى الفتحة، جیسے:

[1] اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۰۳، علم العروض والقافیہ:۱۶۸، المرشد الوافی:۱۷۴۔
[2] المرشد الوافی:۱۷۵، مذکرات فی العروض:۳۴۶، اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۶۲۔

عَـرِيْنٌ مِـنْ عُرَيْنَـةَ لَـيْسَ مِنّـا بَرِئْـتُ إلى عُرَيْنَـةَ مِـنْ عَـرِينِ
عَرَفْنَـا جَعْفَـراً وَبَنِـيْ عُبَيْـدٍ وَ أَنْكَرَنَـا زَعَـانِفَ آخَـرِيْنَ

(ھ)۔ ایطاء:

کلمہ روی دوشعروں میں لفظی اور معنوی طور پر ایک آجانے کو ایطاء کہتے ہیں کہ روی کے کلمہ کو لفظاً اور معناً مکرر لانا، یعنی لفظ اور معنی میں فرق نہ ہو اور دونوں اعتبار سے تکرار ہو اور دونوں لفظوں کے درمیان سات اشعار کا فاصلہ نہ ہو، ورنہ ایطاء نہ ہوگا، اگر سات یا سات سے زائد اشعار کا فاصلہ ہو تو پھر ایطاء نہیں ہوگا۔ اسی طرح روی کے کلمہ کا صرف لفظ کے اعتبار سے تکرار ہے معنی کے اعتبار سے تکرار نہیں، یا صرف معنی کے اعتبار سے تکرار ہے لفظ کے اعتبار سے نہیں تو وہ ایطاء نہیں ہوگا۔ ایطاء کے معنی موافق ہونے کے ہیں، چونکہ اس میں بھی دو کلمے لفظ اور معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کے موافق ہیں، اس لیے اسے ایطاء کہتے ہیں۔ ایطاء کی مثال یہ اشعار ہیں:

لَقَدْ هَتَفَتْ فِي جُنْحِ لَيْلٍ حَمَامَـةٌ عَـلَى فَـنَنٍ تَبْكِـي وَأَنِّي لَنَـائِمُ
أَأَزْعُـمُ أَنِّي عَاشِـقٌ ذُو صَـبَابَةٍ بِلَـيْلَى وَلَا أَبْكِـي وَتَبْكِـي الحَمَائِـمُ
كَـذَبْتُ وَقلـتُ وَاللهِّ لَـو كُنْـتُ لَمَـا سَـبَقَتْنِي بِالبُكَـاءِ الحَمَائِـمُ

مذکورا شعار میں کلمہ ''الحَمَائِمُ'' کا تکرار ہے جو لفظ اور معنی کے اعتبار سے ایک ہے[1]۔

یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ اگر اشعار میں کوئی کلمہ مستعذبہ مکرر آجائے تو اس کا شمار ایطاء میں نہیں ہوتا، جیسے یہ اشعار ہیں:

مُحَمَّـدٌ سَـادَ النَّـاس كَهْـلاً وَ يَافِعـاً وَسَـادَ عَـلَى الْأَمْـلَاكَ أَيْضـاً مُحَمَّـدُ
مُحَمَّدٌ كُلُّ الْحُسنِ مِنْ بَعْضٍ حُسْنُهُ وَ مَا حُسْـنُ كُـلِّ الْحُسْـنِ إِلَّا مُحَمَّـدُ

ان اشعار میں کلمہ ''مُحَمَّدٌ'' مکرر ہے، لیکن یہ کلمہ مستعذبہ، شیریں اور میٹھا ہے اس لیے اس کا تکرار معیوب نہیں[2]۔

اسی طرح اگر کوئی کلمہ لفظاً مکرر ہو، لیکن معناً مکرر نہ ہو تو اسے بھی ایطاء معیوب نہیں سمجھا جاتا ہے، بلکہ یہ

---

(۱) مذکرات فی العروض: المرشد الوافی: ۱۷۶، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۱۶۱۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۳۴۷۔

ایداع کی ایک قسم متصور ہوگی، جیسے یہ اشعار ہیں:

لَا تَصْنَعِ المَعْـرُوْفَ فِي سَـاقِطٍ فَـذَاكَ صُـنْعٌ سَـاقِطٌ ضَـائِعُ
وَضَـعْهُ فِي حُـرٍّ كَـرِيْمٍ يَكُـنْ عُرْفُـكَ مِسْـكًا ضَـائِعُ

پہلے شعر میں "ضَائِعُ" کا کلمہ "ضاع الشيء ضيعاً وضياعاً" سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے: کسی چیز کا گم ہو جانا، ضائع ہونا، ہلاک ہونا۔ اور دوسرے شعر میں "ضَائِعُ" کا کلمہ "ضاع المسك ضوعاً" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہے: خوشبو کا مہکنا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں کلمے لفظ کے اعتبار سے ایک جیسے ہیں، لیکن ان کا معنی مختلف ہے[۱]۔

(و)۔ تضمین:

شعر اپنا معنی و مفہوم میں بعد والے شعر سے معلق ہو، یعنی پہلے شعر کا قافیہ دوسرے شعر کے ابتداء سے اس طرح معلق ہو کہ اس کے بغیر کلام مکمل نہ ہو، جیسے جواب شرط، خبر، فاعل اور صلہ وغیرہ دوسرے شعر میں ہیں تو پہلا شعر ان کے بغیر مکمل نہیں ہوگا یہ عیب ہے۔ لیکن اگر کلام کا کچھ حصہ دوسرے شعر کے بغیر مکمل ہو جاتا ہے تو پھر یہ عیب نہیں، جیسے دوسرے شعر میں پہلے شعر کی تفسیر یا صفت وغیرہ ہے تو یہ عیب نہیں ہے۔ تضمین کی مثال یہ ہے:

وَلَيْسَ المَالُ فاعْلَمْه بِمَالٍ مِنَ الْأَقْوَامِ إِلَّا لِلَّذِيْ
يُرِيْدُ بِه الْعَلَاءَ وَ يَمْتَهِنْه لأَقْرَبَ أَقْرَبِيْه وَ لِلْقِصِيِّ

پہلے شعر میں "الَّذِيْ" اسم موصول آخر میں ہے اور اس کا صلہ دوسرے شعر کے اول میں ہے۔

اسی طرح اس کی مثال یہ شعر ہے:

قَمِيْصُـكَ وَالـدُّمُوْعُ تَجُـوْلُ فِيْـهِ وَقَلْبُـكَ لَـيْسَ بِالْقَلْـبِ الْكَئِيْـبِ
نَظِيْرُ قَمِيْصِ يُوْسُفَ حِيْنَ جَاؤُوْا عَـلَى لَبَّاتِـهِ بِـدَمٍ كَـذُوْبِ

یہاں پہلے شعر میں "قَمِيْصُكَ" مبتداء ہے اور اس کی خبر دوسرے شعر میں "نَظِيْرُ قَمِيْصِ يُوْسُفَ" ہے[۲]۔

(ز)۔ سناد:

---

(۱) مذکرات فی العروض: ۳۴۷، المرشد الوافی: ۱۷۶، میزان الذہب: ۱۳۰، المعجم المفصل فی العروض: ۳۶۳۔
(۲) مذکرات فی العروض: ۳۴۹، اہدی السبیل الی علمی الخلیل: ۱۶۱۔

حرف روی سے پہلے کے حروف اور حرکات میں جن چیزوں کی رعایت کی جاتی ہے ان میں اختلاف کو سناد کہتے ہیں، ان میں دو قسمیں حروف (ردف، تاسیس) کے اعتبار سے ہیں اور تین حرکات (اشباع، حذو، توجیہ) کے اعتبار سے ہیں، کل پانچ قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔سنادالتاسیس ۲۔سنادالرف ۳۔سنادالحذو ۴۔سنادالتوجیہ ۵۔سنادالاشباع

۱۔سنادالتاسیس:

سنادالتاسیس اس کو کہتے ہیں کہ ایک شعر میں تاسیس ہو اور دوسرے میں نہ ہو، جیسے:

قَصَدْتُكُمْ أَبْتَغِيْ رَاحَةً فَعُدْتُ وَقَدْ ضَاعَتِ الْعَافِيَة
فَيَا وَيْحَ زَوْجِكِ مِنْ رَفْقَةٍ يَذُوْقُ بِهَا الْعَيْشَةَ الْمُضْنِيْة

ان دونوں شعروں میں "یاء" روی ہے، پہلے شعر میں روی سے پہلے "الف" تاسیس ہے اور دوسرے شعر میں روی سے پہلے تاسیس نہیں[۱]۔

۲۔سنادالردف:

سنادالردف یہ ہے کہ دو شعروں میں سے ایک میں روف ہو اور دوسرے میں نہ ہو، یعنی ایک شعر میں روی سے پہلے حرف لین مدہ ہو اور دوسرے شعر میں روی سے پہلے حرف لین مدہ نہ ہو، جیسے شعر ہے:

إِذَا كُنْتَ، فِيْ حَاجَةٍ مُرْسِلاً فَأَرْسِلْ حَكِيماً، وَلَا تُوْصِهِ
وَإِنْ بَابُ أَمرٍ عَلَيْكَ الْتَّوَى فَشَاوِرْ لَبِيْباً، وَلَاتَعْصِهِ

پہلے شعر میں قافیہ مردفہ ہے اور دوسرے شعر کے قافیہ میں ردف نہیں[۲]۔

۳۔سنادالحذو:

سنادالحذو اس کو کہتے ہیں کہ ردف سے پہلے کی حرکت مختلف ہو، یعنی روی سے پہلے جو حرفِ مدہ ہے اس سے پہلے حرف کی حرکت مختلف ہو، جیسے:

كَأَنَّ سُيُوفَنَا فِينَا وَفِيهِمْ خَارِيقُ بأَيْدِي لاَعِبِينَا
كَأَنَّ مُتُوْنَهُنَّ مُتُوْنُ عَذْرٍ تَصَفَّقَهَا الرِّيَاحُ إِذا جَرَيْنَا

پہلے شعر میں ردف سے پہلے کی حرکت کسرہ ہے اور دوسرے شعر میں فتحہ ہے[۳]۔

---

(۱) مذکرات فی العروض:۳۵۰، اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۶۴، المرشد الوافی:۱۸۳۔
(۲) مذکرات فی العروض:۳۵۰، اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۶۴، المرشد الوافی:۱۸۳۔
(۳) مذکرات فی العروض:۳۵۰، اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۶۵، المرشد الوافی:۱۸۴۔

۴۔سنادالتوجیہ:

سنادالتوجیہ روی مقید سے پہلے حرف کی حرکت کے مختلف ہونے کو کہتے ہیں، جیسے:

وَقَــدْ طُفْــتُ لِلْــمَالِ آفَاقَــهُ ... عُـمَانَ وَ حِمْـصَ فَأُوْرِيْشَـلِمْ
أَتَيْــتُ النَّجَاشِــيُّ فِيْ أَرْضِــهِ ... وَأَرْضَ النَّبِـيْطَ وَأَرْضَ الْعَجَـمْ
فَنَجْــرَانَ فَالسِرُّ وَمَــنْ حِمْــيْرِ ... فَــأَيُّ مُــدَام لَــهُ لَمْ أَرُمْ

مذکورہ تینوں شعروں میں ''میم''روی مقید ہے اوراس سے پہلے حروف کی حرکات مختلف ہیں،پہلے شعر میں روی سے پہلے کی حرکت کسرہ ہے،دوسرے میں فتحہ ہے اور تیسرے میں ضمہ ہے[1]۔

۵۔سنادالاشباع:

دوشعروں کے دخیل کی حرکت کامختلف ہوناسنادالاشباع کہلاتاہے،یعنی تاسیس کے بعد متحرک حرف کی حرکت میں اختلاف ہواوریہ ایسی دوحرکتوں میں اختلاف ہوجوثقیل ہونے میں ایک دوسرے کے قریب ہوں،جیسے ضمہ اور کسرہ ثقیل ہونے میں قریب قریب ہیں۔یاثقیل ہونے میں ایک دوسرے سے بعید ہوں، جیسے فتحہ،ضمہ اور کسرہ سے ثقیل ہونے میں مختلف ہے۔اس کی مثال یہ ہے:

وَكُنَّـا كَغُصْـنَي بَانَـةٍ لَـيْسَ وَاحِـدٌ ... يَزُوْلُ عَلَى الْحَالَاتِ عَنْ رَأْيِ وَاحِدِ.
تَبَـدَّلَ بِيْ خِـلاًّ فَخَالَلْـتُ غَـيْرَهُ، ... وَخَلَّيْتُــهُ لَمَّــا أَرَادَ تَبَاعُــدِيْ

مذکورہ دونوں شعرمیں ''دال''روی ہے،''الف''تاسیس ہےاوردونوں کے درمیان دخیل ہے،پہلے شعرمیں اس دخیل کی حرکت کسرہ ہےاوردوسرے میں ضمہ ہے[2]۔

۲۔قواعد قوافی:

قاعدہ نمبر۱:عیوب قافیہ سے عیوب مرادہیں جن سے متقدمین شعراءنے احتراز کیاہواورانہیں ناپسندیدہ سمجھا ہے[3]۔

قاعدہ نمبر۲:بعض حضرات نے عیوب قافیہ کی دوقسمیں بتلائی ہیں:ایک عیوب موسیقیہ ہیں،جیسے اجازہ،اکفاء، اصراف،اقواء،سنادوغیرہ اوردوسرے عیوب لغویہ ہیں،جیسے ایطاء،تضمین وغیرہ[4]۔

---

(۱) مذکرات فی العروض:۳۵۱،اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۶۵،المرشد الوافی:۱۸۳۔
(۲) مذکرات فی العروض:۳۵۱،اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۶۴،المرشد الوافی:۱۸۳۔
(۳) اہدی السبیل الی علمی الخلیل:۱۶۱۔
(۴) المعجم المفصل فی العروض:۳۶۱۔

قاعدہ نمبر ۳: مذکورہ عیوب قافیہ کے علاوہ دیگر عیوب قافیہ بھی ہیں، جیسے تجرید، اقعاء، غلو، تعدی، استدعاء اور الجاء وغیرہ ہیں، جن کی تفصیل مطولاتِ فن میں ہے[۱]۔

قاعدہ نمبر ۴: اجازہ کو کوفیین اجارہ کہتے ہیں، بعض نے اسے اعطاء کے نام سے موسوم کیا ہے[۲]۔

قاعدہ نمبر ۵: اکفاء غیر مشہور شعراء میں شائع ہے، کیونکہ قریب المخارج حروف میں فرق نہیں کرپاتے، امام اخفشؒ کہتے ہیں کہ قریب المخارج حروف میں عام لوگ فرق نہیں کرتے[۳]۔

قاعدہ نمبر: امام خلیلؒ، یونس بن حبیب، فراء اور بعض دیگر حضرات کے نزدیک اکفاء روی مطلق کے حرکت کے اختلاف کو کہتے ہیں[۴]۔

قاعدہ نمبر ۶: اصراف عربی شعر میں شاذونادر ہے، اس لیے بعض حضرات نے اس کے وجود کا انکار کیا ہے اور بعض نے اصراف اور اقواء کو ایک چیز قرار دی ہے[۵]۔

قاعدہ نمبر ۷: امام خلیل اور قطرب کے نزدیک اقواء حرف روی کے اختلاف کو کہتے ہیں، یعنی اقواء اور اکفاء دونوں ایک چیز ہیں اور ابو عمرو بن علاء کہتے ہیں کہ اقواء روی مطلق کی حرکت کا نام ہے[۶]۔

قاعدہ نمبر ۸: امام اخفشؒ کہتے ہیں کہ اقواء قدیم عربی اشعار میں بکثرت پائی جاتی ہے، شاید کوئی قصیدہ اس سے خالی ہو[۷]۔

قاعدہ نمبر ۹: بعض حضرات نے تضمین کی تعریف یہ کی ہے: "أن تتعلق القافية بمابعدها"۔ قافیہ کو اپنے مابعد کیساتھ متعلق کرنا تضمین ہے۔ اس تعریف کی رُو سے تضمین عیوب قافیہ میں شمار نہیں ہوتا۔

قاعدہ نمبر ۱۰: امام خلیل بن احمد فراہیدیؒ اور ان کے شاگرد امام اخفشؒ نے تضمین کو عیوب قافیہ میں شمار نہیں کیا ہے[۸]۔

---

(۱) المعجم المفصل فی العروض: ۳۶۱۔
(۲) المعجم المفصل فی العروض: ۳۶۱۔
(۳) المعجم المفصل فی العروض: ۳۶۳۔
(٤) المعجم المفصل فی العروض: ۳۶۳۔
(٥) المعجم المفصل فی العروض: ۳۶۳۔
(٦) المعجم المفصل فی العروض: ۳۵۴۔
(۷) القوافی للتنوخی: ۴۲، المعجم المفصل فی العروض: ۳۶۵۔
(۸) مذکرات فی العروض: ۳۴۸۔

قاعدہ نمبر ۱۱: امام اخفشؒ کے نزدیک تین شعروں کے بعد ایطاء نہیں ہوتا۔ امام ابن جنیؒ کہتے ہیں کہ اگر کوئی قصیدہ دس یا پندرہ شعروں سے متجاوز ہو تو اس میں ایطاء نہیں ہوتا۔ اور امام فراءؒ کہتے ہیں کہ بیس شعروں کے بعد ایطاء متصور نہیں ہوتا[۱]۔

قاعدہ نمبر ۱۲: اگر شاعر اپنے ذوق ووجدان سے کسی لفظ کے تکرار کو معیوب نہیں سمجھتا تو اسے ایطاء نہیں کہا جائے گا اور اسی طرح اگر لفظ "جلالہ" مکرر آئے تو اسے ایطاء معیوب نہیں کہا جاتا ہے[۲]۔

قاعدہ نمبر ۱۳: تضمین کی دو قسمیں ہیں: ایک تضمین قبیح ہے اور ایک تضمین مقبول۔ تضمین قبیح یہ ہے کہ پہلا شعر دوسرے شعر کے بغیر تام نہ ہو، جیسے مرفوعات، صلہ، جوابِ شرط اور قسم وغیرہ۔ اور تضمین مقبول یہ ہے کہ پہلا شعر دوسرے شعر مفتقر ہو، لیکن افتقارِ لازمہ نہ ہو، بلکہ اس سے استغناء ممکن ہو، جیسے توابع وغیرہ ہیں[۳]۔

۳۔ تمرین:

(الف)۔ عیوب قافیہ سے کیا مراد ہے؟

(ب)۔ عیوب قافیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ج)۔ اکفاء، اجازہ اور اقواء کی تعریفات بیان کریں۔

(د)۔ اصراف کی تعریف کریں، نیز اصراف کی کتنی صورتیں ہیں؟

(ھ)۔ سناد کی تعریف کریں اور اس کی اقسام بیان کریں۔

(و)۔ درج ذیل اقسام میں عیوب قافیہ کی تعیین کریں۔

---

(۱) المعجم المفصل فی العروض: ۳۶۹۔
(۲) المعجم المفصل: ۳۷۰۔
(۳) المعجم المفصل فی العروض: ۳۷۲۔

*أَكَلْتَ شُوَيْهَةَ وَفَجَعْتَ قَوْماً   بشاتِهِمُ وَأَنْتَ لَهُمْ رَبيبُ
غُذِيتَ بِدَرِّها وَرَويت مِنْهَا   فَمَنْ أَنْبَاكَ أَنَّ أَبَاكَ ذِيبُ
إذا كانَ الطِّبَاعَ طِبَاعَ سَوْءٍ   فَلَيْسَ بِنَافِعٍ أَدَبُ الأَدِيبِ
*دَعَاني زُهَيْرٌ تُحْتَ كَلْكَلِ خَالِدٍ   فَأَقْبَلْتُ أَسْعَى كَالعَجُولِ أُبَادِرُ
فَشُلَّتْ يَمِيني يَوْمَ أَضْرِبُ خَالِداً   وَيَمْنَعُهُ مِنِّي الحَدِيدُ المُظَاهَرُ
*إذا كُنْتَ فِي حَاجَةٍ مُرْسِلاً   فَأَرْسِلْ لَبِيباً وَلاَ تُوصِهِ
وَإِنْ بَابُ أَمْرٍ عَلَيْكَ الْتَوَى   فَشَاوِرْ حَكِيماً وَلاَ تَعْصِهِ
*ألا قَدْ أَرَي إِنْ تَكُنْ أُمُّ مَالِكٍ   بِمِلْكِ يَدى أَنَّ الْبَقَاءَ قَلِيْلُ
رأى مِنْ رَفِيْقِه جَفَاءً وَ بَيْعُه   إِذْ قَامَ يَبْتَاعُ القِلاصَ ذَمِيْمُ
*تَغَيَّرَتِ البلادُ ومَنْ عليها   فَوَجْهُ الأرض مُغْبَرٌ قَبيح
تغيَّرَ كلُّ ذي لونٍ وطعم   وقلّ بشاشةُ الوجهِ الصّبيح
*وَلَمَّا تَبَدَّتْ لِلرَّحِيْلِ جِمَالُنَا   وَجَدَّ بِنَا سَيْرٌ وَفَاضَتْ مَدِامِعُ
تَبَدَّتْ لَنَا مَذْعُوْرَةً مِنْ خِبَائِهَا   وَنَاظِرُهَا بِالْلُؤْلُؤِ الرَّطْبِ دَامِعُ
أَشَارَتْ بِأَطْرَافِ الْبَنَانِ وَوَدَّعَتْ   وَأَوْمَتْ بعَيْنَيْهَا مَتَى أَنْتَ رَاجِعُ
فَقُلْتُ لَهَا وَاللهِ مَا مِنْ مُسَافِرٍ   يَسِيْرُوَيَدْرِي مَا بِهِ اللهُ صِانِعُ
فَشَالَتْ نِقَابَ الْحُسْنِ مِنْ فَوْقِ وَجْهِهَا   فَسَالَتْ مِن الطَّرْفِ الْكَحِيْلِ مَدَامِعُ
وَ قَالَتْ إِلَهِيْ كُنْ عَلَيْهِ خَلِيْفَةً   فَيَا رَبِّ مَا خَابَتْ لَدَيْكَ الْوَدَائِعُ
*تَبَسَّمَ الثَّغْرُ عَنْ أَوْصَافِكُمْ فَغَدَا   مِنْ طَيْبِ ذِكْرِكُمْ نَشْراً فَأَحْيَانَا
فَمِنْ هُنَاكَ عَشِقْنَاكُمْ وَلَمْ نَرَكُمْ   وَالْأُذْنُ تَعْشَقُ قَبْلَ الْعَيْنِ أَحْيَانَا
*يَا صَاحِبَ الهمِّ إنَّ الهمَّ مُنْفَرِجٌ   أَبْشِرْ بخَيْرٍ فإِنَّ الفَارجَ اللهُ
اليأسُ يَقْطَعُ أَحْيَانًا بِصَاحِبِهِ   لَا تَيْأَسَنَّ فَإِنَّ الْكَافِيَ اللهُ
اللهُ يُحْدِثُ بَعْدَ العُسْرِ مَيْسَرَةً   لَا تَجْزَعَنَّ فَإِنَّ الْقَاسِمَ اللهُ
إِذَا بُلِيْتَ فِثْقْ بِالله وَارْضَ بِهِ   إِنَّ الذَّي يَكْشِفُ البَلْوَى هُوَ اللهُ
وَاللهِ مَا لَكَ غَيرُ اللهِ مِنْ أَحَدٍ   فَحَسْبُك اللهُ فِيْ كُلٍّ لَكَ اللهُ